فہرست

**سورہ مائدہ**

9

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُواْ مِنَ الصَّلاَةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُواْ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُواْ لَكُمْ عَدُوّاً مُّبِيناً .101

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تمہارے لئے کوئي حرج نہیں ہے کہ اپنی نمازیں قصر کردو اگر تمہیں کفار کے حملہ کردینے کا خوف ہے کہ کفار تمہارے لئے کھلے ہوئے دشمن ہیں_

1_ سفر کے دوران، دشمن کی طرف سے لاحق خوف کے پیش نظر نماز قصر کرنے میں کوئي گناہ نہیں_

و اذا ضربتم ... فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ ان خفتم ان یفتنکم

"فلیس علیکم ..." کا جملہ در اصل "اذا ضربتم" اور "ان خفتم" کا جواب ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ سفر اور دشمن کی طرف سے فتنہ کا خوف نماز قصر کرنے کی دو لازمی شرائط ہیں_

2_ سفر کے دوران، کفار کی جانب سے لاحق خطرات کے پیش نظر قصر نماز پڑھنا کافی ہے_

و اذا ضربتم فی الارض ... من الصلاۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

"ضرب فی الارض" کا معنی سفر کرناہے_

3_ زمان و مکان کے تقاضوں سے ہم آہنگی اور لچك پیدا کرنا، اسلامی احکام کی خصوصیت ہے_

فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

4_ دشمن کی طرف سے گھات لگانے اور فتنے کا احتمال قصر نماز کے جواز کا سبب ہے_

ان تقصروا من الصلاۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

جملہ "ان خفتم" کا معنی یہ ہے کہ نماز قصر کے جواز کیلئے دشمن کی طرف سے حملہ کا یقین ضروری نہیں بلکہ حملہ کا خوف یا احتمال بھی کافی ہے_

5_ ہر صورت میں نماز کو اہمیت دینا اور اسے قائم کرنا

10

لازمی ہے، حتی جب دشمن کی طرف سے گھات لگانے کا خوف بھی ہو_

فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

6_ صدر اسلام کے مسلمانوں کو دوران سفر کفار کی طرف سے فتنہ و فساد اور نقصان کا خطرہ _

و اذا ضربتم فی الارض ... ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

7_ صدر اسلام کے مسلمان سفر کے دوران اور دشمن سے خوف کی صورت میں بھی نماز قصر کرنے کو گناہ خیال کرتے تھے_

و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

"لا جناح" اور "فلیس علیکم جناح" اکثر ان موارد میں استعمال کیا جاتاہے جہاں کسی کام کے انجام دینے یا ترك کرنے کو گناہ خیال کیا جاتاہو_

8_ دشمنوں کے فتنوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا ہوشیار رہنا لازمی و ضروری ہے_
ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا
9_ دشمن کے فتنوں سے چھٹکارا پانا، پوری نماز پڑھنے سے زیادہ اہم اور بیشتر مصلحت کا حامل ہے_
فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا
10_ کفار مسلمانوں کے آشکارا اور دائمی دشمن ہیں_
ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا
فعل "کانوا" کفار کے دیرینہ دشمن ہونے پر دلالت کرتاہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں اسے دائمی دشمنوں سے تعبیر کیا گیا ہے_
11_ مسلمانوں کے ساتھ دشمنی میں کفار آپس میں متحد و ہم آہنگ ہیں_
ان الکافرین کانوا لکم عدواً مبیناً
اگر چہ ادبی قواعد کے مطابق "کان" کی خبر جمع ہونی چاہیئے تھی لیکن اس کے باوجود" عدوا" مفرد کی صورت میں لائي گئي ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کفار اسلام کے ساتھ دشمنی میں متحد اور گویا فرد واحد ہیں_
12_ کفار، مسلمانوں کو ضرب لگانے کا کوئي بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے_
فلیس علیکم جناح ان تقصروا ... ان الکافرین کانوا لکم عدواً مبیناً
13_ سفر کے دوران جب دشمن کی طرف سے فتنہ کا


خوف ہو تو نماز قصر پڑھنا واجب ہے_
و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ... ان یفتنکم الذین کفروا
امام باقر (ع) نے نماز مسافر کی کیفیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ان اللہ عزوجل یقول : و اذا ضربتم فی الارض ... فصار التقصیر فی السفر واجباً کو جوب التمام فی الحضر ...خداوند عزوجل کا ارشاد ہے_ جب تم روئے زمین پر سفر کرو ... تو سفر میں نماز قصر کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح حضر میں پوری پڑھنا واجب ہے ... (1)
14_ سفر میں قصر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ چار رکعتی نماز کی بجائے دو رکعتیں پڑھی جائیں_
و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ
امام باقر (ع) دوران سفر پڑھی جانے والی نماز کی رکعات کی تعداد کے بارے میں فرماتے ہیں ... "و الصلاۃ کلہا فی السفر الفریضۃ رکعتان کل صلاۃ الا المغرب فانہا ثلاث لیس فیہ تقصیر" نماز مغرب کے علاوہ دوران سفر تمام واجب نمازیں دو رکعات پر مشتمل ہیں_ کیونکہ نماز مغرب کی تین رکعتیں ہیں اوروہ قصر نہیں ہوتی ... (2)
15_کم از کم مسافرت جو کہ نماز کے قصر ہونے کا موجب بنتی ہے آٹھ فرسخ (تقریباً 45 کلومیٹر) ہے _
و اذا ضربتم فی الارض ... ان تقصروا من الصلاۃ
امام صادق (ع) قصر نماز کا باعث بننے والی مسافت کے بارے میں ایك سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: فی مسیرۃ یوم و ذلك بریدان وھما ثمانیۃ فراسخ ...(3) یہ ایك دن کی مسافت ہے جو دو برید یعنی آٹھ فرسخ ہے_
-----------------------------------------------

------

**1) من لا يحضره الفقيہ، ج 1 ص 278 ح1 ب 59; نور الثقلين ج1 ص542 ح 527_**
**2) من لا يحضره الفقيہ ج1 ص 279 ح 1 ب 59 اور تفسير عياشى ج1 ص 271 ح254_**
**3) تهذيب، ج3 ص 207، ح 1، ب 23; تفسير برہان ج 1 ص 410، ح7_**

12
دشمن:
دشمن سے نجات پانے كى اہميت 9;دشمن كى سازش 4
روايت: 13، 14، 15
زيركى :
زيركى كى اہميت 8
شرعى مسافت : 15
كفار:
كفار اور مسلمان 6; كفار كا اتحاد 11 ; كفار كا موقع كى تلاش ميں رہنا 12 ;كفار كى دشمنى 10، 11، 12;كفار كى سازش 6
مسلمان:
صدر اسلام كے مسلمانوں كا عقيده 7;مسلمان اور دشمن 8;مسلمانوں كے دشمن 10، 11، 12; صدر اسلام كے مسلمان 6
مصالح:
مصالح كى مراعات كى اہميت 9
نماز:
سفرميں نماز پڑھنا 1 ; نماز خوف 7;نماز خوف كے احكام 1، 2، 4; نماز قصر 4، 7، 13، 14 ، 15; نماز كى اہميت 5، 9;نماز كے احكام 13;نماز مسافر كے احكام 2، 13، 14، 15
واجبات: 13

13

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلاَةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُواْ أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُواْ فَلْيَكُونُواْ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّواْ فَلْيُصَلُّواْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُواْ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَى أَن تَضَعُواْ أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُواْ حِذْرَكُمْ إِنَّ اللّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِيناً .102

اور جب آپ مجاہدين كے درميان ہوں اور ان كے لئے نماز قائم كريں تو ان كى ايك جماعت آپ كے ساتھ نماز پڑ ھے اور اپنے اسلحہ ساتھ ركھے اس كے بعد جب يہ سجده كر چكيں تو يہ پشت پناه بن جائيں اور دوسرى جماعت جس نے نماز نہيں پڑھى ہے وه آكر شريك نماز ہو جائے اور اپنے اسلحہ اور بچاؤ كے سامان اپنے ساتھ ركھے _ كفار كى خواہش يہى ہے كہ تم اپنے ساز و سامان او راسلحہ سے غافل ہو جاؤ تو يہ يكبار گى حملہ كرديں _ہاں اگر بارش يا بيمارى كى وجہ سے اسلحہ نہ اٹھا سكتے ہو تو كوئي حرج نہيں ہے كہ اسلحہ ركھ دوليكن بچاؤ كا سامان ساتھ ركھو _ الله نے كفر كرنے والوں كے لئے رسوا كن عذاب مہيا كر ركھا ہے _
1_ نماز خو ف با جماعت ادا كرنے كا طريقہ يہ ہے كہ مسلمانوں كى ايك جماعت نماز كيلئے كھڑى ہو جبكہ

14
دوسرى جماعت ان كى حفاظت كرے_
و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة ... و لتات طائفة اخرى لم يصلوا

2_ ميدان نبرد ميں نماز جماعت قائم كرنا لشكر كے كمانڈر كى صوابديد پر منحصر ہے_
و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة
فاقمت ... ميں نماز قائم كرنے كو پيغمبر اكرم(ص) كى طرف منسوب كرنا، اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ نماز جماعت بر پا كرنے كا اختيار خود پيغمبر اكرم(ص) يا لشكر كے سپہ سالار كے ہاتھ ميں ہے اور ان كى صوابديد پر منحصر ہے_
3_ ہر صورت ميں نماز قائم كرنا واجب ہے حتى ميدان جنگ اور سخت ترين حالات ميں بھي_
و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة
4_ نماز اور اسے جماعت كے ساتھ ادا كرنے كى خاص اہميت ہے_
و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة ... و لياخذوا حذرهم و اسلحتهم
5_ نماز خوف با جماعت ادا كرنے كى شرط يہ ہے كہ نماز پڑھنے والے مجاہدين كى دوسرے جانباز اور جنگجو حفاظت و نگہبانى كريں_
فلتقم طائفة ... فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم
"فليكونوا من ورائكم" كا جملہ نماز گزار گروہ كى حفاظت كو واجب قرار دينے كے علاوہ اس بات پر دلالت كرتاہے كہ حفاظت كرنا نماز خوف كيلئے شرط كى حيثيت ركھتاہے_
6_ نماز خوف پڑھنے والوں كا پہلا گروہ پہلى ركعت كے دو سجدوں تك جماعت كے ساتھ جبكہ باقى نماز فرادي ادا كرے_
فلتقم طائفة ... و لتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك
جملہ "فاذا سجدوا" كو "فلتقم" پر متفرع قرار دينا اس پر دلالت كرتاہے كہ پہلا گروہ دو سجدوں كے آخر تك جماعت كے ساتھ نماز ادا كرے اور چونكہ نماز خوف دو سجدوں پر ہى ختم نہيں ہوتى لہذا انہيں باقى نماز فرادي پڑھنى چاہيئے_
7_ نماز گزاروں كا پہلا گروہ نماز خوف ادا كرنے كے بعد حفاظت كى ذمہ دارى انجام دے تا كہ دوسرا گروہ نماز جماعت ميں شامل ہوسكے_
فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم و لتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا
8_ نماز خوف ادا كرنے والے مجاہدين كے دونوں گروہوں كو ايك امام كى اقتداء كرنى چاہيئے_
فلتقم طائفة منهم معك ... و لتات طائفة


اخرى لم يصلوا فليصلوا معك
9_ نماز خوف كى ادائيگى كے دوران اپنے ہتھيار ساتھ ركھنا اور ہوشيارى اور احتياط كا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا واجب ہے_
و لياخذوا اسلحتهم ... و لياخذوا حذرهم و اسلحتهم
"و لياخذوا" ميں موجود ضمير سے مراد بظاہر وہ لوگ ہيں جو نماز كيلئے كھڑے ہوں نہ كہ وہ گروہ جو حفاظت اور نگہبانى ميں مشغول ہو_
10_ نماز خوف كے دوران جب مجاہدين كا دوسرا گروہ پہلے گروہ كى جگہ لے تو اور زيادہ ہوشيار رہنا اور مزيد احتياط كرنا ضرورى ہے
و لياخذوا حذرهم و اسلحتهم
"و لياخذوا حذرهم" ميں دوسرے گروہ كو صراحت كے ساتھ ہوشيار رہنے كى تلقين كرنا اس بات كى علامت ہے كہ صفوف كى تبديلى كے وقت بہت زيادہ احتياط كى ضرورت ہے_
11_ بہت زيادہ ہوشيارى اور احتياط كے ذريعے وہ تمام راستے بند كردينا ضرورى ہے جس سے دشمن كسى موقع سے فائدہ اٹھاسكے_
و لياخذوا اسلحتهم ...و لياخذوا حذرهم و اسلحتهم
12_ نبرد كے دوران ہوشيار رہنا اور اسلحہ اور جنگى ساز و سامان كے ساتھ ضرورى تيارى ايك جيسى اہميت كے

حامل ہیں_
و لیاخذوا حذرھم و اسلحتھم
"حذر" سے مراد دشمن سے بچاؤ ہے کہ جسے فوجی طور پر ہوشیار رہنے سے تعبیر کیا گیا ہے_ اور چونکہ دشمن کے مقابلے میں ہوشیار رہنے کے ساتھ جنگی آمادگی و تیاری کا بھی ذکر آیاہے اور ہر دو کو کلمہ "اخذ" (پکڑنے )سے تعبیر کیا ہے لہٰذا یہ دونوں کی یکساں اہمیت پر دلالت کرتاہے_ بلکہ ممکن ہے "حذر" کو پہلے ذکر کرنا اس کی زیادہ اہمیت پر دلالت کرتاہو_
13_ دقیق نظم و ضبط کا لحاظ رکھنا جنگ کا لازمی اصول ہے_ حتی عبادت کے دوران بھی اس کا خیال رکھنا چاہیئے_
فلتقم طائفة منهم معك و لياخذوا اسلحتهم ... و لتات طائفة اخري
14_ میدان جنگ میں دوران نماز ہتھیار پاس رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ کفار کی جانب سے شب خون مارنے کا اندیشہ ہوتاہے_
و لیاخذوا حذرھم و اسلحتھم ود الذین کفروا لو تغفلون
15_ کفار ہمیشہ مسلمانوں کی گھات میں اور ان پر حملہ



کرنے اور شب خون مارنے کیلئے موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں_
ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة
جملہ "ود الذین کفروا ..." ایك کلی قاعدہ بیان کررہاہے_ جبکہ نماز کے دوران حفظ ماتقدم کے طور پر ہتھیار ساتھ رکھنا فقط اس کا ایك مصداق ہے_
16_ کفار کا حملہ پسپا کرنے کیلئے جنگی آمادگی ضروری ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کفار ہمیشہ مسلمانوں پر ضرب لگانے کیلئے گھات میں ہوتے ہیں_
ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة
17_ مسلمانوں کا اپنے ہتھیاروں اور جنگی ساز و سامان سے غفلت برتنا دشمنوں کو شب خون مارنے کا موقع فراہم کرتا ہے_
ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة
18_ تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جنگی منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے_
فلتقم طائفة ... و لیاخذوا اسلحتھم ... فیمیلون علیکم میلة واحدة
یہ آیت شریفہ نماز کا طریقہ اور اس کی خاص ترتیب و نظم بیان کرنے کے علاوہ مسلمانوں کو یہ سبق بھی دیتی ہے کہ دشمنوں کا آمنا سامنا اور مقابلہ کرنے کیلئے ہمیشہ منظم اور دقیق منصوبہ بندی کرلیا کریں تا کہ ان کے حملوں سے محفوظ رہیں_
19_ کفار مناسب موقع پر مسلمانوں پر حملہ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں_
ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلةواحدة
کلمہ "میل" جب "علي" کے ساتھ متعدی ہو تو اس کا معنی حملہ کرنا ہوتاہے
20_ دشمنوں کے حملے کے مقابلے میں جنگ و جدل اور دفاع کیلئے ہمیشہ آمادہ رہنا مسلمانوں پر فرض ہے_
ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة
21_ مسلمانوں کو نماز خوف کے دوران بیماری یا بارش سے نقصان پہنچنے کی صورت میں ہتھیار ساتھ رکھنے سے معاف رکھا گیا ہے_
و لا جناح علیکم ان کان بکم اذیً من مطر او کنتم مرضی ان تضعوا اسلحتکم
22_ نماز خوف کے دوران اگر ہتھیار ساتھ رکھنا سختی و مشقت کا باعث ہو تو پھر واجب نہیں ہے_
و لا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او

كنتم مرضى ان تضعوا اسلحتكم
بظاہر يہی نظر آتاہے کہ بارش کو "اذي" کے مصداق کے طور پر ذکر کيا گيا ہے، نہ يہ کہ حکم بارش سے پيدا ہونے والی مشکل و اذيت کے ساتھ مخصوص ہے_
23_ جنگی اور عبادی امور سے مربوط اسلامی قوانين ميں لچك اورنرمی پائي جاتی ہے_
و لا جناح عليكم ان كان بكم اذى من مطر او كنتم مرضى ان تضعوا اسلحتكم
24_ وہ لوگ جنہيں نماز خوف کے دوران اپنے ہتھيار زمين پر رکھنے کی اجازت دی گئي ہے انہيں پھر بھی ہوشيار اور محتاط رہنا چاہيئے_
لا جناح عليكم ... ان تضعوا اسلحتكم و خذوا حذركم
25_ مجاہدين کا جنگی ساز و سامان مہيا کرنے کی کوشش کرنا اور دشمن کے اچانك حملہ کے مقابلے ميں ہوشيار رہنا، کفار کی ذلت آميز شکست کا باعث ہے_
و لياخذوا حذرهم و ... و خذوا حذركم ان الله اعد للكافرين عذاباً مهيناً
ممکن ہے جملہ " ان الله ... " اس فرمان خداوندی کی علت ہو کہ ہميشہ ہتھيار ساتھ رکھيں اور ہوشيار رہيں_ اس بناپر عذاب مھين سے مراد دشمنوں کی ذلت آميز شکست ہوگي_
26_ خداوند متعال نے کفار کيلئے ذليل و خوار کرنے والا عذاب تيار کر رکھاہے_
ان الله اعد للكافرين عذابا مهيناً
27_ کفار، مغرور اور متکبر لوگ ہيں_
ان الله اعد للكافرين عذاباً مهيناً
"عذاب" کی "مھين" (ذليل و خوار کرنے والا) کے ساتھ توصيف کرنا کفار کے غرور و تکبر کی طرف اشارہ ہے_
28_ کفر، انسان کی ذلت و رسوائي کی راہ ہموار کرتاہے_
ان الله اعد للكافرين عذاباً مهيناً

-------------------------------------------------

19

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَاذْكُرُواْ اللّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَى جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُواْ الصَّلاَةَ إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً .103

اس کے بعد جب یہ نماز تمام ہو جائے تو کھڑے ، بیٹھے ، لیٹے ہمیشہ خدا کو یاد کرتے رہو اور جب اطمینان حاصل ہو جائے تو باقاعدہ نماز قائم کرو کہ نماز صاحبان ایمان کے لئے ایك وقت معین کے ساتھ فریضہ ہے_

1_ مجاہدین کو میدان نبرد میں ہمیشہ خدا کو یاد کرتے رہنا چاہیئے_
فاذا قضيتم الصلوة فاذكروا الله قياماً و قعوداً و علي جنوبكم
2_ ہر صورت اور ہر حالت میں اٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے خدا کو یاد کرنا ضروری ہے_
فاذكروا الله قياماً و قعودا و علي جنوبكم
"قياماً" قائم کی جمع، "قعودا" قاعد کی اور "جنوب" جنب( پہلو) کی جمع ہے_ " علي جنوبكم" لیٹنے سے کنایہ ہے_
3_ یاد خدا، دشمنوں پر غلبہ پانے اور کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے_

اعد للكافرين عذاباً مهيناً ... فاذكروا الله قياما و قعوداً و على جنوبكم
4_ ياد خدا، نماز خوف ادا كرنے كے بعدنماز كى رہ جانے والى كمى و كاستى كا تدارك كرتى ہے_
فليس عليكم جناح ان تقصروا ... فاذكروا الله قياما و قعودا و على جنوبكم
نماز خوف كے بعد لازمى طور پر خدا كو ياد كرنا ممكن ہے اس بات كى طرف اشارہ ہو كہ نماز خوف كى قصر والى كمى و كاستى كو ذكر خدا كے ذريعے پورا كريں_
5_ دشمن كى طرف سے لاحق خوف كے برطرف ہونے كے بعد نماز كو اس كى تمام شرائط و آداب كے ساتھ


قائم كرنا واجب ہے_
فاذا اطماننتم فاقيموا الصلاة
نماز قائم كرنے كا معنى يہ ہے كہ اسے تمام شرائط و آداب كے ساتھ انجام ديا جائے چنانچہ نماز خوف ميں نماز قائم كرنے كى تعبير استعمال كرنے كى بجائے "فليصلوا" فرمانا بھى اسى مطلب كى تائيد كرتاہے_
6_سفر كے بعد اور وطن واپسى پر تمام شرائط كے ساتھ نماز ادا كرنا واجب ہے_
فاذا اطماننتم فاقيموا الصلاة
بعض علماء كا كہناہے كہ "اطماننتم" سے مراد وطن واپسى ہے_
7_ نماز، اہل ايمان كيلئے ايك ثابت و واجب فريضہ ہے_
ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتاً
"كتاب" كا معنى واجب و ثابت ہے_ اور مذكورہ بالا مطلب كى تائيد كے طور پر ہم امام باقر (ع) كا وہ فرمان پيش كر سكتے ہيں كہ جس ميں آپ (ع) نے "كتابا موقوتا" كے بارے ميں فرمايا: كہ اس كا معنى " مفروضا " ہے(1)
8_ نماز كو خاص اور معين اوقات ميں انجام دينا چاہيئے_
ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتاً
"موقوتاً" مادہ "وقت "سے ہے، جس كا معنى مشخص و معين اور محدود وقت ہے_
--------------------------------------------------
احكام: 5، 6، 7، 8
جنگ:
حالت جنگ ميں ذكر خدا 1
خوف:
دشمن كا خوف 5
ذكر:
ذكر خدا كا تسلسل 2;ذكر خدا كى اہميت1، 2; ذكر خدا كے اثرات 3، 4
روايت: 7
فتح :
فتح كا پيش خيمہ 3
مجاہدين:
مجاہدين كى ذمہ دارى 1
مؤمنين:
مومنين كى ذمہ دارى 7
-------

**1) كافى ج 3 ص 294 ح10; نور الثقلين ج1 ص 545 ح 545_**

21
نماز:
نماز خوف 4; نماز کا وجوب 7;نماز کا وقت 8;نماز کی اہمیت 7; نماز کی شرائط 5، 6;نماز کے احکام 5، 6، 8;نماز مسافر 6
واجبات:
5، 6، 7



وَلاَ تَهِنُواْ فِي ابْتِغَاء الْقَوْمِ إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً .104

اور خبر دار دشمنوں کا پیچھا کرنے میں سستی سے کام نہ لینا کہ اگر تمہیں کوئي بھی رنج پہنچتا ہے تو تمہاری طرح کفار کو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور تم اللہ سے وہ امیدیں رکھتے ہو جو انہیں حاصل نہیں ہیں اور اللہ ہر ایك کی نیت کا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے_
1_ مجاہدین کو دشمن کا مقابلہ کرنے اور پیچھا کرنے میں سستی نہیں دکھانا چاہیئے_
و لا تهنوا فی ابتغاء القوم
2_ جنگ احد کے بعد صدر اسلام کے مسلمانوں کو دشمن کے لشکریوں کا پیچھا کرنے کی ترغیب_
و لا تهنوا فی ابتغاء القوم
کہا گیاہے کہ یہ آیت جنگ احد کے بعد نازل ہوئي ہے، تا کہ مسلمانوں کو ابوسفیان کے لشکریوں کا پیچھا کرنے کی رغبت دلائے_ مجمع البیان، مذکورہ آیت کے ذیل میں _
3_ مجاہدین اور کفار دونوں کو جنگ احدمیں ضرر اور نقصان اٹھانا پڑا_
ان تکونوا تالمون فانهم یالمون
اس آیت کے شان نزول میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق دو طرفہ نقصان سے مراد وہ مسائل ہیں جو جنگ احد میں پیش آئے_
4_ دشمنان دین سے مقابلہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سختیاں اور مشکلات دشمنوں سے نبرد میں سستی کا باعث نہیں بننی چاہئیں _

22
و لا تهنوا ... ان تکونوا تالمون فانهم یالمون کما تالمون
5_ جنگ میں دشمن کو پہنچنے والے نقصانات بیان کرنے سے مجاہدین میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے اور ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں_
ان تکونوا تالمون فانهم یالمون کما تالمون
6_ دشمن سے نبرد کے نتیجے میں جنم لینے والی سختیاں اور نقصانات برداشت کرنے کیلئے مجاہدین کو تیار رہنے کی ضرورت ہے_
ان تکونوا تالمون فانهم یالمون کما تالمون و ترجون من الله ما لا یرجون
"ترجون من الله" میں لشکر مجاہدین کی خصوصیات اور برتری نیز میدان نبرد میں دشمن کی سختیوں اور مشکلات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان کو جنگ کیلئے آمادہ کیا جائے اور دشمن کا سامنا کرنے کا حوصلہ پیدا کیا جائے_
7_ دشمن کے کمزور اور اپنے قوی و برتر پہلوؤں کو سامنے رکھنا بلند ہمتی کا سبب بنتا ہے _
ان تکونوا تالمون فانهم یالمون کما تالمون و ترجون من الله ما لا یرجون
آیت شریفہ مسلمانوں میں دشمنوں کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کررہی ہے_

8_ مجاہدین کا خدا کی طرف سے اجر اور نصرت کی امید رکھنا ان کی بلندہمتی اور دشمنوں کا سامنا کرنے میں سستی نہ کرنے کا موجب بنتاہے_
و لا تھنوا ... و ترجون من اللہ ما لا یرجون
9_ حوصلے کی تقویت اور بلند ہمتی کیلئے امید، انتہائي اہم کردارکی حامل ہے_
و ترجون من اللہ ما لا یرجون
10_ دشمنوں کے مقابلے میں خدا کی پاداش اور نصرت کی امید، مجاہدین کی پشت پناہ ہے_
و ترجون من اللہ ما لا یرجون
11_ دشمنوں کا مقابلہ کرتے وقت مجاہدین کو خدا سے امید رکھنا چاہیئے اور اس پر بھروسہ کرنا چاہیئے_
وترجون من اللہ ما لا یرجون
"ترجون من اللہ" جملہ خبریہ ہے جو ممکن ہے اس بات کی طرف راہنمائي اور نصیحت کررہا ہو کہ مجاہدین کو ہمیشہ خدا کی مدد اور نصرت کی امید رکھنا چاہیئے_
12_ خداوند، علیم( انتہائي دانا) اور حکیم (حکمت والا) ہے_
و کان اللہ علیماً حکیماً



13_ خداوند متعال ایسا علیم ہے جو حکیم ہے_
کان اللہ علیما حکیما
14_ خداوند متعال کا مسلمانوں کو دشمن کے تعاقب کا حکم حکیمانہ اورمسلمانوں کی مصلحتوں سے مکمل آگاہی کے ساتھ ہے_
و لا تھنوا فی ابتغاء القوم ... و کان اللہ علیماً حکیماً
15_ خداوند عالم بر سر پیکار مجاہدین کی مشکلات سے آگاہ ہے_
ان تکونوا تالمون ... و کان اللہ علیماً حکیماً
16_ دشمن سے نبرد کے دوران اہل ایمان کو پیش آنے والی مشکلات اور سختیاں حکمت و مصلحت کی حامل ہیں_
ان تکونوا تالمون ... و کان اللہ علیماً حکیماً
یہ بیان کرنے کے بعد کہ خداوند عالم اہل ایمان کے تمام رنج و الم اور مصیبتوں سے آگاہ ہے اس کی "حکیماً" کہہ کر توصیف کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تمام مصیبتیں اور مشکلات حکمت و مصلحت کی حامل ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خداوندعالم انہیں برطرف نہیں کرتا نہ یہ کہ وہ اس کی نظروں سے پوشیدہ ہیں_
-----------------------------------------------

توکل کی اہمیت 11
جنگ:
جنگ کی مشکلات 4،16;جنگ میں استقامت 6; جنگ میں حوصلہ بڑھانا 5
جہاد:

24
جہاد کے آداب 1
حوصلہ بڑھانا :
حوصلہ بڑھانے کا پیش خیمہ 5، 8;حوصلہ بڑھانے کے عوامل 7،9، 10
دشمن:
دشمن کا تعاقب 2، 14 ;دشمن کا نقصان 5; دشمن کے ساتھ جہاد 4، 8، 11، 16
علم:
علم اور عمل 5
غزوہ احد:
غزوہ احد کا واقعہ 2، 3
کفار:
کفار کا نقصان 3
کوتاہی کرنا:
کوتاہی کرنے سے اجتناب 1، 4;کوتاہی کرنے کے موانع 8
مجاہدین:
مجاہدین اور دشمن 1 ،6;مجاہدین کا توکل 11; مجاہدین کا نقصان 3;مجاہدین کی امید 8; مجاہدین کی پاداش 10;مجاہدین کی ترغیب 6; مجاہدین کی حوصلہ افزائي 6;مجاہدین کی ذمہ داری 1 ; مجاہدین کی مشکلات 15
مسلمان :
مسلمان اور دشمن 14;مسلمانوں کی مصلحتیں 14
مشکلات:
مشکلات کا فلسفہ 16;مشکلات میں استقامت 6; مشکلات کے اثرات 4
مومنین:
مومنین کی مشکلات 16

25

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّهُ وَلاَ تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيماً .105

ہم نے آپ کی طرف یہ بر حق کتاب نازل کی ہے کہ لوگوں کے درمیان حکم خدا کے مطابق فیصلہ کریں اور خیانت کاروں کے طرفدار نہ بنیں _
1_ پيغمبر اكرم(ص) پر قرآن نازل كرنے والا خدا ہے_
انا انزلنا اليك الكتاب بالحق
2_ قرآن كريم، پيغمبر اكرم(ص) پراپنى سير نزولى ميں ہر قسم كے باطل سے محفوظ و منزه _
انا انزلنا اليك الكتاب بالحق
"بالحق" ميں "بائ" مصاحبت كے معنى ميں ہے_ اور مذكوره بالا مطلب ميں اسے جملہ "انزلنا" كا متعلق قرار ديا گيا ہے_
3_ قرآن كريم تمام لحاظ سے حق پر مبنى اور اس كے معارف و تعليمات واقعيت و حقيقت كے مطابق ہيں_
انا انزلنا اليك الكتاب بالحق

کلمہ" حق " کا معنی واقعیت و حقیقت سے مطابقت و موافقت ہے_ اور مذکورہ بالا مطلب میں "بالحق" کو "الکتاب" کی صفت کے طور
پر لیا گیا ہے_ اور گرامر کی اصطلاح کے مطابق یہ اس کیلئے حال ہے اور اس کا معنیہے "متلبساً بالحق" یعنی وہ کتاب جو مبنی بر حق ہے_
4_ پیغمبراکرم (ص) میں اس چیز کی لیاقت پائي جاتی تھی کہ قرآن کریم ان پر نازل ہو_
انا انزلنا الیك الکتاب بالحق
یہ اس بنا پر ہے جب "بالحق" ، "الیك" کیلئے بھی صفت ہو_
5_ عہد پیغمبر اکرم(ص) میں قرآن کتابی صورت میں تھا_


انا انزلنا الیك الکتاب
"کتاب" ( تحریر ) کا قرآن پر اطلاق اس بات پر دلالت کرتاہے کہ قرآن کریم پیغمبر اکرم(ص) پر کتابی اور تحریری صورت میں نازل ہوتا تھا یا پھر اسی عہد میں کتابی صورت میں لکھ لیتے تھے_ و گرنہ اس پر کتاب کا اطلاق صحیح نہ تھا_
6_ لوگوں کے درمیان قضاوت کی اساس و بنیاد قرآن کریم ہے_
انا انزلنا الیك الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما ارا ك الله
"تحکم" سے مراد قضاوت ہے اور اگر حکومت مراد ہوتی تو پھر "لتحکم علی الناس" کہنا چاہیئے تھا_
7_ پیغمبر اکرم(ص) کے مختلف مناصب میں سے ایك قضاوت ہے_
لتحکم بین الناس
8_ نزول قرآن کے اہداف و مقاصد میں سے ایك یہ ہے کہ انسانی معاشرہ میں برحق اور انصاف پر مبنی عدالتی نظام قائم کیا جائے_
انا انزلنا الیك الکتاب بالحق لتحکم بین الناس
قرآن کو برحق کہنا اس بات کی علامت ہے کہ قضاوت جو قرآن کے مقاصد میں سے ایك ہے وہ بھی ہمیشہ قرین حق اور عادلانہ ہوگي_
9_ قرآن کے دیگر اہداف و مقاصد میں سے ایك یہ ہے کہ معاشرے میں حق کی حکومت قائم کی جائے_
انا انزلنا الیك الکتاب بالحق لتحکم بین الناس
عادلانہ قضاوت اور عدالتی نظام کی تشکیل کا لازمہ نظام حق کی حکومت و حکمرانی ہے_
10_ خداوند متعال نے قرآن کے علاوہ دیگر معارف اور احکام بھی پیغمبر اکرم(ص) کو عطا فرمائے ہیں_
انا انزلنا الیك الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراك الله
واضح رہے کہ "ما اراك الله" سے معارف قرآن کے علاوہ دیگر معارف مراد ہیں کیونکہ اگر صرف قرآن کے معارف ہی مد نظر ہوتے تو پھر یوں بیان کرنا چاہیئے تھا"لتحکم بین الناس بہ" یعنی "بما اراك الله" کی جگہ ضمیر سے استفادہ کرنا چاہیئے تھا_
11_ پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری تھی کہ آپ(ص) قرآنی تعلیمات اور خدا کی جانب سے عطا کیے گئے طریقوں کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں_
انا انزلنا الیك الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما ارا ك الله
12_ قضاوت پر مامور افراد پر فرض ہے کہ وہ علم قضاوت اور اس سے مربوط دیگر علوم پر عبور حاصل کریں_
لتحکم بین الناس بما اراك الله
13_ منصب قضاوت پر فائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ قرآن و سنت کا علم حاصل کیا جائے_
انا انزلنا الیك الکتاب بالحق لتحکم بین


الناس بما اراك الله
"ما اراك "سے بظاہر وہ احکام مراد ہیں جن کی قرآن میں وضاحت نہیں کی گئي اور خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کو

سکھائے ہیں_ مذکورہ بالا مطلب میں انہیں سنت پیغمبر(ص) سے تعبیر کیا گیاہے_
14_ پیغمبر اکرم (ص) کو قرآن کریم کے معارف پر مکمل عبور اور تسلط حاصل تھا_
انا انزلنا اليك الكتب بالحق لتحكم بين الناس بما ارا ك الله
جملہ "انا انزلنا اليك" اور جملہ "لتحكم بين الناس" مینپایا جانے والا تعلق اس بات کا تقاضا کرتاہے کہ "بما اراك الله" سے مراد وہی معارف قرآن ہیں_ نہ کہ وہ احکام جو قرآن کریم کی مختلف آیات کے ظواہر یا صراحت سے حاصل ہوتے ہیں_ بلکہ ان مطالب کی طرف اشارہ ہے جو بطن قرآن سے حاصل ہوتے ہیں اور خود خدا کی طرف سے انکی تعلیم کے بغیر ان معارف تك پہنچنا محال ہے_
15_ قضاوت ايك اہم اور بھاری ذمہ داری ہے_
انا انزلنا ... لتحكم بين الناس بما اراك الله و لا تكن للخائنين خصيماً
لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کو نزول قرآن کے مقاصد میں سے قرار دینا اس کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے_
16_ جج حضرات اور عدالتی نظام کو خیانت کرنے والوں کی حمایت نہیں کرنا چاہیئے_
و لا تكن للخائنين خصيماً
"خصيم" اس شخص کو کہا جاتاہے جو بعض دعووں کی طرفداری کرے اور " لتحكم بين الناس" کے قرینہ کی بناپر "خائنين" سے مراد وہ لوگ ہیں جو قاضی کے سامنے باطل چیزوں کا دعوي کرتے ہیں اور حق ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ان کے مقابلے میں ہیں_
17_ خیانت کرنے والوں کی حمایت اور پشت پناہی حرام ہے_
و لا تكن للخائنين خصيما
البتہ یہ اس وقت ہے جب خائنين سے مراد بطور مطلق وہ لوگ ہوں جو خیانت کے مرتکب ہوئے ہوں، نہ کہ بطور خاص وہ افراد جو عدالتی مقدموں میں حاضر ہوں اور باطل چیزوں کا دعوي کریں_
18_ خیانت کرنے والوں کی حمایت کرنا، حق سے انحراف کرنے کے مترادف ہے_
انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم ... و لا تكن للخائنين خصيماً
جملہ "و لا تكن ..." "بالحق" کے ایك مصداق کا بیان ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ برحق مسائل جو خدا کے پیش نظر ہیں، ان میں سے ایك خیانت کرنے والوں کی حمایت کرنے سے گریز کرناہے_

28
19_ قرآن و سنت کے بیان کردہ معیاروں سے ہٹ کر قضاوت اور فیصلے کرنا خیانت کاروں کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور ان کے مفادات کی حفاظت کرناہے_
انا انزلنا اليك الكتاب بالحق ... بما ارك الله و لا تكن للخائنين خصيماً
20_ پیغمبر اکرم(ص) کے جانشینوں پر خود آنحضرت(ص) کی مانند فرض ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں_
انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما ارك الله
امام صادق (ع) مذکورہ بالا آیت تلاوت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: هى جارية فى الاوصياء یعنی یہ آیت اوصیاء میں بھی جاری ہے_ (1)
-----------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور قرآن 14; آنحضرت (ص) پر وحی کا نزول 1 ;آنحضرت (ص) کا علم 14;آنحضرت (ص) کی ذمہ داری 7، 11; آنحضرت (ص) کی سنت 10; آنحضرت (ص) کی قضاوت 7،11;آنحضرت (ص) کے فضائل4
آنحضرت (ص) کے جانشین: 20
احکام: 17
الله تعالي:
الله تعالي کی تعلیمات 10;الله تعالي کے افعال1
انحراف:

------

**1)كافي، ج 1، ص 268،ح 8 نورالثقلين، ج1، ص 547، ح 547_**





وَاسْتَغْفِرِ اللّهَ إِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً .106
اور اللہ سے استغفارکیجئے کہ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے_
1_پیغمبراکرم(ص) بارگاہ خداوندی سے مغفرت طلب کرنے پر مامور ہیں_
واستغفراللہ
2_ قاضیونکیلئے بارگاہ خداوندی میں اس بات کی دعا کرنا ضروری ہے کہ ان کا نفس خیانتکاروں کی طرف مائل نہ ہو_
و لا تکن للخائنین خصیماً _ و استغفر اللہ
3_ قاضی کو ہمیشہ بارگاہ خداوندی سے مغفرت طلب کرتے رہنا چاہیئے_
لتحکم بین الناس ... و استغفر اللہ
4_ قضاوت کے عہدے پر فائز افراد کا اس بات کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے کہ خدا ان کے تمام اعمال کو دیکھ رہاہے_
لتحکم بین الناس ... و استغفر اللہ
خداوند متعال کا قضاوت کے مبانی بیان کرنے کے بعد "استغفار" کا حکم دینا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اسلامی عدالتی

نظام میں خدا کی طرف متوجہ ہونا اور اسے اپنے اعمال پر ناظر سمجھنا قضاوت جیسی بھاری ذمہ داری کی انجام دہی میں ضروری ہے_
5_ خداوندمتعال، غفور (بڑا بخشنے والا) اور رحیم( انتہائي مہربان )ہے_
ان الله كان غفورا رحيماً


6_ خداوندمتعال ایسا بڑا بخشنے والاہے جو مہربان ہے_
ان الله كان غفورا رحيما
7_ استغفار، غفران اور رحمت الہی کے حصول کاپیش خیمہ ہے_
و استغفر الله ان الله كان غفورا رحيما
8_ خداوندعالم کا اپنے بندوں کو بخشنا، محبت و شفقت کے ہمراہ ہے_
واستغفر الله ان الله كان غفورا رحيما
-------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) کا استغفار کرنا 1;آنحضرت (ص) کی ذمہ داری 1
استغفار:
استغفار کے اثرات_7
اسماء و صفات:
رحیم 5;غفور 5
الله تعالي :
الله تعالي کا ناظر ہونا 4;الله تعالي کی بخشش 6، 8; الله تعالي کی رحمت کا پیش خیمہ 7;الله تعالي کی محبت 8;الله تعالي کی مہربانی 6، 8
بخشش:
بخشش کا پیش خیمہ 7
دعا:
دعا کے اثرات 2
ذکر:
ذکر کی اہمیت 4
قاضي:
قاضی کا استغفار کرنا 3;قاضی کاتذکیہ نفس کرنا 2;قاضی کی ذمہ داری 2، 3، 4
قضاوت:
قضاوت کی اہمیت 4





وَلاَ تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّاناً أَثِيماً .107

اور خبردار جو لوگ خود اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں انکی طرف سے دفاع نہ کیجئے گا کہ خدا خیانت کار مجرموں کو

ہرگز دوست نہيں رکھتا ہے_
1_ خداوند متعال نے پيغمبر اکرم(ص) کو خيانت کار وں کا دفاع کرنے سے خبردار کيا ہے_
لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم
کلمہ "جدال" جب حرف "عن" کے ساتھ متعدی ہو تو اس کا معنی دفاع اور طرفداری ہوتاہے_
2_ خيانت کار کا دفاع کرنا حرام ہے_
و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم
3_ دوسروں کے ساتھ خيانت اور دغا بازي، در حقيقت اپنے آپ سے دھوکہ اور خيانت ہے_
و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم
اس آيت شريفہ ميں دوسروں کے ساتھ خيانت
کرنے کو اپنے آپ سے خيانت قرار ديا گياہے_
4_ معاشرے کے تمام افرادايك جسم کی مانند ہيں_
الذين يختاتون انفسهم
چونکہ قرآن کريم دوسروں کے ساتھ خيانت کو اپنے آپ سے خيانت سمجھتاہے، اس سے معلوم ہوتاہے کہ قرآن کی نظر ميں معاشرے کے تمام افرادايك جسم کی مانند ہيں_
5_ دغاباز خيانت کاروں کا اپنی خواہشات کی تکميل کيلئے عدالتی نظام سے استفادہ کرنے کا خطرہ موجود ہے_
لتحکم بين الناس ... و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم
6_ قاضی کا دغابازيوں اور نيرنگيونکے مقابلے ميں ہوشيار رہنا ضروري_
لتحکم بين الناس ... و لا تجادل عن الذين


يختانون انفسهم
7_ خداوند متعال، خيانت کار گناہگاروں کو دوست نہيں رکھتا_
ان الله لا يحب من کان خوانا اثيماً
8_ خيانت اور دغا بازی گناہ ہے_
ان الله لا يحب من کان خوانا اثيما
مذکورہ بالا مطلب ميں "اثيما" کو "خوانا" کيلئے صفت توضيحی کے طور پر ليا گياہے_
9_ پيغمبر اکرم(ص) کے تمام اعمال کی اساس خداوندعالم کا حب و بغض ہے_
و لا تجادل ... ان الله لا يحب من کان خوانا اثيما
10_ مومنين کو اپنی راہ و روش خدا کے حب و بغض (پسند و ناپسند )کو مد نظر رکھتے ہوئے معين کرنی چاہيئے_
و لا تجادل ... ان الله لا يحب من کان خوانا اثيماً
کيونکہ جملہ" ان الله ..."لا تجادل" کی علت ہے اور اس بات پر دلالت کررہاہے کہ حرکات و سکنات کا معيار خدا تعالی کی دوستی و دشمنی کو ہونا چاہيئے_
11_ کارکردگی کا اندازہ اور اعمال کی قدر و قيمت معلوم کرنے کا معيار، خدا کی حب و بغض ہونا چاہيئے_
و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم ان الله لا يحب من کان خواناً اثيماً
12_ ايسے لوگوں کا دفاع حرام ہے جن کے اعمال خدا کو ناپسند ہيں_
و لا تجادل ... ان الله لا يحب من کان خواناً اثيماً
13_ خيانتکاروں کا دفاع خود بہت بڑی خيانت اور گناہ ہے_
و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم ان الله لا يحب من کان خواناً اثيماً
"خوانا اثيما" سے مراد ممکن ہے وہ قاضی ہوں جو خيانت کاروں کا دفاع کرتے ہيں_
14_قرآن کی ايك روش يہ رہی ہے کہ تعليم و تربيت کے ميدان ميں انسان کے " محبوب ہونے" کے جذبے سے فائدہ اٹھايا جائے _
ان الله لايحب من کان خوانا اثيما

--------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور خيانتكار 1 آنحضرت(ص) كا عمل 9 ; آنحضرت (ص) كو خبردار كرنا 1
احكام: 2، 12

33
الله تعالى:
الله تعالى كا بغض 9، 10، 11، 12;الله تعالى كا خبردار كرنا 1 ; الله تعالى كى محبت 7، 9، 10، 11
انسان:
انسان كے رجحانات 14
تحريك :
تحريك كے عوامل 14
تربيت:
تربيت كى روش 14
حرام اشياء: 2، 12
خدا كے مبغوضين:
خدا كے مبغوضين كى حمايت كرنا 12
خود:
خود سے خيانت كرنا 3
خيانت:
خيانت كا گناه 8;خيانت كے اثرات 3;خيانت كے موارد 13
خيانت كار:
خيانتكار اور قاضى 5;خيانتكاروں كا ناپسنديده ہونا 7 ;خيانتكاروں كى حمايت1،2،13;مكار خيانتكار 5
عمل:
عمل جانچنے كا معيار 11;عمل صحيح ہونے كا معيار 9
قاضي:
قاضى كو خبردار كيا جانا 5;قاضى كى زيركى 6;قاضى كى ذمہ دارى 6
گناه:
گناه كبيره 13
گناہگار:
گناہگاروں كا مبغوض ہونا7
معاشره:
معاشره كى حقيقت 4
مكرو فريب:
مكر و فريب كا گناه 8;مكرو فريب كے اثرات 3
مؤمنين:
مؤمنين كى راه و روش 10

34

يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلاَ يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لاَ يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطاً .108

يہ لوگ انسانوں كى نظروں سے اپنے كو چھپا تے ہيں اور خدا سے نہيں چھپ سكتے ہيں جب كہ و ہ اس وقت بھى ان كے ساتھ رہتا ہے جب وہ ناپسنديدہ باتوں كى سازش كرتے ہيں اور خدا ان كے تمام اعمال كا احاطہ كئے ہوئے ہے_
1_ خيانت پيشہ گناہگار، لوگوں سے تو شرم كرتے ہيں ليكن اس كے برعكس انہيں خداسے كوئي شرم نہيں آتى اور انہيں اس كى كوئي پروا نہيں_
يستخفون من الناس و لا يستخفون من الله
چونكہ خداوند متعال سے كوئي چيز "استخفائ" (چھپانا اور پنہان) كرنا ممكن ہى نہيں ہے كہ اس سے منع كيا جائے يا اس كے انجام دينے يا ترك كرنے پر مذمت كى جائے_ لہذا ممكن ہے كہ كلمہ "استخفائ" "استحيائ" يعنى شرم و حيا سے كنايہ ہو_
2_ خيانت پيشہ گناہگار اس بات پر ايمان اور يقين نہيں ركھتے كہ خداوند متعال انسانوں كے اعمال پر ناظر اور ان سے آگاہ ہے_
يستخفون من الناس و لا يستخفون من الله
خداوند متعال سے كوئي چيز پنہاں كرنا انتہائي نامعقول بات ہے_ لہذا ممكن ہے كہ جملہ "و لا يستخفون من الله" اس مطلب كى جانب اشارہ ہو كہ در اصل گناہگار، خداوند متعال كو اعمال پر ناظر و آگاہ نہيں سمجھتے كہ اپنے ناروا اعمال اس سے چھپانے كى كوشش كريں_
3_خداوند متعال سب سے زيادہ لائق اور سزاوا ر ناظر ہے كہ جس سے گناہ كے وقت شرم كرنا چاہيئے_
يستخفون من الناس و لا يستخفون من الله و هو معهم

35

4_ جو افراد لوگوں سے تو شرم كرتے ہيں ليكن خداوند متعال سے شرم نہيں كرتے، خداوند متعال انہيں مورد سرزنش قرار ديتاہے_
يستخفون من الناس و لا يستخفون من الله و هو معهم
5_ خداوندعالم تمام لوگوں كے پاس حاضراور ان كے ہمراہ ہے_
و هو معهم
6_ عہد پيغمبر اكرم (ص) ميں بعض مسلمان چورى اور خيانت كے مرتكب ہوئے اور ايك منصوبہ بندى اور سازش كے تحت دوسروں پر اس كا الزام دھرنے لگے_
و هو معهم اذ يبيتون ما لا يرضى من القول
مذكورہ آيت كى شان نزول كے بارے ميں آياہے كہ طعمہ بن ابيرق نے چورى كرنے كے بعد يہ سوچا كہ مسروقہ اموال ايك يہودى كے گھر ميں پھينك دے اور پھر پيغمبر اكرم(ص) كے سامنے حاضر ہوكر قسم كھائے كہ چورى اس يہودى نے كى ہے اوروہ خود ہر قسم كى خيانت سے منزہ و مبرا ہے_
7_ خداوند متعال خيانت اور دغابازى سے ناراضى ہے حتى كہ خيال اور كہنے كى حد تك ہى كيوں نہ ہو_
اذ يبيتون ما لا يرضى من القول
"اذ يبيتون " سے مراد خيانت و گناہ كے بارے ميں سوچنا ہے، جبكہ جملہ ما لا يرضى اس بات كى تصريح كررہاہے كہ خداوندعالم اس طرح كى سوچ اور خيال سے ناراضى ہے اور اس كى مذمت كرتاہے_
8_ خداوندمتعال انسان كے تمام اعمال پر احاطہ كيے ہوئے ہے_
و كان الله بما يعملون محيطا
9_ خداوند متعال انسان كے عياں وپنہاں قول و فعل سے مكمل طور پر آگاہ ہے_
و هو معهم اذيبيتون ما لا يرضى من القول و كان الله بما يعملون محيطا
10_ خداوند متعال دغابازوں كے مخفى منصوبوں ، سازشوں اور كرتوتوں سے باخبر اور ان پر مكمل احاطہ ركھتاہے_
و هو معهم اذ يبيتون ما لا يرضى من القول و كان الله بما يعملون محيطا
"يبيتون"، "بيتوتہ"كے مادہ سے رات گذارنے كے معنى ميں ہے_ گذشتہ جملوں كو قرينہ قرار ديتے ہوئے اس سے مراد وہ سازشيں اور منصوبے ہيں جو راتوں كى تنہائي ميں بنائے جائيں_
11_ خداوند متعال نے انسان كو اس كے پوشيدہ اور ناروا اعمال و افعال پر خبردار كيا ہے_

اذ يبيتون ...و كان الله بما يعملون محيطا
جملہ "اذيبيتون" كے قرينہ كى بناپر "ما يعملون" كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك مصداق مخفى و پنہاں اعمال ہيں_
12_ انسان كا اس بات كى طرف متوجہ ہونا كہ خداوندعالم اس كے تمام اعمال پر مكمل احاطہ ركھتاہے ،اس چيز كا سبب بنتاہے كہ وہ ناروا افعال سے گريز كرے_
و كان الله بما يعملون محيطا
اس مطلب كى ياد دہانى كرانے كہ خداوندمتعال تمام اعمال سے آگاہ اور ان پر محيط ہے كا مقصد يہ ہے كہ انسان اس حقيقت كو مد نظر ركھتے ہوئے ناروا اعمال سے اجتناب كرے_
--------------------------------------------------

37

هَاأَنتُمْ هَـؤُلاء جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلاً .109

ہوشيار_ اس وقت تم نے زندگانی دنيا ميں ان کی طرف سے جھگڑا شروع بھی کرديا تو اب روز قيامت ان کی طرف سے الله سے کون جھگڑا کرے گا اور کون ان کا وکيل او رطرفدار بنے گا _

1_ خيانت کار کا دفاع،مذموم فعل اور خدا کی طرف سے مورد سرزنش واقع ہوا ہے_

هانتم ہولاء جدلتم منهم فی الحياة الدنيا

کلمہ "ہؤلائ" خيانتکاروں کی طرف اشارہ ہے_

2_ قيامت کے دن کوئي بھی خدا کے سامنے خيانتکار کے دفاع کی قدرت نہيں رکھتا_

هانتم ہؤلاء جادلتم ... فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة

3_ صدر اسلام ميں بعض مسلمانوں نے آنحضرت(ص) کے سامنے خيانتکاروں کا دفاع کرنے کی کوشش کي_

هانتم ہؤلاء جدلتم عنهم

مذکورہ مطلب آيت کے شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ يہ آيت ابن ابيرق و غيرہ کے بارے ميں نازل ہوئي ہے_

4_ دنيا ميں خيانتکاروں کا چھوٹ جانا اس چيز کا باعث نہيں بنتا کہ وہ اخروی عذاب سے بھی دوچار نہيں ہوں گے_

هانتم ہؤلاء جادلتم عنهم فی الحياة الدنيا فمن يجادل الله عنہم يوم القيامة

5_ خداوندعالم قيامت ميں خيانتکاروں سے انتقام لے گا_

38

فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة

6_ قيامت کے دن، خيانتکاروں کے بارے ميں صادر ہونے والے فرمان الہی کے اجراميں کوئي رکاوٹ نہيں ہوگي_

فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة ام من يکون عليهم وکيلاً

7_ قيامت کی عدالت ميں خداوند عالم کے وسيع علم کے مطابق فيصلہ ہوگا اور وہاں وکيل استغاثہ کا کوئي بس نہيں چلے گا_

و کان الله بما يعملون محيطاً ... فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة ام من يکون عليهم وکيلاً

"وکيل" اس شخص کو کہا جاتاہے جو دوسروں کے کام اپنے ذمہ ليتا اور ان کے امور انجام ديتاہے اور آيت شريفہ ميں اس سے مراد کسی کے دفاع کا کام اپنے ذمہ ليناہے، کہ جسے وکيل استغاثہ سے تعبير کيا گياہے_

8_ قاضی کا فيصلہ حق و حقيقت کی تبديلی کا باعث نہيں بنے گا_

هانتم ہؤلاء جادلتم عنهم فی الحياة الدنيا فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة

يہ جو خداوند متعال نے فرمايا ہے کہ اگر بالفرض دنيا ميں ناحق دفاع کرکے ظالم کو اس کے انجام سے بچا لوگے پھر بھی قيامت کے دن کيا کروگے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاضی کے فيصلہ سے حق وجود ميں نہيں آجاتا اور نہ ہی حقيقت ميں کوئي تبديلی واقع ہوتی ہے_

-------------------------------------------------

اسلام:

صدر اسلام کی تاريخ 3

الله تعالی:

الله تعالی کا سرزنش کرنا 1;الله تعالی کاعلم 7

خيانت کار:

خيانتکار قيامت ميں2، 5، 6;خيانتکاروں کا عذاب اخروی 4; خيانتکاروں کا مؤاخذہ5; خيانتکاروں کی حمايت 1، 2، 3، 4;

خيانتکاروں کی سزا 6

عمل:

39

وَمَن يَعْمَلْ سُوءاً أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّهَ يَجِدِ اللّهَ غَفُوراً رَّحِيماً .110

او رجو بھی کسی کے ساتھ برائي کرے گا یا اپنے نفس پر ظلم کرے گا اس کے بعد استغفار کرے گا تو خدا کو غفور او رحیم پائے گا_
1_ صغیرہ و کبیرہ تمام گناہوں کی بخشش کا ذریعہ توبہ و استغفار ہے_
و من یعمل سوء ا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما
بعض علماء کا نظریہ ہے کہ" سوء ا "سے مراد گناہ صغیرہ اور "یظلم نفسہ" میں ظلم سے مراد گناہ کبیرہ ہے_
2_ استغفار اور توبہ کی صورت میں خداوندمتعال شرك اور دوسرے تمام گناہوں کو بخش دیتاہے_
و من یعمل سوء ا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیما
بعض علماء کی طرف سے کہا گیا ہے کہ "یظلم نفسہ " میں ظلم سے مراد شرك اور" سوء اً" سے مراد شرك کے علاوہ دوسرے گناہ ہیں_
3_ توبہ اور استغفار اپنے اوپر یا دوسروں پر ڈھائے گئے ظلم و ستم کی بخشش کا باعث بنتاہے_
و من یعمل سوء ا اویظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماً
بعض مفسرین کا نظریہ ہے کہ" سوء اً" سے مراد دوسروں پر ظلم و ستم کرنا اور "یظلم نفسہ " سے مراد اپنے اوپر ظلم کرنا ہے_
4_ توبہ و استغفار کی صورت میں خداوندعالم خیانتکاروں اور ان کے حامیوں کا گناہ معاف کردیتاہے _
ہانتم ہؤلاء ... او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیماً
پہلے والی آیات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتاہے کہ "من یعمل سوء اً" کا مورد نظر مصداق خیانتکار ہیں جبکہ ان کے حامی اور طرفدار "یظلم نفسہ" کا مصداق ہیں_
5_ گناہ در حقیقت اپنے آپ پر ظلم ہے_
و من یعمل سوء ا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ

40
6_ خدتعالی کی بخشش اور رحمت کی طرف توجہ کرنا، گناہگاروں کیلئے توبہ کا پیش خیمہ اور خدا کی طرف واپس آنے کا محرك ہے_
و من یعمل سوء ا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما
7_ توبہ و استغفار کی صورت میں خداوندمتعال یقینی طور پر گناہگاروں کو بخش دینے کی نوید سناتاہے_
و من یعمل سوء اً او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما
8_ توبہ و استغفار کے ذریعے گناہگار، خداوند عالم کی بخشش اور رحمت کو درك اور محسوس کرتاہے_
و من یعمل سوء ا ... ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفورا رحیما

كلمہ" يجد" كا مصدر وجدان ہے جس كا معنى پالينا اور محسوس كرناہے يعنى اپنے وجود ميں خدا كى رحمت و مغفرت كو درك كرتاہے_
9_ انسانوں كى ہدايت و راہنمائي اور تربيت كيلئے قرآن كريم كى روش يہ ہے كہ خوف اور اميد كو ايك دوسرے كے ہمراه پيش كرتاہے_
فمن يجادل عنهم يوم القيامة ... و من يعمل سوء ا ... يجد الله غفوراً
10_ توبہ اور استغفار، گناہوں كى بخشش كے علاوہ رحمت الہى كے حصول كا باعث بنتاہے_
ثم يستغفر الله يجد الله غفورا رحيماً
11_ انسان كے گناہوں كا بخشا جانا، اس پر رحمت الہى كے نزول كى راہ ہموار كرتاہے_
يجد الله غفورا رحيماً
12_ خداوند متعال ايسابخشنے والاہے جو مہربان ہے_
يجد الله غفوراً رحيماً
يہ اس بناپر ہے كہ "رحيم" "غفور" كى صفت ہو_
13_ خداوندمتعال غفور و رحيم ہے_
يجد الله غفوراً رحيماً
-------------------------------------------------

ذکر:
ذکر کے اثرات 6
شرك:
شرك کی بخشش 2
گناہ:
گناہ صغیرہ کی بخشش 1 ;گناہ کا ظلم 5;گناہ کبیرہ کی بخشش1;گناہ کی بخشش 2، 4، 10، 11 ; گناہ کے اثرات 5
گناہگار:
گناہگاروں کی بخشش 8

42

وَمَن يَكْسِبْ إِثْماً فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً .111

اور جو قصداً گناہ کرتا ہے وہ اپنے ہی خلاف کرتا ہے اور خدا سب کا جاننے والا ہے او رصاحب حکمت بھی ہے_
1_ گناہ کے نقصان دہ اثرات خود انسان کے ہی دامن گیر ہوتے ہیں_
و من یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ
2_ انسان کا اس بات کی طرف توجہ کرنا کہ گناہ کے مضر اثرات خود اسی کے دامن گیر ہوتے ہیں، اس کیلئے توبہ و استغفار کی طرف مائل ہونے کا ذریعہ بنتاہے_
ثم یستغفر اللہ یجد اللہ ... و من یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ
بخشش و مغفرت کی راہ بیان کرنے کے بعد خداوند متعال نے اس حقیقت کو آشکار کیا ہے کہ گناہ اور خیانت کے اثرات خود گناہگار کے دامن گیر ہوں گے تا کہ وہ خیانت اور گناہ کے ارتکاب سے باز رہے اور ارتکاب کی صورت میں توبہ و استغفار کی طرف رخ کرے_
3_ دوسروں سے خیانت کے مضر اثرات خود خیانت کار
کے دامن گیر ہوں گے_
ان اللہ لا یحب من کان خواناً ... و من یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ
گذشتہ آیات کی روشنی میں "اثما" کامورد نظر مصداق وہی خیانت ہے_
4_ خداوندعالم ہے جو گناہ کے نقصان دہ اثرات کوخود گناہگاروں کی طرف لوٹاتاہے_
فانما یکسبہ علی نفسہ و کان اللہ علیماً حکیما
جملہ" کان اللہ علیما حکیما "سے یہ معلوم ہوتاہے کہ انسان پراس کے برے اثرات لادنا خدا کے ہاتھ میں ہے_
5_ خداوند متعال، انسان کے گناہ کے برے اثرات کو اپنے علم کی بنیاد پر اور بغیر کسی خطا کے خود اسی کی طرف لوٹا دیتاہے_
و من یکسب اثما فانما یکسبہ علی نفسہ و

43
کان اللہ علیما حکیما
خداوندمتعال كي" علیماً" کے ساتھ توصیف کرنا یہ مطلب بیان کررہا ہے کہ گناہ کے برے اثرات لوٹانے میں کسی قسم کی خطا یا لغزش سرزد نہیں ہوگي_
6_ گناہ کے مضر اثرات خود گناہگاروں کی طرف لوٹانا ایك حکیمانہ کام ہے_
فانما یکسبہ علی نفسہ و کان اللہ علیما حکیما
7_ حکیمانہ فعل، علم کے ساتھ مشروط ہے_
و کان اللہ علیما حکیما
8_ خداوندعالم ایسا دانا ہے جو حکیم ہے_

و کا ن الله عليما حکيما
يہ اس بنا پر ہے کہ "حکيما" ،"عليما"کيلئے صفت ہو_
9_ خداوندمتعال; عليم (انتہائي دانا) اور حکيم (تدبير والا) ہے_
و کان الله عليما حکيما
-------------------------------------------------
استغفار:
استغفار کاپيش خيمہ 2
اسماء و صفات:
حکيم 9;عليم 9
الله تعالى:
الله تعالى کا علم 5، 8;الله تعالى کى حکمت 8; الله تعالى کے افعال 4، 5
توبہ:
توبہ کا پيش خيمہ2
خيانت:
خيانت کا نقصان 3;خيانت کے اثرات 3
ذکر:
ذکر کے اثرات 2
علم:
علم کى اہميت 7
عمل:
پسنديده عمل کى شرائط 7;حکيمانہ عمل 6، 7
گناه:
گناه کا نقصان 1، 2، 4، 5، 6;گناه کے اثرات 1، 4، 5، 6
گناہگار:
گناہگاروں(ص) کا نقصان4
نقصان:
نقصان کے عوامل 1



وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْماً ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئاً فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيناً .112

اور جو شخص بھى کوئي غلطى يا گناه کرکے دوسرے بے گناه کے سرڈال ديتا ہے وه بہت بڑے بہتان اور کھلے گناه کا ذمہ دار ہوتا ہے_
1_ اپنے گناه دوسروں کے سر تھو پنا انتہائي بُرا جھوٹ اور آشکار گناه ہے_
و من يکسب خطيئة ... ثم يرم بہ بريئاً فقد احتمل بھتانا و اثما مبيناً
کلمہ "بہتانا "اور" اثما "کو نکره لانا اس بات کى طرف اشاره ہے کہ يہ دونوں بہت بڑے گناه ہيں_ کلمہ بہتان کا معنى دوسروں پر اس طرح کا جھوٹ باندھنا ہے، جس کے سننے سے انسان حيران ره جائے_

2_ بے قصور افراد کو مورد الزام ٹھہرانا مبہوت کر دینے والا جھوٹ اور آشکار گناہ ہے_
و من يكسب ... ثم يرم بہ بريئاً فقد احتمل بہتانا و اثما مبينا
مذکورہ بالا مطلب کی امام صاد ق (ع) کے اس فرمان سے تائید ہوتی ہے جس میں آپ (ع) نے فرمایا: ... فاما اذا قلت ما ليس فيہ فذلك قول
الله "فقد احتمل بهتاناً و اثماً مبيناً ... جب تم کسی شخص کے بارے میں ایسی بات کہو جو اس میں نہیں پائي جاتی تو یہ خداوند متعال کے اس فرمان کا مصداق ہے کہ اس نے بہت بڑا افتراء اور آشکارا گناہ اپنے اوپر لاد لیاہے_ (1)
3_ معاشرے کے مختلف افراد کا تحفظ انتہائي اہم اور ضروری ہے_
و من يكسب خطيئة او اثما ثم يرم بہ بريئاً فقد احتمل بہتانا و اثما مبينا
تہمت کو انتہائي بڑا گناہ شمار کرنا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ خداوندعالم تاکید کے ساتھ لوگوں کی شخصیت ہمیشہ محفوظ دیکھنا چاہتاہے_
4_ بے قصور لوگوں پر تہمت لگانا ایك واضح و آشکار گناہ ہے_
--------

**1) تفسير عياشی ج 1 ص 275 ح270; نور الثقلين ج 1 ص 549 ح556_**


و من يكسب خطيئة او اثما ثم يرم بہ بريئاً فقد احتمل بہتاناً و اثما مبينا
------------------------------------------------
آبرو:
آبرو کے تحفظ کی اہمیت 3
تہمت:
تہمت کے اثرات 1;تہمت لگانے پر سرزنش 2;تہمت لگانے کا گناہ 1، 2، 4
جھوٹ:
جھوٹ کے موارد 1
روایت: 2
شخصیت:
شخصیت کے تحفظ کی اہمیت 3
گناہ:
گناہ کے موارد 2، 4

وَلَوْلاَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّآئِفَةٌ مُّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلاُّ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ وَأَنزَلَ اللّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّهِ عَلَيْكَ عَظِيماً .113
اگر آپ پر فضل خدا اور رحمت پروردگار کا سایہ نہ ہوتا تو ان کی ایك جماعت نے آپ کو بہکانے کا ارادہ کرلیا تھا اور یہ اپنے علاوہ کسی کو گمراہ نہیں کرسکتے او رآپ کو کوئي تکلیف نہیں پہنچا سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو ان تمام باتوں کا علم دے دیا ہے جن کا علم نہ تھا او رآپ پر خدا کا بہت بڑا فضل ہے _
1_ پیغمبر اکرم(ص) گناہ سے معصوم اور خطا و لغزش سے پاك و منزہ_


و لو لا فضل الله عليك و رحمتہ لهمت طائفة منهم ان يضلوك
2_ خدا وند متعال کا فضل اورخاص رحمت پیغمبر اکرم(ص) کیلئے خطا و لغزش سے محفوظ رہنے کا باعث ہے_
و لو لا فضل الله عليك و رحمتہ لهمت طائفة منهم ان يضلوك

3_ خیانتكاروں كے ايك گروہ نے پيغمبر اكرم (ص) كو قضاوت ميں اشتباہ سے دوچار كرنے كى كوشش كي_
هانتم هؤلاء جدلتم عنهم فى الحيوة الدنيا ... لهمت طائفة منهم ان يضلوك
اگر چہ جملہ شرطيہ" لولا ... لهمت "كا ظاہرى معنى سرے سے كوشش كى نفى كررہاہے، ليكن اس سے مراد يہ ہے كہ ان كى كوشش كارگر ثابت نہيں ہوئي_ يعنى پيغمبر اكرم (ص) كو لغزش سے دوچار كرنے كيلئے ان كى كوشش كسى بھى طرح مؤثر ثابت نہيں ہوئي گويا انہوں نے اس سلسلے ميں كوئي كوشش ہى نہيں كي_ ماقبل آيات سے اس معنى كى تائيد ہوتى ہے_
4_ محكمہ انصاف كو منحرف كرنے كيلئے خيانتكاروں كا سازشوں كے جال اور تانے بانے بننا، بہت بڑا خطرہ ہے_
لتحكم بين الناس بما اراك الله ... لهمت طائفة منهم ان يضلوك
در اصل آيت شريفہ قاضيونكو سازشى گروہوں اور دغابازوں كے مقابلے ميں ہميشہ ہوشيار و محتاط رہنے كى تلقين كررہى ہے، كہ مبادا وہ انہيں انحراف سے دوچار اور خلاف حق غلط فيصلہ كرنے پر مجبور كرديں چنانچہ طعمة بن ابى ابيرق كے واقعے ميں پيغمبر اكرم(ص) كے ساتھ يہى كچھ كرنے كا خيال ركھتے تھے_
5_ بعض مشركين نے پيغمبر اكرم(ص) كو اس بات پر راضى كرنے كى بے سود كوشش كى كہ بتوں كى پوجا پاٹ كو ايك سال تك جائز قرار ديا جائے_
و لو لا فضل الله ... لهمت طائفة منهم ان يضلوك
بعض مفسرين نے مذكورہ آيت كے شان نزول كو مد نظر ركھتے ہوئے كہا ہے كہ "طائفة" سے مراد مشركين كا وہ گروہ ہے جنہوں نے پيغمبر اكرم(ص) سے بت پرستى كو ايك سال تك جائز قرار دينے كا تقاضا كيا تھا_
6_ پيغمبر اكرم(ص) كے فيصلہ پر خيانتكاروں كى سازشوں اور دغا بازيوں كى تاثير ميں خداوند متعال كا فضل و كرم اور رحمت بڑى ركاوٹ تھے_
لتحكم بين الناس ... و لو لا فضل الله عليك و رحمتہ لهمت طائفة منهم



7_ الہى قائدين خيانتكاروں كى گمراہ كنندہ سازشوں اور دغا بازيوں كى زد ميں ہوتے ہيں_
و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم ... و لو لا فضل الله عليك و رحمتہ
8_ جو لوگ پيغمبر اكرم(ص) كو گمراہى سے دوچاركرنے اور اشتباہ ميں ڈالنے كے در پے تھے، انہوں نے صرف اپنے آپ كو گمراہى اور اشتباہ كى وادى ميں جاگرايا_
لهمت طائفة منهم ان يضلوك و ما يضلون الا انفسهم و ما يضرونك من شيء
9_ سازشى عناصر كى سازش كے مقابلے ميں پيغمبر اكرم(ص) كى جان كے تحفظ كا ضامن خود خداوند متعال ہے_
لهمت طائفة منهم ان يضلوك و ما يضلون الا انفسهم و ما يضرونك من شيء
"ان يضلوك "اس بات پر دلالت كرتاہے كہ خيانتكاروں نے پيغمبر اكرم(ص) كو گمراہ كرنے كى كوشش كى جبكہ جملہ "و ما يضرونك" ہوسكتاہے ان كوششوں كى طرف اشارہ ہو جو انہوں نے پيغمبر اكرم (ص) كى نابودى كيلئے كيں_
10_ رسول(ص) خدا پر نازل ہونے والا قرآن ،حكمت اور براہ راست ہونے والے الہامات ;خداوندمتعال كا بہت بڑا فضل و كرم اور رحمت تھي_
و لو لا فضل الله عليك و رحمتہ ... و كان فضل الله عليك عظيما
كتاب و حكمت اور پيغمبر اكرم(ص) كے جن علوم كا تذكرہ جملہ "و انزل الله عليك ..." ميں ہوا ہے وہ بظاہر جملہ "لو لا فضل الله ..." ميں بيان ہونے والى خاص رحمت اور فضل كا مصداق ہے_
11_ پيغمبر اكرم(ص) كا وحي، حكمت اور علم لدنى سے بہرہ مند ہونا; آپ(ص) كيلئے خطا سے محفوظ رہنے كا پيش خيمہ اور گناہ سے معصوم رہنے كا سبب ہے_
و لو لا فضل الله ... انزل الله عليك الكتاب والحكمة و علمك ما لم تكن تعلم
جملہ" و انزل الله" اپنے ماقبل والے جملہ كى علت بيان كررہاہے اور اس كا معنى يہ ہے كہ چونكہ ہم نے آپ(ص) پر قرآن و حكمت نازل كى ہے لہذا ان كى طرف سے آپ(ص) كو منحرف كرنے كى كوششيں بيكار ثابت ہوں گي_
12_ بعض دينى تعليمات تك فقط الہامات الہى كے راستے سے ہى رسائي ممكن ہے_
و علمك ما لم تكن تعلم

جملہ" علمك ..." كا معنى يہ ہے كہ: خداوند متعال نے آپ كو ايسے معارف سكھائے ہيں جن تك آپ تجربہ، سائنس و غيرہ جيسے عام ذرائع كے ذريعے كبھى بھى نہيں پہنچ سكتے_


13_ خداوندمتعال كى طرف سے نازل ہونے والے فضل و كرم اور نعمت كے مختلف درجات ہيں_
و كان فضل الله عليك عظيما
14_ اعمال كى حقيقت اور گناہ كى اصليت سے آگاہي، انسان كو خطا اور گناہ كے ارتكاب سے محفوظ ركھتى ہے_
و لو لا فضل الله عليك و رحمتہ لهمت طائفة ... و علمك ما لم تكن تعلم
15_ پيغمبر اكرم(ص) خدا كے بہت بڑے فضل و كرم سے بہرہ مند تھے_
و كان فضل الله عليك عظيما
--------------------------------------------------

گمراہ لوگ:
گمراہ لوگونکی گمراہی 8
گمراہي:
گمراہی کے عوامل 3;گمراہی کے موانع 14
گناہ:
گناہ سے معصوم ہونا 1;گناہ کی حقیقت 14 ;گناہ کے موانع 14
مذہبی راہنما:
مذہبی راہنماؤوں کو خبردار کرنا 7
مشرکین:
مشرکین اور بت پرستی 5;مشرکین اور پیغمبر اکرم(ص) 5

لاَّ خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتَغَاء مَرْضَاتِ اللّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْراً عَظِيماً .114
ان لوگوں کی اکثر رازکی باتوں میں کوئي خیر نہیں ہے مگر وہ شخص جو کسی صدقہ ، کار خیر یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے او رجو بھی یہ سارے کام رضائے الہی کی طلب میں انجام دے گا ہم اسے اجر عظیم عطاکریں گے_
1_ صدر اسلام میں کمزور ایمان کے مالك مسلمانوں کی اکثر سرگوشیاںاور رازوں کی باتیں ہر قسم کے خیر، بھلائي اور فائدہ سے خالی تھیں _
لا خیر فی کثیر من نجویهم
"نجواهم" میں ضمیر" هم" سے مراد وہ مسلمان ہیں جن کے بارے میں گذشتہ آیات میں گفتگو ہوئي ہے_
2_ ان سرگوشیوں اور خفیہ مذاکرات کی انتہائي قدر و


قیمت ہے جن کا مقصد دوسروں کو صدقہ ادا کرنے کا شوق دلانا اور انہیں نیك کاموں کی انجام دہی اور لوگوں کے درمیان میل ملاپ ایجاد کرنے کی دعوت دینا ہو_
لا خیر فی کثیر من نجویهم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس
3_ معاشرے کی خدمت بہت بڑی قدر و منزلت کی حامل ہے_
من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس
4_ انسان کا نیك سلوك اور اعمال ہمیشہ خدا اور اس کی خوشنودی کی خاطر انجام پانے چاہئیں_
و من یفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف نؤتیہ اجرا عظیما
5_ خدتعالی کی عظیم پاداش سے بہرہ مند ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ نیك اعمال رضائے خدا کے حصول کی نیت سے انجام دیئے جائیں_
و من یفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف نؤتیہ اجراً عظیماً
6_ اعمال کی قدر و قیمت کا معیار یہ ہے کہ تمام اعمال رضائے خدا کی خاطر انجام دیئے جائیں_
و من یفعل ذلك ابتغاء مرضات الله
7_ لوگوں کو نیك اعمال کی دعوت کیلئے سرگوشیاں اور خفیہ مذاکرات کرنا خدا کی عظیم پاداش کا باعث ہے_
من نجویهم ... و من یفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف نؤتیہ اجراً عظیماً
8_ محتاج لوگوں کی مددکی دعوت دینے والے اللہ تعالی کی عظیم پاداش سے بہرہ مند ہوں گے_
الا من امر بصدقة ... فسوف نؤتیہ اجرا عظیما
9_ لوگوں کو مل جل کر پر امن طور پر زندگی گذارنے کی دعوت دینے پر خدا کی عظیم پاداش نصیب ہوگي_
الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس ... نؤتیہ اجرا عظیما
10_ لوگوں کی نیتوں اوراعمال کی مناسبت سے خداوند عالم کی پاداش کے مختلف مراتب و درجات ہیں_
و من یفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف نؤتیہ اجرا عظیما

11_ خدا وند عالم نے بے فائدہ مخفی گفتگو سے منع فرمایا ہے_
لا خير فی كثير من نجويهم
امام باقر (ع) فرماتے ہیں: ...ان الله نهی عن القيل والقال ... ان الله عزوجل يقول


فی كتابہ لا خير فی كثير من نجواهم ... خداوندعالم نے مخفی باتوں سے منع فرمایا ہے ... خداوند متعال كا قرآن كريم میں ارشاد ہے: لا خير فی كثير من نجواهم ... كہ ان كی راز كی اكثر باتوں میں كوئي خيرو بھلائي نہیں ... (1)
12_ قرض حسنہ كے متعلق نصيحت كے بارے میں خفيہ گفتگو كرنا انتہائي پسنديده اور اچھا كام ہے_
لا خير فی كثير من نجويهم الا من امر بصدقة او معروف
امام صادق (ع) مذكوره بالا آيت میں آنے والے كلمہ معروف كے بارے میں فرماتے ہیں: "يعنی بالمعروف القرض" معروف سے مراد قرض ہے_ (2)
13_ لوگوں كے درميان ميل ملاپ اور خوشگوار ماحول ايجاد كرنا ايك پسنديده كام ہے، حتی اگر جھوٹی باتوں كے ذريعے ہی كيا جائے_
لا خير فی كثير من نجويهم الا ... اصلاح بين الناس
امام صادق (ع) "اصلاح بين الناس "كے بارے میں فرماتے ہیں: تسمع من الرجل كلاماً يبلغہ فتخبث نفسہ فتلقاه فتقول سمعت من فلان قال فيك من الخير كذا و كذا خلاف ما سمعت منہ (3)
آپ كسی شخص كے بارے میں كس سے كوئي بری بات سنتے ہیں پھر اس شخص سے ملتے ہیں ( جس كے بارے میں بات كی گئي ہے ) تو كہتے ہیں میں نے فلاں شخص سے آپ كے بارے میں ايسی اچھی باتیں سنی ہیں ( جبكہ يہ بات حقيقت كے خلاف ہے جو كہ اس نے سنی تھي)
------------------------------------------------
اسلام:
صدر اسلام كی تاريخ 1
اصلاح:
اصلاح ذات البين 13;اصلاح كی دعوت 2
اللہ تعالی:
اللہ تعالی كی پاداش 5، 8،9،10; اللہ تعالی كی رضا 4، 5، 6;اللہ تعالی كی طرف سے ممنوع امور 11
پاداش:
پاداش كے اسباب 7، 8;پاداش كے مراتب 5، 7، 8، 9، 10
تحريك :
-------

**1) كافی ج5 ص 300 ح 2; نور الثقلين ج 1 ص 549 ح 559_**
**2) كافی ج4 ص 34 ح 3; نور الثقلين ج1ص549ح 558_**
**3) كافی ج 2 ص 341 ح 16; نور الثقلين ج1 ص 550 ح 562 _**


تحريك كے عوامل 10
جھوٹ:
جائز جھوٹ 13
خير :
خير كی دعوت 12 ;خير كی طرف دعوت دينے كی پاداش 8، 9

روایت: 11، 12 ، 13
سرگوشي:
سرگوشیوں سے منع کرنا 11;قدر و قیمت کی حامل سرگوشیاں 2، 12 ;نیکی کے متعلق سرگوشی 2،7
صدقہ:
صدقہ ادا کرنے کی تشویق 2
ضرورت مند افراد:
ضرورت مند افراد کی مدد کرنا 8
عمل:
پسندیدہ عمل 12، 13;قدر و قیمت والا عمل 6;نيك عمل کی دعوت 2، 7;نيك عمل کی قدر و قیمت 4;نيك عمل کے اثرات 5
قدر و قیمت:
قدر و قیمت کا معیار 4، 6
قرض حسنہ:
قرض حسنہ کی دعوت 12
مسلمان:
صدر اسلام کے مسلمان 1;مسلمانونکے خفیہ مزاکرات 1
معاشرہ:
اصلاح معاشرہ کی اہمیت 13 ;معاشرہ کی خدمت کی قدر و قیمت 3
میل جول:
پسندیدہ میل جول9



وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءتْ مَصِيراً .115

اور جو شخص بھی ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول سے اختلاف کرے گا او رمومنین کے راستہ کے علاوہ کوئي دوسرا راستہ اختیار کرے گا اسے ہم ادھر ہی پھیر دیں گے جد ھر وہ پھر گیا ہے اور جہنم میں جھونك دیں گے جو بدترین ٹھکا نا ہے_
1_ رسول خدا سے دشمنی اور مخالفت، جہنم کے عذاب سے دوچار ہونے کا موجب ہے_
و من یشاقق الرسول ... نولہ ما تولی و نصلہ جہنم و سائت مصیراً
"یشاقق "، شقق کے مادہ سے ہے اور اس کا معنی مخالفت اور دشمنی کرناہے (مجمع البیان)
2_ پیغمبر اکرم(ص) کی مخالفت اور تفرقہ اندازی حرام اور بہت بڑا گناہ ہے_
و من یشاقق الرسول ... و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی و نصلہ جھنم
3_ پیغمبر اکرم (ص) کی مکمل پیروی کرنا ایمان کی علامت ہے_
و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدي و یتبع غیر سبیل المومنین
یہ اس بناپر ہے کہ جملہ "یتبع ..." جملہ "و من یشاقق ..." کے مضمون کیلئے تفسیر ہو_ اور اس سے واضح ہوتاہے کہ اہل ایمان کی راہ و روش کبھی بھی یہ نہیں رہی کہ رسول خدا(ص) کی مخالفت کریں_ بنابریں مومن وہ ہے جو ہمیشہ رسول(ص) خدا کی پیروی کرے_
4_ہدایت اور حق کی شناخت ذمہ داری کا جذبہ پیدا کرتی ہے _
من بعد ما تبین لہ الھدي
5_ رسول خدا(ص) کے مخالفین کا جہنم کے عذاب سے دوچار

ہونا اس بات پر موقوف ہے كہ وہ رسول خدا (ص) كى حقانيت سے آگاہ ہوں_
و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين لہ الهدى ... نصلہ جهنم
6_ خداوند متعال بغير بيان كيئے كسى كو عذاب نہيں ديگا_
و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين لہ الہدي ... نصلہ جهنم
7_ عذاب جہنم سے چھٹكارا پانے كى شرط يہ ہے كہ پيغمبر اكرم(ص) كے عدالتى احكام كوقبول كيا جائے اور مومنين كے ساتھ يك جہتى برقرار ركھى جائے_
و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين لہ الهدى و يتبع غير سبيل المومنين
گذشتہ آيات كو مدنظر ركھتے ہوئے كہا جاسكتاہے كہ آنحضرت(ص) كے عدالتى احكام كى مخالفت اور موافقت مذكورہ بالا آيت شريفہ كے مورد نظر مصاديق ميں سے ہے_
8_ اہل ايمان، راہ رسول (ص) خدا كے راہى ہيں_
و من يشاقق الرسول ...و يتبع غير سبيل المؤمنين
9_ راہ دين طے كرنے كيلئے مؤمنين كى راہ و روش كے علاوہ كوئي دوسرى روش اختيار كرنا رسول(ص) خدا كے ساتھ مخالفت ہے_
و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين
يہ اس احتمال كى بناپر ہے جب جملہ "و يتبع ..." جملہ "يشاقق الرسول" كے مضمون كيلئے مصداق كا بيان ہو_
10_ رسول خدا(ص) اور الہى قائدين كى مخالفت، ايك با ايمان معاشرے كى وحدت توڑنے كا نكتہ آغاز ہے_
و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين
ہوسكتاہے كہ جملہ" و يتبع ... "جملہ" من يشاقق ..." كيلئے نتيجہ كے طور پر بيان ہوا ہو_ يعنى جو شخص رسول خدا (ص) كى مخالفت كا مرتكب ہونتيجتاً وہ اہل ايمان كے علاوہ كسى اور راہ پر گامزن ہے اور مسلمانوں كى صفوں ميں انتشار پھيلانے كا باعث بنتاہے_
11_ خداوند متعال; پيغمبر اكرم(ص) كے مخالفين اور با ايمان معاشرے ميں تفرقہ پھيلانے والوں كو اپنى ولايت سے نكال باہر كرتاہے اور انہيں اپنے حال پر چھوڑ ديتاہے_
و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المومنين نولہ ما تولي
12_ گمراہ لوگوں كى حكومت اور فرمانروائي كى دلدل ميں دھنسنارسول خدا (ص) كى مخالفت كا نتيجہ ہے_


و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المومنين نولہ ما تولي
13_ مؤمنين كى عملى سيرت اس صورت ميں حجت ہے جب سنت رسول(ص) كے مخالف نہ ہو_
و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المومنين
جملہ "يتبع غير سبيل المومنين "يہ بيان كررہاہے كہ مؤمنين كى سيرت حجت ہے اور جملہ" من يشاقق الرسول " سيرت كى حجيت كو اس چيز سے مقيد كررہاہے كہ يہ سنت رسول(ص) يا كسى دوسرى شرعى دليل كے ساتھ مخالف نہ ہو_
14_ مومنين كا اجماع جب دوسرے شرعى دلائل كے ساتھ مخالف ہو تو اس كى كوئي حيثيت نہيں_
و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين
15_ با ايمان معاشرے كى صفوں ميں انتشار پھيلانا، عذاب جہنم كا باعث ہے_
و من ... يتبع غير سبيل المومنين نولہ ما تولى و نصلہ جهنم
16_ جہنم انتہائي برا انجام اور منحوس ٹھكانہ ہے_
و نصلہ جهنم و سائت مصيرا
17_ جہنم، مرتد افراد كا ٹھكانہ ہے_
و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين لہ الهدي ... نصلہ جهنم
آيت شريفہ كے شان نزول كو مد نظر ركھتے ہوئے كہ يہ آيت بعض مسلمانوں كے بارے ميں نازل ہوئي ہے، يہ كہا جا سكتاہے كہ جملہ" من بعد ما تبين لہ الهدي" ارتدادكى طرف اشارہ كررہا ہو_
18_ جو شخص دنيا ميں كسى كو اپنا رہبر چنے گا، قيامت ميں بھى وہى اس كا رہبر ہوگا_

و يتبع غير سبيل المومنين نولہ ما تولي
جب دو افراد نے تمسخر کے طور پر ايك گرگٹ کو امير المومنين کہہ کر پکارا تو حضرت على (ع) نے ان کے بارے ميں فرمايا: دعهما فهو امامهما يوم القيامة اما تسمع الى الله يقول:" نولہ ما تولي"انہيں اپنے حال پر چھوڑ دو_ قيامت کے دن يہى گرگٹ ان کا امام ہوگا_ کيا تم نے خداوند عالم کا يہ ارشاد نہيں سنا کہ"نولہ ما تولي" جو جدھرپھرگياہم بھى اسے ادھر ہى پھير دينگے_(1)
آنحضرت (ص) :
-------

**1) تفسير عياشي، ج1، ص 275، ح 273، نور الثقلين، ج 1، ص 551، ح 568_**

قيامت:




إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيداً .116
خدا اس بات كو معاف نہيں كر سكتا كہ اس كا شريك قرار ديا جائے اور اس كے علاوه جس كو چاہے بخش سكتا ہے اور جو خدا كا شريك قرار دے گا وه گمراہى ميں بہت دور تك چلا گيا ہے_
1_شرك ناقابل معافى گناه اور انحراف ہے_
ان الله لا يغفر ان يشرك بہ
2_ شرك سے كم تر ہر گناه قابل بخشش و مغفرت ہے_
و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء
كلمہ"دون" كمتركے معنى ميں استعمال ہوتاہے_
3_ شرك كى حد تك گناه قابل معافى نہيں ہے_


ان الله لا يغفر ان يشرك بہ و يغفر ما دون ذلك
چونكہ كلمہ" دون" كا معنى كمتر ہے_ بنابريں اگر گناه شرك كى حد تك پہنچ جائے تو بخشش كے قابل نہيں ہے_
4_ گناہوں كى بخشش خداوندمتعال كى مشيت كے ساتھ مشروط ہے_
و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء
5_ خداوند عالم كے بارے ميں شرك كا ارتكاب سب سے بڑے گناہوں ميں سے ہے_
ان الله لا يغفر ان يشرك بہ و يغفر ما دون ذلك
6_ رسول خدا(ص) كے ساتھ دشمنى اور مخالفت كرنا اور با ايمان معاشره كى وحدت كو پاره پاره كرنا شرك كے زمرے ميں آتاہے_
و من يشاقق الرسول ... ان الله لا يغفر ان يشرك بہ
اگر جملہ" ان الله لا يغفر ..." جملہ" نصلہ جہنم "كى علت كا بيان ہو تو يہ اس بات كى طرف اشاره ہوگا كہ رسول خدا(ص) كے ساتھ دشمنى اور مخالفت كرنا اور با ايمان معاشره كى وحدت ميں رخنہ ڈالنا ايك قسم كا خدا كے ساتھ شرك ہے_
7_ گناہگار كو اپنے گناه سے خوفزده اور خدا كى مغفرت سے اميدوار رہنا چاہيئے_
ان الله ... و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء

خداوند متعال نے اس بات كى طرف اشارہ كركے كہ گناہوں كى بخشش يقينى و حتمى نہيں ہوگى بلكہ يہ صرف اس كى مشيت پر موقوف ہے، يہ چاہا ہے كہ ايك طرف سے انسانوں كو رحمت و مغفرت سے اميدوار كرے اور دوسرى طرف سے انہيں ان كے گناہوں سے ڈرائے _
8_ جو مشركين اور گناہگار بخشے نہيں جائيں گے وہ دوزخ كے عذاب ميں گرفتار ہوں گے_
نصلہ جهنم ... ان الله لايغفر ان يشرك بہ
اگر جملہ "ان الله ..." جملہ "نصلہ جهنم" كى علت ہو تو واضح ہوجاتا ہے كہ جہنم سے چھٹكارا پانايا جہنم واصل ہونا گناہوں كى بخشش يا عدم بخشش پر موقوف ہے_
9_ وہ گناہگار جنہوں نے اپنے آپ كو شرك سے آلودہ نہيں كيا انہيں مغفرت الہى كى اميد ركھنى چاہيئے_
و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء
10_ الله تعالى كے ساتھ شرك كا مرتكب ہونے والا گمراہى و ضلالت كى انتہائي گہرائيوں اور پست ترين درجہ ميں ہوتاہے_
و من يشرك بالله فقد ضل ضللاً بعيداً


11_ ضلالت و گمراہى كے كئي درجے ہيں_
و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء و من يشرك بالله فقد ضل ضللاً بعيداً
--------------------------------------------------

إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلاَّ إِنَاثاً وَإِن يَدْعُونَ إِلاَّ شَيْطَاناً مَّرِيداً .117

يہ لوگ خدا كو چھوڑ كر بس عورتوں كى پرستش كرتے ہيں او رسركش شيطان كو آواز ديتے ہيں_
1_ خداوندمتعال كے علاوه ہر معبود ضعيف اور مغلوب حوادث ہے_
ان يدعون من دونہ الا اناثاً
"اناث"" انثي" كى جمع ہے جس كا معنى ايك ضعيف اور تاثير پذير موجود ہے_
2_ مشركين ايسے بتوں اور مجسموں كى پوجا پاٹ كيا كرتے تھے جن كے نام عورتوں جيسے تھے_
ان يدعون من دونہ الا اناثاً
3_ صرف خداوند متعال ہے، جو قاہر و غالب ہے،تاثير پذير نہيں اور عبادت كے لائق ہے_
ان يدعون من دونہ الا اناثاً
4_ خدا وند عالم كے علاوه كوئي بھى موجود خدائي اور عبادت كى صلاحيت نہيں ركھتا_
ان يدعون من دونہ الا اناثاً
5_ موجودات كا تاثير پذير ہونا اس بات پر دلالت كرتاہے كہ ان ميں خدائي اور عبادت كى صلاحيت نہيں پائي جاتي_
ان يدعون من دونہ الا اناثاً
6_ شيطان ايك سركش اور ہر قسم كے خير و فضيلت سے عارى موجود ہے_
و ان يدعون الا شيطاناً مريداً
"مريد" كا مصدر مرود ہے جسكا معنى سركشى اور طاعت سے خارج ہوناہے (مجمع البيان)_ مفردات راغب نے مريد كا معنى خير سے عارى ہونا كيا ہے_
7_ خداوند عالم كے علاوه كسى بھى معبود كى عبادت كرنا در اصل شيطان كى پرستش ہے_
ان يدعون ... و ان يدعون الا شيطاناً مريداً



8_ شيطان كى اطاعت، بت پرستى كى بنياد ہے_
ان يدعون من دونہ الا اناثا و ان يدعون الا شيطاناً مريداً
چونكہ "ان يدعون من ..." اور "ان يدعون الا شيطاناً ... "دونوں جملے حصر كے حامل ہيں اور ہر ايك كا مفہوم دوسرے كے منطوق كى نفى كرتاہے_ لہذا تنافى و تضاد دور كرنے كيلئے كہا جاسكتاہے كہ دوسرا جملہ پہلے جملہ كے مضمون كى علت بيان كررہاہے، يعنى بت پرستى كى علت شيطان كى اطاعت ہے_قابل ذكر ہے كہ اس نظريہ كى بناپر دوسرے جملے ميں "يدعون" كا معنى پرستش نہيں بلكہ اطاعت ہے_

------------------------------------------------

عبادت:
خدا کی عبادت 3، 4
مشركين:
مشركين كى بت پرستى 2
معبود:
باطل معبودونکی ناتوانی 1; پسندیدہ معبود 3، 4، 5; معبود کی شرائط 5
موجودات:
موجودات کی صفات 5

لَّعَنَهُ اللّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً .118
جس پر خدا کی لعنت ہے اور اس نے خدا سے بھی کہہ دیا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایك مقرر حصہ ضرور لے لوں گا _

1_ شیطان پر خدا کی لعنت ہے اور وہ اللہ کی رحمت سے دور ہے_
لعنہ اللہ
2_ شیطان کا لوگوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کا پکا


اور مصمم ارادہ_
و قال لاتخذن من عبادك نصيباً مفروضا
فعل "لا تخذن" میں لام قسم اور نون تاکید اس بات پر دلالت کررہے ہیں کہ شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے کا پکا ارادہ رکھتا ہے_
3_ شیطان نے تاکید کی ہے کہ لوگوں کو اپنی بندگی اختیار کرنے پر اکسائے گا_
قال لا تخذن من عبادك نصيبا مفروضا
اگر "عبادك" عبودیت تشریعی کی جانب ناظر ہو تو پھر "لاتخذن ..."میں شیطان کی مراد یہ ہوگی کہ بعض بندے جو تیری اطاعت کرتے ہیں انہیں اپنی اطاعت پر اکساؤں گا_
4_ شیطان کی رحمت الہی سے دوری اس چیز کی بنیاد بنتی ہے کہ وہ خدا کے بندوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ کرے_
لعنہ اللہ و قال لاتخذن من عبادك نصيباً مفروضا
5_ شیطان بعض لوگوں کو اپنے ذریعہ گمراہ کرنے سے مایوس ہے_
و قال لاتخذن من عبادك نصيباً مفروضاً
بلا شك و شبہ شیطان تمام لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتاہے_ لہذا اس کا یہ کہنا کہ میں بعض بندوں کو اپنی اطاعت میں لے آؤں گا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ وہ تمام لوگوں کو گمراہ کرنے سے مایوس اور نا امید ہے_
6_ شیطان اس بات کا اعتراف و اقرار کرتاہے کہ تمام لوگوں کا پروردگار اور مالك خداوند متعال ہے_
و قال ... من عبادك
7_ خداوندمتعال نے لوگوں کو شیطان کے بہلاوے میں آنے اور اس کے ذریعے منحرف ہونے کے خطرہ سے خبردار کیا ہے_
و قال لاتخذن عن عبادك نصيبا مفروضاً
8_ شرك اور بت پرستي; خدتعالى کی عبودیت و بندگی سے انحراف اور شیطان کا تسلط قبول کرنے کے دائرے میں آتے ہیں_
ان يدعون من دونہ الا اناثاً ... قال لاتخذن من عبادك نصيبا مفروضاً
9_ شیطان بندگان خدا میں سے ہر ایك میں اپنے سہم و حصہ کی تلاش میں ہوتاہے_
و قال لاتخذن من عبادك نصيبا مفروضاً
جملہ " لاتخذن " کا دو طرح سے معنی کیا جاسکتاہے_ ایك یہ کہ بعض بندوں کو اپنی اطاعت میں لے آؤں گا او دوسرا یہ کہ

ہر بندے میں اپنا حصہ پیدا کروں گا تا کہ وہ مکمل طور پر خدا کا مطیع نہ ہو_مذکورہ بالا مطلب اسی دوسرے معنی کی بناپراخذ کیا گیا ہے_



------------------------------------------------
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا خبردار کرنا 7;اللہ تعالی کی ربوبیت 6;اللہ تعالی کی رحمت 1، 4; اللہ تعالی کی لعنت 1; اللہ تعالی کی مالکیت 6
بت پرستي:
بت پرستی کا گناہ 8
شرك:
شرك کا گناہ 8
شیطان:
شیطان پر لعنت 1;شیطان کا ایمان 6;شیطان کا گمراہ کرنا 2، 3، 4، 5، 7; شیطان کا مایوس ہونا 5;شیطان کا محروم ہونا 4;شیطان کی اطاعت 8; شیطان کے مقاصد و اہداف 9;شیطان کی ولایت قبول کرنا 8
عبادت:
شیطان کی عبادت 3
گمراہي:
گمراہی کے اسباب 2، 7

وَلأُضِلَّنَّهُمْ وَلأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الأَنْعَامِ وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّهِ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيّاً مِّن دُونِ اللّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَاناً مُّبِيناً .119
اور انھیں گمراہ کروں گا _ امیدیں دلاؤں گا او رایسے احکا م دوں گا کہ وہ جانوروں کے کان کاٹ دالیں گے پھر حکم دوں گا تو اللہ کی مقررہ خلقت کو تبدیل کردیں گے اور جو خدا کو چھوڑکر شیطان کو اپنا ولی اور سرپرست بنا ئے گا و ہ کھلے ہوئے خسارہ میں رہے گا_
1_شیطان نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائي اور پکا ارادہ کیا ہے_
و لا ضلنهم
فعل " لا ضلنهم " میں لام قسم اور نون تاکید


شیطان کے قطعی اور پکے ارادہ پر دلالت کرتے ہیں_
2_ شیطان نے لوگوں کو بیہودہ آرزؤں میں سرگرد2اں رکھنے کی قسم کھائي اور مضبوط ارادہ کیا ہے_
و لامنينهم
"امنین" کا مصدر" تمنية" ہے جسکا معنی موہوم و خیالی قسم کی آرزوئیں ذہن میں ڈالناہے_
3_ بے معنی اور بیجا قسم کی آرزوئیں اور تمایلات، انسان پر شیطان کے غلبہ و تسلط کی علامت_
و لامنينهم
4_ انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ خدا کی تلاش کرے اور راہ حق پر گامزن ہو_
لاتخذن من عبادك نصيباً مفروضاً _ و لا ضلنهم
جملہ" لا ضلنهم "سے جو گمراہ کرنے کا استفادہ ہوتاہے اس سے پہلے یقینا ہدایت ہونی چاہیئے تا کہ گمراہ کرنا صادق آئے اور گمراہی سے پہلے کی ہدایت تمام انسانوں کی نسبت ہدایت فطری ہے_
5_ بیہودہ اور شیطانی آرزوئیں ناپسندیدہ ہیں_
و لامنينهم
6_ شیطان کا بعض لوگوں کو چننے کا مقصد یہ ہے کہ انہیں گمراہ کرے، آرزؤں کا اسیر بنائے اور اپنے تحت فرمان لے

آئے_
و قال لا تخذن من عبادك نصيبا مفروضا_ و لاضلنهم و لامنينهم و لا مرنهم
7_ شیطان لوگوں کو اس بات پر اکساتا کہ جانوروں سے استفادہ حرام کرنے کیلئے ان کے کان کاٹ دیں اور چیرا لگادیں_
و لا مرنهم فليبتكن اذان الانعام
"یبتك" کا مصدر" تبتیك "ہے جسکا معنی چیرا لگانا اور کاٹنا ہے_ زمانہ جاہلیت میں مشرکین کے درمیان یہ رسم رائج تھی کہ وہ کسی جانور کا گوشت یا اس سے مال برداری کا کام لینے کو حرام قرار دینے کیلئے علامت کے طور پر اس کا کان کاٹ دیتے یا انہیں چیر ا لگا دیتے تھے_
8_ شیطان انسان کو دعوت دیتا ہے کہ وہ خدا کی حلال کی ہوئي چیزوں کو حرام قرار دے_
و لامرنهم فليبتكنء اذان الانعام
9_ معاشرے میں خرافاتی افکار و نظریات کو رواج دینے والا شیطان ہے_
و لا مرنهم فليبتكنء اذان الانعام
10_ شیطان اس کے در پے ہے کہ انسانوں کو خدا کی مخلوقات میں تبدیلی پیدا کرنے پر اکسائے( جیسے


عورت کو مرد میں تبدیل کرنا اور ...)
و لامرنهم فليغيرن خلق الله
11_ انسان کا اپنی فطرت سے منحرف ہونے کا سبب شیطان ہے_
و لامرنهم فليغيرن خلق الله
12_ شیطانی محرکات کے باعث موجودات کا اپنی فطرت اور اولین خلقت میں تبدیلی ایجاد کرنا حرام ہے_
و لامرنهم فليغيرن خلق الله
خلق سے مراد بظاہر مخلوق اور خلق شدہ ہے_
13_ گمراہ اور آرزؤں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے افراد شیطان کے فرمانبردار اور مطیع ہیں_
و لا ضلنهم و لامنينهم و لامرنهم فليبتكن ... فليغيرن
آیت میں ذکر ہونے والی ترتیب کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ چیز روشن ہوجاتی ہے کہ انسان گمراہی اور کھوکھلی آرزؤں اور خواہشات کا دلدادہ ہونے کے بعد شیطان کا بہترین مطیع بن جاتاہے_
14_ خواہشات اور آرزوئیں، شیطان کی خواہشات کی تکمیل کا پیش خیمہ ہیں_
و لامنينهم و لامرنهم فليبتكن ... فليغيرن خلق الله
جملہ "ولامنين " (میں انہیں ضرور خیال بافی پر اکساؤں گا) کو جملہ" لامرنهم" پر مقدم کرنا اس بات کی علامت ہے کہ شیطان پہلے انسان کو کھوکھلی آرزؤں پر اکساتا اور پھر اپنے اوامر ان کے دل میں ڈالتاہے_
15_ خدا کی ولایت کو چھوڑ کر شیطان کی ولایت قبول کرنا واضح اور آشکار گھاٹا ہے_
و من يتخذ الشيطان وليا من دون الله فقد خسر خسراناً مبيناً
16_ شیطان کے احکام پر عمل کرنا در اصل اس کی ولایت و سرپرستی قبول کرنے کے زمرے میں آتاہے_
و لا مرنهم فليغيرن خلق الله و من يتخذ الشيطان ولياً
17_ شیطان کا رحمت الہی سے دور ہونا، خود کی طرف سے گمراہ کرنے، خرافات اور توہم پرستی کی ترویج اور فساد پھیلانے کا سبب ہے_
لعنہ الله و قال ... لا ضلنهم و لا منينهم و لامرنهم فليبتكنء اذان الانعام
18_ نامناسب اعمال اور ناپسندیدہ طرز عمل اختیار کرنے کی دعوت دینا شیطانی فعل ہے_
و لامرنهم فليبتكن ... و لامرنهم فليغيرن خلق الله


19_ شیطان کی ولایت و سرپرستی قبول کرنے والے افراد کھلم کھلا گھاٹے کا شکار ہیں_
و من يتخذ الشيطان وليا من دون الله فقد خسر خسراناً مبيناً

20_ صرف خداوند متعال، انسانوں پر ولایت کا حق رکھتاہے_
و من یتخذ الشیطان ولیاً من دون الله فقد خسر خسراناً مبیناً
21_ لوگوں کو گمراہ کرنے اور انہیں اپنی سرپرستی میں لانے کیلئے شیطان کی راہ و روش یہ ہے کہ پہلے افکار میں انحراف اور باطل آرزوئیں ایجاد کرتا ہے اور پھر اپنے تحت فرمان لے آتاہے_
و لا ضلنهم و لامنینہم ... و لامرنهم فلیغیرن خلق الله و من یتخذ الشیطان ولیاً
22_ دوسروں کے افکار اور فرامین قبول کرنا ان کی ولایت قبول کرنا ہے_
و لا ضلنهم و لامنینهم و لامرنهم ... و من یتخذ الشیطان ولیاً
23_ انسان دو راہے پر کھڑا ہے کہ ولایت خدا کو قبول کرے یا شیطان کی ولایت_
و من یتخذ الشیطان ولیاً من دون الله
24_ شیطان لوگوں کو دین خدا میں تحریف کرنے پر اکساتاہے_
لامرنهم فلیغیرن خلق الله
امام باقر (ع) نے مذکورہ آیت میں استعمال ہونے والے کلمہ" خلق الله" کے بارے میں فرمایا: "دین الله" اس سے مراد دین خدا ہے_ (1)

------------------------------------------------



--------

**1) تفسیر عیاشي، ج 1 ص 276 ح 276; تفسیر برهان ج 1 ص 416 ح 4_**

خواہشات:
شیطانی خواہشات 14
دین:
دین میں بدعت 8;دین میں تحریف 24
روایت: 24
شیطان:
شیطان کا تسلط و غلبہ 3، 6;شیطان کا فساد پھیلانا 17 ; شیطان کا کردار 7، 8، 10، 24;شیطان کا گمراہ کرنا 1، 2، 7، 9، 11، 21;شیطان کا محروم ہونا 17;شیطان کی اطاعت 13، 16;شیطان کی قسم 1، 2;شیطان کی ولایت 21;شیطان کی ولایت کو قبول کرنا 15، 16، 19، 23 ; شیطان کے اہداف و مقاصد 6، 21;شیطان کے گمراہ کرنے کے عوامل و اسباب 17
شیطان کے پیروکار: 6
عقیدہ:
باطل عقیدہ 7;باطل عقیدے کی بنیاد 9
عمل:
شیطانی عمل 18 ناپسندیدہ عمل 12 ;ناپسندیدہ عمل کی دعوت 18
فطرت:
حق طلبی کی فطرت 4;خدا جوئي کی فطرت 4;فطرت سے انحراف کے اسباب 11
گمراہ افراد: 13
گمراہي:
گمراہی کا پیش خیمہ 2;گمراہی کے عوامل 1، 6، 11، 24
محرمات: 12
موجودات:
موجودات کی تغییر10، 12
نقصان:
نقصان کے عوامل 19;نقصان کے موارد 15، 19
ولایت:
اغیار کی ولایت قبول کرنا 22;ناپسندیدہ ولایت 20

68

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلاَّ غُرُوراً .120

شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے او رانھیں امیدیں دلاتا ہے او روہ جو بھی وعدہ کرتا ہے وہ دھو کہ کے سوا کچھ نہیں ہے _
1_ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے شیطان یہ روش اختیار کرتاہے کہ ان سے جھوٹے وعدے کرتا ہے اور موہوم آرزوئیں پیدا کرتاہے_
ولاضلنہم ... یعدہم و یمنیہم و ما یعدہم الشیطان الا غرورا
2_ شیطان کے وعدے فقط جھوٹ اور دھوکہ ہیں_
یعدهم و یمنیهم و ما یعدهم الشیطان الا غرورا
3_ شیطان کے جھوٹے وعدے انسان میں بے سود آرزوئیں ایجاد کرنے کاپیش خیمہ بنتے ہیں_
یعدهم و یمنیهم و ما یعدهم الشیطان الا غروراً
4_ خداوند متعال نے لوگوں کو شیطان کی گمراہی سے خبردار کیا ہے_
یعدهم و یمنیهم و ما یعدهم الشیطان الا غروراً
5_ شیطانی وعدوں اور آرزؤں پر خوش فہمی کا شکار رہنا کھلم کھلا گھاٹاہے_

فقد خسر خسرانا مبينا_ يعدهم و يمنيهم و ما يعدهم الشيطان الا غروراً
جملہ" يعدهم و يمنيهم" جملہ "فقد خسر خسراناًّ مبينا" كى دليل ہے_
-------------------------------------------------
آرزو:
ناپسنديده آرزو 1، 5;ناپسنديده آرزو كا پيش خيمہ3
الله تعالى:
الله تعالى كا خبردار كرنا4
تحريك:
تحريك كے عوامل3
شيطان:


شيطان كا گمراه كرنا 2، 4; شيطان كا مكر و فريب 2; شيطان كا وعده 1، 2، 3، 5;گمراه كرنے كا شيطانى طريقہ كار 1
گمراہي:
گمراہى كے عوامل
نقصان:
نقصان كے عوامل 5

أُوْلَـئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلاَ يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصاً .121
يہى وه لوگ ہيں جن كا انجام جہنم ہے او روه اس سے چھٹكارا نہيں پاسكتے ہيں _
1_ دوزخ گمراہوں اور شيطان سے فريب خورده عناصر كا ٹھكانہ ہے اور يہى ان كا انجام ہے_
اولئك ماوهم جهنم و لا يجدون عنها محيصاً
2_ شيطان كى ولايت قبول كرنے والوں كا انجام دوزخ ہے_
و من يتخذ الشيطان وليا ... اولئك ماويهم جهنم و لا يجدون عنها محيصا
3_ جہنم ميں داخل ہونا واضح و آشكار گھاٹا ہے_
فقد خسر خسراناً مبينا ... اولئك ماويهم جهنم
ممكن ہے جملہ "اولئك ... "اس نقصان كو بيان كررہاہو جس كى جملہ "فقد خسر ..." ميں تصريح كى گئي ہے_
4_ شيطانى آرزوئيں، خدا كى طرف سے حلال كى گئي
چيزوں كو حرام قرار دينا اور موجودات كى طبيعى اور فطرى خلقت ميں تبديلى ايجاد كرنا; جہنم ميں داخل ہونے كے اسباب ميں سے ہيں_
لامنينهم و لامرنهم فليبتكن آذان الانعام ... اولئك ماويهم جهنم
5_ جہنم ميں داخل ہونے كے بعد وہاں سے نجات پانے يا فرار كى كوئي راه باقى نہيں ره جاتى _
اولئك ماويهم جهنم و لا يجدون عنها محيصاً
ممكن ہے جملہ "لا يجدون ..." جہنم ميں داخل ہونے كے بعد اہل جہنم كى توصيف وبيان ہو_ كلمہ "محيص" اسم مكان ہے اور اس كا معنى جائے فرار ہے_
6_ گمراہوں اور شيطان سے فريب خورده عناصر كا جہنم ميں داخل ہونا يقينى ہے_


و ما يعدهم الشيطان الا غرورا_ اولئك ماويهم جهنم و لا يجدون عنها محيصا
اس بناپر جب جملہ "لا يجدون ..." اس حقيقت كے بيان اور تاكيد كيلئے ہو جسكا جملہ "ماويهم جهنم" ميں ذكر آياہے اور اس كا معنى ہوگا كہ جو لوگ مذكوره صفات كے حامل ہيں، ان كيلئے جہنم ميں داخل ہونے كے علاوه كوئي راستہ نہيں ہے_
-------------------------------------------------

وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً وَعْدَ اللّهِ حَقّاً وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ قِيلاً 122.

او رجو لوگ ايمان لائے او ر انہوننے نيك اعمال كئے ہم عنقريب انھيں ان جنتوں ميں داخل كريں گے جن كے نيچے نہريں جارى ہوں گى وہ ان ميں ہميشہ ہميشہ رہيں گے _ يہ خدا كا بر حق وعدہ ہے اور خدا سے زيادہ راست گو كون ہو سكتا ہے _

1_ نيك اعمال انجام دينے والے مؤمنين كى پاداش جنت ہے_
والذين آمنوا و عملوا الصالحات سندخلهم جنات
2_ انسان كو جنت كى جانب راہنمائي كرنے كيلئے ايمان اور عمل ايك دوسرے كى تكميل كرتے ہيں_
والذين آمنوا و عملوا الصالحات سندخلهم جنات
3_ نيك اعمال انجام دينے والے مؤمنين كو خود خدا جنت ميں لے جائے گا_
والذين آمنوا و عملوا الصالحات سندخلهم جنات
4_ نيك اعمال انجام دينے والے مؤمنين ;شيطان كى ولايت سے خارج ہيں_
و من يتخذ الشيطان ولياً ... والذين آمنوا و عملوا الصالحات
كيونكہ ولايت شيطان قبول كرنے والوں كو اہل جہنم ميں سے شمار كيا گيا ہے اور اس كے مقابلے ميں نيك و صالح مؤمنين

کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتاہے کہ مؤمنین ہرگز شیطان کی ولایت قبول نہیں کرتے_
5_ نيك اعمال کے مالك مؤمنین ہمیشہ اور جاوداں جنت میں رہیں گے_
والذین آمنوا ... سندخلھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابداً


6_ جنت میں انواع و اقسام کے باغ اور ہمیشہ جاری و ساری رہنے والی نہریں موجود ہیں_
جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا
7_ جنت نيك و شائستہ اعمال کے مالك مؤمنین کیلئے خدا کی طرف سے ایسا یقینی اور حتمی وعدہ ہے جسکی کبھی خلاف ورزی نہیں ہوگي_
سندخلھم جنات ... وعد الله حقاً
"وعد الله" اور "حقا" فعل محذوف کیلئے مفعول مطلق ہیں_ یعنی اصل جملہ یوں ہے کہ "وعد الله وعدا حقہ حقا" اور وعدے کا حق ہونا اس صورت میںہے، جب اس کی خلاف ورزی نہ ہو اور اپنے مقدر وقت پر انجام پائے_
8_ انسانوں کا اپنے اعمال کے انجام کی طرف توجہ کرنا; انہیں برائیوں سے روکنے اور نیکیوں کی ترغیب دلانے کا باعث بنتاہے_
و من یتخذ الشیطان ولیا من دون الله فقد خسر ... والذین آمنوا
9_ خداوند متعال کے وعدے حق اور اس کی باتیں سچی ہیں اور ان کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں ہوگي_
وعد الله حقا و من اصدق من الله قیلا
10_ گفتار کی سچائي اور درستگی کے لحاظ سے کوئي بھی خدا کے ہم پلہ نہیں ہوسکتا_
و من اصدق من الله قیلا
--------------------------------------------------
الله تعالی:
الله تعالی سے مختص امور10;الله تعالی کی صداقت 9، 10; الله تعالی کے افعال 3; الله تعالی کے وعدہ کا یقینی ہونا 7، 9; الله تعالی کے وعدہ کی حقانیت 9
ایمان:
ایمان اور عمل 2
بہشت:
اہل بہشت 3، 5; بہشت کی نعمتیں 6;بہشت کی نہریں 6;بہشت کے باغات 6; بہشت میں داخل ہونے کے اسباب 2;بہشت میں ہمیشہ کیلئے رہنا 5
ذکر :
ذکر کے اثرات 8
شیطان:
ولایت شیطان 4
عمل:
عمل کا انجام 8;عمل کے اثرات 8;نيك عمل کی اہمیت 3، 4;نيك عمل کی پاداش1، 5
گناہ:
گناہ کے موانع 8


مؤمنین:
مؤمنین اورشیطان 4;مؤمنین بہشت میں 1، 3، 5، 7 ;مؤمنین کی پاداش 1;مؤمنین کے فضائل 4
نیکي:

لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَن يَعْمَلْ سُوءاً يُجْزَ بِهِ وَلاَ يَجِدْ لَهُ مِن دُونِ اللّهِ وَلِيّاً وَلاَ نَصِيراً .123
كوئي كام نہ تمہاری امیدوں سے بنے گا نہ اہل کتاب کی امیدوں سے _ جو بھی براکام کرے گا اسے اس کی سزا بہر حال ملے گی اورخدا کے علاوہ اسے کوئي سر پرست او رمددگار بھی نہیں مل سکتا ہے _
1_اہل کتاب کے بعض گروہ اورکچھ مسلمان اس باطل خیال کا شکارتھے کہ الہی ادیان سے صرف منسوب ہونے کی وجہ سے وہ جہنم سے چھٹکارا پاکر جنت میں چلے جائیں گے_
لیس بامانیکم و لا امانی اہل الکتاب
گذشتہ آیات کی روشنی میں "لیس" کے اسم سے مراد جہنم سے چھٹکارا پانا اور جنت میں داخل ہوناہے_ یعني" لیس الجنة والمحیص عن النار ..."
2_ خدا کی طرف سے ملنے والی جزا و سزا میں انسانوں (خواہ وہ مسلمان ہوں یا اہل کتاب )کی بیہودہ آرزؤں کاکوئي عمل دخل نہیں ہوگا_
لیس بامانیکم و لا امانی اہل الکتاب من یعمل سوء ا یجز بہ
"اماني"، "امنیة" کی جمع ہے اور اس کا معنی آرزو اور موہوم قسم کے خیالات ہیں_
3_خدا کے دین اور آئین سے صرف منسوب ہونے کی بناپر سزا سے بچنے کا خیال ایك شیطانی وسوسہ ہے_
یعدھم و یمنیھم ... لیس بامانیکم و لا امانی اھل الکتاب من یعمل سوء ا


گذشتہ آیات کی روشنی میں" لا منینھم ... یعدھم و یمنیھم" سے یہ نتیجہ لیا جا سکتا ہے کہ برے اعمال کی سزا سے بچنے اور چھٹکارا پانے کا وہم و گمان انہی موہوم قسم کی خیال پردازیوں میں سے ایك ہے جو شیطان لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے ان کے ذہن میں ڈالتا ہے_
4_ لوگوں کی اخروی منزل اور ٹھکانے کا دارو مدار ان کے دعووں اور بے بنیاد آرزؤں پر نہیں بلکہ ان کے اعمال پر ہے_
لیس بامانیکم و لا امانی اھل الکتاب من یعمل سوء ا یجز بہ
5_ خدا وند عالم کی طرف سے جزا و سزا کامعیار لوگوں کا عمل ہے نہ کہ ایك خاص مکتب یا دین کی طرف ان کی نسبت_
لیس بامانیکم و لاامانی اہل الکتاب من یعمل سوئا یجزبہ
6_ خدتعالی کی جزا و سزا کا نظام ہر قسم کی تفریق اور ناانصافی سے پاك ہے_
من یعمل سوء ا یجز بہ
7_ صدر اسلام کے بعض مسلمان اور اہل کتاب دیانت اور قوانین الہی کی روح سے ناآشنا تھے_
لیس بامانیکم و لا امانی اہل الکتاب من یعمل سوء ا یجز بہ
8_ مومنین کی مانند کفار بھی فروعات دین پر مکلف ہیں اور ان کے مقابلے میں ذمہ دار ہیں اور ان پر انہیں سزا ملے گي_
من یعمل سوء ا یجز بہ
"من یعمل ..." کے مورد نظر مصادیق میں سے اہل کتاب بھی ہیں_ لہذا اگر وہ گناہ کے مرتکب ہوں تو انہیں بھی مسلمانوں کی طرح سزا ملے گي_ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب بھی اسلام کے فرعی احکام کے بارے میں مکلف ہیں_
9_ بدکرداروں کو ان کے برے عمل کی سزا ملے گي_
من یعمل سوء ا یجز بہ
10_ بعض مسلمان اور بعض اہل کتاب یہ بیہودہ آرزو رکھتے ہیں کہ انہیں ان کے برے اعمال کی سزا سے معاف کردیا جائے_
لیس بامانیکم ... من یعمل سوء ا یجز بہ
11_ جزا و سزا کے قوانین کے نفاذ کے دوران میں ہر قسم کی تفریق سے اجتناب کرنا ضروری ہے_
من یعمل سوء ا یجز بہ
"من یعمل ..."کا جملہ ایك عام اور کلی مطلب پر مشتمل ہے اور اس میں دنیاوی سزائیں بھی

شامل ہیں_
12_ برے اور گناہگار لوگ خدا کی سزا سے بچنے کیلئے ہر قسم کے حامی اور مددگار سے محروم ہوں گے_
و لا یجد لہ من دون اللہ ولیا و لا نصیراً
"ولي" اس شخص کو کہا جاتاہے جو کسی کی سرپرستی کرے اور اس کے دفاع اور حمایت کی ذمہ داری لے_ "لا یجد" کیفاعلی ضمیر اور "لہ" کی ضمیر "من یعمل" کی طرف لوٹ رہی ہے_
13_ انسانوں کا خداوند عالم کے عذاب اور سزا سے بچنا صرف خدا کے ہاتھ میں اور اس کے ارادے پر منحصر ہے_
و لا یجد لہ من دون اللہ ولیاً و لا نصیراً
14_ گناہگاروں پر سزائے الہی کے اجراء کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کرنا حرام ہے_
و لا یجد لہ من دون اللہ ولیاً و لا نصیرا
اگر "یجز بہ" دنیوی سزاؤں کو بھی شامل ہو تو جملہ"لایجد ..."چاہے نافیہ اور جملہ "یجزبہ" پر عطف ہو اور خواہ ناہیہ اور مستقل و جدا ہو، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کسی کو بھی گناہگاروں کو سزا دینے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے_
15_ دنیوی (مالی و جاني) مصائب و مشکلات انسان کے گناہوں کا کفارہ اور اس کے برے اعمال کو ختم اور محو کر دینے والے اسباب میں سے ہیں_
لیس بامانیکم و لا امانی اھل الکتاب من یعمل سوء ا یجز بہ
رسول خدا(ص) مذکورہ بالا آیت میں موجود جملہ "من یعمل سوء ا یجز بہ" کے بارے میں فرماتے ہیں: اما تبتلون فی اموالکم و انفسکم و ذراریکم؟ قالوا: بلی قال: ہذا مما ... یمحو بہ السیئات (1) یعنی کیا تمہیں تمہارے مال، جان اور اولاد کے ذریعے آزمائشے میں نہیں ڈالا گیا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، آپ(ص) نے فرمایا: یہ ان چیزوں میں سے ہے ...جن کے ذریعے برائیاں محو اور ختم ہوجاتی ہیں_
--------------------------------------------------

------

**1) تفسیر عیاشی ج 1 ص 277 ح 278; نور الثقلین ج 1 ص 553 ح576_**

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتَ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَـئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُونَ نَقِيراً .124

او رجو بھی نیك كام كرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت بشرطیكہ وہ صاحب ایمان بھی ہو _ ان سب كو جنت میں داخل كیا جائے گا اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں كیا جائے گا _

1_ ایمان اور نیك عمل جنت میں جانے كی ضمانت دیتے ہیں_
و من یعمل من الصالحات ... و ھو مؤمن فاولئك یدخلون الجنة
2_ مؤمنین كی جنت تك رسائي تمام نیك كاموں پر نہیں بلكہ بعض صالح اعمال كی انجام دہی سے مشروط ہے_
و من یعمل من الصالحات ... و ھو مؤمن
یہ اس بناپر ہے جب "من" تبعیض كیلئے ہو_
3_ عورتیں اور مرد; ایمان اور اپنے نیك عمل كی پاداش سے بہرہ مند ہونے كے لحاظ سے مساوی ہیں_
و من یعمل من الصالحات من ذكر او انثی و ھو مؤمن فاولئك یدخلون الجنة

4_ انسانوں كی قدر و قيمت كا معيار ان كا مرد يا عورت ہونا نہيں بلكہ ايمان اور نيك عمل ہے_
و من يعمل من الصالحات من ذكر او انثى و هو مؤمن
5_لوگوں كا پاداش خداوند سے بہرہ مند ہونا اور جنت ميں جانا ; ايمان اور نيك عمل پر موقوف ہے نہ ان كے عورت يا مرد ہونے يا كسى خاص مذہب يا فرقہ سے منسوب ہونے پر_
و من يعمل من الصالحات من ذكر او انثى و هو مومن فاولئك يدخلون الجنة
6_ انسان كيلئے نيك اعمال كے ثمرات حاصل كرنے اور جنت ميں داخل ہونے كى شرط ايمان ہے_
و من يعمل من الصالحات ... و هو مؤمن فاولئك يدخلون الجنة
7_ كفار جنت ميں جانے سے محروم ہونگے اگر چہ وہ


نيك اعمال كے مالك ہى ہوں_
و من يعمل من الصالحات ... و هو مؤمن فاولئك يدخلون الجنة
"و هو مؤمن" كى قيد سے پتہ چلتاہے كہ ايمان نيك اعمال كے مفيد ہونے كى شرط ہے _ بنابريں ايمان كے بغير اور كفر كى حالت ميں نيك اعمال كے بدلے جنت نہيں ملے گي_
8_ خداوندمتعال كے جزا و سزا كے نظام ميں رتى برابر ظلم اورناانصافى نہيں ہے_
من يعمل سوء ا يجز بہ ... فاولئك يدخلون الجنة و لا يظلمون نقيرا
"نقير" كھجور كى گٹھلى ميں موجود گڑھے اور اندر دھنسى ہوئي جگہ كو كہا جاتاہے اور يہ معمولى ،چھوٹى اور حقير چيز كيلئے كنايہ ہے_
9_ دوسروں كى اجرت اور مزدورى ميں معمولى سى بھى كمى كرنا ظلم ہے_
و من يعمل من الصالحات ... يدخلون الجنة و لا يظلمون نقيرا
خداوند متعال نے پاداش ميں كمى كو اگر چہ وہ كتنى ہى معمولى كيوں نہ ہو ظلم قرار ديا ہے_
---------------------------------------------------

79

نيك عمل كى قدر و قيمت 4، 6;نيك عمل كے اثرات 1

عورت:

عورت كا نيك عمل 3;عورت و مرد كا مساوى ہونا 3، 4

قدر و قيمت:

قدر و قيمت كا معيار 4

قدر و قيمت كا اندازہ لگانا:

قدر و قيمت كا اندازہ لگانے كا معيار 4

كام:

كام كى اجرت 9

كفار:

كفار كا محروم ہونا 7;كفا ركا نيك عمل 7

مومنين:

مومنين كا نيك عمل 2

وَمَنْ أَحْسَنُ دِيناً مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لله وَهُوَ مُحْسِنٌ واتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفاً وَاتَّخَذَ اللّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً .125

اور اس سے اچھادیندار كون ہو سكتا ہے جو اپنا رخ خدا كى طرف ركھے اور نيك كردار بھى ہو اور ملت ابراہيم كا اتباع كرے جو باطل سے كترانے والے تھے اور اللہ نے ابراہيم كو اپنا خليل اور دوست بنا يا ہے_

1_ نيك اور اچھے اعمال انجام دينے كے ساتھ ساتھ اپنے تمام وجود سميت خداوند عالم كے سامنے سر تسليم خم كرنا بہترين طرز زندگى ہے_

و من احسن دينا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن

"وجہ" سے مراد انسان كى ذات اور نفس ہے كہ

جسے تمام وجود سے تعبير كيا گياہے: مذكورہ بالا مطلب ميں "محسن" كا معنى نيك كام انجام دينے والا كيا گيا ہے_

2_ دين ابراہيم (ع) كى پيروى سب سے افضل طرز زندگى ہے _

80

و من احسن دينا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن واتبع ملة ابراهيم حنيفا

3_ خدا كے سامنے سرتسليم خم كرنا اوربھلائي و نيكى كے جذبے سے سرشار ہونا، اديان الہى كى روح ہے_

و من احسن دينا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن

چونكہ سب سے افضل دين كا تعارف كرانے كيلئے صرف دو خصوصيات ذكر كى گئي ہيں لہذا اس سے اديان الہى ميں ان كى بنيادى اہميت كاپتہ چلتاہے_

4_ تمام اديان الہى كى اساس و بنياد دين ابراہيم (ع) ہے_

و من احسن دينا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن و اتبع ملة ابراهيم حنيفاً

5_ حضرت ابراہيم (ع) ايك معتدل انسان، ہر قسم كے انحراف سے دور اور باطل كى طرف رجحان سے پاك تھے_

و اتبع ملة ابراهيم حنيفاً

مذكورہ بالا مطلب ميں "حنيفا" كو "ابراهيم" كى توصيف قرار ديا گيا ہے_

6_ دين ابراہيم (ع) ہر قسم كے انحراف اور باطل كى طرف رجحان سے پاك و منزہ _

و اتبع ملة ابراهيم حنيفا

"حنيفا" ،"ملة"(دين) كيلئے صفت اور اس كا معنى مستقيم اور ہر قسم كے انحراف سے پاك و منزہ ہوناہے_

7_ حضرت ابراہيم (ع) خداوند متعال كى جانب سے دوست كے طور پر چنے گئے تھے_

و اتخذ الله ابراهيم خليلاً

8_ حضرت ابراہيم (ع) خداوند عالم كے نزديك انتہائي بلند و عظيم مقام كے مالك ہيں_

و اتخذ الله ابراهيم خليلا
9_ جن لوگوں كو خدتعالى نے اپنى دوستى كيلئے چنا ہے وہ لوگوں كيلئے پيروى كا بہترين نمونہ و آئيڈيل ہيں_
واتبع ملة ابراهيم حنيفا و اتخذ الله ابراهيم خليلاً
"اتخذ الله ..."، جملہ "اتبع ملة ابراهيم" كيلئے علت كى حيثيت ركھتاہے_
10_ حضرت ابراہيم (ع) كے خدا كى دوستى كيلئے چنے جانے كى وجہ يہ ہے كہ انہوں نے انحراف اور باطل كى طرف رجحان سے اجتناب كيا_
ملة ابراهيم حنيفا و اتخذ الله ابراهيم خليلا
اس بناپر كہ جب صفت "حنيفا" "واتخذ الله" كيلئے مقدمہ سازى ہو: يعنى چونكہ حضرت ابراہيم (ع) كج روى اور انحراف سے پاك و منزہ تھے لہذا خداوند متعال نے انہيں اپنى دوستى كيلئے چنا_


11_دين ابراہيم (ع) ( دين حنيف) كى پيروي; محبت خداوندى سے بہرہ مند ہونے كا موجب بنتى ہے_
واتبع ملة ابراهيم حنيفا واتخذ الله ابراهيم خليلا
جب انحراف سے پاك و منزہ دين; حضرت ابراہيم (ع) كيلئے خدا كى دوستى كے مقام تك رسائي حاصل كرنے كا باعث بنا ہو تو اس صورت ميں اس دين كى پيروى دوسروں كيلئے بھى مؤثر ثابت ہوسكتى ہے اور انہيں حضرت ابراہيم (ع) كى مانند خدتعالى كى دوستى كے مقام تك ترقى دلا سكتى ہے_
12_ بہترين دين اس كا ہے جو خدا كے سامنے سر تسليم خم كرے اور اس اساس پر خدا كى عبادت كرے كہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے_
و من احسن دينا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن
رسول خدا(ص) نے" احسان"(نيكي) كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرمايا: ان تعبد الله تعالى كانك تراه، فان لم تكن تراه فانه يراك يعنى تم اس طرح خداوند متعال كى عبادت كرو گويا تم اسے ديكھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہيں ديكھ سكتے تو وہ تمہيں ديكھ رہا ہے_ (1)
13_ حضرت ابراہيم (ع) كا كثرت سے سجدے كرنا، انہيں خداوند متعال كى جانب سے خليل كے طور پر چنے جانے كا موجب بنا_
و اتخذ الله ابراهيم خليلا
حضرت امام صادق (ع) خدا كى جانب سے حضرت ابراہيم(ع) كو خليل كے طور پر چنے جانے كے بارے ميں فرماتے ہيں : لكثرة سجوده على الارض (2) يعنى اس كى علت يہ ہے كہ حضرت ابراہيم (ع) كثرت سے زمين پر سجدے كيا كرتے تھے_
14_ خداوند متعال كى جانب سے حضرت ابراہيم(ع) كو خليل كے طور پر چنے جانے كى وجہ يہ ہے كہ وہ ضرورت مند لوگوں كى درخواست رد نہيں كرتے اور اپنى حاجت غير الله كى بارگاہ ميںلے كر نہيں جاتے تھے_
و اتخذ الله ابراهيم خليلا
حضرت امام صادق (ع) خداوند متعال كى جانب سے حضرت ابراہيم (ع) كو خليل كے طور پر چنے جانے كے بارے ميں فرماتے ہيں :لانه لم يرد احدا و لم يسأل احدا قط غير الله عزوجل (3) يعنى اس كى وجہ يہ ہے كہ حضرت ابراہيم(ع) كبھى كسى كى درخواست رد نہ كرتے اور نہ ہى كبھى غير الله سے سوال كرتے تھے_
-------

**1) مجمع البيان ج3 ص 178; نور الثقلين ج1، ص 553 ح 579_**
**2) علل الشرائع، ص 34 ح 1 ب 32; نور الثقلين ج1 ص 554; ح584_**
**3) عيون اخبار الرضا ج 2 ص 76، ح4 ب 32; نور الثقلين ج1 ص 554 ح583_**


15_ لوگوں كو كھانا كھلانا اور نماز شب ادا كرنا، خدا كى جانب سے حضرت ابراہيم (ع) كو خليل كے طور پر چنے جانے

کا موجب بنا_
و اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا
رسول گرامی اسلام(ص) فرماتے ہیں: ما اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا الا لا طعامہ الطعام و صلوتہ باللیل و الناس نیام (1) یعنی خداوند متعال کی جانب سے حضرت ابراہیم (ع) کو خلیل کے طور پر چنے جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتے اور راتوں کو نماز شب ادا کرتے جبکہ لوگ اس وقت سوئے ہوئے ہوتے _
-------------------------------------------------
ابراہیم (ع) :
ابراہیم (ع) کا چنا جانا 107، 14، 15;ابراہیم (ع) کا حنیف ہونا 5، 6، 10;ابراہیم (ع) کا خلیل ہونا7، 10، 13، 14، 15;ابراہیم (ع) کا سجدہ 13 ; ابراہیم (ع) کی عصمت 5; ابراہیم (ع) کی میانہ روی 5;ابراہیم (ع) کے درجات 8، 13، 14، 15;ابراہیم (ع) کے فضائل 5، 10;دین ابراہیم (ع) کی اہمیت 4;دین ابراہیم (ع) کی پیروی 2، 11; دین ابراہیم (ع) کی خصوصیت 6
ادیان:
ادیان کی بنیاد 4;ادیان کی حقیقت3
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی محبت کے موجبات11
اللہ تعالی کے پسندیدہ لوگ: 7، 9، 10، 11
برگزیدہ افراد: 13،14،15
برگزیدہ افراد کے فضائل 9
برگزیدہ ہونا:
برگزیدہ ہونے کے عوامل 13، 14، 15
تربیت:
تربیت کیلئے نمونہ عمل 9
چناؤ:
چناؤ کا معیار 10
دین:
بہترین دین 1، 2، 12;دین حنیف 6، 11
دیندار افراد: 12
روایت: 12، 13، 14، 15
سر تسلیم خم کرنا:
خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی اہمیت 3، 12;خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی فضیلت 1 خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی قدر و قیمت 3
------

**1) علل الشرائع ص 35 ح4 ب32 ،نور الثقلین ج1 ص 551 ح586_**

vv
83
ضرورت مند:
ضرورت مندوں کی ضروریات کوپورا کرنا 14
عبادت:
خدا کی عبادت 12
عمل:

وَلِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَانَ اللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطاً .126
او راللہ ہی کے لئے زمين و آسمان کی کل کائنات ہے اور الله ہر شے پر احاطہ رکھنے والاہے _
1_ آسمانوں، زمين اور ان ميں موجود ہر چيز (تمام کائنات) کا مالك صرف خداوند متعال ہے_
و لله ما فی السموات و ما فی الارض
"ما فی السموات و ما فی الارض" تمام کائنات کيلئے کنايہ ہے_
2_ جہان خلقت ميں متعدد آسمان موجود ہيں_
ولله ما فی السموات
3_ خداوند متعال جہان ہستی پر احاطہ رکھتاہے_
و کان الله بکل شيء محيطاً
4_ خداوند متعال کا کائنات پر احاطہ اور مالکيت اس بات کی ضامن ہے کہ لوگوں کو ان کے اعمال کی دقيق اور منصفانہ جزا و سزا دی جائے گي_
من يعمل سوء ا يجز بہ ... و لله ما فی السموات و ما فی الارض ...محيطاً


بعض لوگوں کا نظريہ ہے کہ "و لله ما فی السموات" کا جملہ "من يعمل سوء ا يجز بہ" اور "فاولئك ..." کيلئے علت کی حيثيت رکھتا ہے يعنی چونکہ خداوندمتعال تمام ہستی کائنات کا مالك ہے لہذا وہ بغير کسی کمی بيشی کے جزا و سزا دينے پر قادر ہے_
5_ خداوند متعال، لوگوں حتی برگزيدہ افراد ميں سے کسی کو اپنا دوست بنانے سے بے نياز ہے_
و اتخذ الله ابراهيم خليلا_ و لله ما فی السموات و ما فی الارض_
6_ خدا کے برگزيدہ انسان اپنی تمام تر عظمت و شرافت کے باوجود اس کے بندے اور مملوك ہيں_
و اتخذ الله ابراهيم خليلاً _و لله ما فی السموات و ما فی الارض_
ہوسکتا ہے کہ "لله ما فی السموات ..." کا جملہ اس ممکنہ سوال کا جواب ہو جو حضرت ابراہيم (ع) کو دوستی کيلئے چنے جانے سے پيدا ہوتاہے_ يعنی تم خيال کرتے ہو کہ خداوند متعال نے اپنی ضرورت پوری کرنے کيلئے حضرت ابراہيم (ع) کو دوستی کيلئے چنا ہے جبکہ وہ ابراہيم (ع) سميت تمام ہستی کائنات کا مالك ہے_
-------------------------------------------------

برگزيده لوگ:
برگزيده لوگوں كى عبوديت 6;برگزيده لوگوں كے مقامات 6
زمين:
زمين كا مالك 1
سزا و جزا كا نظام: 4
عالم خلقت:
عالم خلقت ميں موجودات 1
عمل:
عمل كى پاداش 4;عمل كى سزا 4



وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاء قُلِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاء الَّلاتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُواْ لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِهِ عَلِيماً .127

پيغمبريہ لوگ آپ سے يتيم لڑكيوں كے بارے ميں حكم خدا دريافت كرتے ہيں تو آپ كہہ ديجئے كہ ان كے بارے ميں خدا اجازت ديتا ہے اور جو كتاب ميں تمہارے سامنے حكم بيان كيا جاتا ہے وہ ان يتيم عورتوں كے بارے ميں ہے جن كو تم ان كا حق ميراث نہيں ديتے ہو او رچاہتے ہو كہ ان سے نكاح كركے سارا مال روك لو اور ان كمزوربچوں كے بارے ميں ہے كہ يتيموں كے بارے ميں انصاف كے ساتھ قيام كرو اور جو بھى تم كار خير كروگے خدا اس كا بخوبى جاننے والا ہے _
1_ لوگ بار بار پيغمبر اكرم(ص) سے ،عورتوں سے مربوط مسائل كے بارے ميں سوال اور استفتاء كرتے تھے_
و يستفتونك فى النساء
"يستفتونك" فعل مضارع ہے جو سوال كے استمرار پر دلالت كرتاہے_
2_ صدر اسلام كے مسلمان ،عورت كے حقوق كے متعلق بحث و گفتگو كيا كرتے تھے_
و يستفتونك فى النساء قل الله يفتيكم فيهن
فعل مضارع جو بار بار سوال كرنے اور جمع كا صيغہ جو سوال كرنے والوں كے متعدد ہونے پر دلالت


كرتاہے، سے يہ سمجھا جا سكتاہے كہ مسلمانوں كے ہاں عورتوں كے حقوق كا مسئلہ موضوع بحث رہتا تھا_
3_ عورتوں كے بارے ميں بعض احكام كا وضع كيا جانا اس بات كا موجب بنا كہ صدر اسلام كے مسلمان عورتوں كے بارے ميں سوال كريں_
و يستفتونك فى النساء ... و ما يتلى عليكم فى الكتاب فى يتامى النساء
4_ حكم كى تشريع ، خداوند متعال كى جانب سے ہے، جبكہ اسے پہنچانے اور بيان كرنے كى ذمہ دارى پيغمبر اكرم(ص) كے كاندھوں پر ہے_
قل الله يفتيكم فيهن
واضح رہے كہ استفتاء پيغمبر اكرم(ص) سے كيا گيا ہے ليكن اس كا جواب خداوند متعال نے ديا ہے_ اس نكتہ كو مد نظر ركھنے سے يہ بات سامنے آتى ہے كہ احكام وضع كرنا صرف خداوند متعال كى جانب سے ہے جبكہ پيغمبر اكرم(ص) صرف انہيں بيان كرتے ہيں يہ بھى ذہن نشين رہے كہ اس آيت كے مورد (عورتوں كے متعلق سوال ) كو كوئي خصوصيت حاصل نہيں ہے_

5_ خداوند متعال نے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں ان کے استفتاء کا جواب دے گا_
قل اللہ یفتیکم فیھن
6_ خداوند متعال نے یتیم عورتوں کے احکام کے متعلق قرآن کریم میں بعض آیات کے بیان اور تلاوت کرنے کا وعدہ کیا ہے_
قل اللہ یفتیکم فیھن و ما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامي النساء
مذکورہ بالا مطلب میں "ما یتلي"، "فیھن" میں موجود ضمیر پر عطف ہواہے اور "یتامي" کا "النسائ" کی جانب اضافہ صفت کا موصوف کی طرف اضافہ ہے یعنی وہ عورتیں جو یتیم ہیں_
7_ قرآن کریم نزول کے بعد پیغمبر اکرم(ص) کے زمانے میں اوراق پر لکھا گیا اور کتابی شکل میں تدوین کیا جا چکا تھا_
و ما یتلي علیکم فی الکتاب
8_ اسلام میں عورتوں کے حقوق کو اہمیت حاصل ہے اور خداوند متعال نے بھی انہیں اہمیت دی ہے_
و یستفتونك فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن ... ما کتب لھن
خداوند متعال کی جانب سے عورتوں کے احکام کی وضاحت و تصریح کرنا، ان کی اہمیت پر دلالت کرتاہے_
9_ عورت کو اسلام میں خاص حقوق حاصل ہیں_


ما کتب لھن
10_ عہد بعثت میں یتیم عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جاتا تھا_
فی یتامي النساء التی لا تؤتونھن ما کتب لھن
11_ عہد رسالت میں یتیم لڑکیوں کے حقوق پامال کرنے کی نیت سے ان سے شادی رچانے کا رجحان پایا جاتا تھا_
فی یتامی النساء التی لا تؤتونھن ما کتب لھن و ترغبون ان تنکحوھن
اس بناپر کہ جب "ترغبون" کے بعد حرف "في" مقدرہو_ اس صورت میں "رغبت" کا معنی تمایل و رجحان ہوگا_
12_ یتیم لڑکیوں کے حقوق پامال کرنے کی نیت سے ان سے شادی رچانے کی مذمت کی گئي ہے_
فی یتامی النساء التی لا تؤتونھن ما کتب لھن و ترغبون ان تنکحوھن
آیت کا لب و لہجہ اس طرح کے عمل کی مذمت پر دلالت کرتاہے_
13_ یتیم لڑکیوں کے ساتھ شادی سے اجتناب کرنا زمانہ جاہلیت کے اخلاق اور رسم و رواج میں سے تھا_
اس بناپر جب "ترغبون" کے بعد کلمہ "عن" مقدر ہو_ اس صورت میں "رغبت" کا معنی اجتناب کرنا ہوگا_
14_ خداوند متعال نے یتیم لڑکیوں کے حق ازدواج کو فراموش کرنے پر مذمت کی ہے_
لا تؤتونھن ما کتب لھن و ترغبون ان تنکحوھن
اس بناپر جب "رغبت" کا معنی اجتناب ہو تو "و ترغبون ..." کا جملہ حقیقت میں جملہ "لا تؤتونھن ما کتب لھن" کے مصداق کا بیان ہوگا_
15_ یتیم لڑکیوں اور ان کے حقوق کی حمایت کرنا ضروری ہے_
فی یتامي النساء ... و ان تقوموا للیتامي بالقسط
اس نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ "و ان تقوموا ..."، "فیھن" پر عطف ہے: یعنی "اللہ یفتیکم ان تقوموا ..."، لہذا یتیموں کے بارے میں قسط اور عدل و انصاف قائم کرنا خدا کا حکم اور فتوي ہے، اور ان یتیموں میں یتیم عورتیں بھی شامل ہیں_
16_ اسلام نے عورتوں کی شادی اور یتیم لڑکیوں کی زندگی آسودہ بنانے کو بہت اہمیت دی ہے_
التی لا تؤتونھن ما کتب لھن و ترغبون ان


تنکحوھن
"ما کتب لھن" حق ازدواج کو بھی شامل ہے _ لیکن اس کے باوجود مستقل اور جدا طور پر بھی نکاح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس سے اس کی خصوصی اہمیت کا اندازہ ہوتاہے_
17_ قرآن کریم میں ناتوان اور مستضعف بچوں کے بارے میں خاص احکام بیان ہوئے ہیں_

يفتيكم فيهن و ما يتلى عليكم فى الكتاب ... والمستضعفين من الولدان
18_ اسلام مستضعفين كا حامی ہے_
والمستضعفين من الولدان
19_ يتيموں كے بارے ميں قسط اور عدل و انصاف كا خيال ركھنا لازمی ہے_
و ان تقوموا لليتامي بالقسط
20_ يتيموں كے حقوق كا دفاع اور انہيں مكمل طور پر ادا كرنا سب كا فريضہ ہے_
و ان تقوموا لليتامي بالقسط
21_ خداوند متعال; عورتوں، يتيموں اور مستضعفين كے حقوق كى ادائيگى چاہتاہے_
قل الله يفتيكم فيهن ... و ان تقوموا لليتامي بالقسط
22_ خداوند متعال لوگوں كے نيك اعمال سے مكمل طور پر آگاہ ہے_
و ما تفعلوا من خير فان الله كان بہ عليما
23_ خير و بهلائي اور نيكيوں كے واضح مصاديق ميں سے ايك يہ ہے كہ عورتوں، يتيموں اور مستضعفين كے حقوق كا خيال ركھا جائے اورعدل و انصاف كا قيام كيا جائے_
و ما تفعلوا من خير فان الله كان بہ عليما
ممكن ہے كہ "من خير" ان شرعى فرائض كى طرف اشارہ ہو جن كا ذكر آيت شريفہ ميں آياہے_
24_ علم خداوندمتعال كے بارے ميں انسان كا اعتقاد; عورتوں، يتيموں اور مستضعفوں كے حقوق كى مراعات كرنے كى راہ ہموار كرتاہے_
والمستضعفين من الولدان ... و ما تفعلوا من خير فان الله كان بہ عليما
25_ يہ اعتقاد كہ خداوند عالم نيك اعمال سے آگاہ ہے; انسان كو انہيں انجام دينے كى ترغيب و تشويق دلاتاہے_
و ما تفعلوا من خير فان الله كان بہ عليماً
"و ما تفعلوا ..." كا جملہ بيان كرنے كا مقصد نيك اعمال كى جانب ترغيب دلاناہے_
26_ خداوند متعال نے نيك اعمال انجام دينے والوں كو

89

اجرو پاداش سے بہرہ مند ہونے كى بشارت دى ہے_
و ما تفعلوا من خير فان الله كان بہ عليماً
يہ بيان كرنا كہ خداوند متعال نيك اعمال سے آگاہ ہے، اس بات كيلئے كنايہ ہے كہ ان كے بدلے انہيں پاداش عطا كى جائے گي_
27_ خداوند متعال كو تمام واقعات اور انسان كے اعمال كے وقوع پذير ہونے سے پہلے ان كا علم، علم ازلى ہے_
و ما تفعلوا من خير فان الله كان بہ عليما
انسانوں كے اعمال كو فعل مضارع (تفعلوا) اور ان كے بارے ميں خداوند متعال كى آگاہى كو فعل ماضى (كان بہ ...) كے ذريعے بيان كرنا، اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ خداوند عالم كو انسانوں كے اعمال انجام دينے سے پہلے ان كا علم ہے_
28_ خدتعالى نے عورتوں، يتيموں اور مستضعفين كے ساتھ قسط اور عدل و انصاف كى مراعات كے علاوہ ان سے نيك سلوك كرنے كى ترغيب دلائي ہے_
و ما تفعلوا من خير فان الله كان بہ عليماً
29_ عہد جاہليت ميں يتيم عورتيں اپنے حق ميراث سے محروم تھيں_
لا تؤتونهن ما كتب لهن
امام باقر (ع) نے مذكورہ آيت ميں موجود "ما كتب لهن " كے بارے ميں فرمايا: ( اى من الميراث)يعنى انہيں اپنے حق ميراث سے محروم ركھا جاتا تھا_ (1)
30_ لوگ پيغمبر اكرم(ص) سے عورتوں كى وراثت كى مقدار كے بارے ميں سوال اور استفتاء كرتے تھے_
و يستفتونك فى النساء
حضرت امام باقر (ع) نے مذكورہ آيت ميں موجود "و يستفتونك فى النسائ" كے بارے ميں فرمايا: فان نبى الله(ص) سئل عن

النساء ما لهن من الميراث؟ ... يعنى رسول خدا(ص) سے عورتوں كے بارے ميں پوچھا جاتا كہ ميراث ميں سے ان كا حصہ كتنا بنتاہے؟ ... (2)

-------------------------------------------------

آنحضرت(ص) :

آنحضرت(ص) سے سوال 1، 30;آنحضرت(ص) كانقش 1، 4; آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى 4

احكام:

احكام كى تشريع 3، 4

اسلام:

صدر اسلام كى تاريخ 1 ، 3

--------

**1) مجمع البيان ج1 ص 181; نور الثقلين ج1 ص 557، ح595_**
**2) تفسير قمي، ج1 ص 154; نور الثقلين ج1 ص 556، ح594_**



الله تعالى:

الله تعالى كا علم 22، 24، 25;الله تعالى كا علم ازلى 27;الله تعالى كا علم غيب 27;الله تعالى كا وعدہ 5، 6; الله تعالى كى بشارت 26;الله تعالى كى طرف سے سرزنش 14;الله تعالى كے افعال 4;الله تعالى كے اوامر 21

انسان:

انسان كا نيك عمل 22

ايمان:

ايمان كے اثرات 24، 25

بچہ:

بچوں كے احكام 17; بچوں كے حقوق 17

روايت: 29، 30

زمانہ جاہليت:

زمانہ جاہليت كے رسم و رواج 13، 29

سوال:

سوال كا پيش خيمہ3;سوال و جواب 5

عدل و انصاف:

عدل و انصاف كا قيام 23

عورت:

صدر اسلام ميں عورت 1، 2، 3، 10; عورت كى شادى 16;عورت كے احكام 6; عورت كے حقوق 2، 5، 8، 9، 12، 14، 15، 21، 23، 24;عورت كے حقوق مينعدل و انصاف 28;عورت كے ساتھ نيكى 28;عورتوں كے حقوق پر ڈاكہ ڈالنا 10

قانون:

قانون كے نفاذ كا پيش خيمہ24

قرآن كريم :

صدر اسلام ميں قرآن كريم 7;قرآن كريم كا كردار 6;قرآن كريم كى تاريخ 7;قرآن كريم كى جمع آورى 7;قرآن كريم كى كتابت 7

مستضعفين:

مستضعفين كى حمايت 18;مستضعفين كے حقوق 17، 21، 23، 24; مستضعفين كے حقوق كے بارے ميں عدل و انصاف

28; مستضعفین کے ساتھ نیکی 28
مسلمان:
صدر اسلام کے مسلمان 3
معاشرہ:
معاشرے کی ذمہ داری 20
میراث:
زمانہ جاہلیت میں عورت کی میراث 29;عورت کی میراث 30;میراث کے بارے میں سوال 30


نیك عمل:
نیك عمل کا پیش خیمہ24، 25 ;نیك عمل کی تشویق 25
نیك لوگ:
نیك لوگوں کو بشارت 26;نیك لوگوں کی پاداش 26
نیکي
نیکی کی تشویق 28;نیکی کے موارد 23
یتیم:
صدر اسلام میں یتیم 11 ;یتیم سے نیکی کرنا 28;یتیم کے حقوق 15، 21، 23، 24;یتیم کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا 10، 11، 12;یتیم کے حقوق کی اہمیت 20;یتیم کے حقوق کے بارے میں عدل و انصاف 19، 28 ;یتیم کے ساتھ شادي11، 12، 13، 14;یتیم لڑکیاں 6، 10، 11، 13;یتیم لڑکیوں کی زندگی 16;یتیم لڑکیوں کے حقوق 12، 14، 15

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزاً أَوْ إِعْرَاضاً فَلاَ جُنَاْحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحاً وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الأَنفُسُ الشُّحَّ وَإِن تُحْسِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً .128
اور اگر کوئي عورت شوہر سے حقوق ادا نہ کرنے یا اسکی کنارہ کشی سے طلاق کا خطرہ محسوس کرے تو دونوں کے لئے کوئي حرج نہیں ہے کہ کسی طرح آپس میں صلح کر لیں کہ صلح میں بہتری ہے اور بخل تو ہر نفس کے ساتھ حاضر رہتا ہے اوراگر تم اچھابر تاؤ کرو گے اورزیادتی سے بچوگے تو خدا تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے_
1_ شوہر کے سازگار نہ ہونے کی صورت میں یہ عورتوں کا فریضہ ہے کہ گھرانے کو تباہ ہونے سے بچانے کیلئے اقدامات کریں_
و ان امراة خافت من بعلها ... فلا جناح علیها ان یصلحا بینهما صلحاً
کلمہ "خافت" اس چیز کے رونما ہونے کو نہیں،


بلکہ اس کے رونما ہونے کے خوف کو بیان کررہاہے_
2_ شوہر کی طرف سے زیادتی اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا ایك ناروا اور ناپسندیدہ فعل ہے_
و ان امراة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح علیهما ان یصلحا
3_ میاں بیوی کیلئے گھرانے کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا ضروری ہے_
و ان امراة خافت ... فلا جناح علیها ان یصلحا بینهما صلحاو الصلح خیر
4_ صدر اسلام کے مسلمانوں میں اس بارے میں شك و تردید پائي جاتی تھی کہ میاں بیوی ایك دوسرے کے حقوق کے بارے میں سمجھوتہ کر سکتے ہیں_
و ان امراة خافت ... فلا جناح علیهما ان یصلحا
کلمہ "لا جناح" اس بات کی حکایت ہے کہ صدر اسلام کے مسلمان یہ گمان کرتے تھے کہ میاں بیوی کے معین شدہ حقوق کے بارے میں سمجھوتہ کرنا اور چشم پوشی کرنا ناممکن ہے_
5_ شوہر کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے اور اس کی زیادتی سے بچنے کیلئے بیوی کا اپنے بعض حقوق سے دستبردار

ہونا جائز ہے_
و ان امراة خافت من بعلها نشوزا ... ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير
"و احضرت الانفس الشح" کا جملہ اس بات کی حکایت کرتاہے کہ آیت میں بیان شدہ مصالحت و سمجھوتہ اپنے ذاتی حقوق سے دستبردار ہونے پر موقوف ہے_
6_ گھر میں آرام و سکون اور آسودگی برقرار رکھنا زیادہ اہمیت کا حامل اور میاں بیوی کے ذاتی حقوق پر مقدم ہے_
و ان امراة خافت ... ان يصلحا بينهما صلحا و الصلح خير
7_ ذاتی حقوق کے بارے میں مصالحت وسمجھوتہ اور ان سے دستبردار ہونا یا چشم پوشی کرنا ممکن ہے_
خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير
8_ میاں بیوی کا گھریلو مسائل خود حل کرنا بہتر اور اچھا اقدام ہے_
فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا و الصلح خير
مذکورہ آیت میں مصالحت و سمجھوتے کی ذمہ داری گھر سے ہٹ کر کسی اور فرد کو نہیں بلکہخود گھرانے کو سونپی گئي ہے "بينهما" کا کلمہ اسی مطلب کو بیان کررہاہے_



9_ میاں بیوی کے اختلافات کو گھر کی چار دیواری سے باہر پھیلانے سے گریز کرنا ضروری ہے_
فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحاً
چونکہ فعل "يصلحا" کی خود میاں بیوی کی طرف نسبت دی گئي ہے_ اسی طرح "بينهما" کا کلمہ استعمال کرنے سے یہ معلوم ہوتاہے کہ میاں بیوی کو گھریلو مسائل کسی اور کے سامنے بیان کرنے کی بجائے خود حل کرنا چاہیئں_
10_ اپنے حقوق کے حصول پر زور دینے اور بضد رہنے سے بہتر ہے کہ میاں بیوی کا رشتہ باقی رکھنے اور اسے استحکام بخشنے کیلئے ذاتی حقوق کو نظر انداز کیا جائے_
والصلح خير واحضرت الانفس الشح
11_ انسانوں کی جان و روح میں بخل اور لالچ بھی موجود ہے_
وا حضرت الانفس الشح
12_ ہم آہنگی نہ ہونے کے ا ہم اسباب اور صلح و آشتی کی راہ میں حائل بڑی رکاوٹوں میں سے ايك بخل اور لالچ ہے_
والصلح خير واحضرت الا نفس الشح
"شح" کا معنی ایسا بخل ہے جس میں حرص و لالچ بھی ہو اور ایسی صلح کے بعد جس کا لازمہ حقوق سے درگذر کرناہے، بخل کا ذکر کرنے کا مقصد ظاہرا یہی بیان کرناہے کہ اگر تم نے صلح قبول نہ کی تو جان لو کہ اس کی راہ میں بخل حائل ہے_
13_ خداوند متعال نے شوہروں کو تقوي کی مراعات کرنے اور اپنی بیویوں سے نيك سلوك روا رکھنے کی تاکید کی ہے_
و ان تحسنوا و تتقوا
مذکورہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ "ان تحسنوا ..." سے صرف شوہر حضرات کو مخاطب کیاگیا ہوکیونکہ اس آیت میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ مرد حضرات ظلم و زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں_
14_ اسلام کے حقوقی قانون اور اخلاقی نظام میں چولی دامن کا ساتھ ہے_
فلا جناح عليهما ان يصلحا ... و ان تحسنوا و تتقوا
صلح کی تشریع ايك حقوقی قانون کا مسئلہ ہے جبکہ نیکی اور تقوي ايك اخلاقی مسئلہ ہے_
15_ نیکی و تقوي کے مصادیق میں سے ايك یہ ہے کہ گھریلو مسائل و اختلافات کی صورت میں صلح و صفائي کی راہ اختیار کی جائے _
والصلح خير ...و ان تحسنوا و تتقوا
صلح و صفائي کی قدر و قیمت اور اہمیت بیان کرنے کے بعدتقوي اور نیکی کی تاکید کرنا اس بات کی



طرف اشارہ ہے کہ میاں بیوی کے مسائل میں صلح و صفائي سے کام لینا نیکی و تقوي کے مصادیق میں سے ايك ہے_

16_ گھرانے کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے اور رشتہ زوجیت کو مضبوط بنانے میندر گذر کا تعمیری کردار_
ان یصلحا بینهما صلحا و الصلح خیر واحضرت الانفس الشح وان تحسنوا و تتقوا
17_ خداوند متعال انسانوں کے تمام اعمال سے آگاہ ہے_
فان الله کان بما تعملون خبیرا
18_ گھریلو ماحول میں نیکی اور تقوي کا خیال رکھنے والے اجر الہی سے بہرہ مند ہوں گے_
و ان تحسنوا و تتقوا فان الله کان بما تعملون خبیرا
"فان الله ..." کا جملہ نیکی اور تقوي کی تشویق دلاکررہاہے اور چونکہ خداوند متعال کو نیکی و تقوي کا علم ہے اور یہ علم اس کی انجام دہی میں کوئي تاثیر نہیں رکھتا لہذا اسے خدا کی طرف سے پاداش کیلئے کنایہ ہونا چاہیئے_
19_ حقوق زوجیت کے مسئلہ پر میاں بیوی کا آپس میں مصالحت کرنا اس وقت قابل تحسین اور قدر و قیمت کا حامل ہے جب وہ نیکی و تقوي کی بنیاد پر انجام پائے_
والصلح خیر ... و ان تحسنوا و تتقوا فان الله کا ن بما تعملون خبیرا
20_ شوہر کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا اور طلاق سے بچنے کی نیت سے عورت کا اپنے بعض حقوق سے درگذر کرنا جائز ہے_
و ان امراۃ خافت من بعلها نشوزا او اعراضاً
حضرت امام صادق (ع) مذکورہ بالا آیت کے معنی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: هذا تکون عنده المراۃ لا تعجبه فیرید طلاقها فتقول له: امسکنی و لا تطلقنی و ادع لك ما علی ظهرك و اعطیك من مالی و احللك من یومی و لیلتی فقد طاب ذلك له کله (1) یعنی مرد کو عورت اچھی نہ لگے اور وہ اسے طلاق دینے کا ارادہ کرے تو عورت طلاق سے بچنے کیلئے یہ کہے کہ مجھے طلاق نہ دے، میں اپنے ان حقوق سے چشم پوشی کرتی ہوں جو تجھ پر واجب ہے اور اپنے مال سے تجھے عطا کرتی ہوں اور شب و روز کے حقوق حلال کرتی ہوں اور یہ سب چیزیں مرد کو پسند آجائیں اور طلاق دینے سے باز آجائے_
-------

**1) کافی ج6 ص 145 ح3; نور الثقلین ج1 ص 558 ح600 _**


-------------------------------------------------

وَلَن تَسْتَطِيعُواْ أَن تَعْدِلُواْ بَيْنَ النِّسَاء وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيلُواْ كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِن تُصْلِحُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُوراً رَّحِيماً .129

اور كتنا ہى كيوں نہ چاہو عورتوں كے در ميان مكمل انصاف نہيں كر سكتے ہو ليكن اب بالكل ايك طرف نہ جھك جاؤ كہ دوسرى كو معلق چھوڑ دو اور اگر اصلاح كرلو اور تقوي اختيار كرو تو الله بہت بخشنے والا اور مہربان ہے_
1_ مرد حضرات چند بيويوں كے درميان مكمل طور پر انصاف كے ساتھ كام لينے سے عاجز ہيں_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء
2_ چند بيويوں كے ساتھ، دلى محبت ميں انصاف سے
كام لينا مردوں كى قدرت و اختيار سے باہر ہے_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء و لو حرصتم
جملہ "و لو حرصتم"( اگر چہ انصاف سے كام لينے كى طرف پورا رجحان ركھتے ہو) سے معلوم


ہوتا ہے كہ "و لن تستطيعوا ان تعدلوا" كے جملے ميں انصاف سے مراد وہ انصاف ہے جو انسان كى قدرت و اختيار سے باہر ہے_ لہذا يہ كہا جا سكتاہے كہ يہاں انصاف، محبت و مودت و غيرہ كے بارے ميں ہے اور مذكورہ مطلب كى خود امام صادق (ع) كا يہ فرمان بھى تائيد كرتاہے كہ جس ميں انہوں نے مذكورہ آيت كى وضاحت كرتے ہوئے فرمايا: يعنى فى المودة ... (1) اس سے مراد مودت ميں انصاف ہے ...
3_ شوہر كى اپنى بيويوں كے درميان مكمل طور پر انصاف سے كام لينے كى ہر كوشش بے سود ثابت ہوتى ہے_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء و لو حرصتم
4_ اگر چہ بيويوں كے درميان مكمل انصاف سے كام لينا ناممكن ہے ليكن اسے بہانہ بناتے ہوئے شوہر كو بعض بيويوں كى طرف مكمل رجحان اور بعض سے روگردانى يا منہ نہيں موڑنا چاہيئے_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء ... فلا تميلوا كل الميل
5_ شوہر كيلئے بيوى كو بلا تكليف اور معلق چھوڑ دينا ،(نہ اسے ساتھ ركھنا اور نہ اسے طلاق دينا ) ممنوع اور حرام فعل ہے_
فلا تميلوا كل الميل فتذروها كالمعلقة
6_شرعى فرائض كى شرائط ميں سے ايك قدرت ہے_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء و لو حرصتم فلا تميلوا كل الميل
مكمل انصاف سے كام لينے ميں مطلوبيت كا عنصر موجود ہے ليكن عدم استطاعت كى وجہ سے اسے واجب قرار نہيں ديا گيا_ اس سے ظاہر ہوتاہے كہ شرعى فرائض قدرت و استطاعت كے ساتھ مشروط ہےں_
7_ ايك سے زيادہ بيوياں ركھنا جائز ہے_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء و لو حرصتم فلا تميلوا كل الميل
8_ جہاں تك ممكن ہو بيويوں كے درميان انصاف سے كام لينا ضرورى ہے_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء و لو حرصتم فلا تميلوا كل الميل
9_ گھريلو ماحول ميں صلح و صفائي سے كام لينا اور تقوي كا خيال ركھنا، خصوصاً متعدد بيويوں كى صورت ميں، الله تعالى كى مغفرت اور رحمت كا باعث بنتاہے_
------

**1_ كافى ج 5 ص 362ح 1، نور الثقلين ج 1 ص 558 ح 601_**


فلا تميلوا كل الميل ... و ان تصلحوا و تتقوا فان الله كان غفوراً رحيماً

10_ اللہ تعالى نے مياں بيوى كے درميان صلح و آشتى برقرار كرنے كى تاكيد كى اور ترغيب دلائي ہے_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء ... و ان تصلحوا و تتقوا
11_ خداوند متعال كى جانب سے شوہروں كو گھريلو ماحول ميں تقوي كى مراعات كرنے كى ترغيب_
و ان تصلحوا و تتقوا
12_ گھرانے ميں موافقت برقرار كرنا تقوي كا مصداق ہے_
ان تصلحوا و تتقوا فان اللہ كان غفوراً رحيماً
اس بناپر جب "و تتقوا"، "تصلحوا" پر عطف تفسيرى ہو_
13_ خداوند متعال غفور( بہت زيادہ بخشنے والا )اور رحيم (بہت زيادہ مہربان )ہے_
فان اللہ كان غفورا رحيماً
14_ رحمت خداوندي، اس كى مغفرت كا سرچشمہ ہے_
فان اللہ كان غفورا رحيماً
15_ مسلمانوں كى اصلاح اور تقوي كا خيال ركھنا مغفرت و رحمت خداوندى سے بہرہ مند ہونے كا پيش خيمہ ہے_
ان تصلحوا و تتقوا فان اللہ كان غفوراً رحيماً
16_ بيويوں كے درميان تقريباًانصاف سے كام نہ لينا گناہ ہے اور اس كى مغفرت دوبارہ انصاف سے كام لينے اور تقوي كى مراعات كرنے پر منحصر ہے_
و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء ... و ان تصلحوا و تتقوا
17_ گذشتہ خطاؤں كى تلافى اور گناہوں كے ارتكاب سے اجتناب ، مغفرت اور رحمت الہى كے حصول كا باعث بنتاہے_
ان تصلحوا و تتقوا فان اللہ كان غفوراً رحيماً
ممكن ہے جملہ "ان تصلحوا" گذشتہ غلطيوں كى تلافى اور اصلاح كى طرف اشارہ ہو جبكہ جملہ "تتقوا" يہ بيان كررہاہو كہ تقوي كا خيال ركھا جائے اور آئندہ ان گناہوں سے اجتناب كيا جائے_
18_ عورت كو اس طرح معلق چھوڑ دينا حرام ہے كہ نہ وہ شوہر دار ہونے كى خصوصيات سے بہرہ مند ہو اور نہ بے شوہر ہونے كي_
فلا تميلوا كل الميل فتذروھا كالمعلقة


حضرت امام باقر (ع) اور حضرت امام صادق (ع) سے مذكورہ بالا آيت ميں "كالمعلقہ" كے بارے ميں پوچھا گيا تو انہوں نے فرمايا: التى ھى لا ذات زوج و لا ايم_ اس سے مراد وہ عورت ہے جو نہ شوہر دار شمار ہو اور نہ بغير شوہركے (1)
-------------------------------------------------

-------

**1) تفسير تبيان، ج 3، ص 349، نورالثقلين، ج 1، ص 559، ح 603_**





وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّهُ كُلاًّ مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللّهُ وَاسِعاً حَكِيماً .130
اور اگر دونوں الگ ہى ہونا چاہيںتو خدا دونوں كو اپنے خزانے كى وسعت سے غنى او ربے نياز بنادے گا كہ اللہ صاحب وسعت بھى ہے اور صاحب حكمت بھى ہے _
1_ ان گھريلو اختلافات كو ختم كرنے كاآخرى راستہ طلاق ہے، جن ميں صلح و صفائي ناممكن اور حل ہونے كا كوئي راستہ دكھائي نہ ديتا ہو_
و ان يتفرقا يغن الله
گذشتہ آيات ميں بيان كيے گئے راہ حل كے ثمر بخش ثابت نہ ہونے كى صورت ميں اختلافات ختم كرنے كے آخرى راستے كے طور پر طلاق كى اجازت دى گئي ہے_
2_ مياں يا بيوى كى طرف سے گھر ميں صلح و صفائي سے كام نہ لے سكنے اور تقوي كى مراعات سے عاجز ہونے كى صورت ميں گھر كے شيرازہ كو بكھرنے سے بچانا لازمى نہيں ہے_
و ان امراة خافت من بعلها نشوزا او اعراضاً ... و ان يتفرقا يغن الله
بعض خاص موارد ميں طلاق كى تجويز بلكہ اس كى ترغيب اس بات پر دلالت كرتى ہے كہ ان خاص حالات ميں گھريلو زندگى كو بچانا لازمى نہيں ہے_
3_ مجبورى كے ساتھ طلاق واقع ہونے كى صورت ميں خداوند متعال نے مياں بيوى كى ضروريات برطرف كرنے كا وعدہ كيا ہے_

101

و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعتہ

4_ خداوند متعال طلاق كے بعد مرد اور عورت كيلئے دوبارہ گھر بنانے كى راہ ہموار اور اسباب فراہم كرتاہے_

و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعتہ

"يغن الله" كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك دوبارہ شادى كے اسباب فراہم كرناہے، كيونكہ مياں بيوى ميں جدائي كے بعد ايك اہم مشكل دوبارہ شادى كرناہے، جس كى انہيں اشد ضرورت ہوتى ہے_

5_ اگر اس بات كى طرف توجہ كى جائے كہ خداوند متعال نے ضروريات برطرف كرنے كا وعدہ كيا ہے تو مجبوراً واقع ہونے والى طلاق سے پيدا ہونے والى پريشانياں دور ہوجاتى ہيں_

و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعتہ

6_ بعض حقوق سے دستبردار ہونے كے باوجود اگر مياں بيوى ميں ہم آہنگى پيدا نہ ہو تو خداوند متعال نے انہيں ايك دوسرے سے جدا ہونے اور طلاق دينے كى تشويق اور ترغيب دلائي ہے_

و ان تصلحوا و تتقوا ... و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعتہ

"يغن الله" سے ظاہر ہوتاہے كہ مياں بيوى ميں جدائي كى صورت ميں خدا نے ان كى ضروريات پورا كرنے كا وعدہ كيا ہے اور يہ طلاق كى تشويق پر دلالت كرتا ہے_

7_ خداوند متعال انسان كى ضروريات پورا كرتاہے_

يغن الله كلا من سعتہ

8_ خداوند متعال ،فضل و رحم كے بحر بيكراں كا مالك ہے_

يغن الله كلا من سعتہ و كان الله واسعاً

مذكورہ مطلب ميں "واسعا" كا متعلق رحمت و فضل كو لياگيا ہے يعنى "واسعا رحمتہ و فضلہ" _

9_ فضل الہى اور رحمت خداوندى پر اعتقاد، ناقابل اصلاح زندگى سے چھٹكارا پانے كى خاطر طلاق دينے كى راہ ہموار كرتاہے_

و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعتہ

10_ خداوند متعال واسع (وسعت وجودى كا مالك )اور حكيم (ہر كام كو بہتر سمجھنے والا) ہے_

و كان الله واسعاً حكيماً

11_ خداوند متعال كى جانب سے ايسى زندگى كيلئے جس ميں صلح و صفائي اور امن و آشتى ناممكن ہو طلاق كو مشروع قرار دينا ايك حكيمانہ حكم ہے_

و ان يتفرقا ... و كان الله واسعاً حكيماً

102

12_ ناقابل برداشت اختلافات كى موجودگى ميں طلاق سے منع كرنا ايك غير منطقى فعل ہے_

و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعتہ و كان الله واسعاً حكيماً

ممكن ہے جملہ "و كان الله واسعاً" طلاق كى تشريع كى دليل بيان كررہاہويعنى تشريع طلاق كا سرچشمہ خدا كى حكمت ہے، لہذا يہ كہا جا سكتاہے كہ مخصوص حالات ميں طلاق سے روكنا واقعيت اور حقيقت كى سمجھ سے دورى كا نتيجہ ہے_

13_ خداوند متعال كا وسيع فضل و كرم اور اس كى حكمت اس بات كى متقاضى ہے كہ وہ طلاق كے بعد مياں بيوى كى ضروريات پورا كرے_

و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعتہ و كان الله واسعاً حكيماً

14_ وسائل سے صحيح استفادہ كرنے كيلئے حكمت اور بہتر سمجھ بوجھ كى ضرورت ہوتى ہے_

و كان الله واسعاً حكيما

خداوند متعال كى "واسع" كے بعد حكيم كہہ كر توصيف كرنا اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ چونكہ وہ ايك توانا حكيم ہے لہذا انسانوں كے امور كى تدبير كرسكتاہے_ بنابريں حكمت كے بغير قدرت اور وسائل كار ساز نہيں ہوسكتے_

---

احکام:
احکام کی تشریع 11
اختلاف:
اختلاف کے حل کے عوامل 12
اسماء و صفات:
حکیم 10;واسع 10
اللہ تعالی:
اللہ تعالی سے مختص امور 7;اللہ تعالی کا فضل 8، 9، 13; اللہ تعالی کا وعدہ3، 5; اللہ تعالی کی حکمت 11، 13;اللہ تعالی کی رحمت 8، 9; اللہ تعالی کے افعال 4
انتظامی صلاحیت:
انتظامی صلاحیت میں حکمت 14
انسان:
انسان کی ضروریات پورا کرنا 7
حکمت:
حکمت کی اہمیت 14
ذکر:
ذکر کے اثرات 5


شادي:
شادی کا پیش خیمہ 4
طلاق:
پسندیدہ طلاق 2، 6;طلاق سے ممانعت 12;طلاق کا پیش خیمہ 9;طلاق کی تشریع 11; طلاق کی تشویق 6; طلاق کے اثرات 1، 5، 9
عورت:
عورت کی ضروریات 3;عورت کی ضروریات پورا کرنا 13;مطلقہ عورت 4
غم و اندوہ:
غم و اندوہ برطرف کرنے کے عوامل 5
گھرانہ:
گھرانہ کو محفوظ رکھنا 2;گھرانہ میں اختلافات کا حل1 ; گھر انہ میں افہام و تفہیم سے کام لینا2; گھرانہ میں تقوي کی مراعات 2
مرد:
مرد کی ضرورت 3;مرد کی ضروریات کوپورا کرنا 13
نظریہ کائنات:
نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی 9
وسائل:
وسائل سے استفادہ کرنے کی شرائط 14

وَلِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُواْ اللّهَ وَإِن تَكْفُرُواْ فَإِنَّ لِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَانَ اللّهُ غَنِيّاً حَمِيداً .131
او راللہ کے لئے زمین و آسمان کی کل کائنات ہے او رہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو او راب تم کو یہ وصیت کی ہے کہ

الله سے ڈرو او راگر كفر اختيار كرو گے تو خدا كا كوئي نقصان نہيں ہے اس كے لئے زمين وآسمان كى كل كائنات ہے او روہ بے نياز بھى ہے اور قابل حمد و ستائشے بھى ہے _
1_ آسمانوں اور زمين ميں موجود ہر چيز كا مالك خداوند متعال ہے_


و لله ما فى السموات و ما فى الارض
2_ جہان خلقت ميں متعدد آسمان موجود ہيں_
و لله ما فى السموات و مافى الارض
3_ تمام كائنات پر خدا كى مالكيت اس بات كى ضامن ہے كہ وہ اپنے كيے ہوئے وعدوں كو پورا كرے_
يغن الله كلا ... و لله ما فى السموات و ما فى الارض
"و لله ما فى السموات ... "كا جملہ، "يغن الله كلا من سعتہ" كيلئے تعليل ہے_
4_ كائنات پر الله تعالى كى مالكيت اس بات كى دليل ہے كہ وہ انسان كى تمام ضروريات پورا كرنے پر قادر ہے_
يغن الله كلا من سعتہ ... و لله ما فى السموات و ما فى الارض
5_ اگر مرد اور عورتيں خدا كى مطلق مالكيت كو مدنظر ركھيں تو طلاق كى صورت ميں جنم لينے والى مشكلات اور گھاٹے كے بارے ميں ان كى پريشانى دور ہوجائے_
و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعتہ ... و لله ما فى السموات و ما فى الارض
6_ اسلام سے پہلے گذرنے والى امتوں كو بھى آسمانى كتاب عطا كى گئي تھي_
و لقد وصينا الذين اوتوا الكتاب من قبلكم
7_ خداوند متعال نے مسلمانوں اور ان سے پہلے كى امتوں كو تقوي كى مراعات كرنے كى تاكيد كى ہے_
و لقد وصينا الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و اياكم ان اتقوا الله
8_ تمام الہى اديان نے تقوي كى پابندى كا حكم ديا ہے_
و لقد وصينا الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و اياكم ان اتقوا الله
9_شرعى فرائض كى انجام دہى كو آسان بنانے كيلئے قرآن كريم نے جو روشيں اختيار كى ہيں، ان ميں سے ايك يہ وضاحت ہے كہ مسلمانوں سميت گذشتہ تمام امتوں پر يہ شرعى فرائض لاگو ہيں_
و لقد وصينا الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و اياكم ان اتقوا الله
بظاہر دكھائي ديتاہے كہ تقوي كى پابندى كو آسان بنانے كيلئے خداوند متعال نے مسلمانوں كو اس حقيقت كى طرف متوجہ كيا ہے كہ تقوي كى مراعات كا لازمى ہونا ايك عمومى شرعى فريضہ ہے اور گذشتہ امتوں پر بھى يہ ذمہ دارى عائد ہوتى تھى اور وہ بھى اس پر عمل پيرا ہونے كے پابند تھے_
10_ تقوي انتہائي بڑى اور قابل قدر فضيلت ہے اور


خداوند متعال نے اس كى تاكيد كى ہے_
و لقد وصينا الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و اياكم ان اتقوا الله
چونكہ تقوي كا خيال ركھنا تمام اديان الہى ميں سب انسانوں پر واجب قرار ديا گيا ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے كہ يہ خدا كى طرف سے انتہائي اہم اور قدر و قيمت كى حامل شرعى ذمہ داريوں ميں سے ايك ہے_
11_ تقوي كى پابندى نہ كرنا ايك قسم كا كفر ہے_
ان اتقوا الله و ان تكفروا
خداوندمتعال نے عدم تقوي كو كفركہا ہے كيونكہ "ان تكفروا" (مبادا تم كفر كے مرتكب ہو)، سے مراد "ان لا تتقوا" ہے (يعنى مبادا تم تقوي كو ترك كردو)_
12_ تقوي كا نہ ہونا انسان كو كفر كى طرف مائل كرنے كا پيش خيمہ ہے_
ان اتقوا الله و ان تكفروا
تقوي كى پابندى كا حكم دينے كے بعد "و ان تكفروا ..." كا جملہ استعمال كرنا اس بات كى جانب اشارہ ہوسكتاہے كہ تقوي كا

نہ ہونا انسان كو كفر كى طرف مائل كرتا ہے_
13_ تقوي كى پابندى نہ كرنے اور لوگوں كے كافر ہوجانے سے خداوند متعال كو كسى قسم كا نقصان نہيں پہنچتا_
و ان تكفروا فان لله ما فى السموات و ما فى الارض و كان الله غنيا حميداً
14_ خداوند متعال كا، تمام كائنات كا تنہا مالك ہونا اور اس كا غنى ہونا اس بات كى دليل ہے كہ اسے كفار كے كفر سے كسى قسم كا نقصان اور ضرر نہيں پہنچتا_
و ان تكفروا فان لله ... و كان الله غنيا حميدا
15_ كفر اور عدم تقوي كا نقصان خداوند متعال كو نہيں،بلكہ خود انسان كو پہنچتاہے_
و ان تكفروا فان لله ما فى السموات و ما فى الارض
16_ خداوند ہميشہ غنى (بے نياز) اور حميد( حمد كے لائق) ہے_
و كان الله غنياً حميداً
17_ بے نيازخداوندعالم، حمد كے لائق ہے_
و كان الله غنياً حميداً
18_ خداوندمتعال لوگوں كے تقوي اور ايمان كا محتاج نہيں ہے_
ان اتقو الله و ان تكفروا فان لله ... و كان الله غنياً حميداً


19_ خداوند متعال ہر صورت ميں حميد اور حمد كے لائق ہے، خواہ لوگ ايمان لائيں يا كفر اختيار كريں_
ان ا تقوا الله و ان تكفروا ... و كان الله غنياً حميداً
--------------------------------------------------

وَلِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَفَى بِاللّهِ وَكِيلاً .132
او راللہ کے لئے زمین و آسمان کی کل ملکیت ہے او روہ سب کی نگرانی او رکفالت کے لئے کافی ہے _

1_ آسمانوں اور زمین (کائنات) کے تمام موجودات کا یگانہ مالك خداوند متعال ہے_
و للہ ما فی السموات و مافی الارض

2_ جہان آفرینش میں متعدد آسمان موجود ہیں_
و للہ ما فی السموات و ما فی الارض

3_ اس چیز کی طرف توجہ اور اعتقاد کہ تمام ہستی کائنات کا واحد مالك خداوند متعال ہے، اہمیت کا حامل اور خوداس کی طرف سے مورد تاکید ہے_
و للہ ما فی السموات و ما فی الارض
پے در پے تین آیات میں "و للہ ما فی السموات ..." کے تکرار سے مذکورہ بالا



مطلب اخذ ہوتاہے_

4_ نظام کائنات اور انسانوں کے امور چلانے کیلئے خداوند متعال کی کارسازی کافی ہے_
و کفی باللہ وکیلا

5_ نظام کائنات کا مالك خداوند متعال ہے اوروہی اس کی تدبیرکرنے والا ہے_
و للہ ما فی السموات و ما فی الارض و کفی باللہ وکیلاً

6_ انسان کا مالك خداوند متعال ہے اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا وہی ہے_
و لله ما فی السموات و ما فی الارض و کفی باللہ وکیلاً
"ما فی الارض" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایك مصداق انسان ہیں کیونکہ قرآن کریم نے انہی سے خطاب کیاہے_
-------------------------------------------------
آسمان:
آسمانوں کا متعدد ہونا 2;آسمانوں کے موجودات کا مالك 1
اللہ تعالی:
اللہ تعالی سے مختص امور 1;اللہ تعالی کی تدبیر 4، 5، 6;اللہ تعالی کی مالکیت 1، 3، 5، 6;اللہ تعالی کے اوامر 3
انسان:
انسان کا مالك 6
ایمان:
ایمان کی اہمیت 3
زمین:
زمین کے موجودات کا مالك 1
عالم آفرینش:
عالم آفرینش کا مالك 1، 5;عالم آفرینش کی تدبیر 4، 5، 6





إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ وَكَانَ اللّهُ عَلَى ذَلِكَ قَدِيراً .133

وہ چاہے تو تم سب کو اٹھالے جائے اوردوسرے لوگونکو لے آئے او روہ ہرشے پر قادر ہے _
1_ خداوند متعال تمام انسانوں کو ہلاك کرنے اور نئے انسان خلق کرنے پر قادر ہے_
ان یشا یذهبکم ایها الناس و یات باخرین و کان الله علی ذلك قدیرا
2_ خداوند متعال کفار اور گناہگاروں کو نابود کرنے اور متقی مومنین کو ان کا متبادل قرار دینے کی قدرت رکھتاہے_
ان اتقوا الله ... و ان یشا یذهبکم ایها الناس و یات باخرین
3_ خداوند متعال کا کفار کو مہلت دینا اس کی ناتوانی اور عجز کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی مشیت کا جلوہ ہے_
ان یشا یذهبکم ... و کان الله علی ذلك قدیراً
4_ خدا کی مشیت و ارادہ کی تاثیر اور نفوذ حتمی ہے_
ان یشا یذهبکم ... و کان الله علی ذلك قدیرا
5_عدم تقوي اور کفر، ملتوں کی ہلاکت اور صفحہ ہستی سے مٹ جانے کا سبب بنتاہے_
و ان تکفروا ... ان یشا یذهبکم ایها الناس
6_ خداوند متعال نے کفر اختیار کرنے والے بے تقوي لوگوں کو ہلاك اور نابود کرنے کی دھمکی دی ہے_
ان اتقوا الله و ان تکفروا ... و ان یشا یذهبکم ایها الناس
7_ خدا کی مطلق مالکیت ،مشیت خدا کے نفوذ اور جہان خلقت میں ہر قسم کے دخل و تصرف پر قادر ہونے کی دلیل ہے_
و لله ما فی السموات و ما فی الارض ... ان یشا یذهبکم
"و لله ..." کا جملہ "ان یشا ..." کیلئے تعلیل ہے_

مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَكَانَ اللّهُ سَمِيعاً بَصِيراً .134
جو انسان دنيا كا ثواب او ربدلہ چاہتا ہے (اسے معلوم ہونا چاہئے ) كہ خدا كے پاس دنيا او رآخرت دونوں كا انعام ہے او روہ ہر ايك كا سننے والا او رديكھنے والا ہے _
1_ ايمان اور تقوي ترك كركے دنياوى سعادت و خوشبختى كا حصول، كفر اختيار كرنے والے بے تقوي لوگوں كا زعم


باطل ہے_
من كان يريد ... فعند الله ثواب الدنيا و الاخرة
خداوند متعال نے تقوي اختيار كرنے اور كفر ترك كرنے كى تاكيد (وصينا ... ان اتقوا الله ) كے بعد كفر كے ارتكاب اور عدم تقوي سے پہنچنے والے بعض نقصانات بيان كيے ہيں_ اس آيت كے ذريعے كفر اور عدم تقوي كى طرف مائل ہونے كے علل و اسباب ميں سے ايك كى طرف اشارہ كيا ہے يعنى انہيں گمان تھا كہ كفر و عدم تقوي دنياوى سعادت كے حصول كا موجب بنتاہے_
2_ دنيا و آخرت كى سعادت صرف خدا كے پاس اور اسى كے اختيار ميں ہے_
من كان يريد ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة
3_ دنيوى اور اخروى سعادت ايمان و تقوي كى مرہون منت ہے_
وصينا ... من كان يريد ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة
4_ انسان كو سعادت اور خوشبختى تك پہنچانے كيلئے اس كى فائدہ حاصل كرنے اور پاداش طلب كرنے كى حس سے استفادہ تربيت كرنے كيلئے قرآن كريم كى ايك روش ہے_

من كان يريد ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا والآخرة
5_ اسلام ايك جامع دين ہے اور دنيا و آخرت ميں انسان كى سعادت و خوشبختى كا خواہاںہے_
من كان يريد ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة
6_ ايمان و تقوي كے بغير دنيا حاصل كرنا الله تعالى كى بارگاہ ميں بے وقعت سى چيز ہے_
من كان يريد ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا والآخرة
7_ اسلام و قرآن كے نكتہ نظر سے دنيا و آخرت كو جمع كرنا اور دونوں جہانوں ميں سعادت حاصل كرنا ممكن ہے_
فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة
8_ خداوند متعال سميع (بہت سننے والا )اور بصير (بہت زيادہ بينا) ہے_
و كان الله سميعا بصيرا
9_ خداوند متعال دنيا پرستوں كے اعمال و گفتار پر دقيق نظارت ركھتاہے_
من كان يريد ثواب الدنيا ... و كان الله سميعا بصيرا



10_ خداوندمتعال نے دنيا پرستى پر دنيا پرستوں كو دھمكى دى ہے_
من كان يريد ثواب الدنيا ... و كان الله سميعا بصيراً
اس حقيقت كى طرف توجہ دلانا كہ خداوند متعال دنيا پرستوں كے اعمال پر ناظر اور ان كى گفتار سنتا ہے ، در اصل انہيں عذاب خداوندى سے ڈراناہے _
11_ خداوند متعال كا پاداش دينے كا نظام اس كے علم اور آگاہى كى اساس پر استوار ہے_
فعند الله ثواب الدنيا والآخرة ... و كان الله سميعاً بصيراً
------------------------------------------------
اسلام:
اسلامى تعليمات 5، 7
اسماء و صفات :
بصير 8;سميع 8
الله تعالى:
الله تعالى كا علم 11; الله تعالى كى بارگاہ 6;الله تعالى كى پاداش 11;الله تعالى كى دھمكى 10;الله تعالى كى نگرانى 9
انسان:
انسان كى اخروى سعادت 5; انسان كى دنيوى سعادت 5;انسان كى منفعت طلبى 4;انسانى غرائز 4
ايمان:
ايمان كى قدر و منزلت 6; ايمان كے اثرات 3
تربيت:
تربيت كى روش 4
تقوي:
تقوي كى قدر و قيمت 6;تقوي كے اثرات 3
جزا و سزاكا نظام : 11
دنيا:
دنيا كى قدر و قيمت 6;دنيا و آخرت 7
دنيا پرست :
دنيا پرستوں كا عمل 9;دنيا پرستوں كو دھمكى 10
دنيا پرستي:
دنيا پرستى كى سرزنش 10

113

سعادت:

اخروی سعادت 2، 7;اخروی سعادت کا پیش خیمہ 3;دنیوی سعادت 1، 2، 7;دنیوی سعادت کا پیش خیمہ3;سعادت کا پیش خیمہ 4; سعادت کا سرچشمہ 2

عقیدہ:

باطل عقیدہ 1

کفار:

کفار اور ایمان 1;کفار اور تقوي 1;کفار کا عقیدہ 11

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاء لِلّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيّاً أَوْ فَقَيراً فَاللّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلاَ تَتَّبِعُواْ الْهَوَى أَن تَعْدِلُواْ وَإِن تَلْوُواْ أَوْ تُعْرِضُواْ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيراً .135

اے ایمان والو عدل و انصاف کے ساتھ قیام کرو او راللہ کے لئے گواہ بنو چاہے اپنی ذات یا اپنے والدین او راقربا ہی کے خلاف کیوں نہ ہو _ جس کے لئے گواہی دینا ہے وہ غنی ہو یافقیر اللہ دونوں کے لئے تم سے اولیہے لہذا خبردار خواہشات کا اتباع نہ کرنا تا کہ انصاف کر سکو او راگر توڑ مروڑسے کام لیا یا با لکل کنارہ کشی کرلی تو یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے _

1_ تمام مؤمنین سماجی تعلقات میں عدل و انصاف قائم کرنے اور اس پر کاربند رہنے کے پابند ہیں_

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط

قسط کے قیام کا معنی عدل و انصاف پر عمل اور اس پر پابند رہنا ہے_

2_ انصاف پسندی مومنین کیلئے دائمی طرز عمل ہونا

114

چاہیئے

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط

"قوام" صیغہ مبالغہ ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ کمال کی حد تك ہمیشہ عدل و قسط قائم کرنے والا_

3_ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں عدل و انصاف کا قیام چاہتاہے_

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط

قسط کا متعلق محذوف رکھنا اس کی عمومیت و شمولیت پر دلیل ہے یعنی تمام شعبوں میں انصاف سے کام لینا چاہیئے_

4_ خدا کی خاطر اور برحق گواہی دینا ،عدالت اجتماعی اور معاشرتی انصاف برقرار کرنا ہے_

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ

بظاہر" شہداء للہ "برحق گواہی دینے کو قسط قائم کرنے کے راستوں میں سے ایك راستہ کے طور پر تعارف کرایا گیا ہے_

5_ ایمان کا تقاضا، عدل و انصاف کا قیام اور برحق گواہی دینا ہے_

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ

6_ بر حق گواہی دینا اسی وقت ممکن ہے جب انصاف پسندی کا ملکہ و صفت راسخہ پائي جاتی ہو_

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ

مذکورہ مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ آیت کا اصلی مقصد بر حق گواہی دینا ہو_ اس صورت میں قسط و عدالت کا قیام برحق گواہی تك پہنچنے کیلئے مقدمہ کی حیثیت اختیار کر جائے گا_ یعنی برحق گواہی اسی وقت میسر ہوسکتی ہے جب قسط و عدالت کا قیام انسان میں ملکہ اور صفت راسخہ کی صورت میں ایجاد ہوچکا ہو_

7_ صرف حق کی اساس پر اور خداوند عالم اور اس کی قربت کی خاطر گواہی دینا چاہیئے_

یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ

"للہ" میں لام غایت کیلئے ہے اور اس بات پر دلالت کرتاہے کہ دنیوی اغراض و مقاصد کی خاطر نہیں بلکہ خدا کی خاطر گواہی دینا چاہیئے_

8_ برحق اور صحیح گواہی دینا لازمی ہے اگر چہ اپنے یا والدین اور رشتہ داروں کے نقصان میں ہی ہو_
کونوا قوامین بالقسط شهداء لله و لو علی

115
انفسکم او الوالدین و الاقربین
"شہدائ" "کونوا" کیلئے خبر دوم ہے، لہذا برحق گواہی دینا لازم الاجراء شرعی فریضہ ہے_ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "و لو علي انفسکم" کو قرینہ بناتے ہوئے شہادت کا متعلق کلمہ "بالحق" کو قرار دیا گیا ہے_
9_ انسان کا اپنے خلاف اقرار کرنا ،صحیح اور قانونی لحاظ سے معتبر اور قابل قبول ہے_
شهداء لله ... و لو علی انفسکم
10_ انسان کا اپنے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینا قانونی لحاظ سے معتبر اور صحیح ہے_
شهداء لله و لوعلی انفسکم او الوالدین والاقربین
11_ افراد کے غنی اور فقیر ہونے کو مد نظر رکھے بغیر برحق گواہی دینا لازمی ہے_
کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ... ان یکن غنیا او فقیرا فالله اولی بهما
12_ فقراء یا اغنیاء کی حقیقی منفعت و مصلحت، ناحق اور غلط گواہی کے ذریعے حاصل نہیں ہوسکتي_
ان یکن غنیا او فقیرا فالله اولی بهما
13_ ذاتی منافع اور والدین، رشتہ داروں، فقراء اور ثروتمندوں کے مصالح و مفادات کی حفاظت ;حق اور رضائے خداوندی کے تابع ہونی چاہیئے_
کونوا ... شهداء لله و لو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن
14_ فقیروں پر ترحم اور ثروتمندوں سے بیزاری یا فقیروں سے بے اعتنائي اور ثروتمندوں سے توقع جیسے امور کو مومنین کیلئے برحق گواہی دینے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے_
کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ...ان یکن غنیاً او فقیراً فالله اولی بهم
فقیر اور امیر کے بارے میں گواہی دینے کی چار صورتیں ہوسکتی ہیں یا استکبار کے خلاف پائے جانے والے جذبات و رجحانات کی بناپر ثروتمند کے خلاف گواہی دی جاتی ہے ، یا اس سے طمع و لالچ یا خوف کی وجہ سے اس کے حق میں گواہی دی جاتی ہے، اسی طرح بے اعتنائي کی بناپر فقیر کے خلاف گواہی دی جاتی ہے ،یا پھر مستضعفین سے الفت اور ترحم کی وجہ سے فقیر کے حق میں گواہی دی جاتی ہے_ خداوند متعال نے شہادت کی ادائیگی میں ان موارد کو دخالت دینے سے منع فرمایاہے_
15_ الہی قوانین فقیروں اور ثروتمندوں، سب کے حقوق کی حمایت اور ان کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتے ہیں_
ان یکن غنیا او فقیرا فالله اولي بهما
اہل ایمان کیلئے قسط کے قیام اور برحق گواہی دینے کو لازمی قرار دینے کے بعد یہ جملہ "فالله اولي

116
بهما"کہ ( خداوند ان کے حالات کا خیال رکھنے کے لحاظ سے زیادہ اولي ہے) بیان کرنے کا مقصد یہ ہوسکتاہے کہ صرف الہی قوانین کی پابندی سے ہی انسانوں، خواہ ثروتمند ہوں خواہ فقیر، کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جاسکتی ہے_
16_ خداوند متعال نے خواہشات نفس کی پیروی سے منع فرمایا ہے_
فلا تتبعوا الهوي ان تعدلوا
17_ عدل و انصاف کا نفاذ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی کی پیروی سے اجتناب کیا جائے_
فلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا
اس بناپر جب "ان تعدلوا" عدل کے مادہ سے انصاف کے معنی میں ہو اور یہ "لا تتبعوا" کیلئے "مفعول لہ " ہو یعنی خدا نے خواہشات نفس کی پیروی سے منع فرمایا ہے تا کہ عدل و انصاف کا نفاذ کرو_
18_ نفسانی خواہشات کی پیروی عدل و انصاف کی راہ میں رکاوٹ ہے_
فلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا

عدل و انصاف کے قیام کا حکم دینے کے بعد خداوند متعال نے ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی کی پیروی سے منع فرمایاہے_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی ،انصاف پسندی اور عدل کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں_ خداوند متعال نے صراحت کے ساتھ اس بارے میں خبردار کیا ہے_
19_ خواہشات نفسانیہ کی پیروی حق سے منحرف ہونے اور بھٹك جانے کا باعث بنتی ہے_
فلا تتبعوا الهوي ان تعدلوا
اس بناپر جب "ان تعدلوا" کا مصدر عدول اور اس کا معنی انحراف ہو اور یہ "فلا تتبعوا" کیلئے مفعول لہ ہو البتہ اس صورت میں "تعدلوا" سے پہلے لائے نافیہ محذوف ہونی چاہیئے یعنی "ان لاتعدلوا" خداوند متعال نے تمہیں ہوا و ہوس کی پیروی سے منع کیا ہے تا کہ منحرف نہ ہوجاؤ_
20_ اپنے اور والدین و رشتہ داروں کے ذاتی مفادات کو برحق شہادت دینے پر ترجیح دینا ،ہوا پرستی اور نا انصافی ہے_
کونوا قوامین بالقسط شهداء لله و لو علی انفسکم ... فلا تتبعوا الهوي
21_ گواہی دیتے وقت افراد کے فقیر اور غنی ہونے کو ملحوظ رکھنا خواہشات نفس کی پیروی ہے_
شهداء لله ... ان یکن غنیا او فقیرا فالله اولي بهما فلا تتبعوا الهوي



22_ خودپسندی ،رشتہ داری کا لحاظ اور افراد کے فقیر و غنی ہونے کو ملحوظ رکھنا، بہت ساری نا انصافیوں اور ناحق گواہیوں کی بنیاد اور معاشرتی انصاف کیلئے خطرناك ہے_
کونوا ... شهداء لله و لو علی انفسکم او الوالدین والاقربین
23_ معاشرتی انصاف کے نفاذ کی ذمہ داری سے جان چھڑانے کی وجہ ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانیہ ہیں_
کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ... فلا تتبعوا الهوي ان تعدلوا
24_خداوند عالم انسانوں کے اعمال و رفتار سے متعلق تمام پہلوؤں سے اور دقیق آگاہی رکھتاہے_
فان الله کان بما تعملون خبیرا
25_ خداوند متعال لوگوں کی جھوٹی اور ناحق گواہیوں اور ان کی طرف سے کتمان شہادت سے آگاہ ہے_
انن تلوا او تعرضوا فان الله کان بما تعملون خبیرا
"تلوا" "لوی لسانہ" سے لیا گیا ہے جسکا معنی یہ ہے کہ اس نے اپنی زبان میں انحراف پیدا کرلیا اور" شهداء الله "کے قرینہ کی بناپر اس کا متعلق شہادت ہے اور زبان کا انحراف جھوٹ بولنے کیلئے کنایہ ہے_
26_ خداوند متعال نے جھوٹی گواہی دینے اور برحق گواہی ترك کرنے والوں کو خبردار کیا ہے_
و ان تلوا او تعرضوا فان الله کان بما تعملون خبیرا
جھوٹی گواہیوں اور برحق شہادت کے ترك کرنے کے بارے میں خداوند متعال کی آگاہی کا بیان ، در اصل تہدید اور عذاب الہی کیلئے کنایہ ہے_
27_ گواہی دینے سے اجتناب جھوٹی گواہی کی مانند گناہ اور عذاب الہی کا موجب بنتاہے_
و ان تلوا او تعرضوا فان الله کان بما تعملون خبیراً
یہ بیان کرنا کہ خداوند متعال انسان کے ناروا عمل سے آگاہ ہے، در اصل عذاب الہی کیلئے کنایہ ہے_
28_ خداوند متعال نے ان لوگوں کو متنبہ کیا ہے جو انصاف کے نفاذ سے گریز کریں یا اس میں کوتاہی کے مرتکب ہوں_
کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ... فان الله کان بما تعملون خبیراً
مذکورہ بالا مطلب اس بنیاد پر ہے کہ "تلوا" اور "تعرضوا" کا متعلق قسط کا قیام ہے_ یعنی اگر تم قسط کے قیام سے منحرف ہوئے یا اس کے اجراء سے انکار کیا تو جان لو کہ خداوندعالم اس سے آگاہ



ہے اور ...
29_ اس بات کی طرف توجہ کہ خداوند متعال انسانوں کے اعمال سے آگاہ ہے، انصاف کے قیام اور جھوٹی گواہیوں اور کتمان شہادت سے اجتناب کا پیش خیمہ ہے_
کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ... فان الله کان بما تعملون خبیرا

120

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ آمِنُواْ بِاللّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِيَ أَنزَلَ مِن قَبْلُ وَمَن يَكْفُرْ بِاللّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيداً .136

ایمان والو اللہ ، رسول او روہ کتاب جو رسول پر نازل ہوئي ہے او روہ کتاب جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہے سب پر ایمان لے آؤ اور یاد رکھو کہ جوخدا ، ملائکہ ، کتب سماویہ ، رسول او رروز قیامت کا انکار کرے گا وہ یقینا گمراہی میں بہت دور نکل گیا ہے _

1_ خداوند متعال، پیغمبراکرم (ص) ، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب پر ایمان لانا ضروری ہے_
یا ایها الذین امنوا امنوا باللہ و رسولہ ... و الکتاب الذی انزل من قبل

2_ ایمان کے کئي درجات اور تکامل پذیر مراتب ہیں اور مومنین پران عالی درجات کے حصول کی ذمہ داری ہے_
یا ایها الذین امنوا امنوا
مومنین کو ایمان کی دعوت دینا، یا ایہا الذین امنوا امنوا اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے
کہ ایمان کے متعدد مراتب و درجات ہیں_ اور مؤمنین ایمان کے جس مرتبہ پر بھی فائز ہوں اس سے اعلي مرتبہ تك پہنچنے کی کوشش ان کی ذمہ داری ہے_

3_ خداوند متعال نے مسلمانوں کو ظاہری ایمان پر اکتفا نہ کرنے اور سچا ایمان لانے کی دعوت دی ہے_
یا ایها الذین امنوا امنوا
اس احتمال کی بناپر جب "یا ایها الذین آمنوا" میں ایمان سے مراد ظاہری ایمان ہو لہذا "آمصنوا" کا مقصد انہیں یہ دعوت دینا ہوگا کہ وہ

حقیقی ایمان و یقین تك رسائي حاصل کرنے کی کوشش کریں_
4_ خداوند متعال نے مومنین کو ایمان کی راہ میں ثابت قدم اور پائیدار رہنے کی دعوت دی ہے_
یا ایھا الذین امنوا امنوا باللہ
مذکورہ بالا مطلب ، مؤمنین کو ایمان لانے کیلئے دی جانے والی دعوت کی ایك اور توجیہ ہے یعنی اے اہل ایمان اپنے ایمان پر ہمیشہ ثابت قدم رہو_
5_ قرآن کریم عہد پیغمبر(ص) میں مختلف سطوح پر لکھا جاچکا اور کتابی صورت میں تدوین ہوچکاتھا_
یا ایھا الذین امنوا امنوا باللہ و رسولہ و الکتاب الذی نزل علی رسولہ
6_ قرآن کریم کا نزول تدریجی جبکہ دیگر آسمانی کتب کا نزول ایك دفعہ ہوا تھا_
والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل
بعض مفسرین مثلاً زمخشری کا کہناہے کہ "نزل" سے مراد نزول تدریجی جبکہ "انزل" نزول دفعی یعنی ایك ہی دفعہ تمام کتاب کے نازل ہونے کیلئے استعمال ہوتاہے_
7_ فرشتوں، انبیائے الہی (ع) اور روز قیامت پر ایمان لانا ضروری ہے_
من یکفر باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الآخر
8_ خداوند متعال، ملائکہ، آسمانی کتب، انبیائے الہی (ع) اور روز قیامت کے منکر کفار گمراہی کی انتہائي گہرائیوں میں ہیں_
و من یکفر باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الآخر فقد ضل ضلالاً بعیداً
9_ خداوند متعال، انبیائ، روز قیامت، فرشتوں اور آسمانی کتب پر اعتقاد رکھنا ہدایت کے ارکان اور ایمان کے ہونے کی شرط ہے_
یا ایھا الذین امنوا امنوا باللہ و رسولہ ... فقد ضل ضلالاً بعیداً
10_ خداوند متعال، انبیائ، ملائکہ، آسمانی کتب اور روز قیامت میں سے کسی بھی حقیقت کا انکار ،کفر اور ان تمام حقائق کے انکار کی مانند ہے_
و من یکفر باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الآخر فقد ضل ضلالاً بعیداً
صدر آیت میں ان معارف میں سے ہر ایك پر ایمان لانا لازمی قرار دیا گیا ہے اور اس چیز کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتاہے کہ ضلالت بعید ان تمام معارف کے انکار کا نتیجہ نہیں بلکہ ان میں سے کسی بھی حقیقت کے انکار کا نتیجہ ضلالت بعید


ہے _
11_ شدت اور ضعف کے اعتبار سے گمراہی اور ضلالت کے کئي مراتب اور درجات ہیں_
و من یکفر باللہ ...فقد ضل ضلالاً بعیدا
--------------------------------------------------

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ ثُمَّ كَفَرُواْ ثُمَّ آمَنُواْ ثُمَّ كَفَرُواْ ثُمَّ ازْدَادُواْ كُفْراً لَّمْ يَكُنِ اللّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلاَ لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلاً .137

جو لوگ ایمان لائے او رپھر کفر اختیار کرلیا پھر ایمان لے آئے اور پھر کافر ہو گئے او رپھر کفر میں شدید و مزید ہوگئے تو خدا ہرگز انہیں معاف نہیں کرسکتا او رنہ سید ھے راستے کی ہدایت دے سکتا ہے _

1_ جو لوگ متعدد بار مرتد ہوں اور اپنے کفر میں اضافہ کریں انہیں بخشنا اور ہدایت کرنا خدا کی سنتوں میں سے نہیں ہے_
ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ... لم یکن الله لیغفر لهم

2_ بار بار ایمان اور کفر کا اظہار کرکے اپنے موقف میں تبدیلی لانا اہل کتاب کی طرف سے مسلمانوں کے عقائد کمزور کرنے کی سازش تھي_
ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ... و لا لیهدیهم سبیلاً
اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ بعض اہل کتاب مسلمانوں کے سامنے ایمان لانے کا اظہار کرتے اور پھر ان میں شبہ ایجاد کرنے کیلئے دوبارہ کافر ہوجاتے اور اس کی وجہ یہ بتاتے کہ اسلام صحیح اور برحق دین نہیں ہے_ یوں وہ مسلمانوں کے اذہان میں شك و تردید کا بیج بونے کی کوشش کرتے_

3_ ان یہودیوں نے جو حضرت عیسي (ع) کا انکار کرکے کافر ہوگئے تھے، حضرت محمد(ص) کا انکار کرکے اپنے کفر میں اضافہ کیا_
لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم سبیلاً
شان نزول میں آیاہے کہ آیت شریفہ کے مد نظر یہودی ہیں جو حضرت موسي(ع) پر ایمان لائے اور پھر بچھڑے کی پوجا کرکے دائرہ کفر میں چلے گئے اور جب حضرت موسي (ع) کوہ طور سے واپس لوٹے تو دوبارہ مومن ہوگئے، پھر حضرت عیسي (ع) کا انکار کرکے کفر کے مرتکب ہوئے، اور پھرحضرت رسول خدا(ص) کا انکار کرکے انہوں نے اپنے

کفر میں اضافہ کیا_


4_ کفر کے کئي مراتب و درجات ہیں_
ثم ازدادوا کفراً
5_ بار بار مرتد ہونا اور کفر پر بضد رہنا ابدی شقاوت اور ہدایت الہی سے محرومیت کا باعث بنتاہے_
ان الذین امنوا ثم کفروا ... لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم سبیلاً
6_ بخشش و مغفرت کا نظام اور ہدایت الہی مختلف سنن و قوانین کے تحت ہے_
ان الذین ... لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم سبیلاً
7_ بار بار مرتد ہونے کا نتیجہ حیرت و سرگردانی ہے_
ان الذین امنوا ثم کفروا ...لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم سبیلاً
8_ خداوند متعال کی جانب سے گناہوں کی بخشش اور مغفرت انسان کیلئے ہدایت پانے کی راہ ہموار کرتی ہے_
لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم سبیلاً
جملہ "لم یکن الله لیغفر" کو "لا لیهدیهم" پر مقدم کرنا مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_
9_ انسانوں کی ہدایت اور مغفرت، ارادہ الہی پر موقوف ہے_
لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم سبیلاً
10_ شراب خوري، زنا اور زکواة کی عدم ادائیگی جیسے افعال کو گناہ سمجھتے ہوئے انجام دینا کفر ہے_
ان الذین آمنوا ثم کفروا
ابوبصیر معصوم (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ "ان الذی امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا" کی تلاوت کے بعد امام (ع) نے فرمایا: من زعم ان الخمر حرام ثم شربها و من زعم ان الزنا حرام ثم زنی و من زعم ان الزکاة حق ولم یؤدها یعنی اس سے مراد وہ شخص ہے جو شراب خوری اور زنا کو حرام سمجھتا ہو لیکن اس کے باوجود ان کا مرتکب ہو، اسی طرح جو زکوة کی ادائیگی کا معتقد ہو لیکن ادا نہ کرے_(1)
-------------------------------------------------
آنحضرت (ص) :
آنحضرت(ص) کو جھٹلانا 3
ارتداد:
ارتداد کے اثرات 5، 7
الله تعالی:
-------

**1) تفسیر عیاشی ج1 ص 281 ح 288: نور الثقلین ج1 ص 563 ح 623_**


الله تعالی کا ارادہ 9; الله تعالی کی سنتیں 1; الله تعالی کی مغفرت8، 9;الله تعالی کی مغفرت کا نظام 6; الله تعالی کی ہدایت سے محرومیت 5;الله تعالی کی ہدایت کا نظام 6
اہل کتاب :
اہل کتاب اور مسلمان2;اہل کتاب کا کفر 2;اہل کتاب کی سازش 2
بخشش:
بخشش کا سرچشمہ 9;بخشش کے اثرات 8
تحیر و سرگرداني:
تحیر و سرگردانی کے عوامل _7

126

بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً .138

آپ ان منافقين کو دردناك عذاب كى بشارت دے ديں _
1_ خداوند عالم کا دردناك عذاب منافقوں كے انتظار ميں ہے_
بشر المنافقين بان لهم عذاباً اليماً
2_ ايمان كى راہ ميںڈگمگانے والے انسان منافق ہيں_
ان الذين آمنوا ثم كفروا ثم آمنوا ثم كفروا ... بشر المنافقين
بظاہر منافقين سے مراد وہى لوگ ہيں جن كى وضاحت گذشتہ آيت ميں بيان ہوئي_
3_ خداوند متعال كى جانب سے منافقين كا تمسخر اور استہزا_
بشر المنافقين بان لهم عذاباً اليماً
عذاب كى خبر ديتے ہوئے بشارت كا كلمہ استعمال كرنے كا مقصد ان كا تمسخر اڑاناہے_
4_ انسان كا مغفرت اور ہدايت الہى سے محروم رہنا ، اس كيلئے دردناك عذاب ميں مبتلا ہونے كا موجب بنتاہے_

لم يكن الله ليغفر لهم و لا ليهديهم ...بشر
المنافقين بان لهم عذاباً اليماً
بظاہر منافقين سے مراد وہى لوگ ہيں جن كى گذشتہ آيت ميں توصيف بيان كى گئي ہے من جملہ توصيف ميں سے يہ ہے كہ وہ ہدايت و مغفرت سے محروم ہوتے ہيں_
5_ ارتداد اور كفر كى زيادتى دردناك عذاب ميں مبتلا ہونے كا باعث بنتى ہے_
آمنوا ثم كفروا ... ثم ازدادوا ... بشر المنافقين بان لهم عذاباً اليماً
-------------------------------------------------
ارتداد:
ارتداد كے اثرات 5
اللہ تعالى:
اللہ تعالى كا عذاب 1; اللہ تعالى كى جانب سے تمسخر اڑانا 3;اللہ تعالى كى مغفرت سے محروميت 4;اللہ تعالى كى ہدايت سے محروميت 4
عذاب:
عذاب كے مراتب 1، 4، 5;عذاب كے موجبات 4، 5


عقيدہ:
عقيدہ ميں تزلزل 2
كفر:
كفر كے اثرات 5;كفر ميں اضافہ 5
منافقين: 2
منافقين كا استہزا 3;منافقين كا عذاب 1

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ العِزَّةَ لِلّهِ جَمِيعاً .139
جو لوگ مومنين كو چھوڑ كر كفار كو اپنا ولى او رسرپرست بنا تے ہيں _ كيا يہ ان كے پاس عزت تلاش كررہے ہيں جب كہ سارى عزت صرف اللہ كے لئے ہے_
1_ كفار كى سرپرستى اور دوستى قبول كرنے كى صورت ميں ايمان كے دعويدار، منافقين كے زمرے ميں شمار ہونگے_
بشر المنافقين بان لهم عذاباً اليماً_ الذين يتخذون الكافرين اولياء
"اولياءٔ"، "ولي" كى جمع ہے اور اس كا معنى دوست يا سرپرست ہوسكتاہے واضح رہے كہ مذكورہ بالا مطلب ميں "الذين" كو منافقين كيلئے صفت كے طور پر اخذ كيا گيا ہے_
2_ اہل ايمان سے قطع تعلق اور ان كى ولايت و سرپرستى قبول نہ كرنے كى صورت ميں ايمان كے دعويدار،منافقوں كے زمرے ميں آتے ہيں_
بشر المنافقين ... الذين يتخذون الكافرين اولياء من دون المؤمنين
3_ كفار كى دوستى اور سرپرستى قبول كرنا دردناك عذاب كا موجب بنتاہے_
بشر المنافقين بان لهم عذابا اليماً_ الذين يتخذون الكافرين اولياء
4_ كفار كى ولايت و سرپرستى قبول كرنا ناجائز ہے_
الذين يتخذون الكافرين اولياء من دون المؤمنين
مذكورہ بالا مطلب ميں ولى كو سرپرست كے معنى


ميں ليا گيا ہے_
5_ كفار كے ساتھ دوستى كى پينگ بڑھانا حرام ہے_

الذين يتخذون الكافرين اولياء من دون المؤمنين
مذكورہ بالا مطلب ميں ولى كو دوستى اور مودت كے معنى ميں ليا گيا ہے_
6_ مومنين ايك دوسرے كے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم كرنے كے ذمہ دار ہيں_
الذين يتخذون الكافرين اولياء من دون المؤمنين
7_ منافقين ;كفار كى ولايت قبول كركے اور ان سے دوستى كى پينگ بڑھا كر عزت اور شان و شوكت حاصل كرنا چاہتے تھے_
الذين يتخذون الكافرين اولياء ... ايبتغون عندہم العزة
8_ تمام عزتيں صرف خدا وند عالم كيلئے ہيں_
فان العزة لله جميعاً
9_ كفار كى ولايت قبول كرنا كبھى بھى عزت و سربلندى كا موجب نہيں بن سكتا_
ايبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً
10_ خداوند متعال نے اپنى عزت كے پرتو ميں لوگوں كو عزت اور ناقابل شكست قدرت تك رسائي حاصل كرنے كى دعوت دى ہے_
ايبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً
11_ خدا كى عزت اور قدرت مطلقہ پر اعتقاد كفار كى موہوم عزت و قدرت كى طرف مائل ہونے كى راہ ميں ركاوٹ بنتاہے_
ايبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً
12_ سياسى منافقت، عقيدتى منافقت كى علامت ہے، اور اسى سے پھوٹتى ہے يعنى سياسى منافقت كا سرچشمہ عقيدتى نفاق ہے_
ايبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً
13_ غيروں سے سياسى وابستگى اور بين الاقوامى سطح پر عدم استقلال كا سبب ، منافقت ہے_
ايبتغون عندهم العزة
14_ مومنين ، عزت الہى سے بہرہ مند ہيں_
ايبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً
اگر مومنين عزت الہى سے بہرہ مند نہ ہوں تو پھر ان سے دوستى ممنوع ہونى چاہيئے كيونكہ كفار سے دوستى نہ كرنے كا معيار يہ بيان كيا گيا ہے كہ ان كے درميان عزت كا فقدان ہے_

129
15_ عزت كا حصول صرف اللہ تعالى سے محبت اور اس كى ولايت قبول كرنے ميں منحصر ہے_
ايبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً
يہ حقيقت بيان كرنے كے بعد كہ منافقين عزت كى خاطر كفار سے دوستى كرتے ہيں، خدا وند عالم فرماتاہے كہ تمام عزت خدا كيلئے ہے يعنى اگر عزت چاہتے ہو تو ولايت خدا قبول كرو اور اسى سے محبت و مودت كے پيمان باندھو_
------------------------------------------------
احكام: 4، 5
استقلال:
استقلال كے موانع 13
اغيار :
اغيار سے وابستگى كے عوامل 13
اللہ تعالى:
اللہ تعالى سے مختص امور 8;اللہ تعالى كى دعوت 10; اللہ تعالى كى عزت 8، 10، 11، 14;اللہ تعالى كى قدرت 11;اللہ تعالى كى محبت كے اثرات 15;اللہ تعالى كى ولايت كے اثرات 15
ايمان:

ایمان کے اثرات 11
بین الاقوامی تعلقات: 13
رجحان:
ناپسندیدہ رجحان کے موانع 11
سیاسی نظام: 4
عذاب:
عذاب کے مراتب 3;عذاب کے موجبات3
عزت:
عزت کی اہمیت 10;عزت کے عوامل 15; عزت کے موانع 9
عقیدہ:
عقیدہ میں منافقت 12
قدرت:
قدرت کی اہمیت 10
کفار:
کفار سے دوستي1، 7;کفار سے دوستی کی حرمت 5;
کفار سے دوستی کے اثرات 3;کفار کی قدرت 11;کفار کی ولایت 4، 7;کفار کی ولایت کی مذمت 9;کفار کی ولایت کے اثرات 1، 3
محرمات: 4، 5
معاشرتی نظام : 4،6
منافقت:
سیاسی منافقت 12;منافقت کے اثرات 13
منافقین: 1، 2


منافقین اور عزت 7; منافقین اور کفار 7; منافقین کے اہداف7
مؤمنین:
مؤمنین سے دوستی 2، 6;مؤمنین کی ذمہ داری 6; مومنین کی عزت 14; مومنین کی ولایت 2 مؤمنین کی ولایت رد کرنا 2;
مومنین کے فضائل 14

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّهِ يُكَفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلاَ تَقْعُدُواْ مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعاً .140
او راس نے کتا ب میں یہ بات نازل کردی ہے کہ جب آیات الہی کے بارے میں یہ سنو کہ ان کا انکار او راستہزا ئہو رہا ہے تو خبردار ان کے ساتھ ہرگزنہ بیٹھنا جب تك وہ دوسری باتوں میں مصروف نہ ہو جائیں ورنہ تم انہیں کے مثل ہو جاؤ گے خدا کفار او رمنافقین سب کو جہنم مین ایك ساتھ اکٹھا کر نے والا ہے _
1_ ایسی محافل میں شرکت کرنا حرام ہے جن میں آیات الہی کا تمسخر اڑایا جائے اور انکار کیا جائے_
و قد نزل علیکم فی الکتاب ... فلا تقعدوا معھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ
2_ ایسی محفلوں میں بیٹھنا حرام ہے جن میں آیات الہی کا مذاق اڑایا اور انکار کیا جائے_ یہ حکم پہلے بھی قرآن کریم میں بیان ہوا ہے_
و قد نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ... و یستھزا بھا فلا تقعدوا معھم
3_ صدر اسلام کے بعض مسلمان کفار سے دوستی اور ان کی ولایت قبول کرتے تھے حالانکہ خدا نے اس سے منع کیا تھا یہاں تك کہ ان کے ساتھ بیٹھنے سے بھی منع کیا تھا_

الذين يتخذون الكافرين اولياء ... يكفر بها و

131
يستهزء بها فلا تقعدوا معهم
4_ محافل گناہ میں شركت حرام اور انہيں ترك كرنا واجب ہے_
اذا سمعتم آيات اللہ يكفر بها و يستهزاء بها فلا تقعدوا معهم
5_ قرآن كريم عہد پيغمبراكرم (ص) ميں كتابى صورت ميں تھا_
و قد نزل عليكم فى الكتاب
6_ آيات الہى كا مذاق اڑانے والے ، كافر ہيں_
اذا سمعتم آيات اللہ يكفر بها و يستهزء بها
بظاہر "يستهزء بها" كا جملہ "يكفر بها"كيلئے توضيح و تفسير ہے اور" غيره" ميں مفرد ضميركا ان دو جملوں كى طرف لوٹنا اس بات پر دلالت كررہا ہے كہ استہزا اور كفر ايك ہى چيز ہيں_
7_ آيات الہى كا احترام اور تقدس تمام سماجى تعلقات اور روابط پر فوقيت ركھتاہے_
ان اذا سمعتم آيات اللہ يكفر بها و يستهزء بها فلا تقعدوا معهم
8_ مقدسات اور آيات الہى كى توہين كے مقابلے ميں مومن كى خاموشى اور چشم پوشى اسے كفار اور منافقين كى صف ميں لا كھڑا كرتى ہے_
فلا تقعدوا معهم ... انكم اذا مثلهم ان اللہ جامع المنافقين والكافرين فى جهنم
9_ يہود اور مشركين آيات الہى كا تمسخر اڑاتے جبكہ منافقين ان كى محفلوں ميں شركت كرتے تھے_
اذا سمعتم آيات اللہ يكفر بها و يستهزء بها فلا تقعدوا معهم
ابن عباس اس آيت كے شان نزول ميں فرماتے ہيں كہ منافقين يہوديوں كى جانب سے منعقد كى جانے والى ان محافل ميں شركت كرتے تھے جن ميں قرآن كا تمسخر اڑايا جاتا تھا اور سدى كا كہنا ہے: جب مشركين مسلمانوں كے ساتھ كسى محفل ميں يكجا بيٹھتے تو قرآن كريم كا تمسخر اڑاتے اور رسول خدا (ص) كو دشنام ديتے تھے_ (1)
10_ اگر كفار آيات الہى كا تمسخر نہ اڑائيں اور ان كا انكار نہ كريں تو اس صورت ميں ان كے ساتھ ميل جول ركھنا اور اٹھنا بيٹھنا جائز ہے_
فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا فى حديث غيره
جملہ "حتى يخوضوا ..." كا مفہوم يہ بيان كررہا ہے كہ كفار كے ساتھ مذكورہ شرط كے ساتھ ميل جول ركھنا جائز ہے_
11_ آيات الہى كا تمسخر اڑانے اور ان كا انكار كرنے والوں كے ساتھ منفى مقابلہ كرنا لازمى ہے_
-------

**1)مجمع البيان مذكورہ آيت كے ذيل ميں; الدرالمنثور ج 2، ص 235_**

132
ان اذا سمعتم آيات اللہ يكفر بها و يستهزء بها فلا تقعدوا معهم حتي
12_ ايسى محفلوں ميں جہاں آيات الہى كا انكار كيا جاتا اور تمسخر اڑايا جاتاہو شركت كرنے والے انہى تمسخر اڑانے والے كفار كى مانند ہيں_
يكفر بها ... فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا فى حديث غيره انكم اذا مثلهم
13_ محافل گناہ ميں شركت كرنے كا گناہ بھى انہيں منعقد كرنے كے گناہ كى مانند ہے_
فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا فى حديث غيره انكم اذا مثلهم
14_ خداوند عالم تمام منافقين اور كفار كو جہنم ميں اكٹھا كريگا_
ان اللہ جامع المنافقين والكافرين فى جهنم جميعاً
15_ جہنم تمام منافقين اور كفار كا ٹھكانہ اور اكٹھا ہونے كى جگہ ہے_

ان الله جامع المنافقين والكافرين فی جهنم جميعاً
16_ كفار و منافقين ،گناہ و كفركی محافل ميں شريك ہونے والوں اور آيات الہی كا تمسخر اڑائي جانے والی محافل ميں شركت كرنے والوں كا انجام ايك جيسا ہوگا_
انكم اذا مثلهم ان الله جامع المنافقين ... جميعاً
17_ آيات الہی كے انكار اور تمسخر اڑانے كيلئے منعقد كی جانے والی محافل ميں شركت كرنے والا مسلمان منافق ہے_
فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا فی حديث غيره انكم اذا مثلهم ... جميعاً
تمسخر اڑانے والونكے ساتھ اٹھنے بيٹھنے كو حرام قرار دينے كے بعد جملہ "ان الله ..." ذكر كرنا اس بات پر دلالت كرتاہے كہ منافقين سے مراد وہ مسلمان ہيں جو ايسی محافل ميں شركت كرتے ہيں_
18_ حرام باتوں كی طرف دھيان دينا اور غضب خداوند متعال كا موجب بننے والی چيزوں كا سننا حرام ہے_
و قد نزل عليكم فی الكتاب ان اذا سمعتم آيات الله يكفر بها
امام صادق (ع) فرماتے ہيں: ...و فرض على السمع ان يتنزه عن الاستماع الى ما حرم الله ... والاصغاء الى ما اسخط الله عزوجل فقال فی ذلك: و قد نزل عليكم فی الكتاب ان اذا سمعتم آيات الله يكفر بها و يستهزا بها فلا تقعدوا


معهم(1) يعنی قوت سماعت كيلئے واجب ہے كہ ايسی چيزيں سننے سے اجتناب كرے جنہيں خدا نے حرام قرار ديا ہے اور ايسی چيزوں كی طرف كان لگانے سے بچے جو خدا كے غضب كا باعث ہيں_ چنانچہ اس بارے ميں خداوند متعال كا ارشاد ہے ان اذا سمعتم آيات الله يكفر بہا و يستہزء بہا فلا تقعدوا معہم ...
19_ حق كا انكار اور تكذيب كرنے والوں اور حق پرستوں كی بدخوئي كرنے والوں كے ساتھ اٹھنے بيٹھنے سے اجتناب لازمی ہے_
اذا سمعتم آيات الله يكفر بہا و يستہزا بہا
حضرت امام رضا (ع) مذكورہ آيت شريفہ كے بارے ميں فرماتے ہيں: اذا سمعت الرجل يجحد الحق و يكذب بہ و يقع فی اهلہ فقم من عنده و لا تقاعده (2) يعنی جب تم كسی شخص كو حق كا انكار اور اسكی تكذيب كرتے ہوئے سنو تو پھر وہاں مت بيٹھو بلكہ فوراً اس محفل سے اٹھ جاؤ_
-------------------------------------------------

-------

**1) کافی ج2 ص 35 ح1; نور الثقلین ج1 ص 564، ح625_**
**2) تفسیر عیاشی ج1 ص 281 ح290; نور الثقلین ج1 ص 564 ح 627_**

الّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ فَإِن كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّهِ قَالُواْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِن كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُواْ أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَن يَجْعَلَ اللّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً .141

يہ منافقين تمہارے حالات كا انتظار كرتے رہتے ہيں كہ تمہيں خدا كى طرف سے فتح نصيب ہو تو كہيں گے كيا ہم تمہارے ساتھ نہيں تھے اور اگر كفار كو كوئي حصہ مل جائے گا تو ان سے كہينگے كہ كيا ہم تم پر غالب نہيںآگئے تھے او رتمہيں مومنين سے بچا نہيں ليا تھا تو اب خدا ہى قيامت كے دن تمہارے درميان فيصلہ كرے گا او رخدا كفار كے لئے صاحبان ايمان كے خلاف كوئي راہ نہيں دے سكتا _

1_ مسلمانوں كى فتح كے وقت منافقين اپنے آپ كو ان كا مددگار اور كفار كے غلبہ كى صورت ميں ان كا طرفدار ظاہر كرتے اور اپنے آپ كو ان كى كاميابى كى وجہ قرار ديتے تھے_

الذين يتربصون بكم ... قالوا الم نستحوذ عليكم

"الذين يتربصون"، "الذين يتخذون" كيلئے بدل ہے اور منافقين كى خصوصيات كى وضاحت كررہا ہے_

2_ موقع كى تلاش ميں رہنا، طمع و لالچ ركھنا اہل نفاق كى منجملہ خصوصيات ميں سے ہے_

الذين يتربصون بكم فان كان لكم فتح من الله ... و نمنعكم من المؤمنين

3_ منافقين ،دنيا تك رسائي اور ذاتى مفادات حاصل كرنے كيلئے دوستى بڑھاتے اور معاشرتى تعلقات استوار كرتے ہيں_

الذين يتربصون بكم ... الم نستحوذ عليكم

136

4_ منافقين صرف ذاتى مفادات كے حصول اور مال غنيمت ميں حصہ دار بننے كيلئے جنگ ميں شركت كرتے ہيں_

الذين يتربصون بكم فان كان لكم فتح من الله ... و نمنعكم من المؤمنين

بظاہر جملہ "الم نكن معكم" سے مراد جہاد ميں شركت اور جنگ ميں مسلمانوں كى ہمراہى ہے_

5_ مسلمانوں كيلئے منافقين كى مكاريوں اور چالبازيوں كے مقابلے ميں ہوشيار رہنا لازمى ہے_

الذين يتربصون بكم فان كان لكم فتح من الله ... و نمنعكم من المؤمنين

منافقين كى حقيقت فاش كرنے اور ان كى خصوصيات سے پردہ اٹھانے كا مقصد مؤمنين كو ان كے حيلوں اور مكاريوں سے آگاہ كرنا ہے_

6_ جنگ ميں مسلمانوں كى كاميابى خداوند عالم كى جانب سے ہے اور يہ ان كيلئے الہى عطيہ ہے_

فان كان لكم فتح من الله

بظاہر "من الله" كى قيد توضيحى ہے يعنى جب بھى مسلمان فتحياب ہوں تو يہ فتح خداوند متعال كى جانب سے ہے_

7_ مؤمنين كا جنگ ميں غلبہ، حقيقى فتح اور كاميابى ہے جبكہ كفار كى كاميابياں محدود اور جلد گذر جانے والا فائدہ ہے_

فان كان لكم فتح من الله ... و ان كان للكافرين نصيب

خداوند متعال نے مومنين كے غلبہ كو فتح اور كاميابى قرار ديا ہے جبكہ كفار كے غلبہ كيلئے كلمہ "نصيب" استعمال كيا ہے تا كہ اس مطلب كى طرف اشارہ كرے كہ كفار كا غلبہ فتح اور كاميابى نہيںبلكہ محدود اور جلد گذر جانے والا فائدہ ہے_

8_ منافقين ، اسلام اور مؤمنين سے غدارى كرنے والے جبكہ كفار كيلئے بہترين خدمت گذار ہيں_

قالوا الم نستحوذ عليكم و نمنعكم من المؤمنين

"استحواذ" كا معنى غلبہ اور تسلط ہے اور سياق آيت كو مد نظر ركھتے ہوئے جملہ "و ان كان للكافرين ... الم نستحوذ" سے مراد يہ ہے كہ كفار كى كاميابى كے بعد منافقين ان سے كہتے كہ جنگ كے دوران ہميں تم پر تسلط حاصل تھا ليكن ہم نے تمہيں قتل نہيں كيا_اس اساس پر جملہ "نمنعكم من المؤمنين" كا معنى يہ ہوگا كہ ہم اہل ايمان اور تمہارے درميان حائل ہوگئے تھے اور تمہيں ان كے ہاتھ نہيں لگنے ديا اور يوں تمہيں كاميابى حاصل ہوئي_

9_ منافقين ہميشہ اسلام كے پھيلاؤ اور دين كى جانب لوگوں كے مائل ہونے كى راہ ميں حائل رہے

137

ہيں_

قالوا الم نستحوذ عليكم و نمنعكم من المؤمنين

جملہ "نمنعکم من المؤمنين" کا معنی يہ ہوسکتاہے کہ منافقين کفار کی کامیابی کے بعد دعوي کرتے تھے کہ وہ اہل کفر کو اسلام اور ایمان کی طرف مائل ہونے سے روکتے تھے_ قابل توجہ نکتہ يہ ہے کہ اس مبنا کے مطابق "الم نستحوذ" ميں غلبہ سے مراد تفضل اور احسان کا غلبہ ہے يعنی ہم نے تم پر احسان کيا ہے_

10_ منافقين ، مؤمنين کی کاميابی کی راہ ميں رکاوٹ ہيں_

قالوا الم نستحوذ عليکم و نمنعکم من المؤمنين

"نمنعکم من المؤمنين" کا معنی يہ ہے کہ ہم نے مؤمنين کے مقابلے ميں تمہاری جان و مال کی حفاظت کی ہے اور انہيں تم پر غلبہ نہيں پانے ديا_

11_ خداوندعالم قيامت کے دن مؤمنين اور منافقين کے درميان فيصلہ کرےگا_

الذين يتربصون بکم ...فالله يحکم بينکم يوم القيامة

12_ خداوند متعال نے مؤمنين پر کفار کے معمولی سے غلبہ کی بھی تشريع نہيں کی اور اس پر قطعاً راضی نہيں ہے_

و لن يجعل الله للکافرين علی المؤمنين سبيلاً

چونکہ کلمہ"سبيل" نکرہ ہے اور نفی کے بعد استعمال ہوا ہے لہذا عموم پر دلالت کرتاہے يعنی خداوند متعال نے کفار کيلئے معمولی سے غلبہ کی راہ بھی قرار نہيں دي_

13_ کفار کی ولايت و حکومت قبول کرنا حرام ہے_

و لن يجعل الله للکافرين علی المؤمنين سبيلاً

اس بناپر کہ جب جملہ "لن يجعل الله ..." جملہ خبريہ نہ ہو بلکہ انشائيہ ہو يعنی مؤمنين کفار کا غلبہ قبول نہ کريں_

14_ ايسا ہر قسم کا (سياسي، فوجي، اقتصادی اور ثقافتي) معاہدہ ناجائز اور باطل ہے جو کفار کے غلبے کا باعث بنے_

و لن يجعل الله للکافرين علی المؤمنين سبيلاً

15_ بالآخر مؤمنين ہی کفار پر کاميابی حاصل کريں گے_

و لن يجعل الله للکافرين علي المومنين سبيلاً

اس بناپر جب جملہ "لن يجعل الله" جملہ انشائيہ نہيں بلکہ خبريہ ہو اور چونکہ يہ جملہ کفار کا غلبہ



فرض کرنے کے بعد ذکر ہوا ہے( و ان کان للکافرين نصيب) لہذا اس کا مطلب يہ ہے کہ آخری اور ہميشہ کی کاميابی مسلمانوں کو نصيب ہوگی اگر چہ ممکن ہے کہ کسی مختصر دور ميں کفار کو غلبہ حاصل ہو_

16_ ايمان کے لوازم کی مراعات کرنے کی صورت ميں مؤمنين کبھی بھی کفار کے زير تسلط نہيں آسکتے_

و لن يجعل الله للکافرين علی المؤمنين سبيلاً

آيہ مجيدہ ميں خطاب (بينکم ) سے غائب (المومنين)کی طرف التفات ،ممکن ہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہوکہ اگر مسلمان ايمان کے لوازم کی مراعات کريں اور حقيقی مؤمن بنيں تو کفار کبھی بھی ان پر تسلط حاصل نہيں کر سکتے_

17_ قيامت کے دن کفار کو مسلمانوں پر کسی قسم کا غلبہ يا ان کے خلاف کوئي حجت حاصل نہيں ہوگي_

فالله يحکم بينکم يوم القيامة و لن يجعل الله للکافرين علی المؤمنين سبيلاً

بعض مفسرين نے "فالله يحکم بينکم يوم القيامة" کو قرينہ قرار ديتے ہوئے کہا ہے کہ مؤمنين پر کفار کے کسی بھی قسم کے غلبے کی نفی روز قيامت کے ساتھ مربوط ہے_

18_ خداوند متعال نے کفار کو انبياء (ع) اور مؤمنين پر کسی بھی قسم کا فکری اور منطقی غلبہ عطا نہيں کيا_

و لن يجعل الله للکافرين علی المؤمنين سبيلاً

حضرت امام رضا (ع) مذکورہ آيت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہيں: لن يجعل الله لکافر علی مومن حجة ... لن يجعل الله لهم علی انبيائہ(ع) سبيلاً من طريق الحجة يعنی خدا نے کسی بھی کافر کو مومن پر حجت عطا نہيں کي_ خدا نے کفار کو اپنے انبياء (ع) پر حجت کے ذريعہ کسی بھی قسم کاتسلط عطا نہيں کيا_ (1)

---

احکام: 12، 13، 14

اسلام:

اسلام کے پھيلاؤ ميں موانع 9;اسلام کے ساتھ خيانت 8

الله تعالی:
الله تعالی کی قضاوت 11;الله تعالی کے عطیے6
------

**1) عیون اخبار الرضا(ع) ج 2ص 202 ح 5ب 46; نور الثقلین ج 1 ص 564 ح 630_**


ایمان:
ایمان کے اثرات 16
بین الاقوامی تعلقات :12
جنگ:
جنگ میں کامیابی 6، 7: غنیمت جنگی 4
خائنین: 8
دین:
دین کی طرف مائل ہونے کے موانع 9
روایت: 18
زیرکی :
زیرکی کی اہمیت 5
سیاسی نظام: 12، 13، 14
قیامت:
قیامت میں قضاوت 11
کامیابي:
کامیابی کا سرچشمہ 6
کفار:
حکومت کفار کی حرمت 13 ;قیامت مینکفار 17; کفار اور مؤمنین 18; کفار کا غلبہ 12، 14، 16، 18; کفار کی شکست 15;کفار کی کامیابی 7;کفار کے ساتھ معاہدہ 14; ولایت کفار کی حرمت 13
کفار کے پیروکار:1
محرمات: 13، 14
مسلمان:
مسلمان اور منافقین 5
معاشرتی تعلقات: 3
معاہدے:
اقتصادی معاہدے 14 ;ثقافتی معاہدے 14;سیاسی معاہدے 14 ;فوجی معاہدے 14
منافقین:
جنگ میں منافقین کے اہداف 4; قیامت میں منافقین 11; منافقین اور کفار 1، 8; منافقین اور مسلمان1; منافقین کا برتاؤ 1 ;منافقین کا طرز عمل 1، 3، 4 ; منافقین کا مکر 5;منافقین کا موقع کی تلاش میں رہنا 2; منافقین کا نقش9، 10;منافقین کی خیانت 8;منافقین کی دوستی 3; منافقین کی سازش 5;منافقین کی صفات 2;منافقین کی طمع 2;


منافقین کی منفعت طلبی 3، 4

موقع کی تلاش میں رہنے والے لوگ: 2
مؤمنین:
قیامت میں مؤمنین 11; مومنین اور کفار 15، 16 ; مؤمنین کی کامیابی 6، 7، 15;مؤمنین کی کامیابی کے موانع 10; مؤمنین کے ساتھ خیانت 8

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُواْ إِلَى الصَّلاَةِ قَامُواْ كُسَالَى يُرَآؤُونَ النَّاسَ وَلاَ يَذْكُرُونَ اللّهَ إِلاَّ قَلِيلاً .142
منافقین خدا کودھو کہ دینا چاہتے ہیں او رخدا ان کو دھو کہ میں رکھنے والا ہے او ریہ نماز کے لئے اٹھتے بھی ہیں تو سستی کے ساتھ _ لوگوں کو دکھا نے کے لئے عمل کرتے ہیں او راللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں _
1_ منافقین ہمیشہ خدا کو دھوکہ اور فریب دینے کے در پے رہتے ہیں_
ان المنافقين يخادعون الله
"يخادعون" فعل مضارع ہے جو منافقین کے حیلہ بازیوں پرباقی اور بضد رہنے پر دلالت کرتاہے_
2_ منافقین ،حیلہ بازوں اور دھوکہ بازوں کا گروہ ہے_
ان المنافقين يخادعون الله
3_ مکار منافقین خود مکر خدا کے دام میں گرفتار ہوجاتے ہیں_
و هو خادعهم
4_ منافقین کو دھوکے اور مکر کی مہلت دینا اور کھلا چھوڑنا، اللہ تعالی کا ان کے ساتھ ایک حیلہ و مکر ہے _
ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم
"و هو خادعهم" جملہ حالیہ ہے یعنی وہی منافقین کا مکرو فریب ہی اللہ تعالی کا ان کے خلاف مکر ہے بایں معنی کے خداوند متعال نے انہیں مہلت دی اور اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ گناہوں کی دلدل میں غرق ہوجائیں_
5_ مومنین کے ساتھ مکر کرنا ، خدا وند عالم کے ساتھ مکر


کرنا ہے_
ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم
گزشتہ آیت کے پیش نظر کہ جس میں مؤمنین کے خلاف منافقین کا مکر بیان کیا گیا ہے گویا اسی حیلہ کو ایک خاص توجہ کے ساتھ خدا کے ساتھ حیلہ قرار دیا گیا ہے_
6_ منافقین کے مکر و حیلے کے مقابلے میں خداوند متعال مؤمنین کا پشت پناہ اور حامی ہے_
ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم
اس بناپر جب خداوند متعال کے ساتھ مکر سے مراد مؤمنین کے ساتھ مکر کرنا ہو_
7_ خداوندعالم خود، غدار منافقین کو ان کے مکر و فریب کی سزا دیتاہے_
ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم
اس احتمال کی بناپر کہ خداوند متعال کا مکر وہی سزا اور عذاب خداوندمتعال ہو_
8_ دشمنوں کے مکر و حیلے کے مقابلے میں مکر و فریب (مقابلہ بالمثل) سے کام لینا جائز ہے_
ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم
9_ نماز اور اس کے مقدمات کی انجام دہی میں سستی دکھانا اور پر نشاط اور ہشاش بشاش نہ ہونا منافقین کی صفات میں سے ہے_
و اذا قاموا الى الصلاة قاموا كسالي
"كسالي" "كسلان" کی جمع ہے اور کسلان اس کو کہا جاتاہے جو سستي، اکراہ، بغیر نشاط اور بے رغبتی کے ساتھ کوئي کام انجام دے_ جملہ "قاموا الى الصلوة" یعنی نماز کیلئے قیام، یہ مقدمات نماز کو بھی شامل ہے_
10_ میل و رغبت اور نشاط کے ساتھ نماز قائم کرنا اور اس کی ادائیگی کے دوران کسالت اور سستی سے اجتناب ضروری ہے_
و اذا قاموا الى الصلاة قاموا كسالي

11_ نماز اور عبادت ميں ريا كاري، منافقين كى صفات ميں سے اور منافقت كى علامت ہے_
و اذا قاموا الى الصلاة قاموا كسالى يراء ون الناس
12_ عبادت ميں اخلاص لازمى اور رياكارى سے اجتناب ضرورى ہے_
و اذا قاموا الى الصلاة قاموا كسالى يراء ون الناس
13_ نماز اور عبادت ميں رياكارى الله تعالى كے ساتھ دھوكہ ہے_
ان المنافقين يخادعون الله ... قاموا كسالى يراء ون الناس و لا يذكرون الله


اس بناپر جب "اذا قاموا الي الصلاة ..." "يخادعون الله" كيلئے بيان ہو_
14_ خدا سے غافل ہونا اور اسے كم ياد كرنا منافقين كى صفات ميں سے ہے_
و لا يذكرون الله الا قليلاً
15_ خدا كا كثرت سے ذكر اور اس كى ياد لازمى ہے_
و لا يذكرون الله الا قليلاً
16_ خدا كى ياد اور اس كى طرف توجہ كا بہترين وسيلہ نماز ہے_
اذا قاموا الى الصلاة ... و لا يذكرون الله
17_ مكار منافقين كو سزا دينا خداوندمتعال كا ان كے خلاف ايك حيلہ ہے_
ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم
امام رضا عليہ السلام نے آيت شريفہ ميں مذكور مكر خدا كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرمايا: ان الله تعالى ... لا يخادع و لكنہ تعالى يجازيهم ... جزاء ... الخديعة ... يعنى خداوند متعال مكر نہيں كرتا ليكن انہيں ان كے مكر كى سزا ديتاہے_ (1)
18_ دوسروں كے سامنے خدا كو ياد كرنا اور خلوت ميں اسے ترك كرنا بہت كم ياد كے زمرے ميں آتاہے نيز يہ بے وقعت اور نفاق كى علامت ہے_
و لا يذكرون الله الا قليلاً
امير المومنين حضرت على (ع) فرماتے ہيں: ...ان المنافقين كانوا يذكرون الله علانية و لا يذكرونہ فى السر، فقال الله عزوجل "يراء ون الناس و لا يذكرون الله الا قليلاً" (2) يعنى منافقين اعلانية طور پر تو خدا كا ذكر كرتے ہيں ليكن تنہائي اور خلوت ميں بالكل ذكر خدا نہيں كرتے_ چنانچہ خداوند متعال نے فرمايا كہ "لوگوں كے سامنے ريا كارى كرتے ہيں اور خدا كو بہت كم ياد كرتے ہيں_
19_ رياكارى كى وجہ سے احكام خداوندى پر عمل كرنا، الله تعالى سے دھوكہ اور نفاق كى علامت ہے_
ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم
رسول گرامى اسلام (ص) نے خداوند عالم كو دھوكہ دينے كى كيفيت كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرمايا: يعمل بما امر الله ثم يريد بہ غيره (3) يعنى جو دوسروں كو دكھاوے كيلئے احكام خداوندى پر عمل كرے ...
------

**1_ توحيد صدوق، ص 163 ح1 ب 21; نور الثقلين ج1 ص 565 ح 632_**
**2_ كافي، ج 2 ص 501 ح 2; نور الثقلين ج1 ص 566 ح637_**
**3_ عقاب الاعمال ص 303 ح1 ،عقاب الريائ; تفسير عياشى ج 1 ص 283 ح 295 _**


------------------------------------------------
الله تعالى:
الله تعالى كا حيلہ 3، 4، 17 ;الله تعالى كى حمايت 6; الله تعالى كى سزائيں 7;الله تعالى كى مہلت 4;الله تعالى كے ساتھ مكر 1،

144

مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لاَ إِلَى هَـؤُلاء وَلاَ إِلَى هَـؤُلاء وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً .143

يہ كفر و اسلام كے درميان حيران و سرگردان ہيں نہ ان كى طرف ہيں اور نہ ان كى طرف او رجس كو خدا گمراہى ميں چھوڑ دے اس كے لئے آپ كوكوئي راستہ نہ ملے گا _

1_ منافقين، كفر اور ايمان كے درميان متحيرو سرگرداں رہتے ہيں_
مذبذبين بين ذلك لا الى هولاء و لا الى هولاء
"ذلك" ايمان و كفر كى طرف اشارہ ہے_ "مذبذب" ايسى معلق شے كو كہا جاتاہے جو ہميشہ ادھر اُ دھر حركت كرتى رہے اور كبھى بھى ايك جگہ نہ ٹھہرے_

2_ منافقين نہ تو مؤمنين كى صف ميں شمار ہوتے ہيں اور نہ كفار كے زمرے ميں آتے ہيں_
لا الى هولاء و لا الى هولاء

3_ نفاق، مختلف موقف اختيار كرنے ميں انسان كو سرگرداں كرديتا ہے اور اس سے زندگى كى صحيح راہ و روش اپنا نے كى قدرت سلب كر ليتاہے_
مذبذبين بين ذلك لا الى هولاء و لا الى هولاء و من يضلل الله فلن تجد لہ سبيلاً

4_ جسے خداوندعالم گمراہی میں چھوڑدے اسے کوئي بھی یہاں تك کہ پیغمبر(ص) بھی راہ ہدایت نہیں دکھا سکتے_
و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلاً
قرینہ "اضلال" کی بناپر بظاہر "سبیل" سے مراد راہ ہدایت ہے_
5_ تمام قدرتیں اور عوامل اللہ تعالی کے ارادے اور مشیت کے تحت ہیں_
و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلاً
6_ کفر اور ایمان کے درمیان متحیر و سرگرداں رہنا گمراہی ہے_
مذبذبین ... و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلاً
7_ منافقین کا متحیر و سرگرداں رہنا ،ان کے برے کردار


(مکرو فریب و ...) کی سزا ہے_
مذبذبین بین ذلك ...فلن تجد لہ سبیلاً
چونکہ خدا کا کسی کو گمراہی میں چھوڑنا اس کی سزا کے طور پر ہے اور سزا کسی ناروا عمل کی وجہ سے دی جاتی ہے لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ منافقین کی گمراہي، من جملہ ان کا سرگرداں رہنا، خدا کی جانب سے ان کیلئے سزا ہے اور یہ سزا انہیں ان کے ناروا اعمال (مکرو فریب ،نماز میں سستی و ...) کی بدولت دی گئي ہے_
8_ یہ خداوند متعال کا قانون اور سنت ہے کہ منافقین گمراہی کا شکار اور حقیقی ہدایت و ایمان سے محروم رہیں_
مذبذبین بین ذلك ... و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلاً
9_ ہر انسان کی ضلالت اور گمراہی خود اس کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے نیز یہ خداوند عالم کے قانون اور سنت کی اساس پر استوار ہے_
مذبذبین بین ذالك ... و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا
10_ کفار کی دوستی اور سرپرستی قبول کرنا، جنگ میں غداري، خدا کو دھوکہ، عبادت میں سستی و بے رغبتي، ریاکاری اور خدا کو کم یاد کرنا; گمراہی اور ہمیشہ کیلئے ہدایت الہی سے محروم ہوجانے کا سبب بنتے ہیں_
و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلاً
"من یضلل" کے مورد نظر مصادیق میں وہ لوگ بھی شامل ہیں کہ جن کی خصلتیں گذشتہ آیات (138 سے 143 تك) میں بیان کی گئي ہیں_
11_ منافقین کو راہ ہدایت طے کرنے سے محروم رکھنا خداوند عالم کا حیلہ اور ان کیلئے سزا ہے_
و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلاً
ممکن ہے کہ جملہ "و من یضلل اللہ" منافقین کے ساتھ خداوند عالم کے مکر کا بیان ہو_
12_ عبادت میں پر نشاط ہونا، اخلاص، خدا کا کثرت سے ذکر اور ایمان میں ثابت قدم رہنا ہدایت الہی کا ایك جلوہ ہے_
و اذا قاموا الی الصلاة ... و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلاً
13_ دینداری (ایمان) کا دکھاوااور کفر و دین کی تکذیب کو پنہاں رکھنا منافقین کی صفات میں سے ہےں_
مذبذبین بین ذلك
امام رضا (ع) مذکورہ آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ...یظہرون الایمان و یسرون الکفر و التکذیب لعنھم اللہ (1) یعنی وہ
-------

**1) تفسیر عیاشي، ج 1، ص 282، ح 294، نور الثقلین، ج 1، ص 565، ح 631_**


ویسے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن کفر اور دین کی تکذیب کو پنہاں رکھتے ہیں خدا ان پر لعنت کرے_
--------------------------------------------------
اخلاص:

147

موقف اختیار کرنا:
موقف اختیار کرنے مینتحیر 3
نفاق:
نفاق کے اثرات 3
ہدایت:
ہدایت سے محرومیت 8، 11 ;ہدایت سے محرومیت کے عوامل10; ہدایت کے اثرات 12

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً مُّبِيناً .144
ایمان والوخبردار مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا ولی اور سرپرست نہ بنا نا کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کے لئے اپنے خلاف صریحی دلیل و حجت قرار دے لو _
1_ کفار کے ساتھ دوستانہ روابط برقرار کرنا، ان سے محبت کی پینگیں بڑھانا اور ان کی سرپرستی قبول کرنا حرام ہے_
يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء
من دون المؤمنين
2_ کفار ; مومنین کی سرپرستی اور ان پر حق ولایت کی صلاحیت نہیں رکھتے_


يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء
3_ خداوند متعال پر ایمان; کفار کی دوستی اور سرپرستی قبول کرنے سے ہم آہنگ نہیں ہے_
يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين
4_ مؤمنین دوسرے مؤمنین کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے ذمہ دار ہیں_
يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين
5_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ ایمان کی بنیادوں پر استوار حکومت تشکیل دیں_
يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المؤمنين
اگر "ولي" کا معنی سرپرست ہو تو جملہ " لا تتخذوا ..." اس پر دلالت کرتا ہے کہ کفار کی ولایت قبول کرنا حرام ہے جبکہ " من دون المؤمنين" کا معنی یہ ہوگا کہ لازمی ہے کہ ایمان کی اساس پر حکومت تشکیل دی جائے اور اسے قبول کیا جائے_
6_ منافقین، کفار کے زمرے میں آتے ہیں_
ان المنافقين ... يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين
اس سے پہلے اور بعد میں آنے والی آیات جو منافقین کے بارے میں ہیں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتاہے کہ "الكافرين" سے مراد وہی منافقین ہی ہیں_
7_ منافقین کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنا اور ان کی ولایت و حکومت قبول کرنا حرام ہے_
ان المنافقين ... لا تتخذوا الكافرين اولياء
8_ مومنین کفار کی ولایت قبول کرکے اپنے خلاف خدا کیلئے واضح حجت مہیا کردیتے ہیں_
يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا ... اتريدون ان تجعلوا لله عليكم سلطاناً مبيناً
9_ کفار کی ولایت قبول کرنے اور ان سے دوستی برقرار کرنے والوں کو خدا نے ڈرایا اور خبردار کیا ہے_
لا تتخذوا الكافرين اولياء ... ا تريدون ان تجعلوا لله عليكم سلطاناً مبيناً
10_ کفار کی دوستی اور سرپرستی قبول کرنا خداوند عالم کے مقابلے میں محاذ آرائي کے مترادف ہے_
لا تتخذوا الكافرين اولياء ... اتريدون ان تجعلوا لله عليكم سلطانا مبيناً
11_ کفار سے دوستی اور ان کا تسلط قبول کرنے کا برا انجام عذاب خداوندی کی صورت میں سامنے آتاہے_


لا تتخذوا الكافرين اولياء ... ان تجعلوا لله عليكم سلطاناً مبينا
خدا کی واضح حجت اس بات کو بیان کرتی ہے کہ اس طرح کے افراد کو عذاب و عقاب سے دوچار کرنے کا مقتضی

موجود ہے_
12_ خداوندعالم کسی کو حجت اور برہان کے بغیر عذاب سے دوچار نہیں کریگا_
اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطاناً مبیناً
-------------------------------------------------
اتمام حجت: 12
احکام: 1، 7
اللہ تعالی:
اللہ تعالی سے دشمنی 10;اللہ تعالی کا خبردار کرنا 9; اللہ تعالی کی حجتیں 8;اللہ تعالی کی سزائیں 11، 12
ایمان:
اللہ تعالی پر ایمان 3;ایمان کے اثرات 3
جزا و سزا کا نظام: 12
حکومت:
اسلامی حکومت 5
سیاسی نظام: 1، 2، 3، 5، 9
عذاب:
بغیر بیان کے عذاب 12
کفار: 6
کفار سے دوستی 3، 9، 10;کفار سے دوستی کی حرمت 1;کفار کا تسلط قبول کرنا 11;کفار کی ولایت 2، 3، 8، 9کفار کی ولایت قبول کرنا 10;کفار کے ساتھ دوستی کی سزا 11;ولایت کفار کی حرمت 1
محرمات: 1، 7
معاشرتی نظام: 1، 4، 5، 9
منافقین: 6
حکومت منافقین کی حرمت 7;منافقین سے دوستی کی حرمت7;منافقین کا کفر 6;منافقین کی ولایت کی حرمت 7
مؤمنین:
مؤمنین اور کفار 8;مؤمنین پر ولایت 2;مومنین سے دوستی 4;مومنین کی ذمہ داری 4، 5





إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَن تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً .145

بيشك منافقين جہنم كے سب سے نچلے طبقہ ميں ہوں گے اور آپ ان كے لئے كوئي مددگار نہ پائيں گے _
1_ آتش جہنم کا سب سے نچلا اور پست ترین طبقہ منافقین کا ٹھکانہ ہوگا_
ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار
2_ کفار کی ولایت قبول کرنے کی صورت میں مؤمنین کا شمار بھی منافقین کی صفوں میں ہوگا_
لا تتخذوا الکافرین اولیاء ... ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار
بظاہر "ان المنافقین ..." کا جملہ "لا تتخذوا ..." کیلئے علت بیان کررہاہے_ بنابریں "المنافقین" سے مراد وہی لوگ ہونگے جو کفار کی ولایت قبول کریں_

3_ جہنم کے متعدد طبقات ہیں اور اس کا عذاب شدت و ضعف کے لحاظ سے مختلف مراتب کا حامل ہے_
ان المنافقين فى الدرك الاسفل من النار
4_ اخروی عذاب سے نجات کیلئے منافقین کے پاس
کوئي مددگار یا شفیع نہیں ہوگا_
ان المنافقين فى الدرك الاسفل من النار و لن تجد لهم نصيرا
5_ قیامت کے دن شفاعت کرنے والوں کی شفاعت اور مدد سے بہرہ مند ہونے کا امکان موجود ہے_
و لن تجد لهم نصيرا
"لھم"کو "نصيرا" پر مقدم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صرف منافقین کیلئے کوئي مددگار یا شفیع نہیں ہوگا_ جبکہ دوسروں کیلئے جہنم سے نجات کیلئے شفیع اور مددگار کی شفاعت اور مدد کا امکان موجود ہے_
------------------------------------------------
آخرت:
آخرت میں مدد کرنا 5

151
جہنم:
جہنم کا عذاب 3;جہنم کے درجات 1، 3
عذاب:
عذاب کے مراتب 3
قیامت:
قیامت میں شفاعت 4، 5
کفار:
کفار کی ولایت قبول کرنا 2
منافقین:
منافقین جہنم میں 1;منافقین کا اخروی عذاب 4;منافقین کا بغیر پناہ کے ہونا4
نفاق: نفاق کے عوامل 2

إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَاعْتَصَمُواْ بِاللّهِ وَأَخْلَصُواْ دِينَهُمْ لِلّهِ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْراً عَظِيماً .146
علاوہ ان لوگوں کے جو توبہ کرلیں او راپنی اصلاح کرلیں او رخدا سے وابستہ ہو جائیں او ردین کو خالص اللہ کے لئے اختیار کریں تو یہ صاحبان ایمان کے ساتھ ہوں گے او رعنقریب اللہ ان صاحبان ایمان کو اجر عظیم عطا کرے گا _
1_ توبہ، گذشتہ اعمال کی اصلاح ،اللہ تعالی سے تمسك اور خالصانہ اطاعت کی صورت میں منافقین کو جہنم کی آگ میں نہیں پھینکا جائے گا_
ان المنافقين ... الا الذين تابوا و اصلحوا و اعتصموا بالله و اخلصوا دينهم
2_ توبہ، گذشتہ اعمال کی اصلاح ، اللہ تعالی سے تمسك اور اس کی خالصانہ اطاعت کی صورت میں منافقین حقیقی مومنین کے زمرے میں آجاتے ہیں_
الا الذين تابوا ... فاولئك مع المومنين

152
3_ توبہ کا دروازہ اور واپسی کا راستہ سب لوگوں حتی منافقین کیلئے بھی کھلا ہے_
الا الذين تابوا و اصلحوا و اعتصموا بالله
4_ منافقین کی توبہ قبول کیے جانے اور اس کے ثمر آور ثابت ہونے کی شرط یہ ہے کہ گذشتہ اعمال کی اصلاح، ان کی تلافي، فرامین الہی کی پیروی اور ریاکاری سے اجتناب کیا جائے_
الا الذين تابوا و اصلحوا و اعتصموا بالله و اخلصوا دينهم لله

اگر "اصلحوا"، "اعتصموا" اور "اخلصوا" كے جملے منافقين كى توبہ كے قبول كيے جانے كى شرائط بيان كررہے ہوں تو پھر ان كى بيان كردہ صفات كو سامنے ركھتے ہوئے "اعتصموا" سے مراد احكام و فرامين خداوندى كى پيروى اور "اخلصوا" سے مراد اس رياكارى سے اجتناب كرناہے جسے منافقين كى خصوصيات ميں سے شمار كيا گيا ہے_

5_ گذشتہ اعمال كى اصلاح; توبہ اور ناروا اعمال پر پچھتاوے كے ساتھ مشروط ہے_ جبكہ خداوند عالم كى خالصانہ اطاعت اس كے ساتھ متمسك ہونے كى مرہون منت ہے_

الا الذين تابوا و اصلحوا و اعتصموا باللہ و اخلصوا دينهم

بظاہر " اصلحوا " ، " اعتصموا " اور "اخلصوا" كے جملے ايك دوسرے پر موقوف ہيں_ يعنى منافقت ترك كيے بغير اصلاح ممكن نہيں ہے اور اصلاح كے بغير اللہ تعالى سے متمسك ہونا ناممكن ہے جبكہ اللہ تعالى سے تمسك كے بغير رياكارى سے چھٹكارا پانا محال ہے_

6_ با ايمان معاشرہ حقيقى توبہ كرنے والوں كو قبول كرنے كا پابند ہے_

الا الذين تابوا و اصلحوا و ... فاولئك مع المؤمنين

جملہ "فاولئك مع المؤمنين" سے معلوم ہوتاہے كہ اسلامى معاشرے كو كھلے دل سے تائب منافقين كو قبول كرنا چاہيئے_ انہيں اسلامى معاشرے كے عضو كے طور پر قبول كيا جائے_

7_ توبہ، گناہ كے متناسب ہونى چاہيئے_

الا الذين تابوا واصلحوا ... و اخلصوا

گذشتہ آيات ميں بيان ہونے والى منافقين كى خصوصيات اور توبہ كے قبول كيئے جانے والى شرائط كے ساتھ ان كے تناسب كو مد نظر ركھنے سے معلوم ہوتاہے كہ ہر گناہ كيلئے ايك خاص توبہ ہے_

8_ منافقت سے دوري، گذشتہ اعمال كى تلافي، خدا وند عالم سے تمسك اور ريا كارى سے اجتناب حقيقى ايمان كے تحقق كى شرائط ہيں_



الا الذين تابوا و اصلحوا و اعتصموا باللہ ... فاولئك مع المؤمنين

9_ خداوند متعال نے مؤمنين كو بہت بڑے اجر سے بہرہ مند كرنے كا وعدہ كيا ہے_

و سوف يؤت اللہ المؤمنين اجراً عظيماً

10_ تائب منافقين خداوند عالم كى عظيم پاداش سے بہرہ مند ہوں گے_

فاولئك مع المؤمنين و سوف يؤت اللہ المؤمنين اجراً عظيماً

11_ اجر الہى كے مختلف مراتب ہيں_

سوف يؤت اللہ المؤمنين اجرا عظيماً

12_ لوگوں كو ايمان كى طرف راغب كرنے اور كفر و نفاق سے دور كرنے كيلئے قرآن كريم نے جن روشوں سے استفادہ كيا ہے ان ميں سے ايك اجر عظيم كا وعدہ كرنا اور دوزخ سے ڈراناہے_

ان المنفقين فى الدرك ... و سوف يؤت اللہ المومنين اجراً عظيماً

---------------------------------------------------

اصلاح:

اصلاح كا پيش خيمہ 5;اصلاح كے اثرات 1، 4

اطاعت:

خالص اطاعت 1، 2

اللہ تعالى:

اللہ تعالى كا وعدہ 9; اللہ تعالى كى اطاعت 2، 4، 5;اللہ تعالى كى پاداش 10، 11

ايمان:

ايمان كى ترغيب 12;ايمان كى شرائط 8

پاداش:

پاداش كے مراتب 9، 10، 11، 12;پاداش كا وعدہ 12

پشيماني:
پشیمانی کے موارد 5
تمسك:
اللہ تعالی سے تمسك 1، 2، 5، 8
توبہ:
توبہ کا قبول کیا جانا 3، 6;توبہ کی شرائط7;توبہ کی قبولیت کی شرائط 4;توبہ کے اثرات 1، 2، 5;گناہ سے توبہ 7
توبہ کرنے والے:
توبہ کرنے والوں کی پاداش 10
جہنم:
جہنم سے چھٹکارا 1

154
رياكاري:
ریاکاری سے اجتناب 4، 8
عمل:
ناپسندیدہ عمل 5
كفر:
کفر سے اجتناب12
گناہ:
گنا ہ کی اصلاح 8
معاشرہ:
دینی معاشرے کی ذمہ داری 6
منافقت:
منافقت سے اجتناب 8، 12
منافقين:
منافقین کی توبہ 1، 2، 3، 4، 10
مؤمنين:
مؤمنین کی پاداش 9;مؤمنین کی صفات 2
ہدايت:
ہدایت کی روش 12

مَّا يَفْعَلُ اللّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ وَكَانَ اللّهُ شَاكِراً عَلِيماً .147
خدا تم پرعذاب کرکے کیا کرے گا اگر تم اس کے شکر گذار اورصاحب ایمان بن جاؤ او روہ تو ہر ایك کے شکر یہ کا قبول کرنے والا اور ہر ایك کی نیت کا جاننے والا ہے _
1_ خداوندعالم کسی ضرورت کی بناپر بندوں کو عذاب سے دوچار نہیں کرتا_
ما يفعل الله بعذابكم
2_ خدا پر ایمان اور اس کی نعمات پر شکر کرنا انسان کیلئے دوزخ کے عذاب سے چھٹکارے کا سبب بنتاہے_
ما يفعل الله بعذابكم ان شكرتم و آمنتم

155
آیت 145 " فی الدرك الاسفل من النار" کے قرینہ کی بناپر عذاب سے مراد جہنم کی آگ ہے_

3_ منافقین خدا کی ناشکری اور اپنے کفر کی بدولت عذاب جہنم کے مستحق ہیں_
ان المنافقین فی الدرك الاسفل ... ما یفعل الله بعذابکم ان شکرتم و آمنتم
اگر یہ آیت شریفہ منافقین سے مخاطب ہو تو یہ ان کی ناشکری اور بے ایمانی پر دلالت کررہی ہے اور اسے دوزخ میں گرفتار ہونے کے اسباب میں سے قرار دیتی ہے_
4_ خدا کے بارے میں کفر اور اس کی نعمات کی ناشکری انسان کیلئے عذاب خداوندی سے دوچار ہونے کا موجب بنتی ہے_
ما یفعل الله بعذابکم ان شکرتم و آمنتم
5_ عذاب الہی انسان کے عقیدے اور عمل کا نتیجہ ہے_
ما یفعل الله بعذابکم ان شکرتم و آمنتم
جملہ "ما یفعل" اس بات پر دلالت کرتاہے کہ خداوندعالم اپنے بندوں کو عذاب نہیں دینا چاہتا اور جملہ "ان شکرتم ..." اس بات پر دلیل ہے کہ انسان کی ناسپاسی اور ایمان نہ لانا اس کیلئے عذاب کا سبب بنتاہے_
6_ شکر و سپاس کا جذبہ خدا پر ایمان لانے کا پیش خیمہ ہے_
ان شکرتم وآمنتم
"شکرتم" کو "امنتم " پر مقدم کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ شکر نعمت کا لازمہ منعم (خداوند عالم )کی معرفت ہے اور منعم کی معرفت کا نتیجہ اس پر ایمان لاناہے_
7_ انسان کیلئے بارگاہ خداوندی میں شکر و سپاس کا بہترین مصداق اس پر ایمان لانا ہے_
ان شکرتم و آمنتم
ممکن ہے "شکرتم" کے بعد "ء امنتم" کا جملہ شکر کی وضاحت اور اس کا واضح اور اہم ترین مصداق بیان کرتا ہو_
8_ خداوندعالم شاکر (سپاس گذار) اور علیم (بہت جاننے والا) ہے_
و کان الله شاکراً علیماً
9_ خداوند عالم کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے مؤمنین اس کی پاداش اور اجر سے بہرہ مند ہوتے ہیں_
ان شکرتم و آمنتم و کان الله شاکرا علیماً
الله تعالی کا شکر در اصل اس کا اپنے بندوں کیلئے اجر و ثواب ہے اور یہ اجر بندوں کی شکر گذاری اور ایمان کے بدلے میں ملتاہے_



10_ اجر الہی انسان کے اعمال کے ساتھ متناسب ہوتاہے_
ان شکرتم و آمنتم و کان الله شاکرا علیماً
خدا کی توصیف "شاکرا" کہہ کر کی گئي ہے جس کا معنی یہ کہ خداوند عالم اپنے بندوں کی شکر گذاری کے بدلے میں پاداش عطا کرتاہے اور اس سے معلوم ہوتاہے کہ خدا کی پاداش اور اس کا اجر انسان کے نیك کردار و گفتار کے ساتھ تناسب رکھتاہے_
11_ خداوند متعال حقیقی توبہ کرنے والوں، مومن شکر گذاروں اور ان کے ایمان و شکر کے مراتب سے مکمل طور پر آگاہ ہے_
ان شکرتم و آمنتم و کان الله شاکرا علیماً
جملہ "ان شکرتم و امنتم" اور "الذین تابوا" کے بعد خدا کی "علیم" سے توصیف کی گئي ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ علم کا متعلق وہی ایمان، شکر، بندوں کی توبہ اور اس کی مقدار و خصوصیات ہیں_
12_ خدا کا وسیع علم اور آگاہی اس بات کی ضامن ہے کہ وہ اپنے مومن اور شاکر بندوں کو اجر و پاداش عطا کرے_
ان شکرتم و امنتم و کان الله شاکراً علیماً
------------------------------------------------
اسماء و صفات:
شاکر 8;علیم 8
الله تعالی:

الله تعالی کا بے نیاز ہونا 1;اللہ تعالی کا عذاب 1، 5;اللہ تعالی کا علم 11، 12;اللہ تعالی کی پاداش 10; اللہ تعالی کی پاداش کے موجبات12;اللہ تعالی کے عذاب کے موجبات 4
ایمان:
ایمان کا پیش خیمہ 6;ایمان کا متعلق 2، 6، 7; ایمان کی حقیقت 7;ایمان کے اثرات2;ایمان کے مراتب 11;خدا پر ایمان 2، 6، 7
توبہ کرنے والے :
سچے توبہ کرنے والے 11
جزا و سزا کا نظام: 1، 10
شاکرین:
شاکرین کی پاداش 12
شکر:
اللہ تعالی کا شکر 7، 9;شکر کے اثرات 2، 6
عذاب:
اہل عذاب3;عذاب سے چھٹکارے کے اسباب 2
عقیدہ:
عقیدے کے اثرات 5

157
عمل:
عمل کی پاداش 10; عمل کے اثرات 5
کفر:
اللہ تعالی کے بارے مینکفر 3، 4; کفر کی سزا 3; کفر کے اثرات 4
کفران:
کفران نعمت کے اثرات 4;کفران کی سزا 3
منافقین:
منافقین کا کفر 3;منافقین کا کفران 3
مؤمنین:
شاکر مؤمنین 11;مؤمنین کا شکر 9;مؤمنین کی پاداش 9، 12

لاَّ يُحِبُّ اللّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلاَّ مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللّهُ سَمِيعاً عَلِيماً .148
اللہ مظلوم کے علاوہ کسی کی طرف سے بھی علی الاعلان برا کہنے کو پسند نہیں کرتا او راللہ ہر بات کا سننے والا او رتمام حالات کا جاننے والا ہے _
1_ خداوند عالم ایسی باتیں پسند نہیں کرتا اور ان پر راضی نہیں ہے کہ جن سے دوسروں کی برائیاں اور نقائص ظاہر اور فاش ہوتے ہوں_
لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم
مذکورہ بالا مطلب میں "من القول" کو "الجھر" کیلئے بیان لیاگیا ہے اور استثناء یعنی "الا من ظلم"کو مدنظر رکھنے سے معلوم ہوتاہے کہ اس سے مراد دوسروں کی برائیاں برملا بیان کرناہے_
2_ خداوندعالم اس چیز کو پسند نہیں کرتا اور اس پر راضی نہیں ہے کہ لوگ دوسروں کے بارے میں بدگوئي اور بدزبانی کریں_
لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر مبنی ہے کہ "من القول" "السوئ" کیلئے قید ہواور استثناء یعنی "الا من ظلم" کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتاہے کہ "سوء من القول" سے مراد ایسی

ناروا باتیں ہیں جو دوسروں کے بارے میں کہی جائیں_
3_ دوسروں کی ہتك حرمت اور ان کے عیوب و نقائص آشکار کرنا حرام اور خداوند عالم کی ناراضگی کا باعث بنتاہے_
لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم
خدا کی ناراضگي" لا یحب الله" نہی الہی اور وضع حرمت سے کنایہ ہے_ واضح رہے کہ سخن اور کلام اس مقام پر کسی خصوصیت کا حامل نہیں ہے بلکہ اس سے مراد دوسروں کے عیوب ظاہر کرنا ہے_ البتہ یہ عمل اکثر اوقات سخن و کلام کی صورت میں انجام پاتاہے_
4_ لوگوں کو دشنام دینا اوربرابھلا کہنا حرام ہے_
لا یحب الله الجهر بالسوء من القول
بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ "بالسوء من القول" سے مراد صرف دشنام طرازی اوربرابھلا کہناہے_
5_ مظلوم کیلئے ظالم کو دشنام دینا اور اس کے عیوب ظاہر کرنا جائز ہے_
لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم
6_ مظلوم کیلئے ظالم کی ہتك حرمت اور لوگوں پر اس کی ظالمانہ خصلتیں آشکار کرنا جائز ہے_
لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم
حکم اور موضوع کے درمیان تناسب اس بات کا تقاضاکرتاہے کہ یہ کہا جائے کہ ظالم کے عیوب ظاہر کرنے سے مراد ایسی بات کرنا ہے جس کے ذریعے مظلوم اپنے اوپر ہونے والے ظلم بیان کرسکے_ بنابریں مظلوم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ظالم کی وہ برائیاں بھی ظاہر کرے جن کا اس سے کوئي تعلق نہیں ہے_
7_ اسلام کا نظام حقوق و اخلاق مظلوموں اور ستم دیدہ لوگوں کا دفاع کرتا ہے_
لایحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم
اس آیت شریفہ میں دوسروں کی بدگوئي کی حرمت سے مظلوموں کو مستثني قرار دیتے ہوئے، اجازت دی گئي ہے کہ وہ اپنی صدائے مظلومیت کے ذریعے ظالموں کا ظلم آشکار کرسکیں_ اس سے واضح ہوجاتاہے کہ اسلام کا نظام حقوق ستم رسیدہ لوگوں کا دفاع کرتاہے_
8_تشہیراور آشکار و واضح طور پر بدگوئي کرنا ظلم اور ظالم کے خلاف مقابلے کیلئے جائز قرار دی گئي روشوں میں سے ایك ہے_
لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من


ظلم
9_ خداوند سمیع (بہت زیادہ سننے والا) اور علیم (بہت زیادہ جاننے والا) ہے_
و کان الله سمیعاً علیماً
10_ خداوندعالم ان تمام باتونکو سنتاہے جو لوگوں کی برائیوں اور عیوب و نقائص کو آشکار کریں اور ان کی ہتك حرمت کا باعث بنیں_
لا یحب الله الجهر بالسوء ... و کان الله سمیعاً علیماً
11_ خداوند متعال کامطلق علم ،حقوق اور اخلاق کے بارے میں اسلام کے قوانین وضع کیے جانے کا ضامن ہے_
لا یحب الله الجهر بالسوء ... و کان الله سمیعاً علیماً
12_ خداوند متعال نے لوگوں کے عیوب بیان کرنے والوناور ان کی ہتك حرمت کرنے والوں کو ڈرایا اور خبردار کیا ہے_
لا یحب الله الجهر بالسوء ... و کان الله سمیعا: علیما
اوامر و نواہی بیان کرنے کے بعد خدا وند متعال کی سمیع اور علیم کہہ کر توصیف کرنا عام طور پر سزا اور عذاب کی دھمکی کیلئے استعمال کیا جاتاہے_
13_ اسلام کے اخلاقی نظام اور حقوق کے نظام میں چولی دامن کا ساتھ ہے_
لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم و کان الله سمیعاً علیماً

14_ خداوند متعال ستمگروں اور ستم دیدہ لوگوں سے آگاہ ہے_ نیز اس چیز سے بھی آگاہ ہے کہ مظلوم لوگ انصاف چاہتے ہیں_
لا یحب اللہ ... الا من ظلم و کان اللہ سمیعاً علیماً
ممکن ہے علم کامتعلق اس آیت شریفہ میں بیان ہونے والے مطالب ہوں مثلاً ظالم، مظلوم، ہونے والے ظلم کی مقدار و ...
15_ اگر انسان خداوند عالم کے علم و آگاہی کو سامنے رکھے تو وہ ظالموں کی بدگوئي کے سلسلے میں الہی خصوصیات سے سوء استفادہ نہیں کریگا_
ممکن ہے جملہ "کان اللہ ..." مظلوموں کو خبردار کررہاہو کہ مبادا حکم الہی سے سوء استفادہ کرتے ہوئے ظالم کی بدگوئي اور غیبت میں حد سے تجاوز کر جائیں یا ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کو خبردار کررہاہو جو مظلوم نہیں ہیں لیکن اس بہانے سے کہ وہ مظلوم ہیں کسی بے گناہ کے خلاف باتیں کرنا شروع کردیں_
16_ بلائے ہوئے مہمان کی صحیح میزبانی نہ کرنا ظلم ہے


اور مہمان کیلئے اس کا تذکرہ دوسروں کے سامنے جائز ہے_
لا یحب اللہ الجهر بالسوء من القول الا من ظلم
امام صادق (ع) اس آیت شریفہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: من اضاف قوماً فاساء ضیافتهم فهو ممن ظلم فلا جناح علیهم فیما قالوا فیہ (1) یعنی اگر کوئي شخص بعض لوگوں کو مدعو کرے اور پھر اچھی طرح ان کی میزبانی نہ کرے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ظلم کرتے ہیں لہذا اگر مہمان اس کے بارے میں باتیں کریں تو اس میں کوئي حرج نہیں_
-------------------------------------------------

عيب فاش كرنا 10;عيب فاش كرنے كى حرمت 3
عيب فاش كرنا:
------

**1) تفسير عياشي، ج 1، ص 283، ح 296، تفسير برهان، ج 1، ص 425، ح1_**


جائز طور پر عيب فاش كرنا 5، 6;عيب فاش كرنے كى مذمت 1
عيب فاش كرنے والے لوگ:
عيب فاش كرنے والوں كو خبردار كرنا12; عيب فاش كرنے والوں كو دھمكى 12
غيبت:
جائز غيبت 8، 16
فحشاء:
فحشاء پھيلانے كى مذمت 1
محرمات: 3، 4
مظلوم:
مظلوم كا مدد طلب كرنا 14;مظلوم كى حمايت 7 ; مظلوم كے حقوق 5، 6
مقدسات:
مقدسات سے غلط استفادہ 15
مہمان:
مہمان كى ميزباني16

إِن تُبْدُواْ خَيْراً أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُواْ عَن سُوَءٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ عَفُوّاً قَدِيراً .149
تم كسى خير كا اظہار كرو يا اسے مخفى ركھو يا كسى برائي سے درگذر كرو تو اللہ گناہوں كا معاف كرنے والا او رصاحب اختيار ہے _
1_ نيك اعمال انجام دينا خواہ خلوت ميں ہو يا جلوت ميں، خدا كو پسند اور وہ اس پر راضى ہے_
ان تبدوا خيراً او تخفوہ ... فان اللہ كان عفواً قديراً
2_ انجام ديئے گئے نيك اعمال كا اظہار اور انہيں عياں كرنا جائز ہے_
ان تبدوا خيرا او تخفوہ ... فان اللہ كان عفواً قديراً
ممكن ہے مذكورہ بالا مطلب ميں ابداء اور اخفاء كا متعلق وہ نيك عمل ہو جو پہلے انجام پا چكاہے لہذا ابداء خير كا معنى نيكى كا اظہار كرنا ہوگا_
3_ خداوند متعال نے مؤمنين كو نيك اعمال انجام دينے كى ترغيب دلائي ہے_


ان تبدوا ... فان اللہ كان عفوا قديرا
4_ خداوند عالم نے مؤمنين كو اپنے ساتھ برا سلوك كرنے والوں سے درگذر كرنے كى ترغيب دلائي ہے_
ان تبدوا ... او تعفوا عن سوء فان اللہ كان عفوا قديرا
5_ انسان كيلئے دوسروں كى برائياں عياں و فاش كرنا جائز نہيں ہے_ ليكن اسے ان كى خوبيوں كو ظاہر كرنے يا مخفى ركھنے كا اختيار حاصل ہے_
لا يحب اللہ الجھر بالسوء ... ان تبدوا خيراً او تخفوہ
دوسروں كے عيوب و نقائص كو فاش كرنے كى حرمت كے بارے ميں آنے والى گذشتہ آيت شريفہ كو مد نظر ركھتے ہوئے

يہ كہا جاسكتاہے كہ يہ آيت شريفہ بھى دوسروں كے نيك اعمال ظاہر كرنے يا مخفى ركھنے كے بارے ميں ہے_ البتہ اس صورت ميں "فلا جناح عليكم" كى طرح كا جملہ جواب شرط كے طور پر محذوف ہوگا_
6_ خداوند متعال بہت زيادہ بخشنے والا اور توانا ہے_
فان الله كان عفواً قديراً
7_ خداوندمتعال عفو سے كا م ليتاہے، در حاليكہ وہ انتقام لينے اور سزا دينے كى قدرت ركھتاہے_
فان الله كان عفوا قديرا
8_ خلوت و جلوت ميں لوگوں سے نيكى اور ان كى برائيوں سے چشم پوشى اور درگذر كرنا عفو و بخشش الہى كا موجب بنتاہے_
ان تبدوا خيراً او تخفوه او تعفوا عن سوء فان الله كان عفواً قديراً
"او تعفوا عن سوئ" كا معنى دوسروں كى غلطيوں سے درگذر كرنا ہے اور اسے قرينہ بناتے ہوئے كہا جاسكتاہے كہ كلمہ "خير" كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك لوگوں كے ساتھ احسان اور نيكى كرناہے_
9_ انتقام كى قدرت كے باوجود كسى كو معاف كردينا اخلاق الہى سے متصف ہونے كى دليل ہے_
او تعفوا عن سوء فان الله كان عفواً قديراً
مذكورہ بالا مطلب اس بات پر مبنى ہے كہ جملہ "فان الله ..." جواب شرط كا جانشين ہو اور كلام كو يوں فرض كريں كہ "ان تعفوا عن سوء فقد تخلقتم باخلاق الله ان الله كان عفوا قديرا" يعنى اگر دوسروں كى خطاؤں سے چشم پوشى كرو تو خدا كى صفات ميں سے ايك صفت سے متصف ہوئے ہو اور وہ يہ ہے كہ انتقام كى قدرت كے باوجود معاف كرديا جائے_
10_ خداوند متعال نے مظلوموں كيلئے انتقام كا حق محفوظ


قرار ديتے ہوئے انہيں عفو و درگذر كى تشويق كى ہے_
لا يحب الله الجهر بالسوء ... او تعفوا عن سوء فان الله كان عفواً قديراً
ممكن ہے جملہ "ان تبدوا ... او تعفوا" "الا من ظلم"كى تكميل اور توضيح ہو يعنى در عين حال كہ مظلوم كيلئے ظالم كى حقيقت و ماہيت آشكار كرنا جائز ہے ليكن بہتر يہ ہے كہ اس كى آبرو محفوظ ركھى جائے_
11_ اسلام كا اخلاقى نظام اس كے حقوق كے نظام كى تكميل كرتاہے_
ان تبدوا خيراً او تخفوه او تعفوا عن سوء فان الله كان عفواً قديراً
گذشتہ آيت نظام حقوق كى وضاحت كررہى ہے كہ ظالم كے خلاف كاروائي مظلوم كا حق ہے جبكہ يہ آيت شريفہ عفو و درگذر كو خدا كا پسنديدہ اخلاق كہہ كر اسے انتقام سے بہتر قرار ديتى ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے كہ اسلام كا اخلاقى نظام اس كے حقوق كے نظام كى تكميل كرتاہے_
12_ الله تعالى كى پاداش انسان كے عمل كے متناسب ہوتى ہے_
او تعفو عن سوء فان الله كان عفواً قديراً
خداوند متعال نے اپنے عفو و درگذر كو ان لوگوں كى پاداش قرار ديا ہے جو خود عفو و درگذر سے كام ليتے ہيں_
-------------------------------------------------

قدرت 6، 7;اللہ تعالی کے عفو و درگذر کے موجبات 8
انتقام:
انتقام سے چشم پوشی کرنا 7، 9، 10
برا سلوك:
برے سلوك کو فاش کرنا5
برائي:
برائي سے درگذر کرنا 4، 8
تظاہر :
جائز تظاہر 2

164
جزا و سزا کا نظام: 12
حقوقی نظام: 11
دینی تعلیمات کا نظام: 11
سزا:
سزا معاف کرنا 7
عفو و درگذر:
عفو و درگذر کی تشویق 4، 10;عفو و درگذر کے اثرات 8;قابل قدر عفو و درگذر 9
عمل:
عمل کی پاداش 12
فاش کرنا:
جائز طور پر عیوب فاش کرنا 5
مظلوم:
مظلوم کی تشویق10
مؤمنین:
مؤمنین کی تشویق 3، 4
نیکي:
نیکی کا اظہار 2;نیکی کی اہمیت 1، 3;نیکی کی تشویق 3; نیکی کے اثرات 8

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُواْ بَيْنَ اللّهِ وَرُسُلِهِ وَيقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُواْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاً .150
بیشك جو لوگ اللہ او ررسول کا انکار کرتے ہیں او رخدا او ررسول کے درمیان تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائیں گے او ربعض کا انکار کریں گے او رچاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے درمیان سے کوئي نیاراستہ نکال لیں _
1_ بعض انبیاء کا انکار در حقیقت خداوند متعال اور تمام
انبیاء (ع) کا انکار ہے_

165
ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ ... و یقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض
دونوں جگہوں پر کلمہ"بعض" کا مضاف الیہ "رسل" ہے، یعنی بعض انبیاء (ع) پر ایمان جبکہ بعض دیگر کا انکار کرتے ہیں: نیز جملہ "یقولون ..." در حقیقت "یکفرون باللہ و رسلہ" کی تفسیر ہے_
2_ بعض احکام دین کو قبول جبکہ بعض دیگر کا انکار کرنا در اصل خدا، رسول (ص) اور تمام دین کے انکار اورکفر کے

مترادف ہے_
ان الذين يكفرون باللہ و رسلہ و يريدون ان يفرقوا ... اولئك ہم الكافرين
كلمہ رسول كو سامنے ركھتے ہوئے كہا جا سكتاہے كہ يہ آيت شريفہ احكام اور رسالت دين پر اعتقاد ميں تبعيض و تفريق كو بھی شامل ہے: يعنی جس طرح بعض انبياء (ع) كا انكار تمام انبياء (ع) كے انكار كے مترادف ہے_ اسی طرح بعض تعليمات انبياء (ع) كا انكار بھی تمام دين كے انكار كی مانند ہے_
3_ ايمان كے ثابت ہونے كی شرط يہ ہے كہ اللہ تعالی، تمام انبياء (ع) اور ان كی رسالت پر عقيدہ ركھا جائے_
ان الذين يكفرون باللہ و رسلہ و يريدون ان يفرقوا ... اولئك هم الكافرين
4_ خداوند عالم پر ايمان اور انبيائے خداوند عالم كی رسالت پر ايمان ميں تلازم موجود ہے_
و يريدون ان يفرقوا بين اللہ و رسولہ ... و يريدون ان يتخذوا بين ذلك سبيلا
5_ اہل كتاب ،پيغمبر اسلام (ص) كی رسالت كا انكار كركے در حقيقت خداوند عالم اور اپنے پيغمبر(ص) سميت تمام انبياء (ع) كا انكار اور كفر كرتے ہيں_
ان الذين يكفرون ... و يقولون نؤمن ببعض و نكفر ببعض ... اولئك هم الكافرين
مفسرين كا كہنا ہے اور بعد والی آيات بھی اسی بات پر دلالت كرتی ہيں كہ "الذين يكفرون ..." سے مراد اہل كتاب ہيں_
--------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كی نبوت كو جھٹلانا 5
اہل كتاب:
اہل كتاب كا كفر 5
ايمان:
انبياء (ع) پر ايمان 3; ايمان كا متعلق 3، 4; ايمان كی شرائط 3;خداوند متعال پرايمان 3، 4; نبوت پر ايمان 3، 4
دين:
دين كی بعض جزئيات كو جھٹلانا 2;دين كی بعض جزئيات كو قبول كرنا 2
كفر:
آنحضرت(ص) كے بارے ميں كفر 5;اللہ تعالی كے بارے ميں كفر 1، 2، 5;انبياء (ع) كے بارے ميں كفر 1، 2، 5; كفر كے موارد 1، 2،5



أُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقّاً وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِيناً .151

تو در حقيقت يہی لوگ كافر ہيں او رہم نے كافروں كے لئے بڑا رسواكن عذاب مہيا كرركھا ہے _
1_ انبياء (ع) ميں سے كسی ايك كا انكار كركے خدا پر ايمان لانا، جھوٹا ايمان اور يقينی كفر ہے_
و يريدون ان يفرقوا بين اللہ و رسلہ ... اولئك هم الكافرون حقاً
2_ بعض انبياء (ع) كا انكار اور بعض پر ايمان لانا قطعی اور عميق كفر ہے_
يقولون نؤمن ببعض و نكفر ببعض ... اولئك هم الكافرون حقاً
اس آيت ميں كلمہ "حقا" باطل كے مقابلے ميں نہيں بلكہ اس كا معنی يہ ہے كہ كفر عميق، گہرا اور يقينی طور پر ثابت ہوگا_
3_ رسوا كردينے والاالہی عذاب ،خداوند متعال اور اس كے انبياء (ع) كا انكار كرنے والوں كے انتظار ميں ہے_
و اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً
4_ جہنم اور عذاب خداوندی ابھی سے كفار كيلئے آمادہ
اور فراہم كيا گيا ہے_
و اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً
اگر "عذاباً مهيناً" سے مراد دوزخ كا عذاب ہو تو پھر فعل ماضی "اعتدنا" كا معنی يہ ہوگا كہ ابھی سے دوزخ موجود ہے_

5_ انبیاء (ع) خدا كا انكار حتی ان میں سے بعض كا انكار بھی ذلیل و رسوا كردینے والے عذاب میں مبتلا ہونے كا باعث بنتاہے_
يقولون نؤمن ببعض و نكفر ببعض ... اعتدنا للكافرين عذابا مهيناً
6_ پیغمبر اسلام(ص) یا كسی بھی پیغمبر خدا كے انكار كی صورت میں اہل كتاب ذلیل و رسوا كر دینے والے عذاب میں مبتلا كیے جائیں گے_
اولئك هم الكافرون حقاً و اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً
مفسرین كے بقول "للكافرين" كے مورد نظر


مصداق یہود و نصاري ہیں_
7_ عذاب خداوندی گوناگوں اقسام اور مختلف اثرات و نتائج كا حامل ہے_
و اعتدنا للكافرين عذاباً مهينا
عذاب خداوندی كو ذلیل و رسوا كردینے والا قرار دینا اس بات كی علامت ہے كہ یا عذاب الہی كی متعدد اقسام ہیں یا اس كی ایك ہی قسم ہے لیكن اس كے اثرات مختلف ہیں_
8_ بعض انبیائے خدا (ع) كے انكار اور بعض پر ایمان لانے كی بنیاد غرور اور خود محوری ہے_
و اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً
چونكہ عذاب الہی انسان كے گناہ كے متناسب ہوتاہے" جزائً وفاقاً"،بنابریں منكرین رسالت كا ذلیل و رسوا كردینے والے عذاب میں مبتلا ہونا اس بات كی علامت ہے كہ وہ غرور و تكبر اور خود خواہی جیسی ذہنیت كے مالك ہیں اور یہ چیز ان كے كفر اختیار كرنے كا باعث بنی ہے_
--------------------------------------------------

کفر :
انبیاء (ع) کے بارے میں کفر 3;خداوند عالم کے بارے میں کفر 3;کفر کے موارد 1، 2



وَالَّذِينَ آمَنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُواْ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُوْلَـئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللّهُ غَفُوراً رَّحِيماً .152

او رجو لوگ اللہ او ررسول پر ایمان لے آئے او ررسولوں کے درمیان تفرقہ نہیں پیدا کیا خدا عنقریب انہیں ان کا اجر عطا کر ے گا او روہ بہت زیادہ بخشنے والا او رمہربانی کرنے والاہے_
1_ انبیاء (ع) اور ادیان الہی ایك بہم پیوستہ مجموعہ ہے_
والذین امنوا باللہ و رسلہ و لم یفرقوا بین احد منہم
2_ خداوند متعال نے تمام انبیاء (ع) پر ایمان لانے اور مذہبی اختلافات کے اسباب دور کرنے کی دعوت دی اور اس پر تاکید کی ہے_
والذین آمنوا باللہ و رسلہ و لم یفرقوا بین احد منہم
3_ خداوند عالم پر ایمان اور تمام انبیاء (ع) پر اعتقاد کے درمیان تلازم پایا جاتاہے_
والذین آمنوا باللہ و رسلہ و لم یفرقوا بین احد منہم
4_ جو لوگ تمام انبیاء (ع) پر ایمان رکھتے ہیں وہ بلند و بالا مقام، عزت اور مرتبے سے بہرہ مند ہوں گے_
والذین آمنوا باللہ و رسلہ و لم یفرقوا بین احد منہم اولئك
کلمہ "اولئك" کے ذریعے مومنین کی طرف اشارہ ان کے بلند و بالا مقام کی دلیل ہے_
5_ خداوند متعال اور تمام انبیاء (ع) پر ایمان لانے والوں کو بہت زیادہ الہی اجر و پاداش کا وعدہ _
والذین امنوا باللہ و رسلہ ... اولئك سوف یؤتیہم اجورهم
6_ خداوندعالم غفور (بہت زیادہ بخشنے والا) اور رحیم (بہت زیادہ مہربان) ہے_


و کان اللہ غفوراً رحیماً
7_ خداوند عالم اور تمام انبیاء (ع) پر عقیدہ، الہی مغفرت و رحمت کے حصول کا موجب بنتاہے_
والذین امنوا باللہ و رسلہ ... و کان اللہ غفوراً رحیماً
8_ خداوند عالم کا اپنے بندوں کو پاداش دینا اس کی مغفرت و رحمت کا ایك جلوہ ہے_
اولئك سوف یؤتیہم اجورهم و کان اللہ غفوراً رحیماً
9_ خداوند عالم کا اپنے بندوں کو بخشش دینا اس کی رحمت کی تجلی ہے_
والذین امنوا باللہ و رسلہ ... و کان اللہ غفوراً رحیماً
ممکن ہے "رحیماً" کی صفت مغفرت الہی کے سرچشمہ کی طرف اشارہ ہو_
------------------------------------------------
اختلاف:
دینی اختلاف کا حل 2
ادیان:
ادیان میں ہم آہنگی 1
اسماء و صفات:
رحیم 6;غفور 6
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا وعدہ5;اللہ تعالی کی رحمت کے موجبات7;اللہ تعالی کی رحمت 8، 9; اللہ تعالی کی مغفرت 8، 9;اللہ تعالی کی پاداش 5، 8; اللہ تعالی کی دعوت 2;

انبياء (ع) :
انبياء (ع) ميں ہم آہنگی 1
ايمان:
انبياء (ع) پر ايمان 2، 3، 4، 5، 7;ايمان کا متعلق 2، 3، 4، 5، 7;ايمان کے اثرات 2، 4، 7;خداوند عالم پر ايمان 3، 5، 7
بخشش:
بخشش کے اسباب 7
مؤمنين:
مؤمنين کی بخشش 9;مؤمنين کی پاداش 5;مومنين کی عزت 4;مؤمنين کے مقامات 4



يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَاباً مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُواْ مُوسَى أَكْبَرَ مِن ذَلِكَ فَقَالُواْ أَرِنَا اللّهِ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُواْ الْعِجْلَ مِن بَعْدِ مَا جَاءتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَن ذَلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَى سُلْطَاناً مُّبِيناً .153

پيغمبر يہ اہل كتاب آپ سے مطالبہ كرتے ہيں كہ ان پر آسمان سے كوئي كتاب نازل كر ديجئے تو انھوں نے موسي سے اس سے زيادہ سنگين سوال كيا تھا جب ان سے يہ كہا كہ ہميں اللہ كو على الاعلان دكھلاديجئے تو ان كے ظلم كى بنا پر انہيں ايك بجلى نے اپنى گرفت ميں لے ليا پھر انہوننے ہمارى نشانيوں كے آجانے كے باوجود گو سالہ بنا ليا تو ہم نے اس سے بھى در گذر كيا اور موسي كو كھلى ہوئي دليل عطا كردي_
1_ اہل كتاب پيغمبراكرم(ص) سے فضول اور بے جا آرزو ركھتے تھے كہ آسمان سے ان پر كوئي كتاب يا لكھى ہوئي چيز نازل ہو_
يسئلك اهل الكتاب ان تنزل عليهم كتاباً من السماء
2_ يہود ،حضرت موسي (ع) سے خدا كو آشكار طور پر ديكھنے كا بے جا مطالبہ كرتے تھے_
فقد سالوا موسى اكبر من ذلك فقالوا ارنا الله جهرة
3_آنحضرت(ص) اور حضرت موسي (ع) سے اہل كتاب كے بے جا مطالبات كى جڑ اور اصل وجہ عناد، ہٹ دھرمى اور بہانہ تراشى تھي_
فقد سالوا موسي اكبر من ذلك ... فاخذتهم الصاعقة بظلمهم


اہل كتاب كے مطالبات كے متعلق آيت شريفہ كا مذمت آميز لب و لہجہ اس بات كى دليل ہے كہ وہ حق كے متلاشى ہونے كى بنا پر نہيں بلكہ بہانہ تراشي، عناد و دشمنى كى وجہ سے اس طرح كے مطالبات پيش كرتے تھے_
4_ انبياء (ع) كى دعوت كے مقابلے ميں اہل كتاب كا شيوہ يہ تھا كہ بے جا قسم كے معجزات دكھانے كا مطالبہ كرتے تھے_
يسئلك اہل الكتاب ... فقد سالوا موسي اكبر من ذلك
5_يہود كى طرف سے خدا كو ديكھنے كا مطالبہ ايك ظالمانہ مطالبہ تھا اور اسى وجہ سے ان پر بجلى گرى اور وہ عذاب ميں مبتلا ہوئے_
فقالوا ارنا الله جهرة فاخذتهم الصاعقة بظلمهم
6_ بنى اسرائيل خدا كو واضح طور پر ديكھنے كا مطالبہ كرنے كى وجہ سے آسمانى بجلى كے ذريعے ہلاك ہوئے_
فاخذتهم الصاعقة بظلمهم

7_ بعض گناہ دنیوی عذاب کا باعث بنتے ہیں_
فقالوا ارنا الله جهرة فاخذتهم الصاعقة
8_ اہل کتاب خصوصاً یہود ;ظاہر بین اور مادی سوچ رکھنے والے لوگ تھے_
يسئلك اهل الكتاب ان تنزل عليهم كتاباً من السماء ... فقالوا ارنا الله
9_ یہودیوں کا آنحضرت(ص) سے اپنے اوپر آسمانی کتاب کے نزول کے مطالبے سے زیادہ بے جا مطالبہ وہ تھا جو انہوں نے حضرت موسي (ع) سے خدا کو دیکھنے کے بارے میں کیا_
يسئلك اہل الكتاب ... فقد سالوا موسي اكبر من ذلك
10_ ظلم، دنیا میں عذاب خداوندی سے دوچار ہونے کا باعث بنتاہے_
فاخذتهم الصاعقة بظلمهم
11_ خدا وند عالم کے بارے میں مادی سوچ اور انبیاء (ع) کے سامنے بہانہ تراشی ظلم کے واضح مصادیق میں سے ہے اور عذاب الہی میں مبتلا ہونے کا باعث بنتاہے_
يسئلك اهل الكتاب ... فاخذتهم الصاعقة بظلمهم
12_ خدا وند متعال کو ظاہری حواس کے ذریعے دیکھنا ناممکن اور بے جا توقع ہے_
فقالوا ارنا الله جهرة فاخذتهم الصاعقة بظلمهم

172

13_ گذشتہ لوگوں کے انجام سے نصیحت لینا اور عبرت حاصل کرنا لازمی ہے_
يسئلك اهل الكتاب ... فاخذتهم الصاعقة بظلمهم
14_ طبیعی عوامل خداوند عالم کے تحت قدرت اور اسی کے فرمان کے تابع ہیں_
فاخذتهم الصاعقة بظلمهم
15_ توحید اور خداپرستی کے لزوم پر موجود روشن اور واضح دلائل کے مشاہدہ کے باوجود یہودیوں نے کفر اختیار کیا اور بچھڑے کی پرستش شروع کردي_
ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاء تهم البينات
16_ جانتے بوجھتے ہوئے گناہ کا ارتکاب اور انحراف کا شکار ہونا بہت زیادہ رذالت اور پلیدی کی علامت ہے_
ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاء تهم البينات
"من بعد ..." کی قید اس بات کی علامت ہے کہ اہل کتاب کے اعمال کی مذمت کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب کچھ جاننے کے باوجود اور اتمام حجت کے بعد مرتد ہوئے اور کفر اختیار کرلیا_
17_ بنی اسرائیل پر آسمانی بجلی کا گرنا ان کیلئے خدا کی واضح نشانیوں میں سے تھا_
فاخذتهم الصاعقة بظلمهم ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاء تهم البينات
18_ عہد موسي (ع) کے یہودی بچھڑے کی پوجا کرکے مرتد ہوگئے لیکن خدا وندعالم نے انہیں معاف کردیا_
ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاء تهم البينات فعفونا عن ذلك
19_ حضرت موسي (ع) کو خداوند عالم کی جانب سے واضح دلائل اور روشن براہین عطا کیے گئے تھے_
و اتينا موسي سلطانا مبينا
20_ حضرت موسي ایفائے رسالت اور لوگوں پر اتمام حجت کی بہت زیادہ قدرت اور بے پناہ صلاحیت کے مالك تھے_
و اتينا موسي سلطانا مبينا
21_ خداوند متعال نے اہل کتاب کی بہانہ تراشیوں اور اوٹ پٹانگ باتوں کے مقابلے میں پیغمبر اسلام(ص) کو دلاسہ دیا اور ان کی حمایت کی ہے_
يسئلك اهل الكتاب ان تنزل عليهم ... و اتينا موسي سلطاناً مبينا
پیغمبر اسلام (ص) کے سامنے، بہانے تراشنے والے یہودیوں کو عذاب میں مبتلا کرنے کے ذکر کا مقصد آنحضرت(ص) کو دلاسہ دینا اور آپ (ص) کی حمایت کا وعدہ کرنا ہے_
--------------------------------------------------
آسمانی بجلي:

گذشتہ لوگ:
گذشتہ لوگوں سے عبرت 13
گناہ:
جانتے بوجھتے ہوئے گناہ 16;گناہ کی مذمت 16;
گناہ کے اثرات 7
معجزہ:
معجزہ کا مطالبہ 4
یہود:
حضرت موسي (ع) کے زمانے کے یہود 18;یہود اورآنحضرت(ص) 9; یہود اور حضرت موسي (ع) 2، 9; یہودکا ارتداد 18;یہود کا بچھڑے کی پوجا کرنا 15، 18; یہود کاکفر 15;یہودکو معاف کرنا18;یہود کی سزا 17; یہود کی ظاہر بینی 8; یہودکے مطالبات 2، 5، 9

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُواْ الْبَابَ سُجَّداً وَقُلْنَا لَهُمْ لاَ تَعْدُواْ فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقاً غَلِيظاً .154
اور ہم نے ان کے عہد کی خلاف ورزی کی بنا پر ان کے سروں پر کوہ طور کو بلند کردیا اور ان سے کہا کہ دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ان سے کہا کہ خبردار ہفتہ کے دن کے معاملہ میں زیادتی نہ کرنا اور ان سے بڑا سخت عہد لے لیا_
1_ خداوند متعال نے دھمکانے کی غرض سے یہود کے سروں پر کوہ طور بلند کرکے ان سے عہد و پیمان لیا_
و رفعنا فوقهم الطور بميثاقهم
"طور" ايك خاص پہاڑ كا نام ہے _البتہ بعض كے نزديك ہر پہاڑ كو طور كہا جاتاہے (مفردات)، "بميثاقهم" ميں باء سببيت كيلئے


ہے اور بديہی ہے كہ خود ميثاق اس چيز كی دليل اور سبب نہيں بن سكتا كہ خدا نے ان كے سروں پر كوہ طور بلند كيا لہذا يہ كہا جا سكتاہے كہ كوہ طور بلند كرنے كی علت ان سے ميثاق كالیا جاناتھا_
2_ یہودی انتہائي سرکش لوگ تھے جو ڈرائے دھمکائے بغیر حق کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے تھے_
و رفعنا فوقهم الطور بميثاقهم
3_ یہود کی جانب سے میثاق توڑا جانا اس چیز کا سبب بنا کہ خدا وند عالم ان پر غضبناك ہو اور کوہ طور کو ان کے سروں پر بلند کرے_
و رفعنا فوقهم الطور بميثاقهم
مذكورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے كہ جب عہد و پيمان كا توڑنا اور دوبارہ ايسا كرنے كا ارادہ ركھنا كوہ طوركے بلند كيے جانے كی علت ہو لہذا "و رفعنا ..." كا معنی يہ ہوگا كہ چونكہ انہوں نے پيمان الہی كو توڑا اور دوبارہ عہد شكنی كا ارادہ ركھتے تھے لہذا ہم نے انہيں ڈرانے دھمكانے كی غرض سے كوہ طور كو ان كے سروں پر بلند اور مسلط كرديا_
4_ کوہ طور کو یہودیوں کے سروں پر مسلط اور بلند کرنا حضرت موسي (ع) کے معجزات میں سے ایك معجزہ تھا_
و اتينا موسی سلطاناً مبيناً_و رفعنا فوقهم الطور
كوہ طور كا بلند كيا جانا جملہ "و آتينا موسی سلطاناً مبيناً" كے مصداق كابيان ہوسكتاہے_
5_ خدا سے عہد باندھنا اور اس پر پابند رہنا بارگاہ خداوندی میں خاص اہمیت کا حامل ہے_
و رفعنا فوقهم الطور بميثاقهم
بنی اسرائيل كی جانب سے دوبارہ عہد شكنی كا ارادہ ركھنے يا ان سے عہد و پيمان لينے كی غرض سے انہيں ڈرانا دھمكانا اس ميثاق اور خدا سے كيے گئے وعدوں كو نبھانے كی خاص اہميت پر دلالت كرتاہے_
6_ عہد حضرت موسي (ع) کے یہودی خضوع و خشوع کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہونے پر مامور تھے_
و قلنا لهم ادخلوا الباب سجداً
بعض مفسرين كے بقول "الباب" سے مراد شہر بيت المقدس كا دروازہ ہے اور "سجدا" ساجد كی جمع ہے جبكہ سجدہ سے

مراد اس کا لغوی معنی "خضوع "ہوسکتاہے_
7_ خداوند متعال نے عہد حضرت موسي (ع) کے يہوديوں کو بيت المقدس ميں داخل ہوتے وقت بارگاہ خداوندی ميں سجدے کا حکم ديا تھا_

176
و قلنا لهم ادخلوا الباب سجدا
8_ خداوند عالم کے نزديك بيت المقدس کا احترام اور عظمت بہت زيادہ ہے_
و قلنا لهم ادخلوا الباب سجداً
بيت المقدس ميں داخل ہوتے وقت خضوع اور سجدے کا حکم، خدا وند عالم کے ہاں اس کی حرمت و عظمت پر دلالت کرتاہے_
9_ خداوند متعال نے ہفتے کے دن کو يہوديوں کيلئے رسمی چھٹی کے طور پر اعلان کيا_
و قلنا لهم لا تعدوا فی السبت
چونکہ صرف ہفتے کے دن ہی تجاوزسے منع کيا گيا ہے اور "سبت" کا لغوی معنی چھٹی اور کام سے ہاتھ اٹھا لينا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ ہفتے کے دن تجاوز سے مراد يہ ہے کہ چھٹی کی مراعات نہ کرنا: بنابريں جملہ "لا تعدوا فی السبت"سے پتہ چلتاہے کہ ہفتے کے دن چھٹی کرنا بنی اسرائيل کيلئے خدا کی جانب سے باقاعدہ حکم تھا_
10_ يہوديوں کيلئے ہفتے کے دن ماہی گيری حرام تھی اور خداوند عالم کی جانب سے اس حکم کی مخالفت سے منع کيا گيا تھا_
و قلنا لهم لا تعدوا فی السبت
"لا تعدوا" کا "فی السبت" کے ساتھ مقيد ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ہفتے کادن يہوديوں کيلئے خاص حکم کا حامل تھا_ دوسری آيات کو سامنے رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ اس خاص حکم سے مراد ماہی گيری کی حرمت کا حکم ہے_
11_ خداوند متعال نے يہوديوں سے اپنے فرامين کے اجرائ، احکام کے نفاذ اور اپنی حدود کی مراعات کرنے کا ٹھوس عہد و پيمان ليا تھا_
و قلنا لهم ... و اخذنا منهم ميثاقاً غليظاً
12_ خداوند متعال نے يہوديوں سے جو پيمان لئے ان ميں سے ايك يہ تھا کہ وہ خضوع و خشوع کے ساتھ بيت المقدس ميں داخل ہونگے اور ہفتے کی چھٹی کے قانون کی پاسداری کريں گے_
و قلنا لهم ادخلوا ... و اخذنا منهم ميثاقاً غليظاً
13_ يہود ميں وعدہ خلافی اور پيمان شکنی کے جرثومے پائے جاتے تھے_
و اخذنا منهم ميثاقاً غليظاً

177
------------------------------------------------
احکام: 10
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا عہد و پيمان 5;اللہ تعالی کا غضب 3;اللہ تعالی کا يہوديوں کے ساتھ عہد و پيمان 1، 11، 12 ;اللہ تعالی کی دھمکی 1;اللہ تعالی کے اوامر 7، 11; اللہ تعالی کے نواہي10
بيت المقدس:
بيت المقدس کی عظمت و حرمت 8;بيت المقدس ميں داخل ہونا 7، 12;بيت المقدس ميں داخل ہونے کے آداب 6
تہديد:
تہديد کے اثرات 2
حضرت موسي (ع) :
حضرت موسي (ع) کا معجزہ 4
سجدہ:

خدا کو سجدہ کرنا7
شکار:
حرام شکار 10;مچھلی کا شکار 10
عہد:
ایفائے عہد 5;عہد شکنی کا پیش خیمہ 13;عہد شکنی کے اثرات 3
مقدس مقامات: 8
ہفتے کا دن:
ہفتے کے دن کی چھٹی 9، 12
یہود:
عہد حضرت موسي (ع) کے یہود 6، 7; یہود اور کوہ طور1، 3، 4;یہود بیت المقدس میں 6;یہود کو دھمکی 1، 2;یہود کی تاریخ7;یہودکی عہد شکنی 3، 13;یہودکی نافرمانی 2; یہودکے محرمات 10;یہودکے ہاں ہفتہ 9، 10، 12



فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بَآيَاتِ اللّهِ وَقَتْلِهِمُ الأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقًّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَلِيلاً
155.

پس ان کے عہد کوتوڑ دینے ، آیات خدا کے انکار کرنے او رانبیا ئکو ناحق قتل کردینے اور یہ کہنے کی بنا پر کہ ہمارے دلوں پر فطرتاً غلاف چڑھے ہوئے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ خدا نے ان کے کفر کی بنا پر ان کے دلوں پر مہرلگادی ہے اور اب چند ایك کے علاوہ کوئي ایمان نہ لائے گا _
1_ یہود عہد شکنی کرنے والے لوگ اور انبیاء (ع) کے قاتل تھے_
فبما نقضھم میثاقھم و کفرھم بآیات اللہ و قتلھم الانبیاء بغیر حق
2_ خداوند عالم کے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان پر پابند رہنا لازمی ہے_
فبما نقضھم میثاقھم
3_ یہودی آیات الہي( انبیاء کے معجزوں اور ...) کا انکار کرتے تھے_
و کفرھم بآیات اللہ
4_ یہودیوں کے پاس انبیاء (ع) کے قتل کی کوئي بھی توجیہ موجود نہیں تھي_
و قتلھم الانبیاء بغیر حق
اگر چہ انبیاء (ع) کا قتل ہمیشہ ناحق ہے لیکن اس کے باوجود خدا نے "بغیر حق" کی قید توضیحی ذکر کی ہے تا کہ اس مطلب کی طرف اشارہ کرے کہ انبیاء (ع) کے قاتل خود بھی اس کے ناجائز اور ناروا ہونے سے آگاہ تھے_
5_ انبیاء (ع) راہ خدا میں قتل ہونے اور جام شہادت نوش کرنے تك اپنی رسالت کے ابلاغ اور ذمہ داری کی انجام دہی کی راہ میں ثابت قدم رہتے تھے_


و قتلھم الانبیاء بغیر حق
6_ یہودی یہ کہہ کر انبیاء (ع) کی تعلیمات کا تمسخر اڑایا کرتے تھے کہ ہم آپ (ع) کی باتیں سمجھنے سے قاصر ہیں_
و قولھم قلوبنا غلف
"غلف" جمع اغلف ہے اور یہ ایسی چیز کو کہا جاتاہے جو پردے اور حجاب میں لپٹی ہوئي ہو: اس سے معلوم ہوتاہے کہ یہود کا اس جملہ "قلوبنا غلف" ہمارے دل پر دوں میں لپٹے ہوئے ہیں سے مقصد اور غرض انبیاء (ع) کا مذاق اڑانا تھا_
7_ یہودی فراوان اور وسیع علم کا دعوي کرکے اپنے آپ کو انبیاء (ع) کی تعلیمات سے بے نیاز سمجھتے تھے_
و قولھم قلوبنا غلف
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جب "غلف" غلاف کی جمع ہو اور اس کا معنی ظرف ہو_ بنابریں یہودیوں کا

اس جملہ "قلوبناغلف" سے مقصد يہ تھا كہ ان كے دل علم سے معمور ہيں اور انہيں تعليمات انبياء (ع) كى كوئي ضرورت نہيں_
8_ تعلميات انبياء (ع) كو غير علمى قرار دينا در اصل انہيں قبول نہ كرنے كيلئے يہوديوں كا بے بنياد بہانہ تھا_
و قولهم قلوبنا غلف
يہ جو يہودى كہا كرتے تھے كہ ہمارے دل علم سے بھرے ہوئے ہيں_ اس سے ان كا مقصد يہ ہوسكتاہے كہ اگر تعليمات انبياء (ع) كا كوئي علمى مبنا ہوتا تو ہمارے دل انہيں درك كرتے اور اپنے اندر سمو ليتے اور يوں وہ يہ نتيجہ ليتے تھے كہ چونكہ تعليمات انبياء (ع) ان كے دلوں ميں گھر نہيں كر سكتيں لہذا ان كى كوئي علمى حيثيت نہيں ہے_
9_ يہود; عہد شكني، آيات الہى كے انكار اور انبياء (ع) كو قتل كرنے كى وجہ سے خداوند عالم كى پھٹكار اور غضب كا نشانہ بنے_
فبما نقضهم ميثاقهم ... و قتلهم الانبياء
مذكورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے كہ مشابہ آيات كے قرينے كى بناپر "بما نقضهم ..."، "لعناهم" جيسے فعل محذوف كا متعلق ہو_
10_ دعوت انبياء (ع) كے مقابلے ميں يہود كا علمى غرور و گھمنڈ ان كيلئے لعنت خدا ميں مبتلا ہونے كا باعث بنا_
و قولهم قلوبنا غلف
"قولهم" كا كلمہ "نقضهم" پر عطف ہے لہذا يہ بھى "لعناهم" جيسے محذوف فعل سے متعلق ہے_ يعنى بقولهم ... لعناهم_
11_ يہوديوں كا كفر خدا وند عالم كى جانب سے ان كے دلوں پر مہر لگا دينے كا باعث بنا_
و قولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها بكفرهم


12_ يہود كے دل ايسے پردوں ميں لپٹے ہوئے تھے جن سے ابنياء (ع) كى تعليمات ان ميں سرايت نہيں كر سكتى تھيں_
بل طبع الله عليها بكفرهم
13_ يہوديوں كے ادعا كے برعكس ان كے دل علم سے خالي اور پيغمبر اسلام(ص) كى تعليمات كے سمجھنے سے عاجز و ناتواں تھے_
قولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها
مذكورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے جب جملہ "قلوبنا غلف" سے يہوديوں كى مراد يہ ہو كہ ہمارے دل وسيع علوم سے بھرے ہوئے ہيں_
14_ دلوں كا تعليمات انبياء (ع) كے درك كرنے پر قادر ہونا يا اس سے عاجز ہونا خدا وند عالم كے اختيار ميں ہے_
بل طبع الله عليها بكفرهم
15_ قلب( دل) شناخت كے وسائل ميں سے ايك ہے_
و قولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها بكفرهم
16_ كفار ہٹ دھرمى اور كفر كے نتيجے ميں دينى معارف كے سمجھنے سے عاجز ہونے كو خدا كے سامنے عذر كے طور پر پيش نہيں كر سكتے_
بل طبع الله عليها بكفرهم
اگر جملہ "قلوبنا غلف" سے مراد يہ ہو كہ يہودى واقعا پيغمبر اسلام(ص) يا دوسرے انبياء (ع) كى تعليمات سمجھنے سے عاجز تھے اور اس اساس پر اپنے آپ كو معذور خيال كرتے تھے تو پھر جملہ "بل طبع الله" كا معنى يہ ہوگا كہ پيغمبر اكرم (ص) كى باتيں درك كرنے سے عاجز ہونا خدا وند عالم كى بارگاہ ميں عذر كے طور پر پيش نہيں كيا جاسكتا كيونكہ خود ان كا كفر اس طرح كى حالت ايجاد كرنے كا سبب بنا كہ وہ تعليمات پيغمبر اكرم(ص) كو سمجھنے سے عاجز ہوگئے_
17_ يہودى جبر كے قائل اور ايمان پر قادر نہ ہونے كا دعوى كرتے تھے_
و قولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها بكفرهم
اس احتمال كى بناپر كہ جب "قلوبنا غلف" سے يہوديوں كى مراد يہ ہو كہ وہ اپنى حالت كفر كو غير اختيارى علل و اسباب كى طرف منسوب كرتے تھے_
18_ ہٹ دھرمى اور يقين نہ كرنے سے انسان كا دل بند ہوجاتاہے اس پر تالے لگ جاتے ہيں اور وہ الہى معارف كى شناخت

اور ہدایت و راہنمائي کا اثر قبول کرنے سے عاجز ہوجاتاہے_


قلوبنا غلف بل طبع الله عليها بكفرهم
19_ یہودیوں کے کفر کی وجہ سے خدا وند عالم نے یہ تقدیر کردیاکہ ان کے دل تعلیمات انبیاء (ع) کے نفوذ سے محروم رہیں_
بل طبع الله عليها بكفرهم
20_یہودیوں کے مہر لگے ہوئے اور ہٹ دھرمی کے پردوں میں لپٹے ہوئے دل ان کیلئے اسلام کی طرف مائل ہونے کی راہ میں رکاوٹ تھے_
بل طبع الله عليها بكفرهم فلا يؤمنون الا قليلاً
21_ بہت سارے یہود کبھی بھی پیغمبر اسلام(ص) پر ایمان نہیں لائیں گے_
فلا يؤمنون الا قليلا
22_ عہد پیغمبر(ص) کے یہودیوں میں چند گنے چنے حق پرست انسان بھی موجود تھے_
فلا يؤمنون الا قليلا
--------------------------------------------------
آیات خدا:
آیات خدا کو جھٹلانا3، 9
اللہ تعالی:
اللہ تعالی سے عہد 2; اللہ تعالی کی تقدیرات 19;اللہ تعالی کی قدرت 14;اللہ تعالی کی لعنت 9، 10
اللہ تعالی کے مبغوضین : 9
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کا قتل 5;انبیاء (ع) کو جھٹلانا 8;انبیاء (ع) کی تعلیمات 8; انبیاء (ع) کی تعیمات کا سمجھنا 14; انبیاء (ع) کی ثابت قدمی 5; انبیاء (ع) کی دعوت 10; انبیاء (ع) کی رسالت 5; انبیاء (ع) کی شہادت 5;انبیاء (ع) کے قتل کے اثرات 9
ایمان:
ایمان کے موانع 17
دین:
دین شناسی کے موانع 8;دینی تعلیمات سے جاہل ہونا 16;دینی تعلیمات کا مذاق اڑانا6
شناخت :
شناخت کے ذرائع 15;شناخت کے موانع 18
عذر:
ناقابل قبول عذر16
عوام:
عوام اور تعلیمات انبیاء (ع) 14
عہد:
ایفائے عہد 2;عہد شکنی کے اثرات 9


قلب:
قلب پر مہر لگنے کے عوامل 18;قلب کا کردار 15
کفار:
کفار کا کفر 16;کفار کی ہٹ دھرمی 16

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَاناً عَظِيماً .156

اور ان کے کفر او رمریم پر عظیم بہتان لگانے کی بناپر _
1_ یہود، کفر کے دلدادہ تھے_
و بکفرھم



2_ یہودیوں کا حضرت مریم (ع) پر بہتان باندھنا، ان کے کفر کا ایك نمونہ ہے_
و بکفرھم و قولھم علی مریم بہتاناً عظیماً
اس احتمال کی بناپر جب "قولھم" "بکفرھم" میں موجود کفر کی تفسیر و توضیح ہو_
3_ یہودی حضرت عیسي (ع) کی رسالت کے منکر تھے_
و بکفرھم
"کفر" کا بطور مکرر ذکر کرنا ،جسے آیات کے اس حصے مینیہودیوں کی طرف نسبت دیا گیا ہے اس بات پر دلالت کرتاہے کہ ارتکاب کفر کے موارد بھی متعدد ہیں_ مذکورہ بالا مطلب میں بعد والے حصوں کو سامنے رکھتے ہوئے اور ان کے قرینہ کی بناپر کفر سے مراد حضرت عیسي کی رسالت کا انکار ہے_
4_ یہودیوں نے حضرت مریم (ع) پر بدکرداری کا بہت برا الزام لگایا_

و قولهم علي مريم بہتاناً عظيماً
"بہتان" كا معنى افتراء اور الزام ہے اور اس آيت ميں اس سے مراد فحاشى اور بے عفتى ہے_
5_ حضرت مريم (ع) انتہائي مقدس اور پاك دامن خاتون تھيں_
و بكفرهم و قولهم على مريم بہتاناً عظيماً
6_ خدا كے برگزيده لوگوں پر تہمت لگانا بہت بڑا گناه ہے_
و بكفرهم و قولهم على مريم بہتاناً عظيماً
7_ حضرت عيسي (ع) كى رسالت كا انكار كركے يہودى كفر كے مرتكب ہوئے اور يہ چيز ان كيلئے لعنت خدا ميں گرفتار ہونے كا سبب بني_
و بكفرهم و قولهم على مريم بہتاناً عظيماً
مذكوره بالا مطلب اس احتمال كى بناپر ہے كہ جب "بكفرهم" گذشتہ آيت ميں موجود "بنقضهم" پر عطف ہو_ اس مبنا كے مطابق "بكفرهم" محذوف فعل "لعناهم" سے متعلق ہوگا_
8_ خدا كى لعنت و پھٹكار كا شكار ہونے كے علل و اسباب ميں سے ايك يہوديوں كا حضرت مريم پر ناروا تہمت لگانا تھا_
و قولهم على مريم بهتاناً عظيماً
9_ پاكدامن افراد كى طرف فحاشى اور بے عفت ہونے كى نسبت دينا (قذف )حرام اور رحمت خداوندى سے دورى كا باعث بنتاہے_
و بكفرهم و قولهم على مريم بہتاناً عظيماً
10_ حضرت مريم (ع) پر يوسف نامى بڑھئي سے ناجائز تعلقات اور اس سے حاملہ ہونے كا الزام حضرت


مريم (ع) كى پاك ومقدس شخصيت پر يہوديوں كا بہت بڑا بہتان تھا_
و بكفرهم و قولهم على مريم بهتاناً عظيماً
امام صادق (ع) فرماتے ہيں: ... الم ينسبوا مريم بنت عمران الى انها حملت_ بعيسى من رجل نجار اسمہ يوسف ... (1) يعني ... كيا انہوں نے مريم بنت عمران پر يہ الزام نہيں لگايا كہ وه يوسف نامى ايك بڑھئي سے ناجائز تعلقات كے نتيجے ميں حاملہ ہوئيں اور حضرت عيسي پيدا ہوئے ..._
-----------------------------------------------

روایت: 10
فحاشي:
فحاشی کی تہمت 9
قذف :
قذف کی حرمت 9
کفار: 1
کفر:
کفر کے اثرات 7
گناہ:
گناہ کبیرہ 6
-------

**1) امالی صدوق، ص 92، ح 3، مجلس 22، تفسیر برھان، ج 1، ص 426، ح 2_**

185
لعنت:
لعنت کے اسباب9
لعنت جن کے شامل حال ہے: 7، 8
محر مات: 9
یوسف نجار : 10
یہودي:
یہودی اور حضرت عيسي (ع) 3، 7;یہودی اور حضرت مریم (ع) 2، 4، 8، 10;یہودیوں پر لعنت 7، 8; یہودیوں کا کفر 1، 2، 7

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُواْ فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلاَّ اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيناً 157.
اور یہ کہنے کی بنا پر کہ ہم نے عيسي بن مریم رسول اللہ کو قتل کردیا ہے حالانکہ انہوننے نہ انہیں قتل کیا ہے او رنہ سولی دی ہے بلکہ دوسر ے کو ان کی شبیہہ بنا دیا گیا تھا اور جن لوگوں نے عيسي کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ سب منزل شك میں ہیں اور کسی کو گمان کی پیروی کے علاوہ کوئي علم نہیں ہے او رانہوں نے یقینا انہیں قتل نہیں کیا ہے _
1_ یہودی حضرت عيسي (ع) کو قتل کرنے کا دعوي کرتے تھے_
و قولهم انا قتلنا المسیح عیسي ابن مریم رسول الله
2_ یہودی حضرت عيسي (ع) کی الہی رسالت کا یقین رکھنے
کے باوجود کافر اور نافرمان و سرکش لوگ تھے_
و قولهم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول الله
اس بناپر کہ جب "رسول اللہ" بھی یہودیوں کے کلام"اناقتلنا ..." کا جز ہو تو یہ کہا جاسکتاہے کہ ان کا حضرت عيسي کی رسالت کا اعتراف کرنا

186
ایك حقیقی اور واقعی اعتراف تھا لیکن اس کے باوجود وہ انہیں قتل کرنے کا دعوي کرتے تھے اور یہ ان کی شدید خباثت پر دلالت کرتاہے_
3_ یہودحضرت عيسي (ع) کی نبوت کا تمسخر اڑاتے تھے_

و قولهم انا قتلنا المسيح عيسي ابن مريم رسول الله
مذكورہ بالا مطلب اس پر مبنی ہے كہ جب "رسول الله" يہوديوں كا كلام ہو_ اس اساس پر معلوم ہوتاہے كہ وہ حضرت عيسي (ع) كا مذاق اڑانے كى خاطر ان كى رسالت كا اقرار كرتے تھے_
4_ حضرت عيسي (ع) كى رسالت كا اقرار كرنے كے باوجود انہيں قتل كرنے كا دعوي كرنا يہوديوں كيلئے خدا وند عالم كى لعنت اور غضب كا شكار ہونے كا موجب بنا_
و قولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله
اس احتمال كى بناپر جب "قولهم" آيت نمبر 155 ميں مذكور"نقضهم" پر عطف ہو_
5_ حضرت عيسي (ع) حضرت مريم (ع) كے بيٹے اور خدا كى جانب سے بھيجے ہوئے ايك رسول ہيں_
و قولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله
6_ يہوديوں كے اپنے خيال كے برعكس نہ تو انہوں نے حضرت عيسي (ع) كو قتل كيا اور نہ ہى صليب پر چڑھايا_
و قولهم انا قتلنا المسيح عيسي ابن مريم ... و ما قتلوه و ما صلبوه
7_ يہوديوں نے حضرت عيسي كے شبہ ميں كسى اور كو سولى دے كر قتل كرديا_
و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبہ لهم
جملہ "و لكن شبہ لهم" ميں استدراك سے معلوم ہوتاہے كہ يہوديوں نے حضرت عيسي (ع) سمجھتے ہوئے كسى اور شخص كوسولى دے كر موت كے گھاٹ اتار ديا_
8_ يہوديوں نے خود حضرت عيسي (ع) كے قتل اور صليب پر چڑھائے جانے كے بارے ميں اختلاف كيا_
ان الذين اختلفوا فيہ
9_ جہالت ،اختلاف كا سبب ہے_
و ان الذين اختلفوا فيہ لفى شك منہ ما لهم بہ من علم
10_ يہوديوں كا حضرت عيسي (ع) كو قتل كرنے كا دعوي علم و يقين پر نہيں بلكہ ظن و گمان كى اساس پر استوار تھا_
ان الذين اختلفوا فيہ لفى شك منہ ما لهم بہ من علم الا اتباع الظن



11_ حضرت عيسي (ع) كا سولى اور صليب پر چڑھائے جانے كا دعوى صرف گمان كى اساس و بنياد پر استوار ہے_
و قولهم انا قتلنا المسيح ... و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبہ لهم
12_ ظن اور گمان كى اساس پر استوار دعووں اور باتوں سے اجتناب كرنا ضرورى ہے_
ما لهم بہ من علم الا اتباع الظن
جملہ "ان الذين ... الا اتباع الظن" ان لوگوں كيلئے مذمت آميز لب و لہجہ ہے جن كے اعتقادات ظن و گمان كى اساس پر استوار ہوتے ہيں_
13_ تاريخى واقعات ميں ظن و گمان كى كوئي وقعت نہيں ہے_
ما لهم بہ من علم الا اتباع الظن
14_ يہودي، حضرت عيسي (ع) كى پيدائشے اور موت كے بارے ميں غلط قسم كا گمان اور نادرست ادعا ركھتے تھے_
قولهم على مريم بہتانا عظيماً _ و قولهم انا قتلنا المسيح ... ما لهم بہ من علم
15_ يہوديوں نے قطعى طور پر حضرت عيسي (ع) كو قتل نہيں كيا_
و ما قتلوه يقيناً
16_ يہوديوں نے حضرت عيسي (ع) كى شكل و شباہت اختيار كرنے والے جوان كو موت كے گھاٹ اتارا اور صليب پر چڑھا ديا_
و قولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله و ما قتلوه
امام باقر (ع) فرماتے ہيں: ... و اخذوا الشاب الذى القى عليہ شبح عيسي فقتل و صلب ... (1) يعنى انہوں نے اس جوان كو پكڑ ليا جو حضرت عيسي (ع) كى شكل و شباہت اختيار كيے ہوئے تھا اور اسے موت كے گھاٹ اتارا اور صليب پر لٹكا ديا ...
--------------------------------------------------
اختلاف:

اختلاف کے عوامل 9
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی لعنت کے اسباب 4;اللہ تعالی کے غضب کے اسباب 4
اللہ تعالی کے مغضوبین : 4
تاریخ:
صحیح تاریخ کا معیار 13
جہالت:
جہالت کے اثرات 9
-----

**1) تفسیر قمي، ج1، ص 103، نورالثقلین، ج 1، ص 569، ح 653_**

188

حضرت عیسي (ع) :
حضرت عیسي (ع) کا تمسخر 3;حضرت عیسي (ع) کا قتل 11; حضرت عیسي (ع) کی پیدائشے 14; حضرت عیسي (ع) کی صلیب 11;حضرت عیسي (ع) کی موت 14;حضرت عیسي (ع) کی نبوت 5;حضرت عیسي (ع) کی والدہ 5
حضرت مریم (ع) :
حضرت مریم (ع) کا بیٹا5
روایت: 16
ظن:
ظن و گمان سے اجتناب 12;ظن و گمان کا بے وقعت ہونا 13
کفار: 2
گفتگو:
بے علم گفتگو 12
لعنت جن کے شامل حال ہے: 4
یہودي:
یہودی اور حضرت عیسي (ع) 2، 3، 6، 14;یہودی اور حضرت عیسي (ع) کا قتل1، 4، 7، 8، 10، 15، 16; یہودیوں پر لعنت 4;یہودیوں کا اختلاف 8; یہودیوں کا عقیدہ 4;یہودیوں کا کفر 2; یہودیوں کا مذاق 3;یہودیوں کی نافرمانی 2; یہودیوں کے دعوے 1، 4، 6، 10، 14

بَل رَّفَعَهُ اللّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللّهُ عَزِيزاً حَكِيماً .158
بلکہ خدا نے اپنی طرف اٹھا لیا ہے اور خدا صاحب غلبہ او رصاحب حکمت بھی ہے _
1_ یہودیوں کی طرف سے قتل کی سازش کے بعد حضرت عیسي (ع) لوگوں کے درمیان نہیں آتے تھے_
و ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ
اگر حضرت عیسي قتل کی سازش کے بعد لوگوں کے درمیان ظاہر ہوتے تو سب کو اپنے اشتباہ کا علم ہوجاتا اور صلیب پر چڑھائے جانے کا دعوي کرنے والوں پر اپنے دعوی کی حقیقت واضح ہوجاتي_ جملہ "رفعہ اللہ الیہ" در حقیقت اس سوال کا جواب ہے کہ اگر وہ قتل نہیں ہوئے تو پھر لوگوں کے درمیان بعد از واقعہ قتل ظاہر کیوں نہیں ہوئے_
2_ خداوند متعال نے حضرت عیسي کو جسم و جان سمیت اپنی طرف اوپر اٹھالیا_
بل رفعہ اللہ الیہ
چونکہ جملہ "بل رفعہ اللہ الیہ" یہودیوں کے

اس زعم باطل کو رد کرتاہے کہ حضرت عیسي مارے جا چکے ہيں لہذا "رفعہ اللہ اليہ" سے مراد انہيں جسم و جان سميت اٹھا لينا ہے_ کيونکہ روحانی پرواز اور قتل ہونے ميں کوئي منافات نہيں پائي جاتی _

3_ حضرت عيسي (ع) ،خداوند عالم کی طرف معراج کے ذريعے اپنے خلاف ہونے والی قتل کی سازش سے بچ نکلے_

و ما قتلوہ و ما صلبوہ ... بل رفعہ اللہ اليہ

4_ حضرت عيسي (ع) کو خدا کے ہاں خاص مقام و منزلت حاصل تھي_

بل رفعہ اللہ اليہ

5_ خداوند عزيز (ناقابل شکست طاقتور) اور حکيم(دانا) ہے_

و کان اللہ عزيزاً حکيماً

6_ حضرت عيسي (ع) کی معراج ،خداوند متعال کا حکيمانہ کام اوراس کی عزت کا پرتو ہے_

بل رفعہ اللہ اليہ و کان اللہ عزيزاً حکيماً

جملہ "بل رفعہ اللہ اليہ" کے بعد خدا کی عزت اور حکمت کا ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عيسي (ع) کو اوپر کی طرف لے جانے کاسرچشمہ خدا کی حکمت اور عزت ہے_

7_ خدا کی عزت، قہر اور غلبہ و تسلط اس کی حکمت کے ساتھ آميختہ ہے_

کان اللہ عزيزاً حکيماً

8_ ماہ رمضان المبارك کی اکيسويں رات حضرت عيسي(ع) کے خداوند متعال کی طرف عروج کا وقت ہے_

بل رفعہ اللہ اليہ

حضرت امام باقر (ع) فرماتے ہيں : ... و ليلة احدی و عشرين (من شهر رمضان) ... و فيها رفع عيسى بن مريم ...(1) يعنی ماہ رمضان کی اکيسويں رات کو حضرت عيسی بن مريم(ع) اوپر کی طرف لے جائے گئے_

------------------------------------------------

اسماء و صفات:

حکيم 5عزيز 5

اللہ تعالی:

اللہ تعالی کی حکمت 6، 7;اللہ تعالی کی عزت 6، 7;اللہ تعالی کے افعال 2

حضرت عيسي (ع) :

حضرت عيسي (ع) کا تقرب 4;حضرت عيسي (ع) کی جسمانی معراج 2; حضرت عيسي (ع) کی داستان 1، 2،

-------

**1) خصال صدوق ص 508 ح 1 باب السبعة عشر; نور الثقلين ج 1 ص 346 ح155_**


3; حضرت عيسي کی معراج 3، 6، 8;حضرت عيسي (ع) کی نجات 3;حضرت عيسي (ع) کے فضائل 4; حضرت عيسی (ع) کے قتل کی سازش1، 3

رمضان:

اکيس رمضان 8

روايت: 8

مقربين: 4

يہود:

يہود اور حضرت عيسي (ع) 1

وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً .159

او رکوئي اہل کتاب ميں ايسا نہيں ہے جو اپنى موت سے پہلے ان پر ايمان نہ لائے اور قيامت کے دن عيسي اس کے گواہ ہوں گے _
1_حضرت عيسي (ع) كى وفات سے پہلے تمام اہل كتاب ان پر ايمان لے آئيں گے_
و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن بہ قبل موتہ
كلمہ "ان" نافيہ ہے اور كلمہ "احد" جو كہ جملہ ميں مبتداء ہے حذف ہوا ہے: يعنى (ان احد من اهل الكتاب ...) اور "موتہ" كى ضمير كو "عيسي" كى طرف بھى لوٹايا جاسكتاہے اور "احد" كى طرف بھي_ مذكورہ بالا مطلب پہلے احتمال كى بناپر اخذ كيا گيا ہے_ واضح رہے كہ اس احتمال كى بنا پر "اهل كتاب" سے مراد وہ لوگ ہيں جو حضرت عيسي(ع) كے ظہور كے زمانے ميں موجود ہوں گے_
2_ حضرت عيسي (ع) ايك مرتبہ پھر اپنى امت كے درميان ظاہر ہونے كے بعد موت سے ہمكنار ہونگے_
الا ليؤمنن بہ قبل موتہ
3_ تمام اہل كتاب مرنے سے پہلے حضرت عيسي (ع) كى رسالت كى تصديق كرينگے_
و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن بہ قبل موتہ
اس احتمال كى بناپر كہ جب "موتہ" كى ضمير "من اہل "سے پہلے محذوف كلمہ "احد" كى طرف لوٹ رہى ہو_ مذكورہ بالا مطلب كى درج ذيل فرمان رسول(ص) خدا سے بھى تائيد ہوتى ہے كہ جس ميں آپ(ص) نے مذكورہ آيت شريفہ كے بارے ميں


فرمايا: ... انہ لا يموت رجل يفترى على عيسي حتى يؤمن بہ قبل موتہ و يقول فيہ الحق حيث لا ينفعہ ذلك شيئاً ... (1) يعنى حضرت عيسي (ع) پر افتراء باندھنے والا كوئي شخص ان پر ايمان لائے بغير اور ان كے بارے ميں حق بات كہے بغير نہيں مرے گا اوريہ بات اسے كوئي فائدہ نہيں پہنچائے گى ...
4_ موت كا لمحہ تمام انسانوں كيلئے معنوى حقائق آشكار ہونے كا لمحہ ہوتاہے_
و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن بہ قبل موتہ
5_ حضرت عيسي (ع) اب بھى زندہ اور جسمانى حيات كے مالك ہيں_
و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن بہ قبل موتہ
اس چيز كو مد نظر ركھتے ہوئے كہ "ليؤمنن" فعل مضارع اور آئندہ كے بارے ميں خبر دے رہا ہے اور پورى تاريخ ميں كہيں نہيں ملتا كہ تمام اہل كتاب حضرت عيسي (ع) پر ايمان لائے ہوں_ اس سے معلوم ہوتاہے كہ حضرت عيسي (ع) ابھى بھى زندہ ہيں_
6_ قيامت كے دن حضرت عيسي (ع) اہل كتاب كے خلاف گواہى ديں گے_
و يوم القيامة يكون عليهم شهيداً
7_ انبياء (ع) قيامت ميں عدالت الہى كے شاہد ہوں گے_
و يوم القيامة يكون عليهم شهيداً
8_ حضرت عيسي (ع) دنيا ميں اہل كتاب كے اعمال پر شاہد ہيں_
و يوم القيامة يكون عليهم شهيداً
اگر حضرت عيسي (ع) دنيا ميں اعمال پر شاہد نہ ہوں تو قيامت ميں گواہى نہيں دے سكيں گے_
------------------------------------------------
انبياء (ع) :
انبياء (ع) قيامت ميں 7;انبياء (ع) كى گواہى 7
اہل كتاب:
اہل كتاب اور حضرت عيسي(ع) 1، 3;اہل كتاب كا عمل 8
ايمان:
ايمان كا متعلق 1;حضرت عيسي (ع) پر ايمان 1، 3
حضرت عيسي (ع) :

حضرت عيسي (ع) اور اہل كتاب 6،8;حضرت عيسي (ع) قيامت ميں 6;حضرت عيسي (ع) كا ظہور 2;حضرت عيسى (ع) كا قصہ 2، 5;حضرتعيسي (ع) كى جسمانى حيات 5; حضرت عيسي (ع) كى گواہى 6، 8;حضرت عيسي كى موت 1، 2

-------

**1) تفسير فرات كوفى ، ص 116 ،ح 119، مذكورہ آيت كے ذيل ميں_ بحار الانوار ، ج6 ، ص 194 ،ح 44_**



قيامت:

قيامت ميں گواہى 6

گواہ:

عمل كے گواہ 8;قيامت كے گواہ 7

معنوى حقائق:

معنوى حقائق كا ظہور 4

موت:

موت كے اثرات 4

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُواْ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللّهِ كَثِيراً .160

پس ان يہوديوں كے ظلم كى بنا پر ہم نے جن پاكيزہ چيزوں كو حلال كر ركھا تھا ان پر حرام كرديا او ران كے بہت سے لوگوں كو راہ خداسے روكنے كى بناپر _

1_ يہوديوں كا ظلم ان كيلئے بعض پاكيزہ اور حلال نعمتوں كے حرام ہونے كا باعث بنا_

فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم

2_ گناہ كا ارتكاب اور فرامين خداوندى كى خلاف ورزى دنيوى سزا اور عذاب كا باعث بن سكتى ہے_

فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم

3_ يہوديوں كا ظلم ان كيلئے بعض پاكيزہ نعمتوں سے محروم ہونے كا باعث بنا_

فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم

اس احتمال كى بناپر كہ جب تحريم سے مراد تحريم تكوينى ہو لہذا "حرمنا ..." كا معنى يہ ہوگا كہ خداوند متعال نے يہوديوں كو بعض طيبات اور پاك و پاكيزہ نعمتوں تك دسترسى سے محروم ركھا_

4_ ظلم، انسان كيلئے خدا كى عطا كردہ نعمتوں سے محروم ہونے كا پيش خيمہ ہے_

فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم



مذكورہ بالا مطلب كى حضرت امام صادق (ع) كا يہ فرمان بھى تائيد كرتاہے: من زرع حنطة فى ارض فلم يذك زرعہ او خرج زرعہ كثير الشعير فبظلم عملہ ... او بظلم لمزارعيہ و اكرتہ لان الله عزوجل يقول فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات ...(1) اگر كوئي شخص زمين ميں بيج بوئے اور اس كى فصل صحيح نہ اگے اور پاك و پاكيزہ نہ ہو تو يہ اس كے ظلم كى وجہ سے ہے ... يا اس نے كسانوں پر ظلم كيا ہے يا بے موقع زمين ميں كاشت كى ہے _ كيونكہ الله تعالى كا ارشاد ہے "فبظلم من الذين ہادوا حرمنا عليہم طيبات ..."

5_ احكام كا وضع كرنا اور ان ميں تبديلى لانا الله تعالى كے ہاتھ ميں ہے_

فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات احلت لهم

6_ انسانوں كو راہ خدا پر گامزن ہونے سے روكنے كيلئے يہوديوں كى ہميشہ سے مسلسل كوشش _

و بصدهم عن سبيل الله كثيراً

مذكورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے كہ جب "كثيرا" محذوف مفعول مطلق "صداً" كيلئے صفت ہو_ اس مبنا كے

مطابق "الناس" جیسا محذوف کلمہ مفعول ہوگا یعنی پوری عبارت یوں ہوگی "و بصدھم الناس عن سبیل اللہ صداً کثیرا"
7_ یہودی انتہائي منحرف اور راہ خدا سے روگرداں لوگ تھے_
و بصدھم عن سبیل اللہ کثیرا
کلمہ "صد" روکنے کے معنی میں بھی ہوسکتاہے اور روگردانی کے معنی میں بھي_ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناپر ذکر کیا گیا ہے، جیسا کہ اس سے پہلے والا مطلب پہلے احتمال کی بناپر اخذ کیا گیا تھا_
8_ یہودی بہت سارے لوگوں کے منحرف ہونے کا باعث اوران کیلئے راہ خدا پر گامزن ہونے میں رکاوٹ بنے_
و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً
اس احتمال کی بناپر جب "کثیراً" "صدھم" کیلئے مفعول بہ ہو_ یعنی عبارت یوں ہو "بصدھم کثیرا من الناس عن سبیل اللہ"
واضح رہے کہ اس صورت میں کلمہ "صد" متعدی اور روکنے کے معنی میں ہوگا_
9_ یہودیوں کا راہ خدا سے گہرا انحراف اور لوگوں کو اس پر گامزن ہونے سے روکنا ان کیلئے پاکیزہ اور حلال نعمتوں کے حرام ہونے کا باعث بنا_
حرمنا علیھم طیبات احلت لھم و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً
بظاہر کلمہ "بصدھم" "بظلم" پر عطف ہے یعنی عبارت اس طرح ہے کہ "بظلم من
-------

**1) کافی ج 5،ص 306 ،ح 9; نور الثقلین ج1 ،ص 572 ،ح 665_**


الذین ھادوا و بصدھم حرمنا علیھم" واضح رہے کہ "بصدھم" میں باء کا تکرار اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کا راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنا مستقل اور جدا طور پر تحریم میں مؤثر ہوسکتا ہے_
10_ یہودی انحراف کرنے والے ظالم اور دوسروں کو بہت زیادہ ورغلانے والے لوگ تھے_
فبظلم من الذین ھادوا حرمنا ... و بصدھم عن سبیل اللہ کثیرا
11_ ظلم اور راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنا، خداوند عالم کی عقوبت اور عذاب کا سبب بنتاہے_
فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات ... و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً
12_ انسان کا خدا کی نعمتوں اور قدرتی مواہب سے محروم ہونا اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے_
فبظلم من الذین ... حرمنا علیھم طیبات احلت لھم وبصدھم عن سبیل اللہ
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ "تحریم" سے مراد تحریم تکوینی ہو_
13_ بنی اسرائیل کے ظلم کی وجہ سے خداوند متعال نے اونٹ، گائے اور بھیڑ کے گوشت جیسی طیب اشیاء ان پر حرام کردیں_
فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات احلت لھم
امام صادق (ع) مذکورہ آیت شریفہ میں مذکور "طیبات" کے بارے میں فرماتے ہیں: ... یعنی لحوم الابل والبقر والغنم ...(1)
یعنی اس سے مراد اونٹ، گائے، اور بھیڑ بکری کا گوشت ہے_
-------------------------------------------------
احکام:
احکام کی تشریع 5;احکام میں تبدیلی 5
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی نافرمانی 2;اللہ تعالی کی نعمتیں 12
انحراف:
انحراف کے عوامل 8
اونٹ:
اونٹ کا گوشت 13

بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل پر حرام شده چیزیں 13;بنی اسرائیل کا ظلم 13
بھیڑ:
بھیڑ کا گوشت 13
------

**1) کافی ج 5ص 306 ح 9; نور الثقلین ج 1 ص 572 ح 665_**



راه خدا: 7
راه خدا سے روکنا 6، 8، 9;راه خدا سے روکنے کے اثرات 11
روایت: 13
سزا:
دنیوی سزا کے اسباب 2
طیب اشیاء:
طیب اشیاء کی تحریم 1، 9، 13
ظالمین: 1، 3، 10
ظلم:
ظلم کے اثرات 1، 3، 4، 11
عذاب:
دنیوی عذاب کے موجبات 2;عذاب کے موجبات 11
عمل:
عمل کے اثرات 12
گائے:
گائے کا گوشت 13
گناه:
گناه کے اثرات 2
منحرف لوگ: 7، 9، 10
نافرماني:
نافرمانی کے اثرات 2
نعمت:
نعمت سے محروم ہونے کے عوامل 3، 4، 12
ور غلانے والے لوگ: 10
ہدایت:
ہدایت کے موانع 6، 8
یہودي:
یہودیوں کا انحراف 7، 9، 10;یہودیوں کا دوسروں کو گمراه کرنا 8;یہودیوں کا دوسروں کو ور غلانا 10; یہودیوں کا ظلم1، 3، 10;یہودیوں کی سازش 6

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُواْ عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَاباً أَلِيماً .161

او رسود لینے کی بناپر جس سے انہیں روکا گیا تھا او رناجائز طریقہ سے لوگوں کا مال کھا نے کی بناپر_ او رہم نے کافروں کے لئے بڑا دردناك عذاب مہیا کیا ہے_

1_ یہودیوں پر سود خوری کاحرام ہونا_
و اخذهم الربا و قد نهوا عنه

2_ یہود کا سود کی حرمت سے آگاہ ہونے کے باوجود سود کھانا_
و اخذهم الربا و قد نهوا عنه

3_ سود خوری حرام ہے_
و اخذهم الربا و قد نهوا عنه

4_ یہودی ناجائز اور باطل طریقوں سے دوسروں کے اموال پر قبضہ جما لیتے تھے_
و اكلهم اموال الناس بالباطل
"بالباطل" میں باء سببیت کیلئے ہے اور ہوسکتا ہے کہ "اموال الناس" سے مراد معاشرے سے متعلق قدرتی ثروت و اموال مثل معادن و جنگل و غیرہ ہوں اور یہ بھی ہوسکتاہے کہ اس سے
مراد لوگوں کے ذاتی اموال ہوں_ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناپر اخذ کیا گیا ہے_ بیان کیا جاتا ہے کہ ( اکل ) سے مراد مخصوص کھانانہیں ہے بلکہ ہر قسم کا تصرف منظور نظر ہے_

5_ یہودی باطل اور ناجائز طریقوں سے عمومی اور معاشرے سے مربوط اموال پر قبضہ جما لیتے تھے_
و اكلهم اموال الناس بالباطل
اس احتمال کی بناپر جب "اموال الناس" سے مراد عمومی اموال ہوں جو معاشرے کے ہر فرد سے متعلقہو تے ہیں _

6_ باطل اور ناجائز ذرائع سے مال حاصل کرنا حرام ہے_
و اكلهم اموال الناس بالباطل



7_ یہودی معاشرے میں غلط قسم کا اقتصادی نظام حکم فرما تھا_
و اخذهم الربا و قد نهوا عنه و اكلهم اموال الناس بالباطل

8_ دین یہود میں ذاتی ملکیت کو معتبر سمجھا جاتا تھا_
و اكلهم اموال الناس بالباطل
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے جب "اموال الناس" سے مراد لوگوں کی ذاتی ثروت ہو_

9_ یہودیوں کی سود خوری اور لوگوں کے اموال پر ناجائز قبضہ جمانا، ان پر بعض پاکیزہ و حلال اشیاء کے حرام ہونے کا سبب بنا_
حرمنا عليهم ... و اخذهم الربا و قد نهوا عنه و اكلهم اموال الناس

10_ یہودیوں کی سودخوری اور حرام خوری ان کیلئے بعض طیب اشیاء سے محروم ہونے کا باعث بني_
فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبات ... و اكلهم اموال الناس بالباطل
اس احتمال کی بناپر جب تحریم سے مراد تحریم تکوینی ہو_

11_ خداوند متعال نے کافریہودیوں کیلئے دردناك عذاب تیار کر رکھاہے_
و اعتدنا للكافرين منهم عذاباً اليماً

12_ طیبات کو تمام یہودیوں (کافر و مومن) پر حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ قیامت کا عذاب صرف کافر یہودیوں کیلئے ہے_

حرمنا علیهم الطیبات ... و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
جملہ "اعتدنا للکافرین منهم" اور جملہ "حرمنا علیهم الطیبات" کو سامنے رکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ پہلے میں کلمہ "منهم" آیاہے جبکہ دوسرے میں یہ کلمہ موجود نہیں ہے اور یہ اس بات پر دلالت کرتاہے کہ طیبات تمام یہودیوں (خواہ کافر خواہ مومن) پر حرام ہوئي ہیں جبکہ قیامت کا عذاب صرف کافر یہودیوں کیلئے تیار کیا گیا ہے_
13_ بعض یہودی حدود ایمان کے محافظ اور احکام الہی کے پابند تھے_
و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
"منهم" میں کلمہ "من" تبعیض کیلئے ہے اور اس سے معلوم ہوتاہے کہ بعض یہودی کافر نہیں ہوئے تھے_ یہ نکتہ قابل ذکر ہے کہ ہوسکتاہے کہ یہاں پر کفر سے مراد کفر عملی یعنی احکام الہی کا پابند نہ ہونا ہو_
14_ بعض یہودیوں کا گناہ سے آلودہ ہونا ان سب پر


طیبات الہی کے حرام ہونے کا موجب بنا_
فبظلم من الذین هادوا حرمنا علیهم ... و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
15_ ايك معاشرے کے بعض افراد کی طرف سے گناہ کا ارتکاب اور احکام الہی کی خلاف ورزی اس معاشرے کے تمام افراد کو دنیوی عذابوں میں مبتلا کرنے کا باعث بن سکتی ہے_
فبظلم من الذین هادوا حرمنا ... و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
16_ نوع اشخاص میں معیار کا پایا جانا تمام افراد کیلئے قانون وضع کرنے کا مصححہے_
فبظلم من الذین هادوا حرمنا علیهم ... و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
یہود پر طیبات کی تحریم کا معیار، ظلم و ستم کا ارتکاب اور دیگر وہ عناوین ہیں جن کا ذکراس آیت شریفہ اور بعد والی آیت میں آیاہے_ یہ معیار یہودیوں کی اکثریت میں موجود تھا اور بعد والی آیات کی شہادت کے مطابق تمام لوگوں میں یہ معیار نہیں پایا جاتا تھا لیکن اس کے باوجود خدا نے تمام کے تمام یہودیوں پر طیبات کو حرام کردیا_
17_ کفر; قیامت کے دردناك عذاب میں مبتلا ہونے کا موجب بنتاہے_
و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
18_ ظلم، راہ خدا میں گامزن ہونے سے روکنا، سودخوری اور ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھانا انسان کیلئے کفر کی طرف مائل ہونے کا سبب بنتاہے_
فبظلم من الذین هادوا حرمنا ... و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
"للکافرین منهم" سے مراد وہی یہودی ہیں جو اس آیت اور اس سے پہلے والی آیت شریفہ میں بیان ہونے والے گناہوں کے مرتکب ہوئے، بنابریں مذکورہ صفات کفر ہیں یا کفر کا موجب بنتی ہیں اور مذکورہ بالا مطلب اس دوسرے احتمال کی بناپر اخذ کیا گیاہے_
19_ اخروی عذاب کی مختلف اقسام اور متعدد درجات ہیں_
و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
20_ حال حاضر میں بھی جہنم آمادہ ہے_
و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
"اعتدنا" فعل ماضی ہے اور دوزخ کے ابھی سے موجود ہونے پر دلالت کرتاہے_ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "عذاباً الیماً" سے مراد قیامت کا عذاب ہو_
21_ ظلم کا ارتکاب ،راہ خدا میں گامزن ہونے سے روکنا اور لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھانا دنیوی عقوبت اور اخروی عذاب کا سبب بنتاہے_


فبظلم من الذین هادوا حرمنا ... و اعتدنا للکافرین منهم عذاباً الیماً
--------------------------------------------------
احکام: 3، 6

مال کا غصب 4
ملکيت:
ذاتيملکيت 8
محرمات: 3، 6
يہودي:
دين يہود کی تعليمات 8;کافر يہودی 12;کافر يہوديوں پر عذاب 11;مومن يہودی 12،13; يہوديوں کا اقتصادی نظام7 ;يہوديوں کا گناه 14; يہوديوں کی حرام خوری 10; يہوديوں کی سود خوری 1، 2، 9، 10; يہوديوں کے رذائل4، 5; يہوديوں ميں غصب 4، 5;يہوديوں کے محرمات 1، 2

لَّـكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلاَةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أُوْلَـئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْراً عَظِيماً .162
ليکن ان ميں سے جو لوگ علم ميں رسوخ رکھنے والے اور ايمان لانے والے ہيں وه ان سب پر ايمان رکھتے ہيں جو تم پر نازل ہوا ہے يا تم سے پہلے نازل ہو چکا ہے اور بالخصوص نمازقائم کرنے والے اور زکوة دينے والے او رآخرت پر ايمان رکھنے والے ہيں ہم عنقريب ان سب کواجر عظيم عطا کريں گے _
1_ يہوديوں کے درميان گہری نظر رکھنے والے اور حقيقي
مؤمنين موجود تھے_


لكن الراسخون فی العلم منهم والمؤمنون يؤمنون بما انزل اليك
بظاہر "المؤمنون" سے مراد با ايمان يہودی ہيں عبارت يوں ہے کہ "المؤمنون منهم" اور پہلے والے حصے کے قرينہ کی بناپر کلمہ "منهم" کو حذف کرديا گيا ہے_
2_ گہری فکر رکھنے والے يہودی علماء اور ان کے حقيقی مومنين قرآن کريم اور ديگر آسمانی کتب پر ايمان لے آتے ہيں_
لكن الراسخون فی العلم منهم و المؤمنون يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك
3_ قرآن کريم کے ساتھ ساتھ اس سے پہلے نازل ہونے والی آسمانی کتب پر ايمان لانا لازمی ہے_
لكن الراسخون ... والمؤمنون يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك
4_ گذشتہ اديان پر حقيقی ايمان ، قرآن کريم اور ديگر آسمانی کتب پر ايمان لانے ميں مؤثر کردار ادا کرتاہے_
والمؤمنون يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك
5_ قرآن کريم اور ديگر آسمانی کتب پر ايمان لانے ميں علم مثبت اور تعميری کردار ادا کرتاہے_
لكن الراسخون فی العلم ... يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك
6_ قرآن کريم سچے اور گہری نظر کے حامل حقيقی علماء کيلئے خاص جاذبيت رکھتاہے_
لكن الراسخون ... يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك
7_ گہری فکر کے حامل يہودی علماء پيغمبر اسلام(ص) سے بے جا مطالبات نہيں کرتے تھے اور يہوديوں کی گھٹياصفات اور ناروا اعمال (عہدشکني، آيات الہی کا انکارو ...) سے خبردار اور آگاه تھے_
يسئلك اهل الكتاب ... لكن الراسخون فی العلم منهم و المؤمنون يؤمنون
خداوند متعال نے آيت نمبر 153 سے لے کر موجوده آيت تك اہل کتاب بالخصوص يہوديوں کی بہانہ تراشيوں اور گھٹيا اوصاف کو بيان کيا ہے اور مورد بحث آيت ميں کلمہ "لكن" کے ذريعے حقيقی مومنين اور گہری فکر کے حامل علماء کو مستثني کرديا ہے_
8_ يہوديوں کے بے جا مطالبات، ناروا اعمال اور اخلاقی رذ ائل کی بنياد; ان کی جہالت اور دينی تعليمات پر عدم يقين ہے_
يسئلك اهل الكتاب ... لكن الراسخون فی العلم منهم والمؤمنون
صالح و نيك يہوديوں کو گہری فکر کے حامل علماء اور حقيقی مؤمنين کہہ کر توصيف کرنا اس حقيقت کی طرف اشاره ہے کہ اکثر يہوديوں کے ناروا اعمال اور اخلاقی رذائل کی طرف مائل ہونے کا سبب

202
ان کی جہالت اور انبیاء (ع) کی تعلیمات پر عدم یقین ہے_
9_ اکثر یہودیوں کی جہالت، سطحی قسم کی سوچ اور عدم یقین کی ذہنیت; قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان نہ لانے کا موجب بني_
لكن الراسخون فی العلم منهم ... يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك
مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "لكن" کو جملہ "فلا يؤمنون الا قليلاً" سے استدراك کے طور پر اخذ کیا گیا ہے یعنی اکثر یہودی ایمان نہیں لائیں گے لیکن ان کے گہری فکر کے حامل علماء اور حقیقت پر یقین رکھنے والے لوگ قرآن کریم پر ایمان ضرور لائیں گے_ بنابریں جملہ "لكن ..." سے پتہ چلتاہے کہ جہالت اور عدم یقین کی ذہنیت اکثر یہودیوں کیلئے قرآن کریم پر ایمان لانے کی راہ میں رکاوٹ بني_
10_ نماز قائم کرنے اور زکو ة ادا کرنے والے یہودی قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لے آتے ہیں_
و لكن الراسخون ... والمقيمين الصلاة والمؤتون الزكو ة
اگر " المقيمين " اور " المؤتون" ، "الراسخون " پر عطف ہوں تو جملہ "يؤمنون" ان کلمات کیلئے بھی خبر ہوگا_ واضح رہے کہ "المقيمين" "امدح" یا "اخص" جیسے افعال کے ذریعے منصوب ہوا ہے_ دراصل یوں تھا " والمقيمون الصلوة اخصهم و امدحهم" اور ادبی قواعد کی بنا پر "المقيمون" اور فعل "اخص"و "امدح" حذف کردیاگیا ہے اور "امدحهم" میں موجود ضمیر منصوب کو اسم ظاہر کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے_
11_ خداوند عالم اور قیامت پر ایمان رکھنے والے یہودي، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لے آتے ہیں_
و لكن الراسخون فی العلم منهم ... و المؤمنون بالله واليوم الآخر
اس بناپر کہ جب"المؤمنون بالله ..." "الراسخون" پر عطف ہو_
12_ خداوند متعال، قیامت اور قرآن کریم پر ایمان لانے والے، نماز قائم کرنے اورزکاة ادا کرنے والے الله تعالی کی طرف سے عظیم پاداش سے نوازے جائیں گے_
اولئك سنؤتيهم اجرا عظيماً
13_ نماز اورزکاة کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور نماز قائم کرنے والوں پر خداوند متعال کی خاص عنایت بھی ہوگي_
والمقيمين الصلاة والمؤتون الزكو ة
"المقيمين" کو فعل محذوف " امدح اور اخص" کی وجہ سے منصوب ذکر کرنا نماز کی اہمیت پر تاکید اور اس بات کی دلیل ہے کہ خداوند

203
عالم نماز قائم کرنے والوں پر خاص عنایت کرے گا، اسی طرح دوسری عبادات و واجبات میں سے زکاة کا ذکر کرنا اس کی خاص اہمیت پر دلالت کرتاہے_
14_ ایمان اس وقت خدا کے عظیم اجر سے بہرہ مند ہونے میں مفید و کارساز ہے جب اس کے ساتھ عمل بھی ہو_
والمقيمين الصلوة ... والمؤمنون بالله و اليوم الآخر اولئك سنؤتيهم اجراً عظيماً
15_ علماء کا خدا وند عالم کے عظیم اجر و پاداش سے بہرہ مند ہونا ایمان لانے اور نیك اعمال انجام دینے میں منحصر ہے_
لكن الراسخون ... والمؤمنون بالله واليوم الآخر اولئك سنؤتيهم اجراً عظيماً
16_ خداوند متعال اور قیامت پر ایمان کا لازمہ پیغمبر اکرم(ص) ، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لانا ہے_
يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك ... و المؤمنون بالله واليوم الآخر
کلمہ "المؤمنون بالله" "الراسخون" پر عطف ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ "يؤمنون بما انزل ..." "المؤمنون بالله" کیلئے خبر ہے _ واضح رہے قرآن کریم پر ایمان کا لازمہ پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانا ہے_ لہذا مذکورہ بالا مطلب میں پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان کو بھی بیان کیا گیا ہے_
17_ قرآن کریم نے حصول علم کا محرك ایجاد کرنے اور ایمان و نیك عمل کی طرف مائل کرنے کیلئے مختلف روشوں کے ساتھ ساتھ انسان میں موجود پاداش خواہی و اجر طلبی کی صفت سے استفادہ کیا ہے_
لكن الراسخون ... اولئك سنؤتيهم اجراً عظيماً

18_ خدا وند متعال کی پاداش و اجر کے مختلف درجات اور مراتب ہیں_
اولئك سنؤتيهم اجراً عظيماً
-----------------------------------------------------

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُوراً .163

ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی نازل کی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد کے انبیا ئکی طرف وحی کی تھی اور ابراہیم ، اسماعیل ، اسحاق ، یعقوب ، اسباط ، عيسي ، ایوب ، یونس ، ہارون او رسلیمان کی طرف وحی کی ہے اور داؤد کو زبور عطا کی ہے _

1_ خداوند متعال نے آنحضرت (ص) پر وحی نازل کی اور انہیں نبوت و پیغمبری کیلئے مبعوث کیا_
انا اوحينا اليك

2_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کو پیغمبری کیلئے چنا اور ان پر وحی نازل كي_
کما اوحينا الی نوح

3_ خداوند متعال نے حضرت نوح (ع) کے بعد بہت سارے انبیاء (ع) مبعوث فرمائے اور ان پر وحی نازل كي_
کما اوحينا الی نوح والنبين من بعده

4_ حضرت نوح (ع) کے بعد حضرت ابراہیم (ع) ، حضرت اسماعیل (ع) ، حضرت اسحاق (ع) ، حضرت یعقوب (ع) ، حضرت عيسي (ع) ، حضرت ایوب (ع) ، حضرت یونس (ع) ، حضرت ہارون (ع) اور حضرت سلیمان (ع) جیسے انبیاء تشریف لائے اور ان پر وحی نازل ہوئي_
و اوحينا الی ابراهيم ... و سليمان

5_ خداوند متعال نے حضرت یعقوب (ع) کی اولاد میں سے بعض کو نبوت کیلئے چنا اور ان پر وحی نازل كي_
و اوحينا الي ... و الاسباط

"اسباط" جمع "سبط" ہے اور اس کا لغوی معنی پوتا اورنواسہ ہے اور اس آیت شریفہ میں اس سے



مراد حضرت یعقوب کے پوتے و نواسے ہیں _ البتہ بعض مفسرین کے مطابق اسباط سے مراد اسحاق (ع) کے بیٹے ہیں_ واضح رہے کہ "یعقوب" کے بعد کلمہ "الاسباط" لانے سے پہلے نکتہ کی تائید ہوتی ہے_

6_ وحی اور انبیاء (ع) کا مبعوث کیاجانا تاریخ میں مداوم اور مسلسل رہاہے_
انا اوحينا اليك کما اوحينا الی نوح والنبين من بعده ... و آتينا داود زبوراً

7_ وحي، پیغمبری کے دعوے میں حقانیت انبیاء (ع) کی ضامن ہے_
انا اوحينا اليك كما اوحينا الي نوح والنبينمن بعده

8_ ديگر انبيائے خدا (ع) پر ايمان لانے کا لازمہ يہ ہے کہ پيغمبر اکرم(ص) پر ايمان لايا جائے_
انا اوحينا اليك كما اوحينا الي نوح و النبين
خداوند متعال يہ نکتہ بيان کرکے کہ وحی کے لحاظ سے پيغمبر اسلام(ص) اور دوسرے انبياء ميں کوئي فرق نہيں، انبياء (ع) پر ايمان کے دعويداروں کو يہ ياد دہانی کرا دينا چاہتاہے کہ اگر ان کی نبوت پر ايمان رکھتے ہو تو پھر پيغمبر اسلام(ص) پر بھی ايمان لانا پڑے گا اور آنحضرت(ص) کا انکار کرو گے تو در حقيقت تمام انبياء (ع) کا انکار کررہے ہو_
9_ پيغمبر اکرم(ص) پر وحی کے نزول کا انکار در اصل ديگر انبياء (ع) پر وحی کے نزول کا انکار ہے_
انا اوحينا اليك كما اوحينا الی نوح والنبين من بعده و اوحينا
10_ پيغمبر اکرم(ص) پر نازل ہونے والی وحی الہی ان تمام خصوصيات کی حامل ہے جو گذشتہ انبياء (ع) پر نازل ہونے والی وحی ميں پائي جاتی تھيں_
انا اوحينا اليك كما اوحينا الی نوح و النبين من بعده
چونکہ وحی کو گذشتہ تمام انبياء (ع) پر نازل ہونے والی وحی سے تشبيہ دی گئي ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ آنحضرت(ص) پر نازل ہونے والی وحی ميں گذشتہ تمام انبياء (ع) کی وحی والی خصوصيات پائي جاتی تھيں_
11_ حضرت نوح(ع) وہ پہلے پيغمبر ہيں جنہيں کتاب اور شريعت سے نوازا گيا_
انا اوحينا اليك كما اوحينا الی نوح والنبين من بعده
چونکہ حضرت نوح (ع) سے پہلے بھی پيغمبر موجود تھے لہذا ان سے پہلے کسی پيغمبر (ع) کا نام لئے بغير ان کا ذکر کرنے کی وجہ يہ ہوسکتی ہے کہ وہ پہلے پيغمبر تھے جنہيں شريعت عطا کی گئي_
12_ حضرت نوح (ع) وہ پہلے نبی ہيں جن پر خدا نے وحی نازل فرمائي_


كما اوحينا الی نوح والنبين من بعده
چونکہ مورد بحث آيت نے نہ تفصيلی اور نہ اجمالی کسی بھی لحاظ سے حضرت نوح (ع) سے پہلے کسی پيغمبر پر وحی کے نزول کے بارے ميں کچھ نہيں کہا لہذا کہا جا سکتاہے کہ حضرت نوح (ع) سے پہلے کوئي ايسا نبی موجود نہيں تھا جس پر وحی نازل ہوئي ہو_ بنابريں حضرت نوح (ع) وہ پہلے نبی ہيں جن پر وحی نازل ہوئي_
13_ خدا وند عالم کی بارگاہ ميں حضرت عيسي (ع) کو خاص عظمت و احترام حاصل ہے_
و اوحينا الی ... عيسي و ايوب و يونس و هارون و سليمان
حضرت عيسي (ع) کے بعد ذکر شدہ انبياء زمانے (ع) کے لحاظ سے ان پر مقدم ہيں اور ان سے پہلے گذرے ہيں ليکن خدا وند متعال نے انہيں سب سے پہلے ذکر کيا ہے تا کہ ان کی خاص عظمت کی طرف اشارہ کرے_
14_ حضرت نوح (ع) کے بعد آنے والے انبياء (ع) ميں سے ايك حضرت داؤد (ع) ہيں_ جنہيں خدا وند عالم کی جانب سے زبور نامی کتاب عطا کی گئي_
و آتينا داود زبوراً
15_ زبور گراں بہا اور خاص اہميت کی حامل کتاب ہے_
و آتينا داود زبوراً
16_ پيغمبر اسلام(ص) پر نازل ہونے والی وحی الہی ميں وہ تمام خصوصيات موجود تھيں جو دوسرے انبياء (ع) پر نازل ہونے والی وحی ميں جدا طور پر پائي جاتی تھيں_
انا اوحينا اليك كما اوحينا الی نوح
حضرت امام باقر(ع) اور امام صادق (ع) مذکورہ آيت کے مضمون کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرماتے ہيں( فجمع لہ کل وحي) (1)يعنی اس ميں تمام وحی کی خصوصيات اکٹھی کی گئي تھيں_
--------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) پر وحی کا نزول 1، 9، 10، 16; آنحضرت(ص) کا برگزيدہ ہونا 1; آنحضرت(ص) کی نبوت 1
ابراہيم (ع) :
حضرت ابراہيم (ع) کی نبوت 4

-------

**1) تفسیر عیاشی ج1 ص 285 ح 305; نور الثقلین ج1 ص 573 ح 670_**

حضرت يعقوب (ع) كى نبوت 4
يعقوب (ع) كى اولاد:
حضرت يعقوب (ع) كى اولاد كا چنا جانا 5;حضرت يعقوب (ع) كى اولاد كى نبوت 5
يونس (ع) :
حضرت يونس كى نبوت 4



وَرُسُلاً قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلاً لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللّهُ مُوسَى تَكْلِيماً .164

كچھ رسول ہيں جن كے قصے ہم آپ سے بيان كرچكے ہيں او ركچھ رسول ہيں جن كا تذكرہ ہم نے نہيں كيا ہے او راللہ نے موسي سے باقاعدہ گفتگو كى ہے _
1_ آنحضرت(ص) ديگر انبياء (ع) اور خدا كے بھيجے ہوئے پيغمبروں كى مانند رسول اور خدا كے بھيجے ہوئے پيغمبر ہيں_
و رسلاً قد قصصنا هم عليك من قبل و رسلا لم نقصصهم عليك
"رسلاً" فعل محذوف "ارسلنا" كيلئے مفعول ہے يعنى و ارسلنا رسلا اور يہ جملہ "اوحينا الى ..." پر عطف ہے_ بنابراين يہ بھى تشبيہ ميں اس كے ساتھ شريك ہے_ البتہ اس فرق كے ساتھ كہ مشبہ (انا اوحينا اليك)كے معنى كا لازمہ رسالت ہے اور اسى كا ارادہ كيا گياہے_ يعنى اے پيغمبر آپ ہمارے رسول ہيں جيسا كہ گذشتہ انبياء (ع) بھى ہمارے رسول تھے_
2_ پيغمبر اكرم (ع) كى رسالت كا انكار دوسرے تمام انبياء (ع) كى رسالت كا انكار ہے_
اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح ... و رسلا قد قصصناہم عليك
مذكورہ بالا مطلب ميں گذشتہ مطلب كے بارے ميں دى گئي توضيح سے استفادہ كيا گيا ہے_
3_ خداوند متعال نے صرف اپنے چند انبياء (ع) كے حالات كوپيغمبر اكرم(ص) كے سامنے بيان كيا ہے_
رسلا قد قصصنا ہم عليك من قبل و رسلاً لم نقصصهم عليك
4_ خداوند متعال نے قرآن كريم ميں بعض انبياء كے حالات بيان نہيں كئے_
و رسلا لم نقصصهم عليك
5_ خداوند متعال نے كسى واسطے كے بغير حضرت موسي (ع) سے گفتگو كي_
و كلم الله موسي تكليماً
گذشتہ جملات ميں خدا وند عالم نے اپنے اسم "الله " كا ذكر نہيں فرمايابلكہ صرف (اوحينا)


جيسے افعال استعمال كيے ہيں_ جبكہ اس جملہ "كلم الله موسي" ميں اسم جلالہ "الله" استعمال كيا ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے كہ خداوند متعال نے بذات خود حضرت موسي (ع) سے بات كى اور ان كے درميان كوئي واسطہ نہيں تھا_
6_ خداوند متعال كا حضرت موسي (ع) سے كلام كرنا وحى كى ايك قسم ہے_
اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح ... و كلم الله موسي تكليماً
اگر "كلم الله" "اوحينا الى نوح" پر عطف ہو تو جملہ يوں ہوگا "اوحينا اليك كما كلم الله موسي تكليماً" يعنى پيغمبر پر نازل ہونے والى وحى الہى كى مثال اس كلام كى سى ہے جو خدا نے حضرت موسي (ع) سے كيا_ بنابريں خدا كا كلام كرنا بھى ايك قسم كى وحى ہے_
7_ بارگاہ خداوندى ميں حضرت موسي (ع) كو خاص عظمت حاصل ہے_
و كلم الله موسي تكليماً
حضرت موسي (ع) كا دوسرے انبياء (ع) سے جدا طور پر نام لينا اور انہيں "كليم الله" كہنا ان كے بلند و بالا مقام پر دلالت كرتاہے_
8_ حضرت موسي (ع) پر حقيقى ايمان آنحضرت(ص) پر ايمان لانے كا باعث بنتاہے_

اوحینا الیك كما ... كلم الله موسي تكلیماً
مذكورہ مطلب اس مبنی پر استوار ہے كہ جب جملہ "كلم الله ..." گذشتہ آیت میں جملہ "اوحینا الی نوح" پر عطف ہو_ یعنی اے رسول جس طرح ہم نے آپ پر وحی نازل كی اور موسي سے كلام كیا اور چونكہ یہ ان لوگوں سے خطاب كیا جارہاہے جو حضرت موسي (ع) كی نبوت كا اقرار كرتے ہیں لہذا انہیں اس مشابہت كو مدنظر ركھتے ہوئے رسول اكرم(ص) كی نبوت كا بھی اقرار كرنا چاہیئے_
9_ حضرت آدم (ع) اور حضرت نوح(ع) كے درمیان والی مدت میں گذرنے والے بعض انبیاء (ع) كا نام قرآن كریم میں ذكر نہ كرنے كی وجہ ان كی رسالت كا مخفی ہوناہے_
و رسلا لم نقصصهم علیك
حضرت امام باقر (ع) فرماتے ہیں: كان ما بین آدم و بین نوح من الانبیاء مستخفین و مستعلنین و لذلك خفی ذكرهم فی القرآن فلم یسموا كما سمی من استعلن من الانبیاء و هو قول الله_ "رسلا لم نقصصهم علیك" یعنی لم اسم المستخفین كما سمیت المستعلنین من الانبیاء (1) یعنی حضرت آدم (ع) اور حضرت نوح (ع) كے درمیان والے زمانے میں بعض انبیاء (ع) ایسے
-------

**1) تفسیر عیاشی ج1 ص 285 ح306; تفسیر برهان ج1 ص 427 ح4_**


بھی ہیں جنہیں پنہاں ركھا گیا اور اسی وجہ سے قرآن كریم میں بھی ان كا ذكر نہیں آیا_ چنانچہ جس طرح بعض انبیاء (ع) كا علی الاعلان نام لیا گیا ہے اسی طرح بعض كا نام نہیں لیا گیا اور خدا وند عالم نے اسی طرف اشارہ كرتے ہوئے كہا ہے: "اے رسول: ہم نے آپ(ص) كو بعض انبیاء (ع) كے حالاتنہیں سنائے" یعنی جس طرح بعض ظاہر شدہ انبیاء (ع) كا نام لیا ہے اسی طرح بعض پنہاں انبیاء (ع) كا نام نہیں لیا_
10_ خداوند متعال نے حضرت موسي سے تین دن اور رات میں ایك لاكھ چوبیس ہزار كلمات كی تعداد میں كلام كیا_
و كلم الله موسي تكلیماً
رسول خدا(ص) فرماتے ہیں: ان الله ناجي موسي بن عمران بمائة الف كلمة و اربعة و عشرین الف كلمة فی ثلاثة ایام و لیالیهن ... (1) یعنی خداوند متعال نے حضرت موسي (ع) بن عمران كے ساتھ تین شب و روز میں ایك لاكھ چوبیس ہزار كلمات كی تعداد میں گفتگو كي_
11_ خداوند متعال نے حضرت موسي (ع) سے طور سینا میں درخت سے ایسی آواز پیدا كركے گفتگو كی جسے ہر طرف سے ان كے تمام ہمراہی سن سكتے تھے_
و كلم الله موسي تكلیماً
امام رضا(ع) ، حضرت موسي (ع) سے خدا وند عالم كی گفتگو كے بارے میں فرماتے ہیں: ... فخرج بهم الی طور سیناء ... فكلمه الله تعالی ذكره و سمعوا كلامه ... لان الله عزوجل احدثه فی الشجرة ثم جعله منبعثاً منها حتی سمعوه من جمیع الوجوه ... (2) یعنی وہ اپنے تمام ساتھیوں كے ہمراہ طور سینا كی طرف روانہ ہوئے ...پھر خداوند متعال نے ان سے كلام كیا جسے ان كے تمام ساتھیوں نے سنا ... كیونكہ خدائے عزوجل نے درخت میں آواز ایجاد كی اور اسے چاروں طرف پھیلا دیا جس كی وجہ سے وہ تمام ساتھیوں كو سنائي دي_
12_ خداوند متعال نے زبان اور دہن سے استفادہ كیے بغیر كلام ایجاد كركے حضرت موسي (ع) سے گفتگو كي_
و كلم الله موسي تكلیماً
حضرت امام رضا (ع) ، حضرت موسي (ع) سے خدا كے كلام كے بارے میں فرماتے ہیں: ... كلام الخالق للمخلوق لیس ككلام المخلوق لمخلوق و لا یلفظ بشق فم و لسان و لكن یقول له "كن" فكان بمشیته ما خاطب به موسي من الامر والنهی من غیر تردد فی نفس (3) یعنی خالق كی مخلوق
-----

**1) خصال صدوق ص 641 ح20 باب ما بعد الالف: نور الثقلین ج1 ص 574 ح 675_**
**2) توحید صدوق ص 121 ح 24 ب 8:نور الثقلین ج1 ص 574 ح 676_**

**3) احتجاج طبرسی ج2 ص 185; نور الثقلين ج1 ص 575، ح681_**


کے ساتھ کلام کی کیفیت ایسی نہیں ہے جیسے مخلوق کے کلام کی مخلوق کے ساتھ اور نہ ہی خالق کا کلام مخلوق کے کلام کی مانند منہ کے کھلنے اور زبان کے مخصوص انداز میں ہلنے کی وجہ سے الفاظ کی صورت میں ایجاد ہوتاہے بلکہ وہ اسے ہوجانے کا حکم دیتاہے تو وہ اس کی مشیئت سے ہوجاتاہے ...
13_ خداوند متعال کا کلام حادث ہے_
و كلم الله موسي تكليماً
حضرت امام صادق (ع) کلام خدا کے حادث یا قدیم ہونے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ان الکلام صفة محدثة لیس بازلیة کان الله عزوجل و لا متکلم (1) یعنی کلام ایك ازلی نہیں بلکہ محدث صفت ہے _
-------------------------------------------------

------

**1) کافی ج1 ص 107 ح1; نور الثقلين ج1 ص 575 ح 682_**

رُسُلاً مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللهُ عَزِيزاً حَكِيماً .165

يہ سارے رسول بشارت دينے والے اورڈرا نے والے اس لئے بھيجے گئے تا كہ رسولوں كے آنے كے بعد انسانوں كى حجت خدا پر قائم نہ ہونے پائے او رخدا سب پر غالب او رصاحب حكمت ہے _

1_ انبياء (ع) رسالت كى تبليغ اور انسانوں كى تربيت كيلئے بشارت اور انذار جيسى روشوں سے استفادہ كرتے تھے_
رسلا مبشرين و منذرين

2_ انسانوں كى ہدايت اور تربيت كيلئے تشويق كو تہديدپر مقدم كرناضرورى ہے_
رسلا مبشرين و منذرين

3_ انسانوں كى ہدايت اور تربيت كيلئے بشارت كى روش انذار سے زيادہ مؤثر ہوتى ہے_
رسلاً مبشرين و منذرين
بشارت كو انذار پر مقدم كرنے سے معلوم ہوتاہے كہ بشارت كانقش انسانوں كى ہدايت ميں زيادہ مؤثر ہوتاہے_

4_ ا نبياء (ع) روش ہدايت كے انتخاب ميں انسان ميں
موجود منفعت طلبى اور خطرات سے بچنے كى خصلت كو مد نظر ركھتے تھے_
رسلاً مبشرين و منذرين

5_ انبياء (ع) كى بعثت كا مقصد لوگوں پر خدا وند متعال كى حجت تمام كرنا ہے_
رسلاً مبشرين و منذرين لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل

6_ انبياء (ع) لوگوں پر خدا وند متعال كى حجت تمام كرنے كا وسيلہ ہيں_
رسلاً ... لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل

7_ انسان كو ہدايت اور ہدف تك پہنچنے كيلئے ہميشہ انبياء (ع) كى ضرورت ہوتى ہے_



رسلاً ... لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل

8_ خداوند عالم كسى كو اتمام حجت كے بغير عذاب نہيں ديتا_
رسلاً ... لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل

9_ خداوند متعال ہميشہ عزيز (ناقابل شكست فاتح) اور حكيم (دانا) ہے_
و كان الله عزيزاً حكيماً

10_ انبياء (ع) كا بھيجا جانا، خداوند عالم كى عزت و حكمت كا تقاضا ہے_
رسلاً مبشرين و منذرين ... و كان الله عزيزاً حكيماً

11_ خداوندعالم، دليل و استدلال ميں قاہر اور غالب ہے_
لئلا يكون للناس على الله حجة ... و كان الله عزيزاً
الله تعالى كى عزت اور ناقابل شكست ہونے كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك مصداق وہى ہے جو جملہ "لئلا يكون ..." ميں بيان ہوا ہے_

12_ خداوند عالم كے دليل و استدلال پر غلبہ اور تسلط كا منبع اس كى بے كراں حكمت ہے_
لئلا يكون للناس على الله حجة ... و كان الله عزيزاً حكيماً

13_ خدا وند عالم كے سامنے لوگوں كے پاس كسى حجت كا نہ ہونا اس كى عزت كا ايك مصداق ہے_
لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل و كان الله عزيزاً حكيماً
عزيز اور اتمام حجت ميں پائے جانے والے ارتباط كو سامنے ركھنے سے معلوم ہوتاہے كہ اگر خداوند عالم اتمام حجت نہ

کرتا تو لوگ اس کے سامنے دلیل پیش کرتے اور یہ اس کی عزت کے ساتھ سازگار نہیں ہے_
------------------------------------------------
اتمام حجت: 5، 6، 8، 13
اسماء و صفات:
حکیم 9;عزیز 9
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا استدلال 11، 12;اللہ تعالی کی حکمت 10، 12;اللہ تعالی کی عزت 10، 13;اللہ تعالی کی قدرت 11، 12
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کا انذار 1; انبیاء (ع) کا کردار 6، 7;انبیاء (ع) کا ہدایت کرنا 4; انبیاء (ع) کی بشارت 1;انبیاء (ع) کی بعثت کا


فلسفہ 5; انبیاء (ع) کی تبلیغ 1;انبیاء (ع) کی نبوت 10
انذار :
انذار کی اہمیت 2
انسان:
انسان کی معنوی ضروریات 7;انسان کی منفعت طلبی 4
تبلیغ:
تبلیغ کی روش1
تربیت:
تربیت کی روش 1، 2، 3; تربیت میں انذار 1، 2، 3; تربیت میں بشارت 3; تربیت میں تشویق 2
تشویق:
تشویق کی اہمیت 2
سزا:
بیانکیے بغیر سزا دینا 8
فقہی قواعد: 8
نبوت:
نبوت کی اہمیت 7
ہدایت:
ہدایت کا طریقہ 4;ہدایت میں انذار 2; ہدایت میں تشویق 2

لَّـكِنِ اللّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلآئِكَةُ يَشْهَدُونَ وَكَفَى بِاللّهِ شَهِيداً .166
(یہ مانیں یانہ مانیں ) لیکن خدا نے جو کچھ آپ پر نازل کیا ہے وہ خود اس کی گواہی دیتا ہے کہ اس نے اسے اپنے علم سے نازل کیا ہے او رملائکہ بھی گواہی دیتے ہیں او رخدا خود بھی شہادت کے لئے کافی ہے _
1_ خدا وند متعال اور اس کے فرشتے قرآن کی حقانیت اور رسالت پیغمبر اکرم(ص) پر گواہ ہیں_
لکن اللہ یشھد بما انزل الیك ... و الملائكة یشھدون


مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "و الملائكة یشھدون" کو "اللہ یشھد" پر عطف کیا گیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ "یشھدون" کا متعلق بھی "بما انزل الیك" ہوگا_
2_ قرآن کریم کو پیغمبر اکرم(ص) پر خداوند عالم نے نازل کیا ہے_
یشھد بما انزل الیك انزلہ
3_ خداوند متعال نے اہل کتاب کے انکار سے آنحضرت(ص) کے دل میں پیدا ہونے والی رنجیدگی اور افسردگی دور کرنے

كيلئے آپ (ص) كو تسلى دى ہے_
فلا يؤمنون الا قليلا ... لكن الله يشهد بما انزل اليك
اكثر اہل كتاب كى جانب سے آنحضرت(ص) كى رسالت كے انكار كا ذكر كرنے كے بعد خداوند متعال كا استدراك كے ساتھ حقانيت قرآن پر گواہى دينے كا مقصد آنحضرت(ص) كو تسلى دينا ہے_
4_ قرآن كريم ;خدا وند عالم كے علم و دانش كا جلوه ہے_
انزلہ بعلمہ
مذكوره بالا مطلب ميں "بعلمہ" كو ضمير مفعولى كيلئے حال قرار ديا گيا ہے اور اس ميں موجود "بائ" معيت كے معنى ميں ہے: يعنى پيغمبر اكرم(ص) پر نازل ہونے والے قرآن كريم كے ہمراه علم الہى بھى تھا_
5_ قرآن كريم ميں علم الہى كى تجلي، قرآن و پيغمبر اكرم(ص) كى حقانيت پر خداوند متعال كى گواہى ہے_
لكن الله يشهد بما انزل اليك انزلہ بعلمہ
جملہ "انزلہ بعلمہ" "يشهد" كيلئے تفسير ہوسكتاہے_ يعنى خود نزول قرآن جو علم الہى كا ايك مظہر ہے قرآن كريم كى اور اس كے نتيجے ميں پيغمبر اكرم(ص) كى حقانيت پر خدا وند متعال كى گواہى ہے_
6_ قرآن كا نزول خدا وند متعال كى نظارت ميں ہے اور شياطين كى دخالت سے محفوظ ہے_
لكن الله يشهد بما انزل اليك انزلہ بعلمہ
بعض مفسرين كا كہنا ہے كہ چونكہ يہاں پر علم خدا ، حفاظت و نگہبانى سے كنايہ ہے، لہذا جملہ "انزلہ بعلمہ" كا معنى يہ بنتاہے كہ خداوند متعال نے قرآن كريم اس طرح سے نازل كيا كہ خود اس كى حفاظت اور نگہبانى فرمائي ہے تا كہ شياطين دخالت اور كمى بيشى نہ كرسكيں_
7_ حقانيت قرآن كريم پر خداوند متعال كى گواہى كا منبع اس كا علم و آگاہى ہے_
لكن الله يشهد بما انزل اليك انزلہ بعلمہ
8_ خداوند متعال نے پيغمبر اكرم (ص) كى اہليت سے آگاه



ہونے كى وجہ سے قرآن كريم آپ(ص) پر نازل فرماياہے_
لكن الله يشهد بما انزل اليك انزلہ بعلمہ
مذكوره بالا مطلب ميں "بعلمہ" كو "انزلہ" كے فاعل كيلئے حال قرار ديا گيا ہے اور علم كا متعلق پيغمبر اكرم(ص) كى اہليت ہے_ جس كى وجہ سے قرآن كريم ان پر نازل ہوا يعنى "انزلہ عالماً بانك اهل لذلك" خدا نے آپ (ص) پرقرآن كريم نازل فرمايا كيونكہ وه جانتا تھا كہ آپ(ص) اس كى اہليت ركھتے ہيں_
9_ ضرورى ہے كہ علم و آگاہى كى اساس پر گواہى دى جائے_
و لكن الله يشهد ... انزلہ بعلمہ
10_ رسالت آنحضرت(ص) كى حقانيت پر يقين كرنے كيلئے قرآن كريم بحيثيت دليل كافى ہے_
لكن الله يشهد بما انزل اليك انزلہ بعلمہ
ممكن ہے "بما انزل اليك" ميں موجود "بائ" سببيت كيلئے ہو_ اس صورت ميں گذشتہ آيات كے قرينہ كى بناپر شہادت و گواہى كا متعلق آنحضرت(ص) كى رسالت ہوگي_ اس مبنا كے مطابق جملہ "يشهد بما انزل ..." كا معنى يہ ہوگا كہ آنحضرت(ص) كى رسالت پر خدا كى گواہى كا سبب آنحضرت(ص) پر قرآن كا نزول ہے يعنى جو بھى قرآن كريم كو ملاحظہ كرے وه آنحضرت(ص) كى رسالت كى حقانيت پر گواہى ديگا_
11_ خدا كے فرشتے پيغمبر اكرم(ص) پر نزول قرآن كے شاہد اور ناظر تھے_
والملائكة يشهدون
جملہ "و الملائكة يشهدون" ميں "واو" حاليہ ہے اور "يشهدون" كا معنى "وه نظارت كرتے ہيں "كيا گيا ہے_
12_ مختلف امور كے اثبات و نفى پر خدا وند عالم كى شہادت كافى و مكمل ہے_
و كفى بالله شهيداً
13_ حقانيت قرآن كريم كے اثبات كيلئے خدا وند عالم كى گواہى كافى ہے_
لكن الله يشهد بما انزل ... و كفي بالله شهيداً

14_ قرآن کریم لوگوں پر خدا وند عالم کی طرف سے اتمام حجت ہے_
لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل ... لكن الله يشهد بما انزل اليك
-------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کا غم و اندوه3; آنحضرت(ص) کو تسلی 3; آنحضرت(ص) کی حقانیت 5; آنحضرت(ص) کی نبوت کی حقاینت 1، 10; آنحضرت (ص) کے فضائل 8
اتمام حجت: 14


اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا علم 7، 8; اللہ تعالی کی گواہی 1، 5، 7، 12، 13;اللہ تعالی کے افعال 2; اللہ تعالی کے علم کی تجلی 4، 5
اہل کتاب:
اہل کتاب اور آنحضرت (ص) 3
قرآن کریم:
قرآن کریم کا کردار 10، 14 ;قرآن کریم کا محفوظ
ہونا6;قرآن کریم کا نزول 2، 6، 8، 11;قرآن کریم کی حقانیت 1، 5، 7، 13;قرآن کریم کی فضیلت 4
گواہي:
گواہی کی شرائط 9; گواہی میں علم 9
ملائکہ:
ملائکہ کی گواہی 1،11

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَصَدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ قَدْ ضَلُّواْ ضَلاَلاً بَعِيداً .167
بیشك جن لوگوں نے کفراختیار کیا او رراہ خداسے منع کردیا وہ گمراہی میں بہت دور تك چلے گئے ہیں_
1_ راہ خدا سے روکنے والے کفار ، ایسے بھٹکے ہوئے لوگ ہیں جو سخت گمراہ ہیں_
ان الذين كفروا و صدوا عن سبيل الله قد ضلوا ضلالاً بعيداً
کلمہ "الذین" کے تکرار کے بغیر "صدوا ..." کو "کفروا" پر عطف کرنا اس پر دلالت کرتاہے کہ کفر اختیار کرنا اور راہ خدا سے روکنا دونوں صفات مجموعی طور پر ضلالت بعید ہے_
2_ اہل کتاب; قرآن کریم اور آنحضرت(ص) کی رسالت کے انکار اور لوگوں کو اسلام کی طرف آنے سے روکنے کی وجہ سے ایسے منحرف لوگ ہیں جو سخت بھٹکے ہوئے ہیں_
ان الذين كفروا و صد وا عن سبيل الله قد ضلوا ضلالاً بعيداً
گذشتہ (153 سے بعد والي) آیات کے قرینہ کی بناپر "الذین کفروا ..." کے مورد نظر


مصادیق میں سے اہل کتاب کا وہ گروہ ہے جو آنحضرت(ص) کی رسالت کا انکار اور قرآن کریم کو وحی کے طور پر قبول نہیں کرتا تھا اور گذشتہ آیات کی روشنی میں "سبیل اللہ" سے مراد دین اسلام ہے_
3_ آنحضرت(ص) کی رسالت اور قرآن کریم کے بارے میں کفراور دوسروں کو راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنا بہت بڑی گمراہی ہے_
ان الذين كفروا و صدوا عن سبيل الله قد ضلوا ضلالاً بعيداً
گذشتہ آیات کے قرینہ کی بناپر "کفروا" کا متعلق قرآن کریم و پیغمبر اکرم(ص) ہیں_
4_ لوگوں کو راہ خدا کی طرف آنے سے روکنا کفر کی علامت ہے_
ان الذين كفروا و صدوا عن سبيل الله
مذکورہ بالا مطلب میں جملہ"و صد وا" کو جملہ "کفروا" کیلئے مفسر و مبین کے طور پر اخذ کیا گیا ہے یعنی راہ خدا سے

روکنا کفر ہے_
5_ انسان کے طرز عمل کا سرچشمہ اس کی آراء و افکار اور اعتقادات ہیں_
ان الذين كفروا و صدوا عن سبيل الله
مذکورہ مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جب "صدوا" کا "کفروا" پر عطف از باب عطف سبب بر مسبب ہو _
6_ آنحضرت(ص) اور قرآن کریم پر ایمان راہ خدا ہے_
ان الذين كفروا و صدوا عن سبيل الله
اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ "کفروا" کا متعلق قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) ہیں یہ کہا جا سکتاہے کہ "سبیل اللہ" سے مراد پیغمبر اکرم(ص) اور قرآن کریم پر ایمان لانا ہے_
7_ گمراہی کے متعدد مراتب ہیں_
قد ضلوا ضلالاً بعيداً
-------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کو جھٹلانا 2; آنحضرت(ص) کی نبوت کو جھٹلانا 3
اہل کتاب:
اہل کتاب کی گمراہی 2
ایمان:
آنحضرت(ص) پر ایمان 6;ایمان کا متعلق 6;ایمان کے اثرات 5;قرآن کریم پر ایمان 6
راہ خدا: 6
راہ خدا سے روکنا 1، 2، 3، 4
طرز عمل:



طرز عمل کی بنیادیں5
علم:
علم کے اثرات 5
کفار:
کفار کی گمراہی 1
کفر:
قرآن کریم کے بارے میں کفر 2،3;کفر کي
علامت 4;کفر کے اثرات 2
گمراہ لوگ: 1
گمراہي:
گمراہی کے مراتب 1، 2، 3، 7;گمراہی کے موارد 3
منحرف لوگ: 1، 2
نظریہ کائنات:
نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی 5

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَظَلَمُواْ لَمْ يَكُنِ اللّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلاَ لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقاً .168
او رجن لوگوں نے کفراختیار کرنے کے بعد ظلم کیا ہے خدا انہیں ہرگز معاف نہیں کرسکتا او رنہ انہیں کسی راستہ کی ہدایت کرسکتا ہے _
1_ ظالم کفار; خدا وند متعال کی مغفرت و ہدایت سے محروم ہیں_
ان الذين كفروا و ظلموا لم يكن الله ليغفر لهم و لا ليهديهم طريقاً

جملہ "و ظلموا" میں "الذین" کا تکرار نہ ہونا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ "کفر اور ظلم" دونوں صفات مجموعاً خدا وند عالم کی مغفرت اور ہدایت سے محروم ہونے کا باعث بنتی ہیں_
2_ رسالت پیغمبر اکرم(ص) اور قرآن کریم کا انکار اور دوسروں کو راہ خدا وند عالم سے روکنا خداوند عالم کی مغفرت اور ہدایت سے محروم ہونے کا سبب بنتاہے_
ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم طریقاً
گذشتہ آیات کی روشنی میں "کفر" سے مراد پیغمبر اکرم(ص) اور قرآن کریم کا انکار اور ظلم سے مراد دوسروں کو راہ خدا سے روکنا ہے_


3_ ظالم کفار اور راہ خدا سے روکنے والوں کو ایمان لانے اور توبہ کرنے کی توفیق نہیں ہوگي_
ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن الله لیغفر لهم
بدیہی ہے کہ کفار، کفر کے جس مرتبہ پر بھی ہوں اگر ایمان لے آئیں تو وہ مغفرت و ہدایت الہی کے حقدار و مستحق ہوتے ہیں: بنابریں جملہ "لم یکن ..." سے مراد یہ ہے کہ انہیں ایمان لانے کی توفیق نصیب نہیں ہوگی جس کے نتیجے میں وہ بخشے نہیں جائیں گے_
4_ لوگوں کو راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنا ظلم ہے_
ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل الله ... ان الذین کفروا و ظلموا
گذشتہ آیت شریفہ کے قرینہ کی بناپر ظلم سے مراد دوسروں کو راہ خدا سے روکنا ہے_
5_ سعادت و خوشبختی کی تمام راہیں ظالم کفار پر بند ہیں_
ان الذین کفروا و ظلموا ... و لا لیهدیهم طریقاً
6_ بعض اہل کتاب کا کفر اور ظلم ان کیلئے خدا کی مغفرت و ہدایت سے محروم ہونے کا باعث بنا_
ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم طریقاً
گذشتہ آیات کی روشنی میں "الذین کفروا و ظلموا" کا مورد نظر مصداق بعض اہل کتاب ہیں_
7_ بعض اہل کتاب کافر اور ستمگر لوگ ہیں_
ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم طریقاً
8_ ستمگر کفار کا مغفرت و ہدایت سے محروم ہونا، خدا وند عالم کی سنتوں میں سے ہے_
ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم طریقاً
9_ انسان کی مغفرت اور ہدایت خدا کے ہاتھ میں ہے_
لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم طریقاً
10_ انسان کے گناہوں کی بخشش اس کیلئے ہدایت الہی سے بہرہ مند ہونے کا پیش خیمہ ہے_
لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم طریقاً
--------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) کی نبوت کو جھٹلانا 2
الله تعالی:
الله تعالی سے مختص امور 9; الله تعالی کی بخشش 9;الله تعالی کی سنتیں 8; الله تعالی کی مغفرت سے


محروم ہونا 2;الله تعالی کی ہدایت 9، 10; الله تعالی کی ہدایت سے محروم ہونا2
انسان:
انسان کی مغفرت 9;انسان کی ہدایت 9
اہل کتاب:
اہل کتاب کا ظلم 6 ،8; اہل کتاب کے گروہ 7; کافر اہل کتاب 6، 7

ایمان:
ایمان سے محرومیت3
توبہ:
توبہ سے محرومیت3
راہ خدا:
راہ خدا سے روکنا 2، 3;راہ خدا سے روکنے کا ظلم 4
سعادت:
سعادت سے محروم ہونا 5
ظلم:
ظلم کے اثرات 6;ظلم کے موارد 4
کفار:
ظالم کفار کا محروم ہونا 3، 8; کفار کا ظلم1، 5;کفار کی شقاوت5; کفار کی محرومیت 1
کفر:
قرآن کریم کے بارے میں کفر 2;کفر کے اثرات 6
گناہ:
گناہ کی بخشش کے اثرات10
مغفرت:
مغفرت سے محروم ہونا 1، 6، 8
ہدایت:
ہدایت سے محروم ہونا 1، 6، 8;ہدایت کا پیش خیمہ10

إِلاَّ طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللّهِ يَسِيراً .169
سوائے جہنم کے راستے کے جہاں ان کو ہمیشہ ہمیشہ رہناہے او ریہ خدا کے لئے بہت آسان ہے _
1_ خداوند متعال، قیامت کے دن ظالم کفار کو صرف راہ
جہنم کی طرف ہدایت کرے گا_


و لا لیھدیھم طریقاً_ الا طریق جھنم
مذکورہ بالامطلب میں جملہ "و لا لیھدیھم ..." میں مذکور ہدایت کا زمانہ اور وقت قیامت کو قرار دیا گیاہے یعنی خداوند عالم
اس دن کفار کو صرف جہنم کی طرف راہنمائي کرے گا_
2_ کفر، باطل ادیان کی طرف رجحان اور ناروا اعمال دوزخ کی جانب جانے والا راستہ ہے_
و لا لیھدیھم طریقاً_ الا طریق جھنم
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جملہ "و لا لیھدیھم ..." میں مذکور ہدایت کا زمان اور وقت دنیا کی زندگی ہو
اس مبنی کے مطابق کفار کو راہ جہنم کی طرف ہدایت کرنے سے مراد ان کیلئے کفر کے ارتکاب اور ناروا اعمال کا پیش
خیمہ فراہم کرنا ہے کہ جس کا انجام دوزخ ہوگا_
3_ خداوندمتعال نے ظالم کفار کا تمسخر اڑایا ہے_
و لا لیھدیھم طریقاً_ الا طریق جھنم
ممکن ہے کہ کفار کو جہنم کی طرف لے جانےکیلئے ہدایت کا کلمہ ان کا تمسخر اڑانے کیلئے استعمال کیا گیا ہو_
4_ بعض اہل کتاب اپنے کفر اور ظلم کی وجہ سے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے_
ان الذین کفروا و ظلموا ... و لا لیھدیھم طریقاً_ الا طریق جھنم خالدین فیھا
گذشتہ آیات کی روشنی میں مذکورہ آیت کا مورد نظر مصداق کافر اہل کتاب ہیں_
5_ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) کی رسالت کا انکار اور لوگوں کو دائرہ اسلام میں آنے سے روکنا ہمیشہ جہنم میں

رہنے كا سبب بنے گا_
ان الذين كفروا و ظلموا ... خالدين فيها ابداً
6_ ہميشہ جہنم ميں رہنا ظالم كفار كى سزا ہے_
ان الذين كفروا و ظلموا ... خالدين فيها ابداً
7_ جہنم ابدى اور ہميشگى ہے_
الا طريق جهنم خالدين فيها ابداً
8_ خداوند متعال كيلئے دوزخ اور دوزخيوں كو جاويدان اور ابدى بنانا بہت آسان كام ہے_
الا طريق جهنم خالدين فيها ابداً_ و كان ذلك على الله يسيراً
------------------------------------------------









يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُواْ خَيْراً لَّكُمْ وَإِن تَكْفُرُواْ فَإِنَّ لِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً .170

اے انسانو تمہارے پاس پروردگار كى طرف سے حق لے كر رسول آگيا ہے لہذا اس پر ايمان لے آؤ اسى ميں تمہارى بھلائي ہے اور اگر تم نے كفراختيار كيا تو ياد ركھو كہ زمين و آسمان كى كل كائنات خداكے لئے ہے او روہى علم والا بھى ہے اور حكمت والابھى ہے _
1_ پيغمبر اكرم، رسالت اور سراسر حق پر مبنى معارف كے ساتھ خدا وند عالم كى جانب سے بھيجے گئے _


قد جاء كم الرسول بالحق
مذكورہ بالا مطلب ميں "بالحق" ميں موجود "بائ" كو معيت كے معنى ميں ليا گيا ہے اور ہو سكتاہے كہ اس سے مراد تعليمات اور معارف الہى ہوں كہ يہ وہى پيغمبر اكرم(ص) كى رسالت ہے_
2_ پيغمبر اكرم(ص) كى بعثت سے پہلے اہل كتاب آنحضرت(ص) كى رسالت كے منتظر تھے_
يايها الناس قد جاء كم الرسول
"قد جاء كم" ميں "قد" توقع كے معنى ميں اور "الرسول" ميں ال عہد ذہنى كيلئے ہے جو يہ مطلب ادا كررہاہے كہ مخاطبين آپ(ص) كى بعثت كے منتظر تھے_
3_ پيغمبر اكرم (ص) كى رسالت عالمگير اور سب لوگوں كيلئے ہے_
يا ايها الناس قد جاء كم الرسول
4_ قرآن كريم خدا وند متعال كى جانب سے بھيجى گئي اور سراسر حق پر مبنى كتاب ہے_
قد جاء كم الرسول بالحق من ربكم
مذكورہ بالا مطلب ميں كلمہ "الحق" سے مراد قرآن كريم اور "من ربكم" كو اس كيلئے حال قرار ديا گيا ہے_
5_ پيغمبر اكرم(ص) كى بعثت اور قرآن كريم كا نزول ربوبيت الہى كا جلوہ ہے_
قد جاء كم الرسول بالحق من ربكم
6_ انبياء (ع) كى بعثت اور آسمانى كتب كے نزول كا مقصد تمام انسانوں كى ہدايت اور تربيت ہے_
يا ايها الناس قد جاء كم الرسول بالحق من ربكم
7_ پيغمبر اكرم(ص) اور قرآن كريم پر ايمان بشريت كيلئے خير و سعادت كا باعث ہے_
يا ايها الناس قد جائكم الرسول بالحق ... فامنوا خيراً لكم
مذكورہ مطلب اس اساس پر استوار ہے كہ جب "خيرا" محذوف فعل "يكن" كيلئے خبر ہو_ يعنى پورا كلام يوں ہے "فامنوا ان تؤمنوا يكن خيراً لكم"_
8_ انسان ايك ايسى مخلوق ہے جو خير كى طالب اور كمال كى متلاشى ہے_
يا ايها الناس ... فامنوا خيراً لكم
جملہ "خيراً لكم" انسان ميں خير طلبى اور سعادت كى جستجو كى صفت كو طبيعى اور فطرى امر بتلارہاہے اور اسے صرف حقيقى خيرو سعادت كے مصداق يعنى قرآن كريم اور پيغمبر اكرم(ص) پر ايمان كى طرف ہدايت و راہنمائي كررہا ہے_


9_ ايمان اور كفر كے نفع و نقصان كى بازگشت خدا نہيں بلكہ خود انسان كى طرف ہے_
فامنوا خيراً لكم و ان تكفروا فان لله ما فى السموات والارض
"خيراً لكم" اور جملہ "فان لله ..." كے قرينہ كى بناپر "ان تكفروا" كا جواب شرط يہ ہوسكتا كہ "يكن شراً لكم و لا يضر الله شيئاً"_
10_ صرف خداوند متعال اس كائنات كا مالك اور فرمانروا ہے_
فان لله ما فى السموات والارض
"ما فى السموات ..." جہان ہستى كيلئے كنايہ ہے_
11_ انسان سعادت و شقاوت كى راہ انتخاب كرنے ميں آزاد ہے_
فامنوا خيرا لكم و ان تكفروا فان لله ما فى السموات والارض

12_خداوند متعال نے آنحضرت(ص) کی رسالت کا انکار کرنے والے کفار کو خبردار کیا ہے_
و ان تکفروا فان لله ما فی السموات والارض
جملہ "فان لله ..." جو ہستی پر خداوند متعال کی سلطنت کو بیان کررہاہے ہوسکتاہے کہ رسالت پیغمبر اکرم(ص) کا انکار کرنے والوں کو خبردار کرنے کیلئے ذکر کیا گیا ہو_
13_ آسمان متعدد ہیں_
فان لله ما فی السموات والارض
14_ خداوند ہمیشہ علیم( دانا ) اور حکیم( حکمت کے تحت فعل انجام دینے )والا ہے_
و کان الله علیما حکیماً
15_ پیغمبر اکرم(ص) کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول کا سرچشمہ خدا وندمتعال کا علم اور حکمت ہے_
یا ایھا الناس قد جائکم الرسول بالحق من ربکم ... و کان الله علیماً حکیماً
16_ ایمان و کفر کے انتخاب میں انسانوں کے خود مختار ہونے کا سرچشمہ خدا وند عالم کا علم و حکمت ہے_
فامنوا خیراً لکم و ان تکفروا ... و کان الله علیماً حکیماً
آیت شریفہ کے ذیل میں خداوند عالم کے علم و حکمت کی یاد دہانی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آیت میں مذکور تمام معارف، منجملہ انسان کا اختیار عالمانہ اور حکیمانہ ہے_
17_ کمال اور علم کی بلند و بالا قدر و منزلت حکمت کے ساتھ آمیختہ ہونے میں مضمر ہے_
و کان الله علیماً حکیماً
18_ مالکیت کی قدر و قیمت اور اس کا ثمر بخش ہونا علم و


حکمت پر موقوف ہے_
فان لله ما فی السموات والارض و کان الله علیماً حکیماً
خدا وند عالم کی مطلقہ مالکیت کا ذکر کرنے کے بعد اس کے علم و حکمت کی یاد دہانی مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_
19_ خداوند متعال لوگوں کے ایمان اور کفر سے آگاہ ہے_
فامنوا خیراً لکم و ان تکفروا ... و کان الله علیماً حکیماً
20_ رسول خدا(ص) ان لوگوں کی ولایت کا اعلان کرتے ہیں جن کی ولایت کا خداوند متعال نے حکم دیا ہے_
قد جاء کم الرسول بالحق من ربکم
حضرت امام محمدباقر (ع) آیت شریفہ میں مذکور "بالحق"کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بولایة من امر الله تعالی بولایتہ (1) اس سے مراد اس کی ولایت ہے جس کی ولایت کا خدا نے حکم دیا ہے_
------------------------------------------------

**1) مجمع البیان ج3 ص 221، آیت کے ذیل میں تفسیر برھان ج1 ص 428 ح 4_**

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لاَ تَغْلُواْ فِي دِينِكُمْ وَلاَ تَقُولُواْ عَلَى اللّهِ إِلاَّ الْحَقِّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَلاَ تَقُولُواْ ثَلاَثَةٌ انتَهُواْ خَيْراً لَّكُمْ إِنَّمَا اللّهُ إِلَـهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَات وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَفَى بِاللّهِ وَكِيلاً .171

اے اہل کتاب اپنے دین میں حدسے تجاوز نہ کرو او رخدا کے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہو _ مسیح عیسي بن مریم صرف اللہ کے رسول او راس کا کلمہ ہیں جسے مریم کی طرف القا ئکیا گیا ہے او روہ اس کی طرف سے ایك روح ہیں لہذا خدا او رمرسلین پر ایمان لے آؤ او رخبردار تین کانام بھی نہ لو _اس سے باز آجاؤ کہ اسی میں بھلائي ہے _ اللہ فقط خدائے واحد ہے او روہ اس بات سے منزہ ہے کہ اس کا کوئي بیٹا ہو ،زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے او روہ کفالت و وکالت کے لئے کافی ہے _

1_ خداوند متعال نے اہل کتاب کو اپنے دین میں غلو کرنے سے منع کیا ہے_

یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم

"غلو" تجاوز کے معنی میں ہے اور دین میں غلو کا معنی ان حدود اور معارف و تعلیمات سے باہر نکل جانا ہے جو آسمانی کتب میں بیان ہوئے ہیں یا

230

انبیاء خدا (ع) نے ان کی تعلیم دی ہے_

2_ قرآن کریم نے اہل کتاب کو خداوند متعال کے بارے میں باطل گفتگو کرنے سے منع کیا ہے_

یا اهل الکتاب ... لا تقولوا علي الله الا الحق

3_ یہود و نصاري دین میں غلو اور بیہودہ باتوں کے مرتکب ہوتے تھے_

یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم

سیاق آیت کی روشنی میں معلوم ہوتاہے کہ یہ صرف غلو سے روکنے کیلئے حفظ ما تقدم کے طور پر منع نہیں کیا گیا بلکہ غلو اور تجاوز واقع ہوچکا تھا_

4_ دین میں غلو کرنا حرام اور مذہبی جذبات کو کنٹرول کرنا لازمی ہے_

یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم

5_ ادیان الہی کے پیروکار ہر وقت دین میں غلو اور بیہودہ گوئي کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں_

یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم

6_ خداوند عالم کے بارے میں ہر قسم کی ناحق بات سے اجتناب لازمی ہے_

و لا تقولوا علی الله الا الحق

7_ عقائد اور گفتار میں حق کو محور قرار دینا لازمی ہے_

و لا تقولوا علي الله الا الحق

8_ حضرت عیسي (ع) ، حضرت مریم (ع) کے بیٹے اور خداوند عالم کے رسول ہیں_

انما المسیح عیسی ابن مریم رسول الله

9_ عیسائي حضرت عیسي (ع) کے بارے میں غلو پر مبنی عقیدہ رکھتے ہیں_

یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ... انما المسیح عیسي ابن مریم

10_ مسیح حضرت عیسي (ع) کا لقب اور عیسي ان کا نام ہے_

انما المسیح عیسي ابن مریم

عام طور پر اسم کی "ابن" کے ذریعے توصیف کی جاتی ہے_ بنابریں "عیسي" ان کا نام اور نتیجةً "مسیح" ان کا لقب ہوگا_

11_ خدا وند عالم کی بارگاہ میں حضرت مریم(ع) بہت زیادہ عظمت کی مالك ہیں_

انما المسیح عیسي ابن مریم رسول الله و کلمتہ القها الی مریم

12_ حضرت عیسي (ع) کی خلقت ایك خارق العادت خلقت اور بغیر باپ کے ہوئي ہے_

انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله و كلمتہ القھا الى مريم

231

حضرت عيسي (ع) كو ان كى والده حضرت مريم (ع) كى طرف نسبت دينا اس بات پر دلالت كرتاہے كہ وه بغير باپ كے پيدا ہوئے ہيں_

13_ خداوند عالم كا اراده كائنات كے تكوينى قوانين پر حاكم ہے_

انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله و كلمتہ القھا الى مريم و روح منہ

14_ حضرت عيسي (ع) خدا يا اس كے بيٹے نہيں بلكہ مخلوق و مملوك خدا ہيں_

انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله و كلمتہ

بعض كا عقيده ہے كہ "كلمة الله" سے مراد وہى كلمہ "كن" ہے كہ جس كے ذريعے خداوند عالم مخلوقات كو خلق كرتاہے اور اسى كلمہ كے ذريعے اس نے حضرت عيسي (ع) كو پيدا كيا ہے_

15_ حضرت عيسي (ع) انسانوں كى ہدايت اور ان كى بيدارى كا كام سرانجام دينے والے ہيں_

انما المسيح ... رسول الله و كلمتہ القھا الى مريم و روح منہ

كہا جاتاہے كہ خدا وند عالم نے حضرت عيسي (ع) كو اس لئے اپنا كلمہ قرار دياہے كيونكہ ان كا كلام لوگوں كى ہدايت كا سبب بنتاہے اور انہيں روح قرار دينے كى وجہ يہ ہے كہ وه انسانوں كى معنوى اور مادى حيات كا باعث ہيں_

16_ حضرت عيسي (ع) خدا وند عالم كى جانب سے بھيجى گئي روح ہيں_

انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله ... و روح منہ

17_ حضرت عيسي (ع) نفخہ الہى ہيں جسے حضرت مريم (ع) ميں پھونكا گيا_

انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله و كلمتہ القھا الى مريم و روح منہ

كلمہ "روح" "كلمتہ" پر عطف ہے اور عطف كے مطابق، "روح منہ" كى جملہ "القھا الى مريم" سے توصيف كى جا سكتى ہے: يعنى " ... و روح منہ القھا الي مريم" _ اس صورت ميں جيسا كہ بعض مفسرين نے كہا ہے، "روح" كا معني نفخہ ہوگا_

18_ حضرت مريم (ع) كا دامن يہوديوں كى طرف سے لگائي گئي ناروا تہمتوں سے پاك تھا_

انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله و كلمتہ القھا الى مريم و روح منہ

جملات "انما المسيح ... روح منہ" حضرت عيسي (ع) كے بارے ميں غلو آميز عقيده كو رد كرنے كے علاوه ان تہمتوں كے ناروا ہونے كى طرف بھى اشاره ہوسكتاہے جو يہوديوں كى جانب

232

سے حضرت مريم (ع) پر لگائي گئيں_

19_ حضرت عيسي (ع) خداوند متعال كى بارگاه ميں عظمت اور قدر و منزلت كے مالك ہيں_

انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله و كلمتہ القھا الي مريم

چونكہ خداوند متعال نے حضرت عيسي (ع) كو مسيح (مبارك) كا لقب ديا اور انہيں اپنا كلمہ اور روح قرار ديا ہے لہذا اس سے ان كى خدا كے ہاں عظمت اور قدر و منزلت كا پتہ چلتاہے_

20_ حضرت عيسي (ع) كى غير معمولى شخصيت عيسائيوں كى طرف سے ان كے بارے ميں غلو اور بيہوده گوئي كا سبب بني_

يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم ... انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله

21_ اہل كتاب كو خدا وند عالم اور انبياء (ع) پر ايمان لانے كا حكم ديا گيا ہے اورتين خداؤں كى پرستش (تثليث) جيسے عقيدے سے روكا گيا ہے_

يا اهل الكتاب ... فامنوا بالله و رسلہ و لا تقولوا ثلاثة

22_ تمام انبياء (ع) پر ايمان لانا لازمى ہے_

فامنوا بالله و رسلہ

23_ تثليث كے معتقد عيسائيوں نے دين ميں غلو كيا ہے_

يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم ... و لا تقولوا ثلاثة

24_ تثلیث کا عقیدہ خداوند عالم کے بارے میں ناحق عقیدہ ہے_
و لا تقولوا على الله الا الحق ... و لا تقولوا ثلاثة
جملہ "و لا تقولوا ثلاثة" خدا وندعالم کے بارے میں ناحق عقیدہ کا مورد نظر مصداق ہوسکتاہے_
25_ انبیاء (ع) پر ایمان، عقیدہ تثلیث کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے_
يا اهل الكتاب ... فامنوا بالله و رسلہ و لاتقولوا ثلاثة
جملہ "و لا تقولوا ثلاثة" جملہ "امنوا بالله و رسلہ" کیلئے وضاحت و بیان ہے_
26_ عیسائیوں کی خیر و سعادت; تثلیث اورتین کی پوجا سے اجتناب پر موقوف ہے_
يا اهل الكتاب ... و لا تقولوا ثلاثة انتهوا خيراً لكم
مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "خیرا" کو فعل محذوف "یکن" کی خبر کے طور پر اخذ کیا گیا ہے اور پورا جملہ یوں بنتاہے کہ: "انتہوا ان تنتھوا یکن

233

خیراً لکم"_
27_ شرك سے اجتناب انسان کی خیر و سعادت کا سرچشمہہے_
و لا تقولوا ثلاثة انتهوا خيراً لكم
28_ یگانہ پرستی کا فائدہ خود انسان کو پہنچتاہے_
و لا تقولوا ثلاثة انتهوا خيراً لكم
کلمہ "لکم" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ توحید کی طرف رجحان کا فائدہ خدا وند عالم یا اس کے انبیاء (ع) کو نہیں بلکہ خود انسان کو پہنچتاہے_
29_ صرف اللہ تعالی خدائے واحد اور انسانوں کا حقیقی معبود ہے_
انما الله الہ واحد
30_ تثلیث کا عقیدہ، خداوند عالم اور اس کی یگانگت (توحید) کے عقیدے کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے_
فامنوا بالله و رسلہ و لا تقولوا ثلاثة ... انما الله الہ واحد
31_ خداوند عالم کی یگانگی پر یقین اور اس کا اقرار خدا کے بارے میں برحق عقیدہ اور صحیح نظریہ ہے_
لا تقولوا على الله الا الحق ... انما الله الہ واحد
32_ تثلیث کا عقیدہ شرك ہے_
و لا تقولوا ثلاثة ... انما الله الہ واحد
33_ عیسائي حضرت عیسي (ع) کو خدا وند متعال کا بیٹا سمجھتے ہیں_
يا اهل الكتاب ... انما المسيح عيسي ابن مريم رسول الله و كلمتہ القها الى مريم و روح منہ فامنوا بالله و رسلہ و لا تقولوا ثلاثة انتهوا خيراً لكم
34_ خداوند متعال کے صاحب اولاد ہونے کا عقیدہ سراسر باطل و ناحق اور اس کی ہتك حرمت ہے_
لا تقولوا على الله الا الحق ... سبحانہ ان يكون لہ ولد
35_ آسمان متعدد ہیں_
لہ ما فى السماوات
36_ ہستی کائنات پر خدا کی مطلق مالکیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کا کوئي بیٹا نہیں_
سبحانہ ان يكون لہ ولد لہ ما فى السماوات و ما فى الارض
جملہ "لہ ما فى السماوت ..." جملہ "سبحانہ ان يكون لہ ولد" کیلئے دلیل و برہان ہے یعنی حضرت عیسي (ع) سمیت ہر وہ چیز جو غیر اللہ کے زمرے میں آتی ہے خدا کی مملوك و عبد

234

ہے اور جو تمام ہستی کائنات کا مالك ہو ا سے اولاد کی ضرورت نہیں ہے_
37_ صرف خداوند متعال تمام ہستی کائنات کا مالك و فرمانروا ہے_

لہ ما فی السماوات و ما فی الارض
38_ خداوند متعال کی ذات اس جہاں کی وکالت، سرپرستی اور تدبیر کیلئے کافی ہے_
و كفي باللہ وكيلاً
وکیل اس کو کہا جاتاہے جو کوئي کام اپنے ذمہ لے اور اس کی تدبیر کرے اور چونکہ جہان ہستی کی بات ہورہی تھی لہذا وکیل سے مراد جہان ہستی کا سرپرست اور تدبیر کرنے والا ہے_
39_ ہستی کائنات کی تدبیر کیلئے خداوند متعال کا کافی ہونا اس کی وحدانیت اور شريك و فرزند سے پاك و منزہ ہونے پر دلالت کرتاہے_
انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد ... كفی باللہ وكيلاً
جملہ "كفي ..." گذشتہ مطالب پر ايك اور دليل ہے_
40_ خداوند متعال کی مطلق قدرت و مالکیت کی طرف توجہ انسان کیلئے اس بات پر یقین کرنے کا پیش خیمہ ہے کہ ہستی کی تدبیر کیلئے خدا وند عالم کی ذات کافی ہے_
لہ ما فی السموات و ما فی الارض و كفي باللہ وكيلاً
جملہ "لہ ما فی السموات ..." اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ خداوند متعال عالم ہستی کی وکالت اور تدبیر کیلئے کافی ہے: یعنی چونکہ مطلق مالك اور فرمانروا ہے لہذا ہستی کی وکالت اور تدبیر کیلئے کافی ہے_
--------------------------------------------------

لَّن يَسْتَنكِفَ الْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْداً لِّلّهِ وَلاَ الْمَلآئِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيهِ جَمِيعاً .172
نہ مسیح کواس بات سے انکا رہے کہ وہ بندہ خدا ہیں او رنہ ملائکہ مقربین کو اس کی بندگی سے کوئي انکار ہے او رجو بھی اس کی بندگی سے انکار و استکبا ر کرے گا تو اللہ سب کو اپنی بارگاہ میں محشور کرے گا_
1_ حضرت عیسي (ع) زندگی کے تمام مراحل میں خداوند عالم کی بندگی کے معترف تھے_
لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ
"استنکاف" کا معنی امتناع ہے_


2_ عیسائي خداوند عالم کی بندگی کو نقص شمار کرتے ہوئے حضرت عیسي (ع) کے بارے میں غلو کرتے تھے_
یا اهل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ... لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ
جملہ "لن یستنکف" اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائي حضرت عیسي (ع) کیلئے خدا کی بندگی کا انکار کرتے تھے_ گویا ان کے خیال میں حضرت عیسي (ع) کی شان، بندگی سے بڑھ کر تھي_
3_ چونکہ حضرت عیسي (ع) ہرگز خداوند متعال کی بندگی کا انکار نہیں کرتے تھے لہذا نہ تو وہ خدا ہیں اور نہ ہی اس کے بیٹے_
لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ
جملہ "لن یستنکف" اس بات کی علت اور ایك نئي دلیل ہے کہ حضرت عیسي (ع) خدا ہیں نہ اس کے بیٹے_ یعنی وہ اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھتے ہیں لہذا یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا یا اس کا بیٹا یا تثلیث کا ایك رکن ہوں_
4_ خدا کے فرشتوں حتی مقربین میں سے بھی کوئي خداوند عالم کی بندگی کا انکار نہیں کرتا_
لن یستنکف المسیح ان یکون عبداللہ و لا الملائکۃ المقربون
مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "مقربون" کو صفت احترازی کے طور پر اخذ کیا گیا ہے اور چونکہ مقرب فرشتے عبادت خدا سے انکار نہیں کرتے تو دوسرے فرشتے بدرجہ اولي اسی طرح ہیں_
5_ حضرت عیسي (ع) کی عظیم شخصیت اور فرشتوں کا بلند مقام و مرتبہ ان کیلئے خداوندمتعال کی بندگی اختیار کرنے میں مانع نہیں ہے_
لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ و لا الملائکۃ المقربون
6_ خداوند عالم کی عبادت اور بندگی بلند و بالا مقام ہے اور خدا نے اس کی ترغیب دلائي ہے_
لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ و لا الملائکۃ المقربون
اس حقیقت کی وضاحت کہ حضرت عیسي (ع) جیسے عظیم الشان پیغمبر اور بلند مرتبہ ملائکہ ہمیشہ خدا کی بندگی اختیار کرتے اور اس سے امتناع نہیں کرتے، کا مقصد یہ ہوسکتا ہے کہ انسانوں کو خدا کی بندگی اختیار کرنے کی ترغیب دلائي جائے اور اس بلند و بالا مقام کی طرف اشارہ کیا جائے_
7_ فرشتے خداوند متعال کے ہاں مختلف درجات اور مراتب کے مالك ہیں_
و لا الملائکۃ المقربون
اس بناپر جب صفت " المقربون " صفت احترازی ہو_
8_ ملائکہ اور انسان; خدا وند متعال کی عبودیت اور


بندگی میں شریك ہیں_
لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ و لا الملائکۃ المقربون
9_ قیامت کے دن تمام انسان ; مستکبرین اور عبادت گذار سب ہی خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے_
لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للہ ... و یستکبر فسیحشرهم الیہ جمیعاً
بعد والی آیت میں کلمہ "اما" "فسیحشرهم ..." کیلئے تفصیل و توضیح ہے_ بنابریں ضمیر "هم" عبادت گذار اور عبادت سے

روگردانی کرنے والے ہر دو گروہوں کو شامل ہے _
10_ مستبکرین اور خدا کی بندگی سے روگردانی کرنے والونکے اعمال کا حساب کتاب اور سزا دینے کی خاطر انہیں بارگاہ خداوندی میں پیش کیے جانے کی دھمکی دی گئي ہے_
و من یستنکف عن عبادتہ و یستکبر فسیحشرھم الیہ جمیعاً
جملہ "فسیحشرھم" مستکبرین کے حساب کتاب اور سزا کیلئے کنایہ ہے_
11_ قیامت اور بارگاہ الہی میں محشور ہونے کے بارے میں حضرت عيسي (ع) اور خدا کے مقرب فرشتوں کا علم اور ایمان ان کیلئے خدا کی بندگی سے روگردانی کی راہ میں مانعہے_
لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً لله و لا الملائکة ... فسیحشرھم الیہ جمیعاً
جملہ"و من ..." جملہ حالیہ اور گذشتہ جملہ کیلئے علت ہے_ یعنی حضرت عيسي (ع) اور فرشتوں کیلئے عبادت خدا سے روگردانی محال ہے کیونکہ انسان اور ملائکہ کا خدا کے سامنے حساب کتاب حتمی و یقینی ہے اور حضرت عيسي (ع) اور ملائکہ اس سے بخوبی آگاہ ہیں_
12_ تکبر اور احساس برتری کی وجہ سے خداوند عالم کی بندگی سے منہ موڑنا اس کے عذاب کا موجب بنتاہے_
و من یستنکف عن عبادتہ و یستکبر فسیحشرھم الیہ جمیعاً
مذکورہ بالا مطلب میں "و یستکبر" میں مذکور"واو" کو واو جمع کے طور پر اخذ کیا گیا ہے_
13_ قیامت اور بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کا علم اور اس پر ایمان استکبار اور عبادت خدا سے روگردانی کی راہ میں مانعہے_
لن یستنکف المسیح ... و من یستنکف عن عبادتہ و یستکبر فسیحشرھم الیہ جمیعاً
--------------------------------------------------

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُواْ وَاسْتَكْبَرُواْ فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً أَلُيماً وَلاَ يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللّهِ وَلِيّاً وَلاَ نَصِيراً .173

پھر جو لوگ ايمان لے آئے او رانہوں نے نيك اعمال كئے انہيں مكمل اجر دے گا او راپنے فضل وكرم سے اضافہ بھى كردے گا اور جن لوگوں نے انكار او رتكبر سے كام لياہے ان پردردناك عذاب كرے گااور انہيں خداكے علاوہ نہ كوئي سرپرست ملے گا او رنہ مددگار _

1_ نيك عمل انجام دينے والے مؤمنين قيامت كے دن مكمل اجر اور فضل خداوندى سے بہره مند ہوں گے_
فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات فيوفيهم اجورهم و يزيدہم من فضلہ
2_ خداوند عالم بذات خود نيك عمل انجام دينے والے مؤمنين كو پاداش عطا كرتاہے_
فيوفيهم اجورهم
3_ ايمان اور نيك عمل اخروى پاداش كے مستحق ہونے كا موجب بنتے ہيں_
فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات فيوفيهم اجورهم و يزيدهم من فضلہ
كلمہ اجر (اجرت اور پاداش) اس بات پر دلالت كرتاہے كہ مؤمنين پاداش كا استحقاق ركھتے ہيں_
4_ ايمان كے ساتھ نيك عمل كى انجام دہى پاداش اور فضل الہى سے بہره مند ہونے كا باعث بنتى ہے_
فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات فيوفيهم اجورهم و يزيدهم من فضلہ
5_ صالح و نيك مؤمنين كو ان كے استحقاق سے زياده اخروى پاداش عطا كى جائيگي_



فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات ... و يزيدهم من فضلہ
6_فضل خداوندى اہل ايمان كى پاداش ميں اضافے كا سرچشمہ_
فاما الذين ا منوا ...و يزيدہم من فضلہ
"من فضلہ" ميں" من" نشويہ ہے _
7_ وحدانيت خدا اورقيامت پر ايمان اور نيك اعمال خدا وند عالم كى عبوديت اور بندگى كى علامت ہے_

و يستكبر فسيحشرهم اليہ جميعاً _ فاما الذين ا منوا و عملوا الصالحات
وہ لوگ جو خداوند عالم كی عبادت سے منہ نہيں موڑتے، خدا نے انہيں نيك عمل انجام دينے والے مؤمنين كہا ہے اور گذشتہ آيات كی روشنی ميں ايمان كا متعلق قيامت (فسيحشرهم) اور وحدانيت خدا (انما الله الہ واحد) ہے_
8_ گھمنڈ اور احساس برتری كی وجہ سے خدا وند متعال كی عبادت سے منہ موڑنا قيامت كے دن دردناك عذاب كا باعث بنے گا_
و اما الذين استنكفوا و استكبروا فيعذبهم عذاباً اليما
9_ خداوند متعال كی بندگی سے منہ موڑنے والے مستكبرين كيلئے قيامت كے دن عذاب خدا سے بچنے كيلئے كوئي پناہگاہ نہ ہوگي_
اما الذين استنكفوا واستكبروا فيعذبهم عذاباً اليما و لا يجدون لهم من دون الله ولياً و لا نصيراً
10_ عذاب الہی كی گوناگوں اقسام ہيں_
فيعذبهم عذاباً اليما
11_ خداوند عالم قيامت كے دن ولی (سرپرست )اور نصير (مدد كرنے والا )ہے_
و لا يجدون لهم من دون الله ولياً و لا نصيراً
12_ صرف خداوند متعال قيامت كے دن مستكبرين كی مدد كرسكتاہے_
و لا يجدون لهم من دون الله ولياً و لا نصيراً
آيت شريفہ كے گذشتہ حصے "فيعذبهم عذاباً اليماً" كی روشنی ميں اس مطلب كہ مستكبرين صرف خداوند متعال كو اپنا يار و مددگار پائيں گے، سے مراد يہ نہيں ہے كہ خداوند عالم ان كی مدد كرے گا بلكہ مراد يہ ہے كہ صرف اسی كی ذات ان كی مدد كرنے پر قادر ہے_
13_ خداوندعالم ہرگز قيامت كے دن عبادت سے منہ موڑنے والے مستكبرين كی مدد نہيں كرے گا_
و لا يجدون لهم من دون الله ولياً و نصيراً



14_ عبادت خداسے منہ موڑنے والے مستكبرين شفاعت كرنے والونكی شفاعت سے محروم ہوں گے_
و لا يجدون لهم من دون الله ولياً و لا نصيرا
15_ قيامت كے دن لوگوں كی مدد كيلئے شفاعت كرنے والے افراد موجود ہوں گے_
و لا يجدون لهم من دون الله ولياً و لا نصيراً
"لهم" كو "نصيراً" پر مقدم كرنا اس بات پر دلالت كرتاہے كہ قيامت كے دن ايسے افراد موجودہوں گے جو دوسروں كی مدد كريں گے ليكن مستكبرين ان كی مدد سے محروم رہيں گے_
16_ مستكبرين كی سزا ان كے استحقاق سے زيادہ نہيں ہوگي_
فاما الذين آمنوا ... و اما الذين استنكفوا واستكبروا فيعذبهم عذاباً اليماً
خداوند متعال نے مومنين كی پاداش كے بارے ميں جملہ "و يزيدهم من فضلہ" استعمال كيا ہے يعنی وہ اپنے فضل سے ان كے اجر ميں اضافہ كرے گا ليكن مستكبرين كی سزا كے بارے ميں ايسے نہيں كہا اور انہيں اتنی ہی سزا (عذاب اليم) دينے كا اعلان كيا ہے جتنا وہ حق ركھتے ہيں اور ان كے حق سے زيادہ سزا دينے كی بات نہيں كي_
17_ قرآن كريم نے انسانوں كو عبادت اور بندگی خدا كی طرف ہدايت كرنے كيلئے تہديد و تشويق كی روش سے استفادہ كيا ہے_
فاما الذين امنوا ... و اما الذين استنكفوا و استكبروا فيعذبهم
18_ انسان كی اخروی عاقبت، اس كے ان نظريات و عقائد اور اعمال پر موقوف ہے جو وہ دنيا ميں اختيار كرتاہے_
فاما الذين آمنوا ... و اما الذين استنكفوا و استكبروا فيعذبهم
19_ نيك عمل انجام دينے والے مؤمنين بہشت كی نعمت سے بہرہ مند ہونگے اور انہيں ان لوگوں كی شفاعت كا حق حاصل ہوگا جنہوں نے دنيا ميں ان كے ساتھ نيكی كی ہو_
فيوفيهم اجورهم و يزيدہم من فضلہ
رسول خدا(ص) آيت شريفہ مينمذكور "اجورهم" كے بارے ميں فرماتے ہيں_ "يدخلهم الجنة" يعنی انہيں جنت ميں داخل كيا

جائیگا اور "یزیدھم من فضلہ" کے بارے میں فرماتے ہیں: الشفاعة فیمن وجبت لھم النار ممن صنع الیھم المعروف فی الدنیا (1) یعنی اس سے مراد ان لوگوں کی شفاعت ہے جن پر دوزخ واجب ہوچکی ہو اور دنیا میں انہوں نے صالح مؤمنین کے ساتھ نیکی کی ہو_

------

**1) الدر المنثور، ج 2ص 752_**



------------------------------------------------

عصیان کی اخروی سزا 8
عمل:


عمل کے اثرات 18;نیك عمل 7;نیك عمل کی پاداش 3
قیامت:
قیامت کے دن ولایت 11; قیامت میں امداد 12; قیامتمیں شفاعت 15، 19 ; قیامت میں نصرت 11، 13
مستکبرین:
عاصی مستکبرین 9، 13، 14; مستکبرین قیامت میں12، 13;مستکبرین کا بغیر پناہ کے ہونا 9، 13;
مستکبرین کی سزا 9، 16 ;مستکبرین کی محرومیت 14
موقف :
موقف اختیار کرنے کے اثرات 18
مؤمنین:
صالح مؤمنین 5; مؤمنین کا نیك عمل 1، 2، 19; مؤمنین کی اخروی پاداش 5;مؤمنین کی پاداش 1، 2، 6; مؤمنین کی شفاعت 19
ہدایت:
ہدایت کی تشویق 17;ہدایت کی روش 17

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُوراً مُّبِيناً .174
اے انسانو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان آچکا ہے او رہم نے تمہاری طرف روشن نور بھی نازل کردیا ہے _
1_ آنحضرت(ص) خداوند عالم کی طرف سے تمام انسانوں کیلئے بھیجے گئے ہیں_
یا ایھا الناس قد جاء کم برہان من ربکم
2_ پیغمبر اکرم(ص) کی بعثت لوگوں کیلئے خدا وند عالم کی ربوبیت کا جلوہ ہے_
یا ایھا الناس قد جاء کم برہان من ربکم
3_ پیغمبر اکرم(ص) خود اپنی رسالت کی حقانیت پر روشن حجت اور برہان ہیں_
قد جاء کم برہان من ربکم
"برھان" کا واضح اور مورد نظر مصداق پیغمبر اکرم (ص) ہیں_ آیت 170 اور اس سے پہلے والی آیات کی


روشنی میں یہ کہا جا سکتاہے کہ جس چیز پر برہان قائم کیا گیا ہے وہ آنحضرت(ص) کی رسالت کی حقانیت ہے_ مذکورہ بالا مطلب کی تایید " برہان" کے بارے میں امام صادق (ع) کا یہ فرمان بھی کرتاہے کہ البرہان محمد ...(1) یعنی برہان سے مراد آنحضرت(ص) ہیں ...
4_ انسانوں کی تربیت اور ارتقاء میں دلیل و برہان کا مؤثرکردار ہے_
یا ایھا الناس قد جاء کم برہان من ربکم
"برہان" کو "رب" کی طرف منسوب کرنا اس بات کی علامت ہے کہ برہان کا آنا بندوں پر خدا کی ربوبیت کا مظہر ہے_
5_ خداوند عالم تمام انسانوں کا پروردگار اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے_
یا ایھا الناس قد جاء کم برہان من ربکم
6_پیغمبر اکرم(ص) کی بعثت کا مقصد اور ہدف تمام انسانوں کی تربیت ہے_
یا ایھا الناس قد جاء کم برہان من ربکم
7_ قرآن کریم ایك روشن کتاب ہے جو راہ ہدایت کو منور کرتی ہے_

و انزلنا اليكم نوراً مبيناً
8_ قرآن كريم كے مخاطب تمام انسان ہيں_
يا ايها الناس ... و انزلنا اليكم نوراً مبيناً
9_ تمام لوگ قرآنى مفاہيم كے ادراك پر قادر ہيں_
يا ايها الناس ... و انزلنا اليكم نوراً مبيناً
10_ قرآن كريم كو لوگوں كى جانب خداوند متعال نے نازل كيا ہے_
انزلنا اليكم نوراً مبيناً
11_ قرآن كريم ايك روشن چراغ اور خداوند متعال كى توحيد و يگانگت پر واضح برہان ہے_
قد جاء كم برہان من ربكم و انزلنا اليكم نورا مبينا
مذكورہ بالا مطلب ميں "برہان" سے مراد قرآن كريم ليا گيا ہے اور گذشتہ آيات كے قرينہ كى بناپر يہ برہان خدا كى توحيد و يگانگت پر قائم كيا گيا ہے بعد والى آيت شريفہ "فاما الذين ا منوا باللہ" بھى اسى مطلب پر دلالت كرتى ہے_
------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كى بعثت 1، 2; آنحضرت (ص) كى بعثت كا فلسفہ 6; آنحضرت(ص) كى نبوت كى حقانيت 3;
اسلام:
-------

**1) تفسير عياشى ج 1، 285 ح 308; نور الثقلين ج 1 ص 579 ح 700_**

تفسير راهنما جلد 4

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُواْ بِاللّهِ وَاعْتَصَمُواْ بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطاً مُّسْتَقِيماً .175

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے او راس سے وابستہ ہوئے انہیں وہ اپنی رحمت او راپنے فضل میںداخل کرلے گا او رسید ھے راستہ کی ہدایت کردے گا _
1_ خداوند متعال اپنے ساتھ متمسك ہونے والے مؤمنین کو اپنی خاص رحمت، فضل اور ہدایت سے بہرہ مند کرے گا_
فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... و


یہدیہم الیہ صراطاً مستقیماً
خداوند عالم کی ہدایت، فضل اور رحمت تمام بندوں کے شامل حال ہوتی ہے لہذا انہیں پاداش اور اجر کے طور پر بیان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اس سے مراد خاص رحمت اور خاص فضل و ہدایت ہوگي_ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "بہ" کی ضمیر "اللہ" کی طرف لوٹائي گئي ہے_
2_ خداوند متعال پر ایمان اور قرآن کریم و پیغمبر اکرم (ع) سے تمسك کرنا خدا وند عالم کے فضل و رحمت سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتاہے_
فاما الذین ا منوا باللہ و اعتصموا بہ فسیدخلهم فی رحمة منہ و فضل
اس احتمال کی بناپر کہ جب "بہ" کی ضمیر گذشتہ آیت شریفہ میں موجود "برھان" ( پیغمبر اکرم (ع) ) اور "نور" ( قرآن کریم )کی طرف لوٹ رہی ہو_
3_ خداوند متعال سے متمسك ہونے والے مؤمنین کی پاداش یہ ہے کہ وہ مقام قرب الہی پر فائز، بہشت اور اس کی نعمتوں اور فضل خداوندی سے مکمل طور پر بہرہ مند ہوں گے_
فاما الذین ا منوا ... فسیدخلهم فی رحمة منہ و فضل و یهدیهم الیہ
4_ بہشت; رحمت خداوندی کا مظہر ہے_
فسیدخلهم فی رحمة منہ
اس بناپر جب مذکورہ پاداشوں سے مراد اخروی پاداشیں ہوں_اس مبنا کے مطابق کلمہ"دخول" اور "في"کے قرینہ کی بناپر "رحمت" سے مراد جنت ہوگي_
5_ خدا وند متعال پر ایمان اس وقت ثمر بخش اور مفید ثابت ہوگا جب قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) سے تمسك کیا جائے_
فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ فسیدخلہم فی رحمة منہ و فضل
6_ خداوند متعال اپنے ساتھ متمسك ہونے والے مؤمنین کو راہ مستقیم کی ہدایت کرتاہے_
فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... و یہدیهم الیہ صراطاً مستقیماً
7_ صراط مستقیم ایسی راہ و روش ہے کہ جو انسان کو خدا وند متعال تك لے جاتی ہے اور اس کی طرف راہنمائي کرتی ہے_
و یہدیہم الیہ صراطاً مستقیما
مذکورہ بالا مطلب میں "صراطاً مستقیماً" کو "الیہ" کیلئے عطف بیان کے طور پر لیاگیا ہے یعنی وہ راستے جو "اللہ تعالی" تك منتہی ہوں صراط مستقیم ہیں_

248
8_ جنت میں داخل ہونا، فضل خداوندی سے بہرہ مند ہونا اور مقام قرب الہی تك پہنچنا ; خدا پر ایمان لانے والوں اور پیغمبر اکرم(ع) و قرآن کریم کی پیروی کرنے والوں کی پاداش ہے_
فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا ... یھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً
9_ ہدایت اور خدا تك رسائي; جنت اور اس کی نعمتوں سے کئي درجہ افضل پاداش ہے_
فاما الذین امنوا باللہ ... و یھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً
خداوند متعال پاداش کا تذکرہ کرتے وقت اکثر و بیشتر پہلے ادني اور پھر اعلي کا ذکر کرتاہے لہذا خدا تك پہنچنا اور اس کا قرب حاصل کرنا "یھدیھم الیہ" مومنین کیلئے بہترین پاداش ہوسکتی ہے_
10_ راہ راست کی ہدایت اور خدا تك پہنچنا، خداوند متعال پر ایمان اور اس سے متمسك ہونے پر موقوف ہے_
فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... یھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً
11_ راہ راست کی ہدایت اور خداوند عالم تك رسائي ; اس پر ایمان اور قرآن و پیغمبر اکرم(ص) سے متمسك ہونے پر موقوف ہے_
فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... یھدیھم الیہ صراطا مستقیماً
12_ ایمان کے ثمر بخش ہونے کی شرط یہ ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں خداوند عالم سے تمسك کیا جائے_
فاما الذین امنوا باللہ ... و یھدیھم الیہ صراطاً مستقیماً
متعلق اعتصام کو حذف کرنا بظاہر اس کے اطلاق کو بیان کررہاہے یعنی ہر زمانے اور ہر چیز میں خداوند متعال سے تمسك کیا جائے_
13_ خداوند متعال، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) کا انکار کرنے والے کفار ;خدا کی خاص رحمت اور خاص فضل و ہدایت سے محروم ہیں_
فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... صراطاً مستقیماً
"اما" تفصیلیہ کا معادل حذف کردیا گیا ہے اور موجودہ جملہ" فاما الذین آمنوا ..." اس کو بیان کررہا ہے_
14_ مومنین آخرت میں معنوی رشد و تکامل سے بہرہ مند ہوں گے_
و یھدیھم الیہ صراطاًمستقیماً
جملہ"فسیدخلھم ..." کي"سین" کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتاہے کہ یہ جملہ اخروی رحمت اور فضل پر دلالت کرتاہے_ پس ہدایت جسے رحمت و فضل کے بعد ذکر کیا گیا ہے، سے مراد ہدایت اخروی ہے اور خدا وند متعال کی طرف ہدایت وہی معنوی کمال ہے_

249
--------------------------------------------------

آنحضرت(ص) سے تمسك 2، 5، 11;خداوند متعال سے تمسك 6، 10، 12;خدا وند متعال سے تمسك كى پاداش 3 ; قرآن كريم سے تمسك2، 5، 11
رحمت:
رحمت سے محروم ہونا 13;رحمت كے اسباب 2
رحمت خداوندى سے بہرہ مند لوگ: 1
رشدو تكامل:
رشدو تكامل كے عوامل 12
صراط مستقيم: 6، 7، 10، 11
قرآن كريم كے پيروكار:
قرآن كريم كے پيروكاروں كى پاداش 8
قيامت:
قيامت ميں تكامل 14
كفار:
كفار كى محروميت 13
كفر:
آنحضرت (ص) كے بارے ميں كفر 13;خدا وند عالم كے بارے ميں كفر13 ;قرآن كريم كے بارے ميں كفر 13
مؤمنين:
مؤمنين كا اخروى تكامل 14;مؤمنين كا بہشت ميں داخل ہونا 8;مؤمنين كا تكامل 14; مؤمنين كى پاداش 2، 3، 8;مؤمنين كى فضيلتيں 1، 14; مؤمنين كى ہدايت 1، 6
نعمت:
نعمت كے موجبات 3
ہدايت:
ہدايت سے محروميت 13;ہدايت كا پيش خيمہ 7;ہدايت كى قدر و قيمت 9;ہدايت كے عوامل10، 11

250

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُواْ إِخْوَةً رِّجَالاً وَنِسَاء فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّواْ وَاللّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ .176

پيغمبر يہ لوگ آپ سے فتوي دريافت كرتے ہيں تو آپ كہہ ديجئے كہ كلالہ (بھائي بہن ) كے بارے ميں خداخود يہ حكم بيان كرتا ہے كہ اگر كوئي شخص مرجائے او راس كى اولاد نہ ہواو رصرف بہن وارث ہوتو اسے تركہ كانصف ملے گا او راسى طرح اگر بہن مرجائے او راس كى اولاد نہ ہو توبھائي اس كاوارث ہوگا_ پھر اگر وارث دو بہنيں ہيں تو انھيں تركہ كا دوتہائي ملے گا او راگر بھائي بہن دونوں ہيں تو مرد كے لئے عورت كا دہر احصہ ہو گا خدايہ سب واضح كر رہا ہے تاكہ تم بہكنے نہ پا ؤ او رخدا ہرشے كاخوب جاننے والاہے _
1_ لوگ بار بار آنحضرت(ص) سے كلالہ كى وراثت كے بارے ميں سوال اور استفتاء كرتے تھے_
يستفتونك قل الله يفتيكم فى الكلالة
"كلالہ" يا اس ميت كو كہا جاتا ہے كہ مرتے وقت جس كى اولاد اور باپ نہ ہو يا ان ورثاء كو كہا جاتاہے جو ميت كے ماں، باپ يا اولاد نہ ہوں_

251
فعل مضارع اور جمع كا صيغہ "يستفتونك" اس بات پر دلالت كرتاہے كہ وہ بار بار سوال كرتے اور سوال كرنے والوں كى تعداد بھى زيادہ تھي_

2_ احکام کو خداوندمتعال نے وضع کیا اور آنحضرت(ص) ان کی تبلیغ کرنے والے ہیں_
قل الله یفتیکم فی الکلالة
لوگوں نے آنحضرت(ص) سے استفتاء کیا اور خداوند متعال نے ان کے جواب میں فرمایا: خداوند عالم عنقریب تمہارے استفتاء کا جواب دے گا_ اس کا مطلب یہ ہے کہ احکام کو خداوند متعال وضع کرتاہے نہ کہ پیغمبر اکرم(ص) اور کلمہ "قل" اس پر دلالت کرتاہے کہ آنحضرت(ص) کی ذمہ داری ان احکام کی تبلیغ ہے_
3_ میت کے بہن اور بھائي اس کے ورثاء میں شامل ہیں_
قل الله یفتیکم فی الکلالة ... و ان کانوا اخوة رجالاً و نساء
تمام مفسرین کے بقول اس آیت شریفہ میں بہن اور بھائیوں سے مراد وہ بہن بھائي ہیں جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے یا صرف باپ کی جانب سے ہوں_ صرف ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کا حصہ اسی سورہ کی آیت 12 میں بیان کیا جا چکا ہے_
4_ میت کے بہن بھائي اس وقت اس سے میراث پائیں گے جب اس میت کا باپ یا اولاد( بیٹا یا بیٹي) موجود نہ ہوں_
قل الله یفتیکم فی الکلالة ان امرؤا هلك لیس له ولد و له اخت ... و هو
جملہ "لیس لہ ولد" بہن کے بھائي سے ارث لینے کیمقدار (نصف) کی شرط نہیں بلکہ خود میراث پانے کی شرط بیان کررہاہے کیونکہ پہلی صورت میں میت کے بیٹے کی موجودگی میں بھی بہن کا حصہ بیان کرنا چاہیئے تھا _ آیت شریفہ کے موضوع یعنی کلالہ کو سامنے رکھتے ہوئے معلوم ہوتاہے، باپ کا نہ ہونا بھی شرط ہے کیونکہ لغت میں کلالہ اسے کہا جاتاہے جس کا باپ ہو نہ اولاد_
5_ اگر میت مرد ہو اور اس کی وارث صرف ایك بہن ہو تو اس کا حصہ آدھا ترکہ ہوگا_
ان امرؤا هلك لیس له ولد و له اخت فلها نصف ما ترك
6_ اگر میت عورت ہو اور اس کی وارث صرف ایك بہن ہو تو اس کا حصہ آدھا ترکہ ہوگا_
ان امرؤا هلك لیس له ولد و له اخت فلها نصف ما ترك
اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ آیت شریفہ میں کلالہ کو ملنے والی میراث کی وضاحت کی جارہی ہے اور یہ عنوان قطعاً بہن سے بہن اور بھائي سے


بھائي کے میراث پانے اور اسی طرح کے دیگر موارد کو بھی شامل ہوگا، معلوم ہوتاہے کہ اگر بہن سے بہن اوربھائي سے بہن کے ارث پانے میں فرق یا تفاوت ہوتا تو خداوندعالم اسے بیان کرتا اس مطلب کی اس سے بھی تائید ہوتی ہے کہ وہ مسائل جن کی تصریح کی گئي ہے ان میں سے کسی بھی مورد میں میت کے مرد یا عورت ہونے کی صورت میں ارث کی مقدار میں فرق نہیں پایا جاتا_
7_ اگر میت عورت اور اس کا وارث صرف ایك بھائي ہو تواسے تمام ترکہ ارث کے طور پر ملے گا_
و هو یرثها ان لم یکن لها ولد
جملہ "هو یرثها" کا ظہور یہ ہے کہ بھائي اپنی بہن کے تمام مال و اسباب کا وارث ہے اور اگر ترکہ کا صرف کچھ حصہ وراثت کے طور پر اسے ملتا تو خداوند متعال اس کا حصہ معین و مشخص کردیتا_
8_ اگر میت کے ورثاء دو یا اس سے زیادہ بھائي ہوں تو انہیں چاہیئے کہ ترکہ کو مساوی طور پر تقسیم کریں_
و هو یرثها ان لم یکن لها ولد
9_ اگر میت مرد ہو اور اس کا وارث ایك یا اس سے زیادہ بھائي ہوں تو تمام ترکہ ارث کے طور پر انہیں ملے گا_
و هو یرثها ان لم یکن لها ولد
مذکورہ بالا مطلب اس توضیح سے اخذ ہوتاہے جو مطلب نمبر 6کے بارے میں دی گئي ہے_
10_ اگر میت عورت ہو اور اس کے وارث دو یا اس سے زیادہ بھائي ہوں تو تمام ترکہ انہیں وراثت کے طور پر ملے گا_
و هو یرثها ان لم یکن لها ولد
مطلب نمبر 6کے بارے میں دی گئي توضیح سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتاہے_
11_ میت خواہ عورت ہو یا مرد اگر اس کے ورثاء میں صرف دو بہنیں ہوں تو کل ترکے کا دو تہائي انہیں ملے گا_
فان کانتا اثنتین فلهما الثلثان مما ترك

بہن سے بھائي اور بھائي سے بہن كے ارث پانے كى وضاحت كے بعد "فان كانتا ..." كا جملہ ذكر كرنا اس بات پر دليل ہے كہ دو بہنوں كے مسئلہ ارث كا موضوع ان كے بھائي يا بہن كى موت ہے يعنى بھائي يا بہن كے مرنے كى صورت ميں ان كى بہنوں كو وراثت ملے گى لہذا "مما ترك" كى ضمير "احدھما" كى طرف لوٹ رہى ہے جو جملہ "ان امرؤا ھلك" اور "ھو يرثھا" سے استفادہ ہوتاہے_
12_ اگر ميت كے ورثاء ميں صرف دو بہنيں ہوں تو انہيں چاہيئے كہ اپنا حصہ (دوتہائي) آپس ميں برابر تقسيم


كريں_
فان كانتا اثنتين فلهما الثلثان مما ترك
اگر دو بہنوں كى وراثت كى مقدار ميں فرق ہوتا تو خداوند عالم اسے بيان فرماتا_
13_ ميت خواہ عورت ہو خواہ مرد اگر اس كے ورثاء ميں صرف اس كے بہن بھائي ہوں، تو تمام تركہ انہيں ميراث كے طور پر ملے گا_
و ان كانوا اخوة رجالا و نساء فللذكر مثل حظ الانثيين
بہن بھائيوں كے مجموعہ كيلئے ارث كى مقدار معين نہ كرنا اس بات پر دليل ہے كہ انہيں تمام تركہ ملے گا_
14_ اگر ميت كے ورثاء اس كے بہن بھائي ہوں تو ميراث ميں سے بھائي كو بہن سے دوگنا حصہ ملے گا_
و ان كانوا اخوة رجالا و نساء فللذكر مثل حظ الانثيين
"اخوة" سے مراد ايك بہن اور ايك بھائي يا ايك بہن اور چند بھائي يا چند بھائي اور چند بہنيں يا ايك بھائي اور چند بہنيں ہوسكتاہے_
15_ اسلام كے حقوقى نظام ميں عورت كيلئے مالكيت اور ميراث كا حق ثابت ہے_
فلها نصف ما ترك و هو يرثها ... فلهما الثلثان مما ترك
16_ ميراث مالكيت كے اسباب ميں سے ايك ہے_
فلها نصف ما ترك ... فلهما الثلثان مما ترك
17_ خداوند متعال لوگوں كو گمراہى سے بچانے كى خاطر اپنے احكام كو بيان كرتاہے_
يبين الله لكم ان تضلوا
جملہ "ان تضلوا" ميں حرف"لا"چھپا ہوا ہے: يعني"لان لا تضلوا"_
18_ قرآن كريم نے حقوقى اور معاشى مسائل كو اہميت دى ہے_
قل الله يفتيكم فى الكلالة ... يبين الله لكم ان تضلوا
19_ دين كے حقوقى اور اقتصادى مسائل (ميراث و ...) كو ديكھا ان ديكھا كرنا گمراہى و ضلالت كا موجب بنتاہے_
يستفتونك قل الله يفتيكم ... يبين الله لكم ان تضلوا
20_ خداوند متعال عليم ہے_
و الله بكل شيء عليم
21_ خداوند متعال كاہر چيز پر احاطہ ہے اور وہ اس كا علم ركھتاہے_
والله بكل شيء عليم


22_ خداوند متعال كى جانب سے احكام وراثت بيان كرنے كا سرچشمہ، تمام پہلوؤں سے اس كاعلم ہے_
قل الله يفتيكم فى الكلالة ... والله بكل شيء عليم
23_ كلالہ اس وقت وراثت ميں حصہ دار بن سكتے ہيں جب ميت كے ماں باپ اور اولاد نہ ہو_
قل الله يفتيكم فى الكلالة
حضرت امام صادق (ع) كلالہ كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرماتے ہيں: مالم يكن لہ والد و لا ولد(1)يعنى كلالہ اسے كہتے ہيں جس كا نہ باپ ہواور نہ اولاد ہو_
24_ اگر ميت كے ماں باپ اور اولاد نہ ہو بلكہ صرف ايك بہن ہو تو اگر يہ بہن ماں باپ دونوں يا صرف باپ كى طرف

سے ہو تو وراثت کا آدھا حصہ اسے ملے گا_
ان امرؤا هلك ليس لہ ولد و لہ اخت فلها نصف ما ترك
حضرت امام صادق (ع) اس آیت شریفہ میں مذکور"اخت" کے بارے میں فرماتے ہیں: انما عنى الله الاخت من الاب و الام او اخت لاب فلها النصف مما ترك و هو يرثها ان لم يكن لها ولد و ... (2) اس سے خدا کی مراد ماں اور باپ یا صرف باپ کی طرف سے بہن ہے اور اسے تمام ترکہکا نصف حصہ ملے گا_ البتہ وہ بھی اس سے وراثت پائے گا جب اس بہن کی کوئي اولاد نہ ہو_

-------------------------------------------------



----

**1) تفسير عياشي، ج1، ص286، ح310، تفسير برهان، ج1، ص 429، ح3_**
**2) كافي، ج7، ص101، ح3، تفسير برهان، ج1، ص429، ح5_**

تفسیر راھنما جلد 4

257
**سورہ مائدہ**
آیت 1 تا 120

259

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَوْفُواْ بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الأَنْعَامِ إِلاَّ مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ .1

ایمان والواپنے عہدوپیمان اور معاملات کی پابندی کرو _ تمہارے لئے تمام چوپائے حلال کردیئے گئے ہیں علاوہ ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنا ئے جارہے ہیں _مگر حالت احرام میں شکار کو حلال مت سمجھ لینا بیشك اللہ جو چاہتا حکم دیتا ہے _
1_ تمام انفرادي، اجتماعي، بين الاقوامی اور الہی معاہدونکو پورا کرنا واجب ہے_
یا ایھا الذین ا منوا اوفوا بالعقود
2_ انسان اپنے عہد و پیمان کا ذمہ دار ہے_
یا ایھا الذین ا منوا اوفوا بالعقود
3_ تمام عقود کی اصل اور ان کا بنیادی قاعدہ یہ ہے کہ عقد کے مضمون پر عمل کرنا اور پابند رہنا لازمی اور واجب ہے_
یا ایھا الذین ا منوا اوفوا بالعقود
صیغہ امر"اوفوا" عقد کے مفاد و مضمون کی پابندي
کوواجب قرار دیتاہے جسے لزوم عقد سے تعبیر کیا جاتاہے اور چونکہ "عقود" پر الف ولام داخل ہوا ہےلہذا اس سے عموم کا استفادہ ہوتاہے_
4_ عہد و پیمان اور انہیں پورا کرنے کی قدر و قیمت اور اہمیت _
یا ایھا الذین ا منوا اوفوا بالعقود
خداوند عالم کا براہ راست مؤمنین کو خطاب کرنا اور پھر عہد و پیمان اور قرار دادوں پر پورا اترنے کا حکم دینا ان کی اہمیت اور قدر و قیمت پر دلالت کرتاہے_

260
5_ بعض جانوروں کا گوشت کھانا اور ان سے دوسرے فوائد حاصل کرنا جائز اور حلال ہے_
احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلی علیکم
"بهیمة" ہر چار ٹانگوں والے صحرائي یا دریائي جانور کو کہا جاتاہے( مجمع البیان) جبکہ "انعام" گائے، اونٹ اور بھیڑ کو کہا جاتاہے( مفردات راغب) اور "بهیمة" کی "انعام" کی طرف اضافت بیانیہ ہے_ قابل ذکر بات یہ ہے کہ چونکہ حلیت کا حکم "بهیمة" کے گوشت کھانے کے بارے میں نہیں بلکہ خود "بہیمة" کے بارے میں آیاہے لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ ان کے گوشت کے علاوہ ان سے دیگر فوائد حاصل کرنا بھی مورد نظر ہے_
6_ بعض جانوروں کا گوشت کھانا اور ان سے دوسرے فوائد حاصل کرنا حرام ہے_
احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلي علیکم
7_ حلال گوشت جانوروں کے بعض اعضاء کاکھانا حرام ہے_
احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلي علیکم

اس بناپر جب "الا ما يتلي" كا استثناء افراد حيوانات سے نہيں بلكہ ان كے اجزاء واعضا كى نسبت سے ہو_
8_ حالت احرام ميں شكار كرنا حرام ہے_
غير محلى الصيد و انتم حرم
كلمہ "صيد" مصدر اور اس كا معنى شكار كرنا ہے_ جب كہ كلمہ "حرُ مُ"( حرام كى جمع ہے) ہوسكتاہے احرام سے اخذ كيا گيا ہو_ اس صورت ميں اس كا معنى وہ لوگ ہونگے جوحج يا عمرہ كيلئے احرام باندھتے ہيں اور ہوسكتاہے كہ "حصرصم ص" سے ليا گيا ہو_ اس صورت ميں اس كا معنى وہ لوگ ہونگے جو حرم كى حدود ميں داخل ہوں_ مذكورہ بالا مطلب پہلے احتمال كى بنياد پر اخذ كيا گيا ہے_
9_ اس حيوان كا گوشت كھانا اور اس سے دوسرے فوائد حاصل كرنا حرام ہے جسے احرام كى حالت ميں شكار كيا گيا ہو_
غير محلى الصيد
اس بناپر جب "صيد" بمعنى اسم مفعول ہو يعنى شكار شدہ حيوان_
10_ حرم مكہ ميں شكار حرام ہے_
غير محلى الصيد و انتم حرم
مذكورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے كہ جب "حُرُم" سے مراد "داخلون فى الحرم" ہو يعنى حرم ميں داخل ہونے والے_ واضح رہے كہ اس احتمال كى بناپر "حرم" سے مراد حرم مكہ ہے_



11_ اس حيوان كا گوشت كھانا اور اس سے دوسرے فوائد حاصل كرنا حرام ہے جسے حرم مكہ ميں شكار كيا گيا ہو_
غير محلى الصيد و انتم حرم
12_ چوپايوں سے استفادہ كى حليت اس بات سے مشروط ہے كہ حالت احرام ميں ان كے شكار سے اجتناب اور انہيں حرام شمار كيا جائے_
احلت ... غير محلى الصيد
اس بناپر جب "غير محلي" "لكم" كى ضمير كيلئے حال ہو اور چونكہ حال اپنے عامل كو مقيد كرديتاہے_ بنابريں حلال گوشت جانوروں كى حليت اس سے مشروط ہے كہ حالت احرام ميں ان كے شكار سے اجتناب اور انہيں حرام شمار كيا جائے_
13_ اسلام نے معاشرے كے اجتماعى اور اقتصادى مسائل كى طرف توجہ دى ہے_
يا يھا الذين ا منوا اوفوا بالعقود احلت لكم بهيمة الانعام
قراردادوں اورمعاہدوں كو پورا كرنا اجتماعى امور ميں سے ہے جبكہ حيوانات سے استفادہ كرنا اقتصادى امور كے زمرے ميں آتاہے_
14_ بعض جانوروں (اونٹ، گائے اور بھيڑ)كے گوشت كھانے كى حليت اور بعض دوسروں كى حرمت، اسى طرح حالت احرام ميں ان كے شكار كى حرمت خداوند عالم كى طرف سے مومنين كے ساتھ باندھے گئے عہد و پيمان كے زمرے ميں آتے ہيں_
اوفوا بالعقود احلت لكم بهيمة الانعام الا ما يتلي عليكم غير محلى الصيد
15_ اسلام نے غذا كے مسئلہ كو اہميت دى ہے_
احلت لكم بهيمة الانعام الا ما يتلي عليكم
كھانے كى چيزوں اونٹ، گائے، بھيڑ، اور ...كے گوشت) كے احكام سے مربوط آيات كا نزول اور ان كى حدود و شرائط كى وضاحت اس بات كى دليل ہے كہ اسلام نے انسان كى غذا كے مسئلہ كو كس قدر اہميت دى ہے_
16_ خداوند متعال جس حكم كا ارادہ كرے اسے صادر كرتاہے_
ان الله يحكم ما يريد
اس بناپر كہ "ما" سے مراد شرعى احكام (وجوب، حرمت، حليت و ...) ہوں_
17_ خداوند متعال مطلق حاكميت ركھتاہے_
ان الله يحكم ما يريد
چونكہ "يحكم" متعدى استعمال ہوا ہے، لہذا اس ميں "يفعل" كا معنى مضمر ہے_ بنابريں "ما" سے مراد حكم شرعى سے

زیادہ وسیع تر معنی ہوگا


یعنی خداوند عالم جو چاہے انجام دیتاہے _ منجملہاشیاء کی حلیت اور حرمت کا حکم ہے_
18_ شرعی احکام کا سرچشمہ ارادہ الہی ہے_
اوفوا بالعقود احلت ... ان اللہ یحکم ما یرید
19_ احکام الہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا لازمی ہے_
ان اللہ یحکم ما یرید
مذکورہ احکام کی وضاحت کے بعد حاکمیت الہی کی یاد دہانی کا مقصد یہ ہے کہ مؤمنین اس حاکمیت الہی کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ احکام کے سامنے سر تسلیم خم کریں_
20_ شرعی طریقے سے ذبح کیے گئے حیوان کے پیٹ میں موجود جنین حلال ہے بشرطیکہ اس پر بال اور اون موجود ہوں_
احلت لکم بهیمة الانعام
حضرت امام باقر(ع) یا امام صادق (ع) اس آیت شریفہ کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:
الجنین فی بطن امہ اذا اشعر و اوبر فذکاتہ ذکاة امہ ... (1) یعنی اگر کسی مادہ حیوان کے پیٹ میں موجود جنین پر بال اُگ آئے ہوں اور اون موجود ہو تو اس کا تذکیہ کرنا یہی ہے کہ اس مادہ حیوان کو ذبح کردیا جائے_
------------------------------------------------


-------

**1) کافی ج6 ص 234 ح 1; نورالثقلین ج1 ص 583 ح 10_**

264

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُحِلُّواْ شَعَآئِرَ اللّهِ وَلاَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلاَ الْهَدْيَ وَلاَ الْقَلآئِدَ وَلا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَاناً وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُواْ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُواْ وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ .2

ایمان والوخبردار خدا کی نشانیوں کی حرمت کوضایع نہ کرنا او رنہ محترم مہینے _قربانی کے جانور او رجن جانوروں کے گلے میں پٹے باندھ دیئے گئے ہیں او رجو لوگ خانہ خدا کاارادہ کرنے والے ہیں او رفرض پروردگار او ررضائے الہی کے طلبگار ہیں ان کی حرمت کی خلاف ورزی کرنااو رجب احرام ختم ہو جائے تو شکار کرو اور خبردار کسی قوم کی عداوت فقط اس بات پر کہ اس نے تمہیں مسجدالحرام سے روك دیا ہے تمہیں ظلم پر آمادہ نہ کردے _ نیکی اور تقوي پر ایك دوسرے کی مدد کرو او رگناہ اور تعدی پر آپس میں تعاون نہ کرنااور اللہ سے ڈرتے رہنا کہ اس کاعذاب بہت سخت

ہے_
1_ مؤمنین کی ذمہ داریوں میں سے ایك یہ ہے کہ شعائر الہی کا احترام ملحوظ خاطر رکھیں_
یا یہا الذین ا منوا لا تحلوا شعائر اللہ
"لا تحلوا" کا مصدر "احلال" ہے جس کا


معنی مباح قرار دینا ہے اور شعائر الہی کو مباح قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی حرمت اور احترام کا لحاظ نہ رکھا جائے_
2_ شعائر الہی کی ہتك حرمت حرام اور گناہ ہے_
یا یہا الذین ا منوا لا تحلوا شعائر اللہ
3_ مناسك حج کا شعائر الہی میں شمار ہوتاہے_
لا تحلوا شعائر اللہ
"شعائر" "شعیرہ" کی جمع ہے جس کا معنی علامت ہے اور احتمالاً اس سے مراد حج کے علائم اور مناسك ہیں_
4_ خد تعالی کی طرف سے بیان ہونے والے حرام اور حلال (مثلا چوپایوں کی حلیت اور حالت احرام میں ان کے شکار کی حرمت ) شعائر الہی میں سے ہیں_
احلت لکم بہیمة الانعام ... لا تحلوا شعائر اللہ
گذشتہ آیت کی روشنی میں خدا کے حلال و حرام بھی شعائر الہی کے مصادیق میں سے ایك ہیں_
5_ حرام مہینوں، ھدی (حج کی بغیر علامت کے قرباني) اور قلائد (حج کی باعلامت قربانی )کی ہتك حرمت حرام اور گناہ ہے_
لا تحلوا ... و لا الشہر الحرام و لا الھدی و لا القلائد
"قلائد" ،"قلادة" کی جمع ہے اور اس کا معنی گردن بند ہے اور اس سے مراد حج میں قربانی کی نیت سے علامت کے طور پر بھیڑ، اونٹ اور گائے کے گلے میں کوئي چیز آویزاں کرناہے _ اگر چہ لفظ "الشہر الحرام" مفرد ہے لیکن اس سے مراد جنس ہے بنابریں تمام حرام مہینوں کو شامل کئے ہوئے ہے _
6_ حج کی قربانی کی خاص علامتوں کی ہتك حرمت اور توہین حرام و گناہ ہے_
و لا تحلوا ... و لا القلائد
اس بناپر جب قلائد سے مراد علامت کے حامل حیوان نہیں بلکہ خود علامت ہو_
7_ خانہ خدا کے راہیوں کی ہتك حرمت و توہین اور ان کا آرام و سکون چھین لینا حرام اور گناہ ہے_
و لا تحلوا ... و لا آمین البیت الحرام
"آمین" جمع "آم" ہے جس کا معنی قصد کرنے والا ہے اور یہاں پر بیت الحرام کا قصد کرنیوالوں سے مراد حج کے راہی ہیں_
8_ مراسم حج میں قربانی کو خاص اہمیت حاصل ہے_
و لا الھدی و لا القلائد
دوسرے مناسك حج کی نسبت قربانی کا تفصیل (بانشان اور بے نشان )کے ساتھ ذکر کرنا اس کی


خاص اہمیت پر دلالت کرتاہے_
9_ کعبہ ایك مقدس اور خاص احترام کے قابل گھر اور مقام ہے_
لا تحلوا ... و لا آمین البیت الحرام
10_ حرام مہینوں، حج کی بے نشان اور بانشان قربانیوں، نیز خود قربانی کی علامتوں کا شمار شعائر الہی میں ہوتاہے_
لا تحلوا شعائر اللہ و لا الشہر الحرام و لا الھدی و لا القلائد
اس بناپر جب مذکورہ امور از باب ذکر خاص بعد از عام (شعائر اللہ )ہوں_
11_ خانہ خدا کے راہی شعائر الہی کے زمرے میں آتے ہیں_

لا تحلوا شعائر الله ... و لا آمين البيت الحرام
اس بناپر جب مذكوره امور از باب ذكر خاص بعد از عام( شعائر الله )ہوں اور خانہ خدا كے راہى من جملہ شعائر الله مينسے ہيں_
12_ خانہ خدا كے راہيوں كى علامات شعائر الہى كے زمرے ميں ہيں_
لا تحلوا شعائر الله ... و لا القلائد
13_ مسجد الحرام، حج اور اس كے مناسك كو خاص اہميت حاصل ہے_
يا يها الذين ا منوا لا تحلوا ... و لا آمين البيت الحرام
14_ حج اور عمره كى تشريع كا مقصد يہ ہے كہ حجاج ، خدا كى پاداش تك رسائي اور اس كى رضايت حاصل كرسكيں_
و لا آمين البيت الحرام يبتغون فضلاًً من ربهم و رضواناً
"فضلا"سے مراد ثواب اور پاداش بھى ہوسكتاہے اور يہ بھى ممكن ہے كہ اس سے مراد مالى آمدنى ہو_ مذكوره بالا مطلب ميں پہلے احتمال كو ملحوظ ركھا گيا ہے_ واضح رہے كہ "آمين البيت الحرام خانہ خدا كے راہى " حاجيوں اور عمره كرنے والوں كو شامل ہے _
15_ خانہ خدا كى طرف سفر كے دوران مال كمانا اور تجارت كرنا حاجيوں اور عمره كرنے والوں كيلئے جائز اور مشروع فعل ہے_
آمين البيت الحرام يبتغون فضلا من ربهم
اگر "فضلاً" سے مراد رزق و روزى اور مادى آمدنى ہو تو" ابتغاء فضل" كا معنى تجارت، لين دين اور اسطرح كے ديگر كاروبار كے ذريعے آمدنى حاصل كرنا ہوگا_

267

16_ رزق اور مادى فوائد لوگوں پر خدا كے فضل كا نمونہ ہيں_
يبتغون فضلاً من ربهم
17_ لوگوں كى روزى اور مادى آمدني، ان پر خدا كى ربوبيت كا جلوه ہے_
يبتغون فضلا من ربهم
18_ حج رضائے خداوندعالم حاصل كرنے كا ذريعہ ہے_
يبتغون فضلا من ربهم و رضواناً
حج كے راہيوں كو رضائے خداوند حاصل كرنے والے كہہ كر توصيف كرنے كا مطلب يہ ہے كہ حج اور اس كى جانب حركت كرنا رضائے خداوند متعال كے حصول كے عوامل ميں سے ايك ہے_
19_ اسلام نے لوگوں كے مادى اور معنوى امور كو اہميت دى ہے_
يبتغون فضلاً من ربهم رضواناً
20_ روزى اور تجارت ميں منافع خداوند عالم كے ہاتھ ميں ہے_
يبتغون فضلاً من ربهم
"من ربهم" ميں "من" نشويہ ہے اور اس كا مطلب يہ ہے كہ روزى اور رزق خدا كى جانب سے عطا ہوتاہے_
21_ تجارت اور معاشكيلئے كوشش كرنا خدا كو بہت پسند ہے اور اس نے اس كى ترغيب دلائي ہے_
يبتغون فضلاً من ربهم
چونكہ تجارت اور معاشى كوششكو حصول رضائے الہى كے ساتھ لايا گيا ہے لہذا اس سے مذكوره بالا مطلب اخذ ہوتاہے_
22_ بندوں پر خداوند عالم كے فضل و كرم كا سرچشمہ اس كى ربوبيت ہے_
يبتغون فضلا من ربهم
23_ حج كے دنوں ميں حاجيوں كيلئے اقتصادى آسائشےيں اور امنيت مہيا كرنا لازمى ہے_
لا تحلوا شعائر الله ... و لا آمين البيت الحرام يبتغون فضلاً من ربهم
"يبتغون فضلا من ربهم" كے قرينہ كى بناپر حاجيوں كا احترام محفوظ ركھنے كے مصاديق ميں سے ايك يہ ہے كہ ان كيلئے اقتصادى آسائشےوں اور امنيت كو فراہم كيا جائے_
24_ حالت احرام ميں شكار كرنا حرام اور احرام كھولنے كے بعد جائز ہے_

و اذا حللتم فاصطادوا

25_ صدر اسلام میں مشركين مسلمانوں كے ساتھ سخت دشمنى اور عداوت ركھتے تھے_

و لا يجرمنكم شنئان قوم



بنابريں كہ"ان صدوكم" جو اس قوم كى دشمنى كا بيان ہے، كے قرينے سے "شصنصئان" يعنى بغض و عداوت مفعول كى طرف نہيں بلكہ فاعل "قوم" كى طرف مضاف ہو_

26_ انسانوں كے حقوق يہاں تك كہ كينہ توز دشمنوں كے حقوق كا احترام بھى لازمى ہے_

و لا يجر منكم شنئان قوم ان صدوكم

27_ خداوند متعال نے صدر اسلام كے مسلمانوں كو مشركين پر تجاوز وظلم سے اجتناب كرنے كى دعوت دى ہے_

و لا يجر منكم شنئان قوم ... ان تعتدوا

28_ ہر صورت ميں حتى دشمنوں پر بھى تجاوز و تعدى حرام ہے_

و لا يجر منكم شنئان قوم ان صدوكم ... ان تعتدوا

29_ صدر اسلام كے مشركين مسلمانوں كو مسجد الحرام ميں داخل ہونے سے روكتے تھے_

ان صدوكم عن المسجد الحرام

30_ مشركين كى جانب سے مسلمانوں كو مسجد الحرام ميں داخلے سے روكنے كے سبب ،مومنين كے دلوں ميں ان كى نسبت خشم و كينہ پيدا ہوگيا_

و لا يجر منكم شنئان قوم ان صدوكم عن المسجد الحرام

31_ غضب اور كينہ، دوسروں پر تجاوز اور ظلم و ستم كا پيش خيمہ_

و لا يجر منكم شنئان قوم ... ان تعتدوا

اس بناپر جب "قوم"، "شنئان" كا مفعول ہو اور اس كا فاعل( كم) حذف كرديا گيا ہو يعنى كسى گروہ سے تمہارا بغض و كينہ ان پر تمہارى طرف سے تجاوز و تعدى كا باعث نہيں بننا چاہيئے_

32_ انتقام ميں بھى عدل و انصاف كى مراعات لازمى ہے_

و لا يجر منكم ... ان تعتدوا

33_ دينى جذبات كو ظلم و تعدى كا بہانہ نہيں بننے دينا چاہيئے_

و لا يجر منكم شنئان قوم ان صدوكم عن المسجد الحرام ان تعتدوا

اس بناپر جب "ان صدوكم" "لام" كى تقدير كے ساتھ مسلمانوں كے دلوں ميں مشركين كيلئے پائے جانے والے كينہ كى علت بيان كررہاہو يعنى مسجد الحرام ميں داخلے سے روكنا جو ايك دينى مسئلہ ہے اور دشمنى كا باعث بناہے،ليكن اسے بہانہ بناتے ہوئے تعدى و تجاوز نہيں كرنا چاہيئے_



34_ عمرہ كى انجام دہى اور خانہ خدا كى زيارت عہد رسالت كے مشركين كے ہاں ايك رائج عمل تھا_

و لا آمين البيت الحرام ... و لا يجر منكم شنئان قوم ان صدوكم

آيت شريفہ كے شان نزول ميں آياہے كہ مشركين عمرہ اور خانہ خدا كى زيارت كيلئے مكہ كى جانب رواں دواں تھے اور مسلمان ان پر حملے كا ارادہ ركھتے تھے تو اس وقت يہ آيت شريفہ نازل ہوئي (مجمع البيان )جملہ "و لا يجر منكم" اس مطلب كى تائيد كرتاہے_

35_ اسلام نے لوگوں كو اپنے درميان اجتماعى صلح اور امن و سكون برقرار كرنے كى دعوت دى ہے_

يا ايها الذين ا منوا ... ان تعتدوا

36_ نيك كاموں ميں ہاتھ بٹانا اور تقوي و پرہيزگارى كى جانب سيرو سلوك ميں تعاون كرنالازمى ہے_

و تعاونوا على البر و التقوي

37_ نيكى اور تقوي كى اساس پر مراسم حج ميں تعاون كرنا اور ہاتھ بٹانا لازمى ہے_

لا يجر منكم ... عن المسجدا لحرام ان تعتدوا و تعاونوا على البر والتقوي

آيت شريفہ كے گذشتہ حصوں كى روشنى ميں مناسك حج اور اس سے مربوط مسائل كا "بر" اور "تقوي" كے مصاديق ميں شمار ہوتاہے_
38_ معاشرے ميں الہى و اجتماعى قوانين كا نفاذ تعاون اور باہمى امداد كا مرہون منت ہے_
اوفوا بالعقود ... تعاونوا على البر والتقوي
اجتماعي، الہى قوانين "اوفوا بالعقود ... لا تحلوا ..." كى وضاحت كے بعد خداوند متعال كا نيك كاموں ميں تعاون كا حكم دينا ان قوانين كے نفاذ كى طرف راہنمائي ہے_
39_ گناہ اور تجاوز ميں تعاون كرنا اور ہاتھ بٹانا حرام ہے_
و لا تعاونوا على الاثم والعدوان
40_ حج سے روكنا گناہ اور ظلم ہے_
ولا آمين البيت الحرام ... و لا تعاونوا على الاثم والعدوان
41_ تقوي الہى كى مراعات لازمى ہے_
واتقوا الله
42_ تقوي; نيك كاموں ميں ہاتھ بٹانے، ايك دوسرے كو تقوي اختيار كرنے كى دعوت دينے اور گناہ و تجاوز ميں تعاون سے اجتناب كرنے كى راہ ہموار كرتاہے_
واتقوا الله
نيك كاموں ميں تعاون كا حكم اور گناہ ميں ہاتھ بٹانے سے منع كرنے كے بعد جملہ "اتقوا الله"


بيان كرنا، امر و نہى كے نفاذو تحقق كے ايك طريقے كى طرف اشارہ ہوسكتاہے_
43_ كسى بھى صورت ميں ظلم و تجاوز حتى دشمنوں پر بھي، گناہ و تجاوز ميں تعاون كرنا اور نيك كاموں ميں باہمى امداد نہ كرنا عدم تقوي كى علامت ہے_
لا يجر منكم ... و لا تعاونوا على الاثم والعدوان واتقوا الله
44_ ہر صورت ميں يہاں تك كہ دشمنوں كے ساتھ بھى تقوي كى مراعات ضرورى ہے_
لا يجر منكم شنئان قوم ان صدوكم عن المسجد الحرام ان تعتدوا ... و اتقوا الله
45_ الله تعالى كا عذاب اور سزا بہت سخت ہے_
ان الله شديد العقاب
46_ خداوند متعال شديد عذاب دينے والا ہے_
ان الله شديد العقاب
47_ گناہ و تجاوز ميں تعاون بہت بڑا گناہ اور سخت سزا اور عذاب كاموجب بنتاہے_
و لا تعاونوا على الاثم والعدوان ... ان الله شديد العقاب
سخت عذاب كى دھمكى گناہ كے بہت بڑا ہونے كى علامت ہے_
48_ الله تعالى كے سخت عذاب كو مد نظر ركھنا تقوي اختيار كرنے اور گناہ ميں تعاون سے اجتناب كى راہ ہموار كرتاہے_
و لا تعاونوا على الاثم والعدوان واتقوا الله ان الله شديد العقاب
------------------------------------------------

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُواْ بِالأَزْلاَمِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن دِينِكُمْ فَلاَ تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيناً فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ .3

تمہارے اوپر حرام کردیا گیا ہے مردار _ خون _ سور کا گوشت او رجو جانور غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے او رمنخنقہ اور موقوزہ ، اور متردیہ اور نطیحہ اور جس کودرندہ کھا جائے مگر یہ کہ تم خود ذبح کرلو اور جو نصاب پر ذبح کیا جائے او رجس کی تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کرو کہ یہ سب فسق ہے او رکفار تمہارے دین سے مایوس ہوگئے ہیں لہذا تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو _ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا ہے او راپنی نعمتوں کو تمام کردیا ہے او ر تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنادیا ہے لہذا جو شخص بھوك میں مجبور ہوجائے اور گناہ کی طرف مائل نہ ہو توخدا بڑا بخشنے والامہربان ہے_
1_ مردار، خون اور سور کے گوشت سے استفادہ حرام ہے_


حرمت علیکم المیتة والدم و لحم الخنزیر
2_ اس حیوان سے استفادہ حرام ہے جو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے_
حرمت ... و ما اھل لغیر اللہ بہ
3_ ایسے حیوان سے استفادہ حرام ہے جو دم گھٹنے، چوٹ لگنے، بلندی سے گرنے اور سینگ لگنے کی وجہ سے مرا ہو_
حرمت ... والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة
مذکورہ عناوین سے مراد یہ ہے کہ ان کے نتیجے میں جانور مرجائے نہ یہ کہ کوئي حیوان مثلاً صرف بلندی سے گرنے کی وجہ سے حرام ہوجائے اور جملہ استثنائیہ "الا ما ذکیتم" اس کی دلیل ہے_
4_ ایسے حیوان سے استفادہ حرام ہے جو کسی درندے کا شکار ہو اور اس کی چیر پھاڑ کی وجہ سے مرجائے_

حرمت ... و ما اكل السبع
5_ حیوان کا ذبح کیا جانا اس کے حلال ہونے کا باعث بنتاہے، اگر چہ وہ دم گھٹنے، چوٹ لگنے، بلندی سے گرنے، سینگ لگنے اور درندوں کی چیر پھاڑ کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو_
حرمت ... الا ما ذكيتم
6_ ایسے حیوان سے استفادہ حرام ہے جسے بتوں کے قدموں میں ذبح کیا جائے اگر چہ اس پر غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو_
حرمت ... و ما ذبح على النصب
چونکہ "ما ذبح" "ما اهل ..." کے مقابلے میں ایك مستقل عنوان ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ بتوں کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے کسی حیوان کو ذبح کرنا حرام ہے اگر چہ اس پر غیر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو_
7_ قمار کیلئے استعمال ہونے والے تیروں کے ذریعے کسی حیوان کے گوشت میں سے اپنا حصہ معین کرنا حرام ہے_
حرمت ... و ان تصستصقسمُوا بالا زلام
"ازلام" ان خاص قسم کے تیروں کو کہا جاتاہے جو قمار اور جوئے کیلئے استعمال ہوتے تھے اور "ازلام" کے ذریعے چوپایوں کا گوشت تقسیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان مخصوص تیروں کے ذریعے اپنا حصہ معین کیا جائے_
8_ اس گوشت سے استفادہ حرام ہے جو جوئے اور قمار کیلئے استعمال کیے جانے والے تیروں کے ذریعے تقسیم کیا گیا ہو_
حرمت ...و ان تستقسموا بالازلام
چونکہ آیہ شریفہ ان حیوانات کے بارے میں نازل ہوئي ہے کہ جن سے استفادہ حرام ہے لہذا

276

بظاہر دکھائي دیتاہے کہ یہ آیت جہاں جوئے کیلئے استعمال ہونے والے تیروں کے ذریعے تقسیم بندی کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، وہیں اس طرح سے تقسیم شدہ گوشت سے استفادہ کو بھی حرام قرار دیتی ہے_
9_ زمانہ جاہلیت میں لوگ مردار، خون اور سور کا گوشت کھاتے تھے_ نیز ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیتے، بتوں کیلئے قربانی کرتے اور جوئے کے ذریعے حیوانات کا گوشت تقسیم کیا کرتے تھے_
حرمت عليكم ... و ما ذبح علي النصب و ان تستقسموا بالازلام
10_ اسلام نے شرك، بت پرستی اور جاہلانہ ثقافت کا مقابلہ کیا ہے_
حرمت عليكم ... و ما ذبح علي النصب و ان تستقسموا بالازلام
11_ مردار، خون، سور کے گوشت اور ایسے جانور سے استفادہ جو دم گھٹنے، چوٹ لگنے، بلندی سے گرنے، سینگ لگنے، چیر پھاڑ سے اور ذبح کیے بغیر ہلاك ہوجائے ،فسق اور طاعت خداوندی سے خروج کے زمرے میں آتاہے_
حرمت عليكم ... ذلكم فسق
اس بناپر کہ جب "ذلکم" صرف آخری عنوان کیلئے نہیں بلکہ تمام عناوین کی طرف اشارہ ہو_
12_ جوئے اور قمار کے ذریعے گوشت کی تقسیم اور اس سے استفادہ اور ایسے حیوان کا گوشت کھانا فسق ہے جسے غیر اللہ کا نام لے کر یا بتوں کی بارگاہ میںذبح کیا جائے_
حرمت عليكم ... و ما ذبح علي النصب و ان تستقسموا بالازلام ذلكم فسق
13_ جوا اور قمار بازی حرام اور اس کا ارتکاب فسق کا باعث بنتاہے_
حرمت ... و ان تستقسموا بالازلام ذلكم فسق
14_ ایسے اموال میں تصرف حرام ہے جو قمار بازی کے ذریعے حاصل کئے جائیں_
و ان تستقسموا بالازلام
بظاہر اس تحریم میں نہ تو جوئے میں استعمال ہونے والے تیروں کو کوئي خصوصیت حاصل ہے اور نہ حیوان اور اس کاگوشت کسی خصوصیت کا حامل ہے_ بنابریں کسی بھی قسم کے جوئے اور قمار بازی سے حاصل ہونے والا مال حرام ہے_
15_ اسلام نے غذا کے نظام اور اسے سالم و محفوظ رکھنے کی طرف توجہ دی ہے_
حرمت عليكم الميتة ... و ما اكل السبع الا ما ذكيتم
کھانے کی حلال و حرام اشیاء کو وضاحت اور

تفصیل کے ساتھ بیان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اسلام نے غذا کے نظام پر توجہ دی ہے_
16_ کفار پیغمبر اکرم(ص) کی زندگی کے آخری سالوں میں اسلام کو شکست دینے سے ناامید اور مایوس ہوچکے تھے_
الیوم یئس الذین کفروا من دینکم
چونکہ شان نزول کی روشنی میں وہ تمام واقعات جن کی طرف آیہ مجیدہ ناظر ہوسکتی ہے، سب آنحضرت(ص) کی عمر مبارك کے آخری سالوں میں رونما ہوئے ہیں_
17_ اس آیہ شریفہ "الیوم یئس الذین کفروا" کے نزول سے پہلے تك کفار اور دشمنان اسلام، دین اسلام کو شکست دینے کے بارے میں پر امید تھے_
الیوم یئس الذین کفروا من دینکم
18_ خدا سے ڈرنا لازمی ہے جبکہ دشمنان دین سے کسی قسم کا خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے_
فلا تخشوھم و اخشون
19_ قدرت خدا کے مقابلے میں ہر قسم کی قدرت کی نفی کی گئي ہے_
فلا تخشوھم و اخشون
20_ بیرونی دشمنوں سے نمٹنےکے بعد اندرونی انحرافات کے شدت اختیار کرنے سے دین کو نقصان پہنچنے کا خطرہ _
الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشون
چونکہ آیہ شریفہ کا یہ حصہ دین کے کامل ہونے اور اسے بیرونی دشمن کے خطرہ سے محفوظ رکھنے کے بارے میں بحث کررہاہے لہذا یہ کہا جا سکتاہے کہ دین کو بیرونی دشمنوں کی جانب سے نقصان پہنچانے کے خطرے سے محفوظ کرنے کے بعد خدا سے ڈرنے (و اخشون) کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ مبادا مسلمان اپنے ہاتھوں سے دین کو نقصان پہنچاتے ہوئے اس کی بنیادوں کو خطرے سے دوچار کردیں_
21_ روز غدیر( حضرت علی (ع) کو امامت پر منصوب کیے جانے کا دن) دین کے کامل ہونے اور مسلمانوں پر خدا کی نعمت کے اتمام کا دن ہے_
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي
آیہ شریفہ کے شان نزول اور متعدد روایات کی روشنی میں "الیوم اکملت ..." سے مراد روز غدیر خم ہے کہ جب آنحضرت(ص) نے حضرت علی (ع) کو امامت کیلئے منصوب فرمایا_
22_ حضرت علی (ع) کو غدیر کے دن امامت اور رہبری کیلئے معین کرنا; دین کے کامل اور نعمت کے اتمام کا


موجب بنا_
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي
23_ ولایت اور امامت اسلام کو تکمیل کرنے والی ہے_
الیوم اکملت لکم دینکم
24_ ولایت اور امامت لوگوں پر اللہ تعالی کی نعمت کو مکمل و تمام کرنے والی ہے_
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي
امامت و رہبری کے ذریعے دین کو کامل کرنے کے بعد اتمام نعمت کا ذکر کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ تعیین امامت اتمام نعمت کی موجب ہے_
25_ دین اسلام لوگوں کیلئے خدا کی عظیم نعمت ہے_
الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي
نعمت کا اللہ تعالی کی طرف نسبت دینا اس کے عظیم ہونے پر دلالت کرتاہے اور اس سے مراد دین اسلام ہے_ خدا نے "نعمتي" کہہ کر اسے اپنی طرف نسبت دی ہے تا کہ لوگوں پر اس کی بلند و بالا عظمت واضح و روشن ہوجائے_
26_ جس دن حضرت علی (ع) کو امامت و رہبری کیلئے منصوب کیا گیا وہ دشمنان دین کیلئے اسلام کو شکست دینے کے بارے میں یاس و ناامیدی کا دن تھا_

اليوم يئس الذين كفروا ... اليوم اكملت لكم دينكم
آيہ شريفہ كا سياق و سباق اور لب و لہجہ اس پر دلالت كرتاہے كہ آيت كے ان دو حصوں يعنى "اليوم يئس" اور "اليوم اكملت" ميں مكمل ارتباط موجود ہے اور اس سے ظاہر ہوتاہے كہ دشمنوں كے نااميد ہونے كى اصل وجہ اور بنيادى سبب دين كے اكمال و اتمام ميں مضمر ہے_ آيہ شريفہ كے شان نزول كى روشنى ميں يہ اكمال و اتمام حضرت على (ع) كو منصوب كرنے كى وجہ سے پورا ہوا _
27_ اسلام ميں امامت اور ولايت كو خاص اور بلند و بالا مقام حاصل ہے_
اليوم يئس ... اليوم اكملت لكم دينكم
28_ روز غدير خم كو خاص عظمت و اہميت حاصل ہے_
اليوم يئس ...اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي
29_ اسلام ولايت كے ہمراہ ايك كامل و مكمل دين ہے، جس پر خدا بھى راضى ہے_
اليوم ... و رضيت لكم الاسلام ديناً
30_ حضرت على (ع) كو مؤمنين پر ولايت و امامت كيلئے خدا وند متعال نے معين كيا ہے_


اليوم اكملت ... و اتممت عليكم نعمتى و رضيت
31_ دين اسلام اور اس كے احكام و قوانين تدريجى طور پر نازل اور بيان ہوئے ہيں_
اليوم اكملت لكم دينكم
كلمہ "اكمال" اس بات پر گواہ ہے كہ دين كا ايك حصہ پہلے آچكا تھا اور اس كے بعد پايہ تكميل تك پہنچا_
32_ دين اسلام ايك كامل و مكمل اور خدا كى پسنديدہشريعت ہے_
اليوم اكملت لكم دينكم و رضيت لكم الاسلام ديناً
33_ صرف دين كامل ہى خدا كا پسنديدہ دين ہے_
اليوم اكملت لكم دينكم و رضيت لكم الاسلام ديناً
كيونكہ خداوند متعال نے اكمال دين كى وضاحت كے بعد اسے اپنا پسنديدہ دين قرار دياہے_
34_ اسلام حضرت خاتم الانبيائ(ص) كے دين كا رسمى اور باضابطہ نام ہے_
و رضيت لكم الاسلام ديناً
35_ اضطرار و مجبورى كى حالت ميں مردار، خون، سور كے گوشت اور ايسے حيوان سے استفادہ جائز ہے جس پر ذبح كرتے وقت غير الله كا نام ليا گيا ہو_
حرمت عليكم ... فمن اضطر فى مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم
36_ اضطرار اور مجبورى كى صورت ميں ايسے جانور سے استفادہ جائز ہے جو دم گھٹنے، چوٹ لگنے، بلندى سے گرنے اور دوسرے حيوان كا سينگ لگنے سے ہلاك ہوجائے، يا كوئي درندہ اسے چير پھاڑ دے_
حرمت عليكم ... فمن اضطر فى مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم
37_ اضطرار اور مجبورى كى حالت ميں ايسے حيوان سے استفادہ جائز ہے جسے بتوں كى چوكھٹ پر قربان كيا گيا ہو اور ايسے گوشت سے استفادہ بھى جائز ہے جو جوئے ميں استعمال ہونے والے تيروں كے ذريعے تقسيم كيا گيا ہو_
و ما ذبح على النصب و ان تستقسموا بالازلام ... فان الله غفور رحيم
38_ اضطرار اور مجبورى كى صورت ميں حرام اشياء سے استفادہ جائز ہے_
فمن اضطر ... فان الله غفور رحيم
39_ مردار، خون اور سور كے گوشت سے (حالت اضطرار ميں) صرف بقدر ضرورت استفادہ كرنا


جائز ہے_
حرمت ... فمن اضطر فى مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم
40_ اضطرار كى صورت ميں(حرام شدہ اشياء )سے صرف بقدر ضرورت استفادہ كرنا جائز ہے_

فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم فان الله غفور رحیم
اس بناپر کہ جب "اثم" سے مراد مذکورہ محرمات سے استفادہ ہو اس صورت میں اس کا مصداق اضطرار و مجبوری کی حالت میں ان حلال شدہ محرمات سے ضرورت سے زیادہ مقدار میں استفادہ ہوگا_
41_ اضطرار اور مجبوری کی حالت میں محرمات سے اس وقت استفادہ کرنا جائز ہے جب انسان اپنے اختیار سے خود کو مضطر اور مجبور نہ کرے_
فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم فان الله غفور رحیم
فعل مجہول "اضطر" اس بات کی علامت ہے کہ اس اضطرار کی حالت میں محرمات سے استفادہ جائز ہے جو کسی پر بغیر اختیار کے عارض ہوجائے نہ یہ کہ انسان اپنے آپ کو مضطر یا مجبور بنادے _
42_ وہ اضطرار جو گناہ کے راستے سے وجود میں آئے محرمات کے ارتکاب کا جواز فراہم نہیں کرتا_
فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم
کلمہ "اثم" نکرہ ہے اور اس سے مراد مطلق گناہ ہے اور "غیر متجانف لاثم" "من اضطر" کیلئے حال ہے اور اضطرار کو مقید کررہاہے یعنی حکم جواز صرف اس مضطر کے ساتھ مخصوص ہے جو گناہ کی طرف رجحان نہ رکھے_
43_ گناہ کی طرف عدم رجحان، اضطرار کی حالت میں محرمات سے استفادہ کے جواز کی شرط ہے_
فمن اضطر ... غیر متجانف لاثم
44_ حالت اضطرار میں دی جانے والی سہولتوں سے سوء استفادہ کرنے سے منع کیا گیا ہے_
فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم فان الله غفور رحیم
45_ قانون سازی میں حالت اضطرار کو ملحوظ رکھنا اور اس کی مراعات کرنا لازمی ہے_
فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم فان الله غفور رحیم
خداوند عالم کی طرف سے حالت اضطرار کی مراعات اور اس کی اساس پر خاص احکام وضع کرنا قانون ساز افراد کیلئے درس ہوسکتاہے_
46_ اسلام ایک آسان دین اور اس کے احکام زندگی کے گوناگوں پہلوؤں سے منطبق ہونے کی


صلاحیت رکھتے ہیں_
فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم فان الله غفور رحیم
47_ خداوند" غفور" بہت زیادہ بخشنے والا اور "رحیم" بہت زیادہ مہربان ہے_
فان الله غفور رحیم
48_ خدا وند متعال کی طرف سے بندوں کے گناہوں کی بخشش، لطف و مہربانی کے ہمراہ ہے_
فان الله غفور رحیم
مذکورہ بالا مطلب میں"رحیم" کو "غفور" کی صفت قرار دیا گیا ہے_
49_ خداوند عالم کی طرف سے بندوں پر عائد شرعی فرائض اور احکام کی آسانی کا سرچشمہ اس کی مغفرت اور رحمت واسعہ ہے_
فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف لاثم فان الله غفور رحیم
50_ حالت اضطرار میں محرمات کا حلال ہونا، بندوں پر رحمت خداوندی کا ایک جلوہ ہے_
فمن اضطر ... فان الله غفور رحیم
51_ حالت اضطرار میں محرمات کے ارتکاب کو گناہ شمار نہ کرنا مغفرت خداوندی کی ایک جھلک ہے_
فمن اضطر ... فان الله غفور رحیم
52_ ذبح سے پہلے حیوان میں زندگی کی علامت (آنکھ کا جھپکنا، پاؤں اور دم کا ہلانا) پر ذبح شرعی کے واقع ہونے کی شرط ہے_
الا ما ذکیتم
حضرت امام باقر (ع) مذکورہ آیہ شریفہ "الا ما ذکیتم" کے بارے میں فرماتے ہیں: ... فان ادرکت شیئاً منھا و عین تطرف او قائمة ترکض اور ذنب یمصع فقد ادرکت ذکاتہ فکلہ ...(1) ... اگر اس کی آنکھیں جھپك رہی ہوں یا ٹانگیں یا دم ہلا رہا ہو اور

اسی حالت میں تم اسے ذبح کرلو تو اس کا گوشت کھا سکتے ہو ...
53_ رسول خدا(ص) کی جانب سے حضرت علی (ع) کی جانشینی اور ولایت کا اعلان دین کے کامل ہونے، نعمت کے اتمام اور پروردگار کی رضایت کا باعث بنا_
اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي
آنحضرت(ص) سے روایت منقول ہے کہ مذکورہ آیت کے نزول کے وقت آپ(ص) نے فرمایا:ان كمال الدين و تمام النعمة و رضى الرب بارسالى اليكم بالولاية بعدى لعلى ابن ابى طالب(ع) (2)یعنی میرے بعد علی بن ابیطالب
-------

**1) تہذیب شیخ طوسي، ج9ص 58 ح 241 ب 1; نور الثقلين ج1 ص 587 ح 20_**
**2) امالی صدوق ص 291 ح 10; مجلس 56،بحار الانوار ج 37 ص 111 ح 3 _**



کی ولایت کا اعلان دین کے کامل ہونے، نعمت کے اتمام اور رضائے خداوندی کا سبب بناہے_
54_ علی (ع) کی ولایت خدا کی جانب سے نازل ہونے والا آخری فریضہ تھا_
اليوم اكملت لكم دينكم
امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں: امر الله عزوجل رسوله بولاية علی (ع) ...و كانت الولاية آخر الفرائض فا نزل الله عزوجل، "اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي" يقول الله عزوجل: ... قد اكملت لكم الفرائض(1) یعنی خداوند متعال نے اپنے رسول(ص) کو ولایت علی (ع) کا حکم دیا اور یہ آخری فریضہ تھا_ اس کے بعد اللہ تعالی نے فرمایا: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل اور تم پر اپنی نعمت تمام کردي" خداوند عالم فرماتاہے: ...آج میں نے تمہارے فرائض مکمل کردیئے_
55_ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم(ص) کے جانشین معین کرنے کی وجہ سے دین کامل اور لوگوں پر خدا کی نعمت تمام ہوگئي_
اليوم اكملت لكم دينكم
حضرت امام حسن عسکری (ع) سے منقول ہے: ... فلما من الله عليكم باقامة الاولياء بعد نبيكم (ص) قال الله عزوجل: اليوم اكملت لكم دينكم ... (2) یعنی تمہارے نبي(ص) کے بعد اولیاء کو معین کرکے اللہ تعالی نے تم پر احسان کیا ہے اور فرمایا ہے: آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل و مکمل کردیا_
56_ مضطر اور مجبور کیلئے مردار، خون، سور اور ایسے جانور کے گوشت سے استفادہ جائز ہے جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو بشرطیکہ یہ فعل عمدا اور گناہ کی نیت سے انجام نہ پائے_
فمن اضطر فی مخمصة غير متجانف لاثم
امام باقر (ع) "غير متجانف" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غير معتمد لاثم (3) یعنی وہ عمداً گناہ کی نیت نہ رکھتاہو_
-------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کا جانشین 53، 55;آنحضرت(ص) کا دین 34
احکام: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 13، 14، 38، 39، 40، 41، 43، 52
-----

**1) کافی ج1/ ص 289 ح 4; نورالثقلين ج1/ ص 587 ح 25_**
**2) علل الشرائع ص 249 ح 6ب 182; نور الثقلين ج1/ ص 590 ح 35_**
**3) تفسیر قمي، ج1، ص 162، تفسیر برهان، ج1، ص447، ح1_**

284

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّهُ فَكُلُواْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُواْ اسْمَ اللّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ .4

پیغمبر یہ تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور جو کچھ تم نے شکاری کتونکو سکھا رکھاہے او ر خدائي تعلیم میں سے کچھ ان کے حوالہ کردیا ہے توجو کچھ وہ پکڑکے لائیں اسے کھا لو اور اس پر نام خدا ضرور لو اور اللہ سے ڈرو کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والاہے_
1_ لوگ بار بار آنحضرت(ص) سے کھانے کی اُن اشیاء کے بارے میں پوچھتے تھے جو ان پر حلال کی گئي ہیں_
يسئلونك ماذا احل لهم قل احل لكم الطيبات
آیہ شریفہ کے بعد والے حصے مثلاً "فكلوا" اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ سوال کھانے کی حلال اشیاء کے بارے میں تھا_
2_ صدر اسلام کے مسلمان شرعی فرائض اور انہیں سیکھنے کے بارے میں احساس ذمہ داری کرتے تھے_
يسئلونك ماذا احل لهم
3_ طیبات(پاکیزہ اور مزاج کے ساتھ سازگار اشیائ) کا کھانا حلال ہے_
قل احل لكم الطيبات
4_ کھانے کی اشیاء کے حلال ہونے کا معیار ان کا پاکیزہ اور مزاج کے ساتھ سازگار ہوناہے_
احل لكم الطيبات
5_ خبائث; (پلید و ناپاك چیزوں )کا کھانا حرام ہے_
احل لكم الطيبات

287

6_ شرعی قوانین تکوینی امور کے ساتھ ہم آہنگ ہیں_

احل لكم الطيبات

مذکورہ بالا مطلب کی دلیل یہ ہے کہ حکم شرعی "حلیت" طیب و پاکیزگی جو ایك تکوینی امر ہے ، یہ مترتب ہے_

7_ پیغمبر اکرم(ص) احکام خداوندی پہنچانے کیلئے واسطہ ہیں_

يسئلونك ماذا احل لهم قل

8_ خداوند متعال نے احکام اسلام تدریجی صورت میں بیان کیے اور لوگوں تك پہنچائے ہیں_

يسئلونك ما ذا احل لهم قل

9_ لوگوں کا آنحضرت(ص) سے پوچھنا اور سوال کرنا احکام خداوندی کے نزول اور بیان کیے جانے کے اسباب فراہم کرتا تھا_

يسئلونك ماذا احل لهم

10_ حیوانات میں سے کتا ایسا حیوان ہے جسے سکھایا اور اپنا فرمانبردار بنایا جا سکتاہے_

و ما علمتم من الجوارح مكلبين تعلمونهن

11_ کتے کو شکار کی تربیت دینا جائز ہے_

و ما علمتم من الجوارح مكلبين

12_ سکھائے ہوئے اور فرمانبردار کتے کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے_

و ما علمتم من الجوارح مكلبين ... فكلوا مما امسكن عليكم

کہا گیا ہے کہ "مکلبین" کا مصدر تکلیب ہے اور اس کا معنی کتے کو شکار کی تربیت دینا ہے اور اس سے "جوارح" کو صرف شکاری کتوں کے ساتھ مقید کیا جاسکتا ہے_ مذکورہ مطلب کی امیر المؤمنین (ع) کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ (ع) نے اس آیت شریفہ کے بارے میں فرمایا: هی الكلاب (1) یعنی اس سے مراد کتے ہیں_

13_ ایسے جانور کا کھانا جائز و حلال ہے جو سکھائے ہوئے شکاری کتے کے ذریعے شکار کرتے ہوئے ہلاك ہوجائے_

فكلوا مما امسكن عليكم

شکاری کتوں کی جو صفات اور ان کے شکار کی حلیت کی جو شرائط بیان کی گئي ہیں وہ اس بات کی علامت ہیں کہ ان کے شکار کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے_ مذکورہ مطلب کی حضرت امام صادق (ع) کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ (ع) نے شکاری کتے کے ذریعے شکار کی حلیت اور اس کی موت کے بارے مینکئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: لا باس قال الله

--------

**1) کافی ج6 ص 202 ح 1; نور الثقلین ج1 ص 591 ح 41_**

288

عزوجل "فكلوا مما امسكن عليكم ..." (1) یعنی اس کے کھانے میں کوئي حرج نہیں چنانچہ ارشادباری تعالی ہے کہ: "وہ چیز کھاسکتے ہو جو شکاری کتے کے ذریعے شکار کرنے سے ہلاك ہو جائے _

14_ جنگلی جانوروں میں حلال گوشت حیوان بھی پائے جاتے ہیں_

و ما علمتم من الجوارح مكلبين تعلمونهن مما علمكم الله فكلوا مما امسكن

چونکہ کتے اور دوسرے درندوں کو جنگلی جانوروں کے شکار کیلئے استعمال کیا جاتاہے لہذا اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتاہے_

15_ ایسے شکار کا کھانا حلال ہے جو سکھائے ہوئے درندہ (کتے، شیر، اور شکاری بازو غیرہ )کے ذریعے شکار کیا گیا ہو_

و ما علمتم من الجوارح مكلبين ... فكلوا

کلمہ "جوارح" "جارحہ" کی جمع ہے اور یہ ہر درندہ حیوان کو کہا جاتاہے _واضح رہے کہ اگر "مکلبین" ایسا حال ہو جو تشبیہ کا فائدہ دے رہا ہو تو پھر "جوارح" کو صرف شکاری کتوں کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا، علاوہ ازیں کلی کو ایك خاص مصداق سے مقید کرنا بھی فصاحت سے دور ہے_

16_ وحشی حیوانات کو تربیت دی جا سکتی ہے اور اپنا فرمانبردار بنایا جا سکتاہے_

و ما علمتم من الجوارح مکلبین

17_ وحشی شکاری جانوروں کے ذریعے شکار اس صورت میں حلال ہے جب وہ سکھائے گئے شکاری کتے کی طرح عمل کریں_

و ما علمتم من الجوارح مکلبین ... فکلوا مما امسکن

"مکلبین" "مکلب" کی جمع ہے اور اس کا معنی کتوں کو تربیت دینے والا ہے اور یہ "علمتم" کے فاعل کیلئے حال اور تشبیہ کا فائدہ دے رہاہے_ لہذا آیہ شریفہ کا معنی یہ ہوگا کہ ان وحشی جانوروں کا کیا ہوا شکار حلال ہے جنہیں تم نے شکاری کتوں کی مانند تربیت دی ہے_

18_ سکھائے گئے شکاری کتے کا کیا ہوا شکار طیبات کے زمرے میں آتاہے_

احل لکم الطیبات و ما علمتم من الجوارح

"ما علمتم" کا عطف، عطف خاص بر عام ہے_

19_ شکار کیلئے مخصوص کتوں اور دوسرے وحشی حیوانات کو ذبح کے بعض طریقے سکھانا ضروریہے_

-------

**1) کافی ج 6 ص 204 ح 8; نور الثقلین ج 1 ص 592 ح 43_**



تعلمونہن مما علمکم اللہ

موضوع کی مناسبت سے "علمکم اللہ" سے مراد حیوان کے ذبح کیے جانے کے احکام ہیں اور "مما علمکم" میں "من" تبعیض کیلئے ہے یعنی ذبح کے بعض طریقے شکاری وحشی جانوروں کو سکھاؤ_

20_ انسان کی جانب سے سدھایا جانا در اصل خدا کی جانب سے ہے_

تعلمونہن مما علمکم اللہ

21_ شکاری اور وحشی حیوانات کے ذریعے کئے گئے شکار کا کچھ حصہ خود ان کیلئے الگ کرنا ضروری ہے_

فکلوا مما امسکن علیکم

"مما امسکن" میں "من" تبعیض کیلئے ہے یعنی اس شکار کا کچھ حصہ تمہارے لئے حلال ہے_ بنابریں بظاہر معلوم ہوتاہے کہ موضوع کی مناسبت سے اس کا کچھ حصہ اس شکار کرنے والے حیوان کیلئے الگ کردینا چاہیئے_

22_ شکاری درندوں کا شکار حلال ہے اگر چہ وہ شکار کے دوران اس میں سے کچھ کھا لیں_

فکلوا مما امسکن علیکم

اس احتمال کی بناپر کہ جب "مما امسکن علیکم" سے مراد وہ مقدار نہ ہو جو صیاد کے پہنچنے سے پہلے حیوان خود نگل لے بلکہ وہ مقدار ہو جو حیوان اس صیاد کیلئے باقی چھوڑ دے_

23_ شکاری کتے اور سدھائے ہوئے دوسرے درندوں کے ذریعے کیا گیا شکار اس صورت میں حلال ہے جب وہ صیاد کے کہنے پر شکار کی طرف جھپٹے نہ کہ از خود اور بغیر فرمان کے_

فکلو مما امسکن علیکم

کلمہ "علیکم" استفادہ کے جواز کواس سے مشروط کررہاہے کہ شکاری حیوان اپنے لئے نہیں بلکہ صیاد کیلئے شکار کرے_ یہ اس صورت میں ہوسکتاہے جب شکاری حیوان از خود اور بغیر فرمان کے نہیں بلکہ صیاد کے کہنے پر شکار کی طرف لپکے_

24_ سدھائے ہوئے شکاری کتے کو شکار کی طرف بھیجتے وقت تسمیہ( اللہ کا نام لینا )واجب ہے_

فکلوا مما امسکن علیکم و اذکروا اسم اللہ علیہ

مذکورہ مطلب اس بناپر استوار ہے جب "علیہ" کی ضمیر "ما علمتم من الجوارح" کی طرف لوٹ رہی ہو، اس صورت میں آیہ شریفہ کا معنی یہ ہوگا کہ: سدھائے ہوئے شکاری حیوان پر اللہ کا نام لو اوراس سے مراد یہ ہے کہ جب اسے شکار کی


طرف روانہ کرو تو اللہ کا نام لو_
25_ شکاری کتے کو شکار پر روانہ کرتے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے اس کا کیا ہوا شکار حرام ہوجائیگا_
و اذکروا اسم اللہ علیہ
یہ اس بناپر کہ جب تسمیہ( اللہ کا نام لینے )کا حکم حلیت کی شرط بیان کررہا ہو نہ کہ حکم تکلیفي_ مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق (ع) سے منقول یہ روایت بھی تائید کرتی ہے کہ: ... اذا صاد و قد سمی فلیاکل و ان صاد و لم یسم فلا یاکل و ھذا "مما علمتم من الجوارح مکلبین" (1) یعنی جب وہ شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاسکتے ہو لیکن اگر اس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو تو پھر اسے نہیں کھانا چاہیئے ...
26_ شکار اور کھانے کی اشیاء میں تقوي کی پابندی لازمی ہے_
احل لکم الطیبات ... فکلوا مما امسکن علیکم و اذکروا اسم اللہ علیہ و اتقوا اللہ
27_ غذائي اور دوسری مادی ضروریات پورا کرنے کے علاوہ کسی اور مقصد کے تحت شکار کرنے سے اجتناب ضروری ہے_
فکلوا مما امسکن علیکم ... و اتقوا اللہ
شکار سے غذائي استفادہ" فکلوا ..." کہہ کر جائز قرار دینے کے بعد "اتقوا اللہ" تقوي خداوندی کا حکم دینا، اس مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ دوسرے مقاصد مثلاً سیر و تفریح کی خاطر شکار کرنا تقوي سے منافات رکھتاہے_
28_ خداوند سریع الحساب ہے_
ان اللہ سریع الحساب
29_ خداوند متعال نے ان لوگوں کو خبردار اورمتنبہ کیا ہے جو تقوي کی رعایت نہیں کرتے اور پرہیزگاری کا راستہ اختیار نہیں کرتے_
و اتقوا اللہ ان اللہ سریع الحساب
جملہ "ان اللہ ..." بے تقوي لوگوں کیلئے دھمکی ہے_
30_ خدا کے سریع الحساب ہونے کی طرف توجہ سے انسان میں تقوي اختیار کرنے کی راہ ہموار ہوتی ہے_
واتقوا اللہ ان اللہ سریع الحساب
------

**1) کافی ج 6 ص 206 ح 16; نورالثقلین ج 1ص 592 ح 44; تھذیب ج 9ص 25 ح 100_**


31_ غذائي اشیاء اور حیوانات کے شکار میں قوانین خداوندی کی مراعات کرنا تقوي اور پرہیزگاری کی علامت ہے_
احل لکم الطیبات ... و اذکروا اسم اللہ علیہ و اتقوا اللہ
32_ شکار کی طرف بھیجتے وقت کتے کو تربیت دینا اس کے شکار ی ہونے اور شکارکی حلیت کیلئے کافی ہے_
و ما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن مما علمکم اللہ
حضرت امام صادق (ع) سے شکاری کتے کے بارے میں روایت منقول ہے کہ: ... و ان کان غیر معلم یعلمہ فی ساعتہ حین یرسلہ فیاکل منہ فانہ معلم ... (1)اگر کتے کو شکار کیلئے بھیجتے وقت تربیت دی جائے تو کافی ہے اور اس شکار میں سے کھایا جاسکتاہے کیونکہ وہ کتا تربیت شدہ ہے_
33_ سدھائے ہوئے کتے کے علاوہ کسی اور حیوان کے ذریعے شکار حرام ہے_
و ما علمتم من الجوارح مکلبین ... فکلوا مما امسکن علیکم
حضرت امام صادق (ع) شکاری پرندوں، کتے اور چیتے کے ذریعے کیے گئے شکار کے بارے میں پوچھے گئے سوال

کے جواب میں فرماتے ہیں:
لا تاكل صيد شيء من هذه الا ما ذكيتموه الا الكلب المكلب ...(2) يعنی اس طرح کے شكار ميں سے كچھ مت كھاؤ مگر يہ كہ اسے ذبح كرلو يا يہ كہ اسے سدھائے ہوئے شكاری كتے نے شكار كيا ہو_
34_ سدھائے ہوئے چيتے كے ذريعے شكار كرنا حلال ہے_
احل ... و ما علمتم من الجوارح مكلبين
حضرت امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ: الفهد مما قال الله "مكلبين" (3) يعنی چيتا انہی سدھائے ہوئے جانوروں ميں شامل ہے جن كے بارے ميں خدا نے فرمايا ہے "مكلبين" _
35_ كتے كی طرف سے كيا گياوہ شكار حرام ہے جسے وہ از خود شكار كرے_
و ما علمتم من الجوارح مكلبين ... فكلوا مما امسكن عليكم
حضرت امام صادق (ع) سے ايسے شكار كے بارے ميں جو كتا از خود شكار كرے، كے بارے ميں كئے

------

**1) كافی ج6 ص 205 ح 14; نور الثقلين ج1 ص 590 ح 36_**
**2) كافی ج6 ص 204 ح 9; نور اثقلين ج1 ص 592 ح 47_**
**3) تفسير عياشی ج1 ص 295 ح 34; تفسير برہان ج1 ص 448 ح 16_**



گئے سوال كے جواب ميں فرماتے ہيں، لا (1) يعنی ايسے شكار سے استفادہ صحيح نہيں ہے_
36_ سدھائے ہوئے كتے كا اپنے شكار ميں سے كچھ كھالينا اس كی حليت كو كوئي نقصان نہيں پہنچاتا_
و ما علمتم من الجوارح مكلبين ... فكلوا مما امسكن عليكم
حضرت امام باقر(ع) اور امام صادق (ع) شكاری كتے كی طرف سے كيے گئے حيوان كے بارے ميں فرماتے ہيں: ... و ان ادركتہ و قد قتلہ و اكل منہ فكل ما بقی ... (2) يعنی اگر تم
اس وقت شكار كے پاس پہنچو جب شكاری كتا اسے مار كر كچھ حصہ خود كھا چكا ہو تو باقی بچا ہوا حصہ تم كھاسكتے ہو_
37_ سدھائے ہوئے كتے كا اپنے شكار ميں سے كچھ بھی نہ كھانا اس كے شكار كے حلال ہونے كی شرط ہے_
فكلوا مما امسكن عليكم
امام صادق (ع) مذكورہ آيہ شريفہ كے معنی كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرماتے ہيں: لا باس ان تاكلوا مما امسك الكلب مما لم ياكل الكلب منہ فاذا اكل الكلب منہ قبل ان تدركہ فلا تاكل منہ(3) يعنی ايسے شكار كے كھانے ميں كوئي حرج نہيں جس ميں سے كتے نے شكار كرتے وقت كچھ نہ كھايا ہو اور اگر تمہارے پہنچنے سے پہلے وہ اس ميں سے كچھ نگل لے تو پھر اسے كھانے سے اجتناب كرو_
38_ شكاری كتے كے ذريعے شكار كرتے وقت اللہ كا نام لينا اس كے شكار كی حليت كی شرط ہے_
فكلوا مما امسكن عليكم و اذكروا اسم الله عليہ
امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ: ... اذا صاد و قد سمی فلياكل و ان صاد و لم يسم فلا ياكل و هذا "مما علمتم من الجوارح مكلبين" (4) يعنی جب شكار كے وقت اللہ كا نام ليا گيا ہو تو اسے كھايا جا سكتاہے، ليكن اگر اللہ كا نام نہ ليا گيا ہو تو اسے كھانے سے اجتناب كرنا چاہيئے اور يہ اسی فرمان خداوندی كے زمرے ميں آتاہے كہ وہ شكار كھانا جائز ہے جسے سدھائے ہوئے حيوان شكار كريں_

------

**1) كافي، ج6 ص 205 ح 16; نور الثقلين ج1 ص 592، ح 44_**
**2) كافی ج6 ص 202 ح 2; استبصار ج4 ص 67 ح 1 سے 10 تك_**
**3) تہذيب الاحكام ج9 ص 27 ح 110; نور الثقلين ج1 ص 591 ح 39_**

**4) كافى ج6 ص 206 ح 16; نورالثقلين ج1 ص 592 ح 44_**



------------------------------------------------

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلُّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلاَ مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَن يَكْفُرْ بِالإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ .5

آج تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئي ہیں او راہل کتاب کا طعام بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا طعام ان کے لئے حلال ہے او راہل ایمان کی آزاد او رپاك دامن عورتیں یا ان کی آزاد عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئي ہے تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کی اجرت دے دو پاکیزگی کے ساتھ _ نہ کھلم کھلا زناکی اجرت کے طور پر او رنہ پوشیدہ طور پردوستی کے اندازسے اور جوبھی ایمان سے انکار کرے گا اس کے اعمال یقینابرباد ہو جائیں گے او روہ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں میں ہو گا_

1_ طیبات (دل پسند اور خوشگوار اشیاء )سے استفادہ حلال ہے_
اليوم احل لكم الطيبات
2_ اشیاء کی حلیت کا معیار پاکیزگی اور طبیعت کے ساتھ ان کا موافق ہونا ہے_
اليوم احل لكم الطيبات


3_ مسلمانوں کیلئے اہل کتاب کی غذا سے استفادہ کرنا جائز ہے_
و طعام الذين اوتوا الكتب حل لكم
4_ مسلمانوں کیلئے اہل کتاب کے ذبیحہ سے استفادہ کرنا جائز ہے_
و طعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم

حیوانات کے ذبح کیے جانے کے بارے میں گذشتہ آیات کی روشنی میں "طعام الذین" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایك مصداق اہل کتاب کا ذبیحہ ہوسکتاہے_
5_ اہل کتاب طاہر اور پاك ہیں_
و طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم
اہل کتاب کی غذا کی حلیت ان کے طاہر و پاك ہونے پر متفرع ہے کیونکہ عام طور پر کھانے کی اشیاء میں تری ہوتی ہے جس سے نجاست سرایت کرسکتی ہے_ بنابریں اگر اہل کتاب نجس ہوتے تو مسلمانوں کیلئے ان کی غذا سے استفادہ جائز نہ ہوتا_
6_ اہل کتاب کیلئے مسلمانوں کی غذا حلال ہے_
و طعامکم حل لهم
7_ اہل کتاب کے قوانین میں مسلمانوں کی غذا ان کیلئے حلال قرار دی گئي ہے_
و طعامکم حل لهم
یہ اس بناپر کہ جب جملہ "طعامکم حل لهم" ان کی شریعت کے حکم کے بارے میں خبر دے رہا ہو یعنی ان کے پاس اپنی کتاب میں مسلمانوں کی غذا کے حرام ہونے پر کوئي دلیل موجود نہیں ہے_
8_ اہل کتاب کو کھانا کھلانا اور انہیں غذائي اشیاء بیچنا جائز اور مباح عمل ہے_
و طعامکم حل لهم
چونکہ اہل کتاب قرآن کریم کے قوانین اور اس کے بتائے ہوئے حلال و حرام کی اعتنا نہیں کرتے لہذا ان کے لئے مسلمانوں کی غذا کے حلال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کیلئے اپنا کھانا انہیندینا جائز ہے_
9_ اہل کتاب کے ساتھ میل جول اور لین دین جائز ہے_
و طعام الذین اوتو الکتاب حل لکم و طعامکم حل لهم
یہ اس احتمال کی بناپر کہ جب جملہ "طعام الذین ..." سے مراد یہ ہو کہ اہل کتاب کے ساتھ کھانے کی اشیاء اور غذا کا لین دین جائز ہے_ اگر چہ اس مفہوم لین دین کا واضح مصداق طعام کا تبادلہ ہے لیکن بظاہر غذا کو کوئي خصوصیت حاصل نہیں _
10_ دین اسلام نے غذا اور اس کے احکام پر خاص توجہ


اور اہمیت دی ہے_
الیوم احل لکم الطیبات ... و طعامکم حل لهم
11_ پاکدامن مومن عورتوں کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے_
الیوم احل لکم ... والمحصنات من المؤمنات
"محصنہ" کا مصدر احصان ہے اور اس کا معنی پاکدامن، آزاد، شادی شدہ اور مسلمان ہوناہے مورد بحث آیہ شریفہ میں صرف پہلا اور دوسرا معنی مراد ہوسکتاہے جبکہ مذکورہ بالا مطلب پہلے معنی کی اساس پر اخذ کیا گیا ہے_
12_ پاکدامن اہل کتاب عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے_
الیوم احل لکم ... والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم
یہ اس بناپر کہ جب "محصنات" سے مراد پاکدامن عورتیں ہوں_ مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق (ع) سے منقول اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ(ع) نے مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں فرمایا:هن العفائف (1) یعنی اس سے مراد پاکدامن عورتیں ہیں_
13_غیرعفیف اور بدکردار عورتوں(زناکارو ...) سے خواہ وہ مسلمان ہوں یا اہل کتاب شادی کرنا حرام ہے_
والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب
14_ مسلمان اور اہل کتاب لونڈیوں سے شادی کرنا حرام ہے_
احل ... والمحصنات من المؤمنات و المحصنات من الذین اوتو الکتاب
یہ اس بناپر کہ جب مورد بحث آیہ شریفہ میں "المحصنات" سے مراد آزاد عورتیں ہوں واضح رہے کہ سورہ نساء آیت 25 میں خاص شرائط کے تحت مسلمان کنیزوں کے ساتھ شادی کو جائز قرار دیا گیا ہے_

15_ طیبات اور اہل کتاب کی غذاؤں کی حلیت اور ان کی پاکدامن عورتوں سے شادی کو جائز قرار دینا خداوند متعال کا مسلمانوں پر احسان ہے_
الیوم احل لکم
آیہ شریفہ کے سیاق و سباق اور لب و لہجہ کے علاوہ "لکم" کی "لام انتفاع" سے احسان کا مفہوم اخذ ہوتاہے_
16_ مسلمان عورتوں کا اہل کتاب کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے_
احل لکم ... والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب
--------

**1) تفسیر عیاشی ج1 ص 296 ح 39 ; تفسیر برہان ج 1 ص 449 ح 13_**


خداوند متعال نے کھانے اور غذا کے بارے میں صراحت کے ساتھ دو طرفہ لین دین کا ذکر کیا ہے لیکن شادی کے مسئلہ پر اہل کتاب کی صرف عورتیں لینے کو جائز قرار دیا ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ مسلمان خواتین کو اہل کتاب سے شادی کرنے کا حق حاصل نہیں ہے_
17_ بیوی کے انتخاب اور گھرانے کی تشکیل کے وقت اللہ تعالی پر ایمان ، وحی و رسالت پر اعتقاد اور عفت و پاکدامنی جیسی اعلي اقدار کو ملحوظ رکھنا چاہیئے_
والمحصنات ... والمحصنات
18_ اسلام نے گھرانے اور اس کے اعتقادی و نفسیاتی طور پر سالم ہونے کو اہمیت دی ہے_
و المحصنات من المؤمنات و المحصنات من الذین اوتوا الکتاب
19_ اہل کتاب کی غذا اور ان کی عورتوں کے ساتھ شادی کی حلیت کا معیار یہ ہے کہ وہ خداوند متعال اور انبیاء (ع) کی رسالت پر اعتقاد رکھتے ہوں_
احل لکم الطیبات و طعام الذین اوتوا الکتاب ... والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب
"الذین اوتوا الکتاب" سے مراد یہود و نصاري ہیں لیکن انہیں "اوتوا الکتاب" سے تعبیر کیا گیا ہے تا کہ حکم کی علت کے بارے میں اشارہ ہوسکے_ دیگر کفار کے درمیان اہل کتاب کا تشخص یہ ہے کہ وہ خدا وند متعال اور انبیاء (ع) کی رسالت پر عقیدہ رکھتے ہیں_
20_ عورتوں کے ساتھ شادی اس صورت میں جائز ہے جب ان کا حق مہر ادا کیا جائے_
الیوم احل ... والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اذا اتیتموھن اجورھن
21_ عورتوں کا حق مہر خود انہی کو ادا کرنا واجب ہے_
والمحصنات من المؤمنات ... اذا اتیتموھن اجورھن
"اتیتموھن" میں ضمیر "ھن" اس بات کی دلیل ہے کہ عورتوں کا حق مہر ان کے باپ یا بھائي و غیرہ کو نہیں بلکہ خود انہی کو ادا کرنا چاہیئے اور اگر یہ معنی مرا د نہ ہوتا تو یوں فرماتا کہ : " اذا اتیتم اجورھن"_
22_ حق مہر کی مالك خود عورت ہے اور یہ وہ اجرت ہے جو اسے شادی کے بدلے میں ملتی ہے_
اتیتموھن اجورھن
23_ اہل کتاب خواتین کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے_
والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اذا اتیتموھن اجورھن


24_ اسلام نے عورتوں کے اقتصادی حقوق کو اہمیت دی ہے_
اذا اتیتموھن اجورھن
25_ عفیف اور پاکدامن عورتوں کے ساتھ شادی کی حلیت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ مرد بھی عفیف و پاکدامن ہوں_
محصنین غیر مسافحین و لا متخذی اخدان

"اخدان"جمع "خدن" ہے اور اس كا معنى دوست و رفيق ہے اور يہاں پر موضوع كى مناسبت سے مراد ناجائز جنسى رفاقت ہے اور "مسفحين" كا مصدر "سفاح" اور اس كا معنى زنا ہے_ واضح رہے كہ مذكورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ كيا گيا ہے كہ "محصنين" "لكم" كى ضمير "كم" كيلئے حال اور اس كا عامل "احل" ہو_
26_ مردوں كيلئے عفت اور پاكدامنى كى مراعات كرنا ضرورى ہے_
محصنين غير مسافحين و لا متخذى اخدان
27_ مردوں اور عورتوں كا آشكارا يا مخفى طور پر جنسى تعلقات استوار كرنا حرام ہے_
محصنين غير مسافحين ولا متخذى اخدان
كہا گيا ہے كہ "سفاح" سے مراد آشكارا زنا اور "اتخاذ اخدان"سے مراد پنہاں طور پر زنا كرنا ہے_ مذكورہ بالا مطلب ميں "محصنين" كو "اتيتموھن" كے فاعل كيلئے حال كے طور پر اخذ كيا گيا ہے يعنى عورتوں كو ان كى اجرت زنا يا ناجائز تعلقات كيلئے نہيں بلكہ ان كے ساتھ شادى كى نيت سے ادا كرنى چاہيئے_
28_ اسلام نے معاشرے كى عفت و پاكدامنى كو اہميت دى ہے_
والمحصنات من المؤمنات و المحصنات ... محصنين غير مسافحين و لا متخذى اخدان
29_ منحرف راہوں سے روكنے كے ساتھ ساتھ صحيح راہ حل پيش كرنا قرآن كريم كى تربيتى روشوں ميں سے ايك ہے_
محصنين غير مسافحين
30_ احكام الہى كا انكار عمل كے ضائع ہو جانے اور اخروى نقصان كا باعث بنتاہے_
و من يكفر بالايمان فقد حبط عملہ و ھو فى الآخرة من الخاسرين
ہوسكتاہے كہ "ايمان" سے اس كا مصدرى معنى (عقائد ، يقين) مراد ہو اور يہ بھى ممكن ہے كہ اس سے مراد وہ معارف اور مسائل ہوں جن پرايمان لانا ضرورى ہے اور آيہ شريفہ كے گذشتہ حصوں كى روشنى ميں ان معارف سے


مراد دينى احكام ہيں_
31_ ارتداد;عمل كے ضائع ہو جانے اور آخرت ميں گھاٹے كا سبب بنتاہے_
و من يكفر بالايمان فقد حبط عملہ و ھو فى الآخرة من الخاسرين
جملہ "من يكفر بالايمان" كا ظہور يہ ہے كہ پہلے ايمان لايا جائے اور پھر كفر اختيار كيا جائے اورانكار كيا جائے، اس كفر كو ارتداد كہا جاتاہے_
32_ خداوند متعال نے مومنين كو متنبہ كيا ہے كہ كہيں اہل كتاب كے ساتھ لين دين اور شادى رچانا تمہارے ايمان كو كمزور نہ كردے_
طعامكم حل لهم والمحصنات ... و من يكفر بالايمان
اہل كتاب كے ساتھ ميل جول كو جائز قرار دينے كے بعد جملہ "و من يكفر ..." ذكر كرنا اس بات كى دليل ہے كہ خداوند عالم نے مسلمانوں كو خبردار كيا ہے كہ كہيں ان كے ساتھ ميل جول تمہارے عقيدے كو متزلزل نہ كردے_
33_ خداوند متعال نے راہ ايمان سے منحرف ہونے والوں كو دھمكى دى ہے _
و من يكفر بالايمان فقد حبط عملہ
34_ احكام الہى پركار بند رہنا ايمان جبكہ ان كى خلاف ورزى كفر ہے_
و من يكفر بالايمان
35_ اعمال كا ضائع ہو جانا آخرت ميں نقصان اور گھاٹے كا باعث بنے گا_
فقد حبط عملہ و ھو فى الآخرة من الخاسرين
36_ اہل كتاب كے ذبيحہ كے علاوہ ان كى ديگر غذاؤں سے استفادہ جائز ہے_
و طعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم
حضرت امام صادق (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ آپ نے اس شخص كے رد ميں جو اہل كتاب كے ذبيحہ كى حليت كيلئے مذكورہ بالا آيہ شريفہ سے استدلال كرتا تھا فرمايا: كان ابى يقول: انما ھو الحبوب و اشباہھا(1) يعنى ميرے والد گرامى فرمايا كرتے تھے كہ اس سے مراد صرف غلہ اور اس طرح كى دوسرى چيزيں ہيں_
37_ احكام الہى كى حقانيت كا اقرار كرنے كے باوجود جان بوجھ كر ان پر عمل نہ كرنا انسان كے عمل كے نابود اور ضائع

ہوجانے کا باعث بنتاہے_
و من يكفر بالايمان فقد حبط عملہ
حضرت امام صادق (ع) مذكورہ بالا آيت شريفہ كے بارے ميں فرماتے ہيں: من ترك العمل الذى اقر بہ ... (2) اس سے مراد وہ شخص ہے جو اقرار كے باوجود كوئي عمل ترك كرے_
--------

**1) كافى ج6 ص 240 ح 10; نور الثقلين ج1 ص 593 ح 48_**
**2) كافى ج 2 ص 387 ح 12; نور الثقلين ج1 ص 595 ح 67_**


-----------------------------------------------------

## تفسیر راھنما جلد 4



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَينِ وَإِن كُنتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاء أَحَدٌ مَّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاء فَلَمْ تَجِدُواْ مَاء فَتَيَمَّمُواْ صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَـكِن يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ .6

ایمان والو جب بھی نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے چہروں کو اور کہنیوں تك اپنے ہاتھوں کو دھوؤ او راپنے سر او رگٹے تك پیروں کا مسح کرو اور اگر جنابت کی حالت میں ہوتو غسل کرو او راگر مریض ہو یا سفر کے عالم میں ہو یا پینحانہ وغیرہ نکل آیا ہے یا عورتوں کو باہم لمس کیاہے اور پانی نہ ملے تو پاك مٹّی سے تیمم کرلو _ اس طرح کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلو کہ خدا تمہارے لئے کسی طرح کی زحمت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاك و پاکیزہ بنادے اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کردے شاید تم ا س طرح اس کے شکر گذار بند ے بن جاؤ_
1_ نماز کیلئے چہرے اور ہاتھوں کا دھونا اور سر اور پاؤں کا مسح کرنا (وضو) واجب ہے_



اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم و ايديكم ... و امسحوا برء وسكم و ارجلكم
2_ وضو میں کہنی اور انگلیوں کے سروں کے درمیان ہاتھ کے تمام اجزاء دھونے چاہئیں_
فاغسلوا وجوهكم و ايديكم الى المرافق
"الى المرافق" "فاغسلوا" کیلئے قید نہیں بلکہ "ایدیکم" کی توضیح و توصیف بیان کررہاہے، یعنی ہاتھوں کو دھوؤ اور ہاتھوں سے مراد کلائي یا پھر کاندھے تك نہیں بلکہ کہنی تك مراد ہے_ مذکورہ بالا مطلب کی امام باقر (ع) سے منقول اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ (ع) نے مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ... و لیس لہ ان یدع شیئا من یدیہ الى المرفقين الاغسلہ لان الله يقول: "اغسلوا وجوهكم و ايديكم الى المرافق ... (1) یعنی اسے حق نہیں پہنچتا کہ ہاتھوں اور کہنیوں کے درمیان کا حصہ دھوئے بغیر چھوڑ دے کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے کہ: اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تك دھوؤ_

3_ سرکے کچھ حصے کا مسح وضو کے واجبات میں سے ہے_
و امسحوا برء وسکم
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ
جب "برؤسکم" کی "بائ" تبعیض کیلئے ہو_
4_ پاؤں کا اس کی ابھری جگہ تك مسح کرنا وضو کے واجبات میں سے ہے_
وامسحوا برء وسکم و ارجلکم الي الکعبین
5_ وضو میں پاؤں کا اس کے دونوں طرف موجود ٹخنوں تك مسح کرنا واجب ہے_
وامسحوا برء وسکم و ارجلکم الی الکعبین
مذکورہ بالا مطلب میں "کعب" کو پاؤں کے ٹخنے کے معنی میں لیا گیا ہے اور "کعبین" کا تثنیہ آنا اس مطلب کی تائید کرتاہے کیونکہ ہر پاؤں کے دو ٹخنے ہوتے ہیں_
6_ تمام کے تمام پاؤں کا مسح ہونا چاہیئے_
و امسحوا برئوسکم و ارجلکم
"ارجلکم" کا منصوب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس پر باء تبعیض داخل نہیں ہوئي بلکہ "ارجلکم" "برء وسکم" کے محل پر عطف ہوا ہے اور در اصل "امسحوا" کیلئے مفعول بلاواسطہ ہے_
7_ وضو کے افعال میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا لازمی ہے_
فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برء وسکم و ارجلکم
ہاتھوں پر چہرے کو اور پاؤں کے مسح پر سرکے مسح کو
------

**1) کافی ج3 ص 26 ح 5; تفسیر برھان ج1 ص 451 ح 7_**


مقدم کرنا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ اعضاء وضو کے دھونے اور مسح کرنے میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے_ مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام باقر (ع) کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ (ع) نے مذکورہ آیہ شریفہ میں افعال وضو کے بارے میں فرمایا: ... ابدأ الوجہ ثم بالیدین ثم امسح الراس و الرجلین ... ابدأ بما بدأ اللہ بہ (1) چہرے سے شروع کرے اور پھر ہاتھ دھوئے اور اس کے بعد سر اور پھر پاؤں کا مسح کرے ... یعنی اسی عضو سے شروع کرے جسے اللہ تعالی نے پہلے ذکر کیا ہے_
8_ نماز پڑھنے کیلئے مجنب شخص پر تحصیل طہارت (غسل) واجب ہے_
و ان کنتم جنبا فاطھروا
جملہ "ان کنتم ..." ایك مقدر جملہ پر عطف ہے اور اس جملے کے ساتھ عبارت یوں بنے گی کہ: "اذا قمتم الی الصلاة فتوضوا ان لم تکونوا جنبا و ان کنتم جنبا فاطہروا" یعنی جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو اور مجنب نہ ہو تو وضو کرو اور اگر مجنب ہو تو طہارت (غسل) کرو_ بنابریں غسل کا وجوب اس چیز کے ساتھ مشروط ہوجائیگا کہ جب ایك مجنب شخص نماز پڑھنے کا ارادہ کرے_
9_ غسل میں تمام بدن کا دھونا واجب ہے_
و ان کنتم جنبا فاطہروا
"فاطہروا"سے مراد تمام بدن دھوکر طہارت حاصل کرنا ہے_ کیونکہ اگر کوئي خاص عضو مد نظر ہوتا تو اس کی وضاحت کی جاتي_ جیسا کہ وضو اور تیمم میں خاص اعضاء کی وضاحت کی گئي ہے_
10_ غسل جنابت کرنے کی صورت میں وضو کے بغیر بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے_
اذا قمتم الي الصلاة ... و ان کنتم جنبا فاطہروا
آیت شریفہ کی مقدر عبارت "فاغسلوا ... ان لم تکونوا جنبا و ان کنتم جنبا فاطھروا " سے معلوم ہوتاہے کہ وضو کی ضرورت اور تشریع اس صورت میں ہے جب وہ شخص مجنب نہ ہو_

11_ غسل جنابت ميں بدن دھوتے وقت کسی خاص ترتيب کی مراعات لازمی نہيں_
و ان كنتم جنبا فاطہروا
چونكہ خداوند متعال نے وضو اور تيمم ميں اعضاء كی خاص ترتيب كی طرف اشارہ فرمايا ہے جبكہ غسل جنابت ميں كسی تربيت كا تذكرہ نہيں كيا: اس سے معلوم ہوتاہے كہ اعضاء بدن كے دھونے ميں كوئي ترتيب مد نظر نہيں _
-------

**1) كافی ج3 ص 34 ح 5نورالثقلين ج1 ص 599 ح 79_**



12_ اس مريض كا فريضہ تيمم ہے جس كيلئے پانی نقصاندہ ہو_
و ان كنتم مرضي ... فلم تجدوا مائً فتيمموا
مريض كی نسبت جملہ "فلم تجدوا مائً " كا معنی يہ ہے كہ پانی اس كيلئے نقصان دہ ہے_
13_ وہ مسافر جسے وضو يا غسل كيلئے پانی نہ ملے اس كا فريضہ يہ ہے كہ تيمم كرے_
او علي سفر ... فلم تجدوا مائً فتيمموا صعيداً طيباً
14_ اگر محدث (جس سے حدث سرزد ہو) اور مجنب كو غسل يا وضو كيلئے پانی نہ ملے تو ان كا فريضہ يہ ہے كہ تيمم كريں_
او جاء احد منكم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا مائً فتيمموا
15_ وضو اور غسل كيلئے پانی تلاش كرنا لازمی ہے_
فلم تجدوا مائً
كلمہ "نہ ملنا" اس جگہ استعمال كيا جاتاہے جہاں ايك شخص كسی چيز كی تلاش كرے ليكن اس تك دسترسی حاصل نہ كر سكے_
16_ پيشاب و پيخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نئے وضو كی ضرورت پڑتی ہے_
او جاء احد منكم من الغائط ... فلم تجدوا ماء فتيمموا
لغت عرب ميں "غائط" رفع حاجت كيلئے كھودے جانے والے گڑھے كو كہا جاتاہے اور وہاں سے آنا پيشاب و پيخانہ كرنے كيلئے كنايہ ہے_
17_ جماع; غسل كے ٹوٹ جانے اور نئے غسل كا باعث بنتاہے_
اولمستم النساء فلم تجدوا ماء افتيمموا
"المستم" باب مفاعلہ سے ہے اور اس كا معنی يہ ہے كہ مرد اور عورت دونوں ايك دوسرے كو چھوئيں اور يہ ہم بستری كيلئے كنايہ ہے_ مذكورہ مطلب كی حضرت امام صادق (ع) سے منقول اس روايت سے بھی تائيد ہوتی ہے كہ آپ (ع) نے "المستم النسائ" كے بارے ميں فرمايا:ھو الجماع ... (1) يعنی اس سے مراد جماع كرنا ہے_
18_ ہر اس چيز پر تيمم جائز ہے جسے زمين كہا جاتاہو_
فتيمموا صعيداً طيباً
مذكورہ بالا مطلب ميں "صعيد" كو زمين كے معنی ميں ليا گيا ہے_ خواہ وہ مٹی يا پتھر يا كوئي اور چيز ہو جيسا كہ بعض اہل لغت نے يہی كہا ہے_
19_ تيمم صرف خاك پر جائز اور كافی ہے_
--------

**1) كافی ج5 ص 555 ح 5; تفسير برہان ج1 ص 452 ح 9_**

فتيمموا صعيداً طيباً
بعض اہل لغت كا كہناہے كہ "صعيد" صرف مٹى كو كہا جاتاہے اور كلمہ "منہ" كى روشنى ميں بعيد نہيں كہ آيہ شريفہ ميں يہى معنى مراد ہو_
20_ جس چيز پر تيمم كيا جائے وہ پاك و پاكيزہ اور مباح ہونى چاہيئے_
فتيمموا صعيداً طيباً
"طيب" كا لغوى معنى طاہر و حلال ذكر ہوا ہے اور مٹى كے حلال ہونے كا مطلب يہ ہے كہ وہ مباح ہو_
21_ وضو، غسل اور تيمم كا وجوب، وجوب غيرى ہے_
اذا قمتم الي الصلاة فاغسلوا وجوهكم و ايديكم ... فلم تجدوا ماء اً فتيمموا
چونكہ وضو و ... كو نماز كيلئے واجب قرار ديا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتاہے كہ ان كا وجوب، وجوب غيرى ہے_
22_ قرآن كريم ميں جنسى اور اس طرح كے مسائل كو بيان كرتے وقت آداب كو ملحوظ ركھاگياہے_
او جاء احد منكم من الغائط اور لمستم النساء
"غائط" كا معنى گڑھاہے _ گڑھے سے آنا پيشاب اورپيخانہ كرنے كيلئے كنايہ ہے_ "لمس" كا معنى چھونا ہے اور يہ جماع اور ہم بسترى كيلئے كنايہ ہے_ مذكورہ بالا مطلب كى حضرت امام صادق(ع) كے اس فرمان سے بھى تائيد ہوتى ہے كہ آپ (ع) نے "او لمستم النسائ" كے بارے ميں فرمايا:هو الجماع و لكن الله ستير يحب الستر فلم يسم كما تسمون (1)يعنى اس سے مراد جماع اور ہم بسترى ہے، ليكن خداوندمتعال پردہ پوش ہے اور پردہ پوشى كو پسند كرتا ہے اور يوں نام نہيں ليتا جس طرح تم ليتے ہو_
23_ تيمم ميں چہرے اور ہاتھوں كے بعض حصوں كا مسح كرنا واجب ہے_
فامسحوا بوجوهكم و ايديكم منه
"بوجوهكم" ميں "بائ" تبعيض كيلئے ہے اور كلمہ "ايديكم"مجرور حالت ميں "وجوهكم" پر عطف ہے يعنى چہرے اور ہاتھوں كے بعض حصوں كا تيمم كرنا چاہيئے_ مذكورہ بالا مطلب كى امام باقر (ع) كے اس فرمان سے بھى تائيد ہوتى ہے كہ آپ (ع) نے مذكورہ آيت شريفہ كے بارے ميں فرمايا: ... فلما وضع الوضوء ان لم تجدوا الماء اثبت بعض الغسل مسحاً لانہ قال "بوجوهكم" ثم وصل بها "و ايديكم" ... (2)جب پانى نہ ہونے كى وجہ سے وضو اٹھا ليا تو دھونے كے بعض حصوں كى جگہ مسح كرنے كا حكم ديا گيا ہے كيونكہ خدا تعالى نے
--------

**1) كافى ج5 ص 555ح 5; تفسير برہان ج1 ص 452 ح 9_**
**2) كافى ج3 ص 30 ح 4نور الثقلين ج1 ص 596 ح 70_**

309
فرمايا ہے "بوجوہكم" اور پھر اس كے ساتھ "و ايديكم" كو ملايا ہے ..._
24_ تيمم ميں پہلے چہرے اور پھر ہاتھوں كا مسح كرنا چاہيئے_
فامسحوا بوجوهكم و ايديكم منه
بظاہر معلوم ہوتاہے كہ چہرے كو ہاتھوں پر مقدم كرنا اس ترتيب كى طرف اشارہ ہے جسے تيمم ميں ملحوظ ركھنا لازمى ہے مذكورہ بالا مطلب كى امام باقر (ع) كے اس فرمان سے بھى تائيد ہوتى ہے كہ جس ميں آپ (ع) نے آنحضرت (ص) كے تيمم كے طريقہ كار كے بارے ميں فرمايا: فضرب بيده الارض ثم مسح احديهما على الاخري ثم مسح يديہ بجبينہ ثم مسح كفيہ كل واحد منهما على الاخري (1)يعنى آنحضرت(ص) اپنے ہاتھوں كو زمين پر مارنے كے بعد ايك دوسرے پر مار كر جھاڑتے اور پھر اپنے ہاتھوں سے ماتھے كا مسح كرتے اور اس كے بعد دونوں ہاتھوں كى ہتھيليوں سے ايك دوسرے كى پشت پر مسح فرماتے_
25_ تيمم كے وقت خاص ترتيب سے ہاتھوں كا مسح كرنا ضرورى نہيں ہے_
فامسحوا بوجوهكم و ايديكم منه
چونكہ آيہ شريفہ نے چہرے اور ہاتھوں كے درميان ترتيب كو ذكر كيا ہے، لہذا اگر ہاتھوں مينبھى ترتيب لازمى ہوتى تو

اسے بیان کیا جاتا_
26_ اعضائے تیمم کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کو مٹی سے ملانا ( کہ ہاتھوں پر مٹی لگ جائے) ضروری ہے_
فامسحوا بوجوھکم و ایدیکم منہ
"منہ" میں "من" تبعیض کیلئے اور اس کی ضمیر صعید کی طرف لوٹ رہی ہے یعنی اس مٹی کا کچھ حصہ اپنے چہرے اورہاتھوں پر ملو اور یہ اس وقت متحقق ہوسکتاہے جب ہاتھ خاك آلود ہوں_
27_ خداوند متعال نے حرج (زحمت و مشقت )والا حکم وضع نہیں فرمایا_
ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج
28_ الہی فرائض انسان کو عمل کے وقت زحمت اور مشقت میں ڈال دیں تو ان پر عمل کرنا لازمی نہیں ہے_
ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج
29_ وضو، غسل اور تیمم کے احکام وضع کرنے کا مقصد مومنین کیلئے زحمت و مشقت ایجاد کرنا نہیں بلکہ ان کا مقصد مومنین کی طہارت اور ان پر نعمت خداوندی کا اتمام ہے_
------

**1) تفسیر عیاشی ج1 ص 244 ح 144 تفسیر برہان ج1 ص 372 ح 15_**


اذا قمتم الي الصلوة فاغسلوا ... و لکن یرید لیطہرکم و لیتم نعمتہ علیکم
30_ نماز اور طہارت کو بہت زیادہ اہمیت اور قدر و منزلت حاصل ہے_
یا ایہا الذین ا منوا اذا قمتم الی الصلاة فاغسلوا ... و لکن یرید لیطہرکم
پانی نہ ملنے کی صورت میں بھی نماز کا ساقط نہ ہونا اس کی اہمیت پر دلیل ہے جبکہ طہارت کی بار بار تاکید کرنا اس کی اہمیت کی علامت ہے_
31_ احکام وضع کرنے کے اہداف و مقاصد میں سے ایك مقصد مؤمنین پر نعمت خداوندی کا اتمام ہے_
یا ایہا الذین امنوا ... و لیتم نعمتہ علیکم
بظاہر وضو، غسل اور تیمم کے حکم الہی کے عنوان سے وضع کیے جانے کو اتمام نعمت میں کوئي خصوصیت حاصل نہیں ہے لہذا ہر حکم کی تشریع اور وضع کیا جانا خدا وند متعال کی جانب سے ایك نعمت ہے_
32_ وضو، غسل اور تیمم کا وضع کیاجانا خدا وند متعال کی نعمات میںسے ہے_
فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم ... و لکن یرید لیطہرکم و لیتم نعمتہ
33_ دین الله تعالی کی نعمت ہے اور احکام اس کی تکمیل کرنے والے ہیں_
و لیتم نعمتہ
اس بناپر جب "نعمت" سے مراد دین ہو_
34_ خدا کی نعمتوں کے مقابل اس کا شکر کرنا لازمی ہے_
و لیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون
35_ احکام خداوندی کی انجام دہی سے الله تعالی کی شکرگذاری کا راستہ ہموار ہوتاہے_
لعلکم تشکرون
مذکورہ بالا مطلب میں "لعلکم تشکرون" کو احکام الہی یعنی "فاغسلوا ... فاطہروا ... فتیمموا" کیلئے علت و غایت کے طور پر اخذ کیا گیا ہے_
36_ انسان کی طہارت اور اس پر نعمت الہی کا اتمام خداوند متعال کی شکر گزاری کی راہ ہموار کرتاہے_
و لکن یرید لیطہرکم و لیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون
مذکورہ بالا مطلب میں "لعلکم" کو "لیطہرکم" اور" لیتم" کیلئے علت وغایت کے طور پر اخذ کیا گیا ہے_
37_ جنسی میل ملاپ کے بغیر صرف عورت کا بدن چھونے سے طہارت نہیں ٹوٹتي_

او لمستم النساء
حضرت امام باقر (ع) اس شخص کے بارے میں، جو وضو کرنے کے بعد اپنی کنیز کے بدن کو چھوتاہے پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: لا واللہ ما بذلك باس ... و ما یعنی بھذا "او لمستم النسائ" الا المواقعة فی الفرج (1) یعنی خدا کی قسم اس میں کوئي حرج نہیں ہے ... اور "یا تم عورتوں کو چھوؤ" سے مراد صرف یہ ہے کہ ان کی شرمگاہ میندخول کیا جائے_
38_ نیند سے اٹھنے کے بعد نماز کیلئے وضو کرنا لازمی ہے_
اذا قمتم الی الصلاة فاغسلوا وجوھکم
حضرت امام صادق (ع) مذکورہ آیہ شریفہ میں "اذا قمتم" کے معنی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: اذا قمتم من النوم ... (2) یعنی جب تم نیند سے اٹھو_
39_ وضو کے دوران چہرہ کا سرکے بالوں کے اگنے کی جگہ سے لیکر ٹھوڑی تك اور چوڑائي میں درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے مابینمقدار کا دھونا واجب ہے_
فاغسلوا وجوھکم
خداوند متعال کی طرف سے چہرہ دھونے کا جو حکم دیاگیا ہے، امام باقر (ع) اس کی مقدار کے بارے میں فرماتے ہیں: الوجہ الذی امر اللہ بغسلہ ... ما دارت السبابہ والوسطی و الابھام من قصاص الشعر الی الذقن ... (3) یعنی خداوند متعال نے چہرہ دھونے کا جو حکم دیا ہے اس کی مقدار یہ ہے کہ جو حصہ درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان میں آئے اور لمبائي میں بالوں کے اگنے کی جگہ سے لیکر ٹھوڑی تك_
40_ وضو میں پاؤں اور سر کے کچھ حصے کا مسح کافی ہے_
وامسحوا برؤسکم و ارجلکم
امام باقر (ع) مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ... ان المسح ببعض الراس لمکان الباء ثم وصل الرجلین بالراس کما وصل الیدین بالوجہ ... فعرفنا حین وصلھا بالراس ان المسح علي بعضھا ... (4)مسح سرکے بعض حصے کا ہے اور یہ باء کی وجہ سے ہے پھر پاؤں کو سر کے ساتھ ملا یا ہے جیسے کہ ہاتھوں کو چہرہ کے ساتھ ملایا تھا اور پاؤں کو سر کے ساتھ ملانے سے ہم سمجھ گئے کہ مسح پاؤں کے بعض حصے کا ہے _
41_ وضو میں پاؤں کے مسح کی حد اس کے جوڑ تك ہے_
-------

**1) تفسیر برہان ج1ص 371 ح 5; تھذیب ج1 ص 22 ح 55 ب 1_**
**2) تھذیب ج1ص 7ح 9ب 1; تفسیر برہان ج1 ص 450 ح 1_**
**3) تفسیر عیاشی ج1 ص 299 ح 52; تفسیر برہان ج1 ص 452 ح 16_**
**4) کافی ج3 ص30 ح 4; نورالثقلین ج1ص 596 ح70_**


الی الکعبین
امام باقر (ع) مذکورہ آیت شریفہ میں "کعبین "کے بارے میں فرماتے ہیں: ...ھھنا یعنی المفصل دون عظم الساق ... (1) یعنی جوڑ تك ہے (جہاں سے ٹانگ شروع ہوتی ہے) نہ کہ پنڈلی _
42_ تیمم میں دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارکر ما تھے کا مسح کرنا اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایك دوسرے کی پشت پر پھیرنا لازمی ہے_
فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوھکم و ایدیکم منہ
حضرت امام باقر (ع) سے روایت ہوئي ہے کہ آنحضرت(ص) نے مذکورہ بالا آیہ شریفہ کی تلاوت کے بعد یوں تیمم کیا: فضرب بیدہ الارض ... ثم مسح یدیہ بجبینہ ثم مسح کفیہ کل واحد منھما علی الاخري (2) آنحضرت(ص) نے پہلے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ہاتھوں سے پیشانی کا اور پھر دونوں ہتھیلیوں سے ایك دوسرے کی پشت پر مسح فرمایا_
43_ جب پانی دستیاب نہ ہو تو وضو اور غسل کیلئے اپنی مالی حیثیت کے مطابق جس حد تك ہوسکے پانی خریدنا ضروری

ہے_
فلم تجدوا مائً
وضو اور غسل كيلئے پانى نہ ملنے كى صورت ميں پانى خريد نے كيلئے كس قدر رقم خرچ كرنى چاہيئے؟ اس بارے ميں امام موسى كاظم (ع) فرماتے ہيں: ذلك علي قدر جدتہ (3) يعنى اسے اپنى مالى حيثيت كو ديكھتے ہوئے پيسے خرچ كرنے چاہئيں_
44_ پانى دستياب ہو جانا تيمم كے بطلان كا باعث بنتاہے_
فلم تجدوا مائً فتيمموا صعيداً طيباً
امام صادق (ع) سے روايت ہے كہ آپ (ع) نے اس شخص كے بارے ميں جسے تيمم سے فارغ ہونے كے بعد پانى مل گيا ، فرمايا: ...اذا راى الماء و كان يقدر عليہ انتقض التيمم (4)يعنى جب وہ پانى ديكھے اور اس پر دسترسى بھى حاصلہو تو تيمم ٹوٹ جائے گا_
45_ تيمم صرف پاك زمين پر كرنا چاہيئے_
فتيمموا صعيداً طيباً
حضرت امام صادق (ع) سے "صعيدا طيبا" كے بارے ميں روايت ہے : "الصعيد" الموضع المرتفع و "الطيب" الموضع الذي
-------

**1) كافى ج3 ص 26 ح 5; نور الثقلين ج1 ص 598 ح 73_**
**2) تفسير عياشى ج1 ص 244 ح; 144 تفسير برہان ج1 ص 454 ح 27_**
**3) تفسير عياشى ج1 ص 244، ح 146; تفسير برہان ج1 ص 372 ح 17_**
**4) تفسير عياشى ج1 ص 244، ح143; نور الثقلين ج1 ص 485، ح 274_**


ينحدر عنہ الماء (1) يعنى "صعيد" مرتفع زمين كو جبكہ "طيب" اس ڈھلوان زمين كو كہا جاتاہے جس پر پانى ٹھہرنہ سكے_ زمين كا مرتفع ہونا اور پانى كا اس پر ٹھہرنہ سكنا زمين كے پاك ہونے كيلئے كنايہ ہے كيونكہ اگر زمين گڑھوں والى ہو تو تمام گندگى اس ميں اكٹھى ہوجائيگي_ يوں اس ميں جمع ہونے والا پانى گدلا اور بدبودار ہوجائيگا_
------------------------------------------------

-------

**1) معانی الاخبار ص 283; نور الثقلین ج1 ص 485 ح 275_**

وَاذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ .7

او راپنے اوپر اللہ کی نعمت او راس کے اس عہد کویاد کرو جو اس نے تم سے لیا ہے جب تم نے یہ کہا کہ ہم نے سن لیا او راطاعت کی او رخبردار اللہ سے ڈرتے رہو کہ اللہ دل کے رازوں کا بھی جاننے والاہے_

1_ مؤمنین; خداوند عالم کی نعمتوں اور عہد و پیمان کی یادآوری کے ذمہ دار ہیں_

و اذکروا نعمة اللہ علیکم و میثاقہ

2_ اسلام مومنین پر اللہ تعالی کی نعمت ہے_

و اذکروا نعمة اللہ علیکم

یہ اس بناپرکہ جب تیسری آیت" الیوم ... اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا "کے قرینہ کی بناپر" نعمة اللہ"سے مراد دین اسلام ہو_

3_ خدا وند متعال کی نعمتوں کے مقابل انسان پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائدہوتی ہیں_

و اذکروا نعمة اللہ علیکم و میثاقہ الذی واثقکم بہ

4_ خداوند متعال نے مؤمنین سے بطور مطلق اپنی اطاعت کا عہد لیاہے_

و اذکروا ... میثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا و اطعنا

5_ صدر اسلام کے مؤمنین نے خدا وند عالم کی اطاعت کا اظہار کرکے اس کے عہد و پیمان کو قبول کیا_

میثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا و اطعنا

6_ انسان نے اللہ تعالی کے ساتھ اس کی مکمل اطاعت کا فطری عہد کیا ہے_

و میثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا و اطعنا

چونکہ آیہ شریفہ تمام مسلمانوں بلکہ قیامت تك کیلئے آنے والے انسانوں سے مخاطب ہے، لہذا



میثاق سے مراد وہ عہد و پیمان ہے جو تمام انسانوں نے خداوند عالم کے ساتھ باندھا ہے اور وہ اس کی لازمی اطاعت ہے کہ اسے ہر انسان کی فطرت اور عقل قبول کرتی ہے_

7_ مؤمنین نے پیغمبر اکرم(ص) کے ساتھ ان کی مکمل اطاعت کا عہد کیا ہے_

اذکروا ... میثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا و اطعنا

بعض علماء کا کہناہے کہ دو جملوں "سمعنا و اطعنا" کے قرینہ کی بناپر اس آیہ شریفہ میں "میثاق"سے مراد وہ عہد و پیمان ہیں جو آنحضرت(ص) نے بیعت عقبہ اور بیعت رضوان و ... کے وقت مؤمنین سے لئے_

8_ پیغمبر اکرم(ص) کے ساتھ میثاق، خدا وند عالم کے ساتھ میثاق ہے_

میثاقہ الذی واثقکم بہ

اس بناپر کہ جب "میثاق" سے مراد آنحضرت(ص) کے مسلمانوں کے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان ہوں کہ جنہیں قرآن کریم نے الہی پیمان قرار دیا ہے_

9_ تمام مؤمنين كا فريضہ ہے كہ تقوي كى پابندى كريں_
و اتقوا الله
10_ تقوي كى مراعات ;الہى عہد و پيمان كے اجراء كى ضامن ہے_
و ميثاقہ الذى ... و اتقوا الله
الہى عہد و پيمان كى ياد دہانى كے فرمان كے بعد تقوي كا حكم اس حقيقت كى طرف اشارہ ہوسكتاہے كہ تقوي اور خوف خداوندى ، عہد و پيمان كے اجراء كا ضامن ہے_
11_ خداوند عالم كى نعمتوں اور عہد و پيمان كى ياد آورى تقوي كا پيش خيمہ _
و اذكروا نعمة الله ... و اتقوا الله
خداوند عالم كى نعمتوں اور عہد و پيمان كى يادآورى كا فرمان دينے كے بعد تقوي كا حكم دينا اس بات كى علامت ہے كہ خدا وند متعال كى نعمتوں اور عہد و پيمان كى يادآورى تقوي تك پہنچنے ميں مؤثر كردار ادا كرتى ہے_
12_ خداوند متعال نے مسلمانوں كو پيمان الہى كے توڑنے، خدا و رسول(ص) كے فرامين سے منہ موڑنے اور نعمتوں كو بھلا دينے كے بارے ميں خبردار كيا ہے_
و اذكروا نعمة الله عليكم و ميثاقہ ... و اتقوا الله
آيت كے گذشتہ حصوں كے قرينہ كى بناپر "اتقوا" كا متعلق وہى نعمتوں كى يادآورى اور الہى عہد و پيمان كى پابندى ہے يعنى خداوند متعال


كى نعمتوں اور وعدوں كو ملحوظ خاطر ركھتے ہوئے اس كى مخالفت سے اجتناب كرو_
13_ خداوند متعال انسان كے دلى ارادوں اور باطنى اسرار سے مكمل آگاہ ہے_
ان الله عليم بذات الصدور
14_ خداوند متعال كے ساتھ كيے گئے وعدوں كو توڑنے حتى اس كى نيت كرنے سے بھى اجتناب كرنا لازمى ہے_
و اذكروا نعمة الله عليكم و ميثاقہ ... و اتقوا الله ان الله عليم بذات الصدور
15_ اس چيز پر عقيدہ كہ خداوندمتعال تمام پہلوؤں سے علم و آگاہى ركھتاہے، تقوي اختيار كرنے اور الہى عہد و پيمان سے چشم پوشى نہ كرنے كا پيش خيمہہے_
و اذكروا نعمة الله عليكم و ميثاقہ ... و اتقوا الله ان الله عليم بذات الصدور

عہد شكني:
عہد شکنی سے اجتناب 14;عہد شکنی کی نیت 14; عہد شکنی کے موانع 15
مسلمان:
صدر اسلام کے مسلمان 5;مسلمانوں کو خبردار کرنا 12


مؤمنين:
مومنین کا عہد 7;مؤمنین کی ذمہ داری 1، 9مؤمنین کے ساتھ عہد 4
يادآوري:
عہد خداوندی کی یادآوری 11;نعمات خداوندی کی یادآوری 1، 11

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ لِلّهِ شُهَدَاء بِالْقِسْطِ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلاَّ تَعْدِلُواْ اعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ .8
ایمان والو خدا کے لئے قیام کرنے والے او رانصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو او رخبردار کسی قوم کی عداوت تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ انصاف کوترك کردو _ انصاف کروکہ یہی تقوي سے قریب ترہے او راللہ سے ڈرتے رہوکہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے _
1_ مؤمنین کو ہمیشہ اللہ تعالی کیلئے قیام کرنا اور حق کی اساس پر گواہی دینا چاہیئے_
یا ایھا الذین ا منوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط
"قوام" صیغہ مبالغہ ہے اور دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی تمہاری روش و عادت یہ ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالی کیلئے قیام کرو اور "قسط" کا معنی عدل و حق ہے_
2_ انسان کو خداوند عالم کیلئے اعمال انجام دینے چاہئیں_
یا یھا الذین ا منوا کونوا قوامین للہ
"قیام" سے مراد ان تمام اعمال کی انجام دہی ہوسکتی ہے، جن کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے_
3_ مؤمنین کو ہمیشہ عدل و انصاف کے نفاذ کیلئے کوشش


کرنی چاہئے_
کونوا قومین للہ شھداء بالقسط
از باب تنازع یہ کہا جاسکتاہے کہ "بالقسط" کا کلمہ "شھدائ" کے ساتھ ساتھ کلمہ "قوامین" کے ساتھ بھی تعلق رکھتاہے _سورہ نساء کی آیت 135 بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے_
4_ گواہی دیتے وقت عدل و انصاف کی مراعات لازمی ہے_
کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط
5_عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دینا اس بات پر موقوف ہے کہ انسان خدا کیلئے اعمال انجام دیتا ہو_
کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط
"قوامین" کو "شھدائ" سے پہلے ذکر کرنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دینا اللہ تعالی کیلئے قیام پر متفرع ہے_
6_ قسط کے ساتھ گواہی دینے اور عدل و انصاف کے نفاذ کیلئے کوشش کرنے کا مقصد صرف رضائے خداوندی کا حصول ہونا چاہیے_
کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط
مذکورہ بالا مطلب میں "قوامین للہ" کے قرینہ کی بناپر کلمہ "للہ"کو "شھدائ" کے بعد محذوف فرض کیا گیا ہے_
7_ مومنین کا معاشرے میں عدل و انصاف کے نفاذ کی نگرانی کرنا لازمی ہے_
کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط

"شاھد" لغت ميں حاضر ہونے كے معنى ميں آياہے لہذا عدل وانصاف كيلئے مومنين كى حاضرى كا معنى ان كا قسط و عدالت كے اجراء پر نگرانى كرنا ہے_
8_ كسى گروہ سے دشمنى اور كينہ ان كے بارے ميںعدل و انصاف كے اجراء كى راہ ميں ركاوٹ نہيں بننا چاہيئے_
و لا يجر منكم شنئان قوم علي الا تعدلوا
مذكورہ بالا مطلب ميں مصدر" شنئان" كو مفعول (قوم) كى طرف مضاف كيا گيا ہے اور اس كا فاعل حذف ہے يعنى شنئانكم لقوم:
9_ كسى بھى صورت ميں حتى دشمنوں كے ساتھ بھى بے انصافى ناپسنديدہ اور حرام فعل ہے_
و لا يجر منكم شنئان قوم علي الا تعدلوا
10_ اسلام نے ہر صورت ميں حتى دشمنوں كے ساتھ بھى عدل و انصاف كے ساتھ كام لينے كے لازم ہونے پر زور ديا ہے_
شهداء بالقسط و لا يجر منكم شنئان قوم علي

320
الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوي
11_ خارجہ تعلقات ميں عدل و انصاف كى مراعات لازمى ہے_
و لا يجر منكم شنئان قوم علي الا تعدلوا
12_ احساسات و جذبات ;عدل و انصاف كى راہ سے بھٹكنے اور منحرف ہونے كے اسباب فراہم كرتے ہيں_
و لا يجر منكم شنئان قوم علي الا تعدلوا
13_ احساسات و جذبات كو عدل و انصاف كے تابع ہونا چاہيئے_
و لا يجر منكم شنئان قوم علي الا تعدلوا اعدلوا
14_ ہر صورت ميں حتى د شمنوں كے ساتھ بھى عدل و انصاف سے كام لينا حصول تقوي كا نزديك ترين راستہ ہے_
اعدلوا هو اقرب للتقوي
عدل و انصاف دوسرى طاعات كى نسبت تقوي سے زيادہ نزديك ہے يعنى عدل و انصاف كى پابندى دوسرى طاعات كى نسبت تقوي سے زيادہ قريب ہے نہ يہ كہ عدل و انصاف بے انصافى كى نسبت تقوي سے زيادہ قريب ہے_
15_ خدا وند عالم كى بارگاہ ميں قدر و منزلت كى تعيين كا معيار تقوي ہے_
اعدلوا هو اقرب للتقوي
چونكہ خداوند متعال نے عدل و انصاف كى ترغيب دلانے كيلئے اسے تقوي تك پہنچنے كا وسيلہ قرار ديا ہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ اوامر الہى كا اصلى مقصد يہ ہے كہ انسان تقوي اختيار كرے_
16_ عدل و انصاف تقوي كا ايك جلوہ اور علامت ہے_
اعدلوا ہو اقرب للتقوي
17_ تقوي كى مراعات كرنا اور خوف خدا ركھنا لازمى ہے_
واتقوا الله
18_ الله كيلئے قيام ، بر حق گواہى دينا اور عدل و انصاف كا قيام; تقوي كى علامت اور اس كا ايك جلوہ ہے_
كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ... واتقوا الله
19_ خداوند متعال انسان كے اعمال سے متعلق مكمل اور تمام پہلوؤں سے علم ركھتاہے_
ان الله خبير بما تعملون
20_ خداوند متعال خبير ہے_
ان الله خبير

321
21_ خداوند عالم نے ان لوگوں كو خبردار كيا اور دھمكى دى ہے جو برحق گواہى نہ ديں اور اسكيلئے قيام نہ كريں_
كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ... و اتقوا الله ان الله خبير بما تعملون

22_ خداوند متعال نے مؤمنين كو حتى دشمنوں كے بارے ميں بھى عدل و انصاف سے كام نہ لينے كى بناپر متنبہ كيا ہے_
اعدلوا ... و اتقواالله ان الله خبير بما تعملون
23_ يہ عقيده كہ خداوند متعال انسان كے تمام اعمال سے آگاہ ہے خدا كيلئے قيام كرنے، قسط كے ساتھ گواہى دينے، عدل و انصاف كے نفاذ اور تقوي كے حصول كى راه ہموار كرتاہے_
كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ... واتقوا الله ان الله خبير بما تعملون

قدر و منزلت:
قدر و منزلت كا معيار 15
گواہي:
برحق گواہی 1، 18; گواہی کی شرائط 4;گواہی کے احکام 4;گواہی میں انصاف سے کام لینا 4، 5، 6، 23; ناحق گواہی 21
محرمات: 9
معاشرہ:
معاشرہ میں عدل و انصاف کا قیام 7
مؤمنين:
مؤمنين كوتنبيہ 22; مؤمنين كی ذمہ داری 1، 3، 7; مؤمنين كی گواہي1

وَعَدَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ .9
اللہ نے صاحبان ایمان او رعمل صالح کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ان کےلئے مغفرت او راجر عظیم ہے _
1_ نيك عمل انجام دينے والے مؤمنين كو خداوند متعال نے بخشش و مغفرت اور عظيم اجر عطا كرنے كا وعدہ كيا ہے_
وعد الله الذين امنوا و عملوا الصالحات لهم مغفرة و اجر عظيم
2_ ايمان كے ساتھ ساتھ نيك اعمال انجام دينا


مغفرت اور خدا كے عظيم اجر سے بہرہ مند ہونے كی راہ ہموار كرتاہے_
وعد الله الذين امنوا و عملوا الصالحات لهم مغفرة و اجر عظيم
3_ خداوند متعال كی جانب سے انسانوں كو ايمان اور نيك عمل كی ترغيب دلائي گئي ہے_
وعد الله الذين امنوا و عملوا الصالحات
4_ خدا كيلئے قيام، قسط كے ساتھ گواہی اور عدل و انصاف كا نفاذ نيك عمل كے مصاديق ہيں_
كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ... و عملوا الصالحات
5_ خداوند عالم كا اجر مختلف درجات كا حامل ہے_
و اجر عظيم
6_ انسانوں كی تربيت اور انہيں نيك اعمال انجام دينے كی ترغيب دلانے كيلئے اچھی پاداش كی بشارت دينا قرآن كريم كی روشوں ميں سے ہے_
وعد الله ... اجر عظيم
الله تعالى:
الله تعالى كا وعدہ 1; الله تعالى كی بخشش 2;الله تعالى كی پاداش 1، 2، 5
ايمان:
ايمان اور عمل 2;ايمان كی تشويق 3
پاداش:
پاداش كی خوشخبری 6;پاداش كے اسباب2; پاداش كے مراتب و درجات 2، 5
تحريك:
تحريك كے اسباب 6
تربيت:
تربيت كی روش 6
راہ خدا ميں قيام : 4
عدل و انصاف:
عدل و انصاف كا نفاذ 4
گواہي:

گواہی میں انصاف 4
مغفرت:
مغفرت کے اسباب 2
مؤمنین:
مؤمنین کا نیك عمل 1; مؤمنین کی پاداش1;مؤمنین کی مغفرت 1
نیك عمل:
نیك عمل کا پیش خیمہ6;نیك عمل کی تشویق3، 6 ; نیك عمل کے موارد 4

324

وَالَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ .10

اورجن لوگوں نے کفر اختیار کیا او رہماری آیات کی تکذیب کی وہ سب کے سب جہنمی ہیں _
1_ آیات الہی کو جھٹلانے والے اور ان کا انکار کرنے والے اہل دوزخ ہیں_
والذین کفروا و کذبوا ... اولئك اصحاب الجحیم
2_ کفر اور آیات الہی کو جھٹلانا دوزخ کی بھڑکتی ہوئي آگ میں گرفتار ہونے کا باعث ہے _
والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئك اصحاب الجحیم
3_ عدل و انصاف کے لازم ہونے کا انکار اور عدل و انصاف سے کام نہ لینا حتی دشمنوں کے بارے میں، آیات خداوند کے کفر اور تکذیب کے مصادیق میں سے ہے_
ولا یجر منکم شنئان ... و الذین کفروا و کذبوا
4_ ڈرانا اور دھمکانا قرآن کی ان روشوں میں سے ایك
ہے جو اس نے انسانوں کو کفر، حقائق کے انکار اور آیات خداوندی کو جھٹلانے سے روکنے کیلئے اختیار کی ہیں_
والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئك اصحاب الجحیم
5_ جحیم ،دوزخ کے ناموں میں سے ایك نام ہے_
اصحاب الجحیم
آیات خدا:
آیات خدا کو جھٹلانا 1، 2، 3
انذار:
انذار کا کردار 4
انسان:
انسان کو خبردار کرنا 4

325
تربیت:
تربیت کی روش 4
جحیم: 5
جہنم:
جہنم کے موجبات 2;جہنم کے نا م 5
جہنمی لوگ: 1
حق:
حق کو جھٹلانے کے موانع 4
دشمن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُواْ إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَاتَّقُواْ اللّهَ وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ .11

ایمان والو اپنے او پر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب ایك قوم نے تمہاری طرف ہاتھ بڑھا نے کا ارادہ کیا تو خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم تك پہنچنے سے روك دیا او راللہ سے ڈرتے رہوکہ صاحبان ایمان اللہ ہی پر بھر وسہ کرتے ہیں _
1_ خدا کی نعمتوں کی یادآوری اور ان کی طرف توجہ مؤمنین کے فرائض میں سے ہے_
یا ایها الذین ا منوااذکروا نعمت الله علیکم
2_ دشمنان اسلام، صدر اسلام میں اسلامی معاشرے کی


حدود پر تجاوز کرنے کی کوشش کرتےتھے_
اذ هم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیهم
3_ خداوند متعال نے صدر اسلام کے مسلمانوں کے خلاف دشمنان دین کی طرف سے ہونے والی سازشوں اور حملوں کو ناکام بنادیا _
اذ هم قوم ... فکف ایدیهم عنکم
4_ دشمنان اسلام کی سازشوں کو ناکام بنانا خدا وند عالم کی جانب سے مؤمنین پر نازل ہونے والی نعمتوں میں سے ہے_
اذکروا نعمت الله علیکم اذ هم ... فکف ایدیهم عنکم
جملہ"اذ ... فکف" نعمت کا بیان ہے_
5_ تقوي کی پابندی اور خوف خدا رکھنا لازمی ہے_
واتقوا الله
6_ اللہ تعالی کی نعمتوں کی یادآوری اورانکی طرف توجہ تقوي اور اس پر توکل کرنے کی راہ ہموار کرتی ہے_
اذکروا ... و اتقوا الله و علی الله فلیتوکل المؤمنون
نعمتوں کی یادآوری کے ضروری ہونے کوبیان کرنے کے بعد تقوي اور توکل کا حکم دینا اس بات کی علامت ہے کہ نعمتوں کی یادآوری تقوي اختیار کرنے اور خدا پر توکل کرنے میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے_
7_ خداوند متعال کی نعمتوں کو یاد نہ کرنا اور انہیں بھلا دینا عدم تقوي کی علامت ہے_
اذکروا ... اتقوا الله
8_ مومنین کو صرف خدا پر توکل کرنا چاہیئے_

و علی الله فلیتوکل المؤمنون
9_ تقوي اختيار كرنے كا تقاضا يہ ہے كہ صرف خدا پر توكل كيا جائے_
واتقوا الله و علی الله فلیتوکل المؤمنون
جملہ "و علی الله فلیتوکل ..." كو فاء كے ذريعے "اتقوا الله" پر عطف كرنے سے معلوم ہوتاہے كہ پرہيزگاری كا لازمہ يہ ہے كہ صرف خدا پر توكل كيا جائے_
10_ تقوي كی پابندی اور صرف خدا پر توكل ، اس كی نعمتوں كا شكر اور اس كی امداد كی سپاس ہے_
اذكروا نعمت الله ... واتقوا الله و علی الله فلیتوکل المؤمنون
خدا كی نعمتوں اور مدد و نصرت كی يادآوری كے بعد تقوي كا حكم دينا اس بات كی علامت ہے كہ خدا پر توكل اور تقوي كی پابندی اس نعمت كا شكر و سپاس ہے_


11_ خداوند متعال پر ايمان كا لازمہ يہ ہے كہ صرف اسی پر توكل كيا جائے_
و علی الله فلیتوکل المؤمنون
توكل كے حكم ميں صفت ايمان پر انحصار حكايت كرتاہے كہ خدا پر توكل ، اس پر ايمان كا لازمہ ہے_
12_ ايمان، تقوي اور توكل; الله تعالی كی مدد حاصل كرنے اور اس كی جانب سے دشمنوں كی سازشوں كے ناكام بنائے جانے كی راہ ہموار كرتے ہيں_
يا ايها الذين آمنوا اذكروا نعمت الله ... و علی الله فلیتوکل المؤمنون

328

وَلَقَدْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً وَقَالَ اللّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنتُم بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللّهَ قَرْضاً حَسَناً لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاء السَّبِيلِ .12

اوربيشك الله نے بنی اسرائيل سے عہد ليا او رہم نے ان ميں سے بارہ نقيب بھيجے اور خدا نے يہ بھی كہہ ديا كہ ہم تمہارے ساتھ ہيں اگر تم نے نماز قائم كی او رزكوة ادا كی او رہمارے رسولوں پرايمان لے آئے او ران كی مدد كی او رخداكی راہ ميں قرض حسنہ ديا تو ہم يقينا تمہاری برائيوں سے درگذر كريں گے او رتمہيں ان باغات ميں داخل كريں گے جن كے نيچے نہريں جاری ہوں گی _ پھر جو اس كے بعد كفر كرے گا تو وہ بہت برے راستہ كی طرف بہك گيا ہے _

1_ خداوند عالم نے بنی اسرائيل سے اپنے فرامين كی مكمل اطاعت كا عہد و پيمان ليا_

و لقد اخذ الله ميثاق بنی اسرائيل

اس آيت شريفہ اور ساتويں آيت كے درميان پائے جانے والے تعلق اور ارتباط سے معلوم ہوتاہے كہ الله تعالى نے بنی اسرائيل سے بھی مكمل اطاعت كا عہد و پيمان ليا تھا_

2_ خداوند عالم نے بنی اسرائيل ميں سے بارہ سرپرست ان پر معين كيے_

329

و بعثنا منهم اثنی عشر نقيباً

"نقيب "اس شخص كو كہا جاتاہے جو والی يا حاكم كی طرف سے كسی گروہ يا طائفہ كی سرپرستی يا ان پر حكومت كرے_

3_ ہر معاشرے كا سرپرست اور رہبر خود انہيں ميں سے چننا چاہيے _

و بعثنا منہم اثني عشر نقيباً

4_ خداوند عالم نے بنی اسرائيل سے ان كی نصرت كا وعدہ كيا_

اخذ الله ميثاق بنی اسرائيل ... و قال الله انی معكم

مذكورہ بالا مطلب ميں "معكم" سے تمام بنی اسرائيل كو مراد ليا گيا ہے نہ صرف ان كے نقبائ_

5_ خداوند متعال انسانوں كے تمام اعمال و كردار سے آگاہ ہے_

قال الله انی معكم

6_ خدا وند متعال نے بنی اسرائيل كو اپنے ساتھ كيے گئے عہد و پيمان كو توڑنے كے بارے ميں تہديد كی ہے اور انہيں وفاداری اور ذمہ داری كی ترغيب دلائي ہے_

لقد اخذ الله ميثاق بنی اسرائيل ... و قال الله انی معكم

يہ اس بناپر كہ جب مورد بحث آيہ شريفہ ميں معيت،علم و قدرت كيلئے كنايہ ہو يعنی خداوند متعال تم سے اور تمہارے اعمال سے مكمل طور پر آگاہ ہے: اگر تم عہد و پيمان پر پورا اترے تو تمہيں پاداش عطا كرے گا اور اگر خلاف ورزی كی تو تمہيں سزا دی جائے گی اور تم ہر حال ميں خدا كے مقہورو مغلوب ہو_

7_ نماز، زكوة، تمام انبياء (ع) پر ايمان، ان كی حمايت اور راہ خدا ميں خرچ كرنا بنی اسرائيل كے شرعی فرائض ميں سے تھے_

لئن اقمتم الصلاة و ا تيتم الزكاة ... و عزرتموهم و اقرضتم الله

8_ خدا وند عالم نے بنی اسرائيل سے نماز كے قيام، زكوة كی ادائيگي، انبياء (ع) پر ايمان لانے اور راہ خدا ميں انفاق كرنے كا عہد و پيمان ليا_

و لقد اخذ الله ميثاق بنی اسرائيل ... و اقرضتم الله قرضا حسناً

بظاہر دكھائي ديتاہے كہ الله تعالى كے بنی اسرائيل كے ساتھ ميثاق اور عہد و پيمان كے منجملہ موارد ميں سے بعض وہ مسائل ہيں جنہيں جملہ "لئن اقمتم ..." نے بيان كيا ہے_

9_ شرعی فرائضميں سے نماز كے قيام، زكو ة كی ادائيگی اورراہ خدا ميں خرچ كرنے كو خاص اہميت حاصل

ہے_
لئن اقمتم الصلاة و ا تيتم الزكاة ... و اقرضتم
بلا شك و ترديد بنى اسرائيل كے لئے صرف يہى شرعى فرائضنہيں تھے جن كا ذكر كيا گيا لہذا ان كى تصريح اور انہيں ترك كرنے والوں كو كافر قرار دينا، ان شرعى فرائض كى خاص اہميت پر دلالت كرتاہے_
10_ خدا وند عالم كى طرف سے بنى اسرائيل كى نصرت ; نماز كے قيام، زكوة كى ادائيگي، انبياء (ع) پر ايمان اور راہ خدا ميں انفاق سے مشروط ہے_
انى معكم لئن اقمتم الصلاة ... و اقرضتم الله قرضا حسناً
مذكورہ بالا مطلب ميں جملہ "انى معكم" كو "لئن اقمتم" كيلئے جواب شرط اور جواب قسم كے طور پر اخذ كيا گيا ہے_ يعنى در اصل جملہ "لئن اقمتم" كے دو جزء ہيں: ايك "انى معكم" اور دوسرا "لاكفرن ..."_
11_ الله تعالى كى طرف سے بندوں كى خاص مدد و نصرت اس سے مشروط ہے كہ وہ خدا كے ساتھ كيے گئے عہد و پيمان پر پورا اتريں_
لقد اخذ الله ميثاق بنى اسرائيل ... و قال الله انى معكم
جملہ "قال الله" كے "لقد اخذ الله" پر عطف سے معلوم ہوتاہے كہ خدا كى خاص مدد اس صورت ميں حاصل ہوتى ہے جب اس كے ساتھ كيے گئے عہد و پيمان كو پورا كيا جائے_
12_ انبيائے الہى (ع) پر ايمان، ان كا احترام اور ان كى مدد كيلئے جنگ و جہاد ميں حصہ لينا لازمى ہے_
آمنتم برسلى و عزرتموهم
"عزر" كا مادہ "عصزصر"ہے اور اس كا معنى كسى كى مدد كرنا اور اس كيلئے لڑناہے_( لسان العرب)
13_ خدا نے بنى اسرائيل سے جن چيزوں كا عہد و پيمان ليا ان ميں ايك يہ تھى كہ وہ حضرت موسي (ع) كے بعد مبعوث ہونے والے انبياء (ع) پر ايمان لائيں گے_
لئن اقمتم الصلاة و ا تيتم الزكاة و آمنتم برسلي
نماز اور زكوة كے وجوب كے بعد انبياء (ع) پر ايمان لانے كا تذكرہ اس بات كى علامت ہے كہ رسل سے مراد وہ انبياء (ع) ہيں جو حضرت موسي (ع) كے بعد مبعوث ہوں گے كيونكہ در حقيقت حضرت موسي (ع) كے ذريعے ان تك نماز اور زكوة كے وجوب كا حكم پہنچائے جانے كے بعد انبياء (ع) پر ايمان لانے اور ان كى مدد كرنے كا حكم ديا گيا ہے_
14_ بنى اسرائيل كے درميان كئي انبياء (ع) تشريف لائے_ *


آمنتم برسلي
15_ خداوند عالم كى بارگاہ ميں انبياء (ع) كا مقام بہت بلند و بالا ہے_
عزرتموهم
16_ انفاق راہ خدا ميں كرنا چاہيئے_
لئن ... و اقرضتم الله قرضاً حسناً
17_ خداوند متعال كو ادا كيا جانے والا قرض (راہ خدا ميں انفاق ) اچھا اور بہتر ہونا چاہيئے_
و اقرضتم الله قرضاً حسناً
يہ اس بناپر كہ جب "قرضا" مفعول مطلق ہو تو "حسناً" راہ خدا ميں خرچ كرنے كى كيفيت بيان كررہاہوگا يعنى اچھے طريقے سے انفاق كرو مثلا احسان نہ جتلاؤ يا رياكارى نہ كرو و ...
18_ خداوند متعال كو ادا كيا جانے والا قرض (انفاق ) اچھى چيزوں ميں سے ہونا چاہيئے_
و اقرضتم الله قرضاً حسناً
"قرض" اس ادھار كو كہتے ہيں جو دوسروں كو ديا جائے_ (لسان العرب) اس معنى كى اساس پر "قرضا" مفعول بہ ہے اور "حسنا" ان چيزوں كى صفات بيان كررہا ہے جو راہ خدا ميں خرچ كى جاتى ہيں_
19_ راہ خدا ميں خرچ كرنا اسے قرض دينے كے زمرے ميں آتاہے_

و اقرضتم الله قرضاً حسناً
20_ نماز كا قيام، زكوة كى ادائيگي، انبياء (ع) پر ايمان، ان كى مدد و نصرت اور راه خدا ميں خرچ كرنا قطعى طورپر گناہوں سے چشم پوشى (تكفير گناه)اور يقينى طور پر جنت ميں داخل كيے جانے كا باعث بنے گا_
لئن اقمتم ... لا كفرن عنكم سيئاتكم و لادخلنكم جنات
21_ بنى اسرائيل كے گناہوں كا نظر انداز كيا جانا (تكفير گناه) اور ان كا جنت ميں داخل ہونا اس بات پر موقوف ہے كہ وه نماز قائم كريں، زكو ة ادا كريں، انبياء (ع) پر ايمان لائيں، ان كى مدد كريں اور راه خدا ميں خرچ كريں_
لئن اقمتم الصلاة ... و لا دخلنكم جنات
22_ ايمان اور نيك اعمال كى انجام دہى خداوند متعال كى طرف سے گناہوں سے چشم پوشي(تكفير گناه) كا باعث بنتى ہے_
لئن اقمتم الصلاة ... لا كفرن عنكم سياتكم
23_ گناہوں كا نظر انداز كيا جانا (تكفير گناه) اور جنت ميں داخل ہونا خدا وند عالم كى طرف سے اپنے بندوں كى نصرت كى ايك جھلك ہے_


و قال الله انى معكم لئن اقمتم الصلاة ... لا كفرن عنكم سياتكم و لا دخلنكم جنات
يہ اس بناپر كہ جب "لا كفرن" "انى معكم" كى تفسير ہو_
24_ جزا كى طرف توجہ انسان كو عمل بجالانے كى ترغيب دلاتى ہے_
لئن اقمتم الصلاة ... لا كفرن عنكم سياتكم و لا دخلنكم جنات
25_ بہشت ميں داخل ہونا گناہوں سے پاك ہونے پر موقوف ہے_
لا كفرن عنكم سياتكم و لا دخلنكم جنات
26_ خداوندمتعال يقيناً اپنے وعدوں كو پورا كرتاہے_
لئن اقمتم الصلاة ... لا كفرن عنكم سياتكم و لادخلنكم جنات
"لاكفرن" اور "لا دخلنكم" ميں لام اور نون تاكيد اور جملہ "لئن اقمتم الصلاة" ميں پنہان قسم خدا وند متعال كے وعدوں كى قاطعيت پر دلالت كرتى ہيں_
27_ بہشت ميں رواں دواں نہريں اور كئي باغ موجود ہيں_
جنات تجرى من تحتها الانهار
28_ خداوند متعال كے عہد و پيمان اور احكام پر عمل كرنے والوں ميں سے ہر كوئي ايك مخصوص بہشت سے بہره مند ہوگا_
لقد اخذ الله ميثاق ... لئن اقمتم الصلاة ... لادخلنكم جنات
احكام و فرامين الہى پر عمل كرنے والوں كے متعدد بہشتوں (جنات )سے بہره مند ہونے كى صورت يہ ہوسكتى ہے كہ ان ميں ہر ايك كو ايك مخصوص بہشت ملے _
29_ خدا وند متعال سے عہد و پيمان باندھنے اور اس كى جانب سے احكام كے بيان كيے جانے كے بعد كفر اختيار كرناراه اعتدال سے بھٹك جانا ہے_
و لقد اخذ الله ميثاق ... فمن كفر بعد ذلك منكم فقد ضل سواء السبيل
مذكوره بالا مطلب ميں "ذلك" كو جملہ"لقد اخذ الله" اور "قال الله ... لئن اقمتم الصلاة ..." كيلئے اشاره كے طور پر اخذ كيا گيا ہے_
30_ جنت ميں داخل ہونے اور گناہوں كى بخشش كا وعده ملنے كے بعد كفر( خداوند عالم سے كيے ہوئے وعدے كى خلاف ورزي، نماز ترك كرنا و ...) ضلالت و گمراہى اور انحراف ہے_
لا كفرن عنكم سياتكم ... فمن كفر بعد ذلك منكم فقد ضل سواء السبيل


يہ اس بناپر كہ جب "ذلك" كا مشار اليہ جملہ "لاكفرن ... " اور "لا دخلنكم" ہو_
31_ انبيائے خدا (ع) ميں سے كسى كا انكار ، ان كى مدد سے اجتناب اور نماز كے قيام، زكوة كى ادائيگى اور راه خدا ميں

خرچ کرنے سے گریز ،کفر و ضلالت ہے_
لئن اقمتم الصلاة ... فمن کفر
32_ خداوندعالم کے عہد و پیمان کو توڑنا کفر اور گمراہی ہے_
و لقد اخذ الله میثاق ... فمن کفر بعد ذلك منکم فقد ضل
33_ نماز کا قیام، زکو ة کی ادائیگي، انبیاء (ع) پر ایمان اور ان کی مدد، راہ خدا میں انفاق اور اس کے عہد و پیمان کی وفا درمیانہ راستہ ہے_
لئن اقمتم الصلاة ... سواء السبیل
34_ افراط و تفریط سے اجتناب اور تمام امور میں اعتدال سے کام لینا لازمی ہے_
سواء السبیل
"سواء السبیل "سے تعبیر کرنا کہ جس کا معنی درمیانہ اور معتدل راستہ ہے، اس بات کی علامت ہے کہ اعتدال اور میانہ روی خداوند متعال کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مطلوب ہے_



334

مغفرت:
مغفرت كا وعدہ 30
مقربين: 15
نماز:
نماز ترك كرنے كے اثرات 30;نماز قائم كرنا 8، 33;نماز قائم كرنے كى اہميت 9، 10;نماز قائم نہ كرنا 31; نماز كے اثرات 20، 21
نيكي:
نيكى كے اثرات 22
وعدہ:
وعدہ پورا كرنا 26



فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُواْ حَظّاً مِّمَّا ذُكِّرُواْ بِهِ وَلاَ تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىَ خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلاَّ قَلِيلاً مِّنْهُمُ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ .13

پھر ان كى عہد شكنى كى بنا پر ہم نے ان پر لعنت كى اور ان كے دلوں كو سخت بناديا وہ ہمارے كلمات كو ان كى جگہ سے ہٹا ديتے ہيں اور انہوننے ہمارى ياددہانى كا اكثر حصہ فراموش كرديا ہے اور تم ان كى خيانتوں پر برابر مطلع ہوتے رہوگے علاوہ چند افراد كے ، لہذا ان سے درگزر كرو اور ان كى طرف سے كنارہ كشى كرو كہ اللہ احسان كرنے والوں كو دوست ركھتاہے_
1_ كچھ ہى عرصے بعد بنى اسرائيل نے خداوند عالم كا عہد و پيمان توڑ ديا_
و لقد اخذ الله ميثاق بنى اسرائيل ... فبما نقضهم ميثاقهم
"فبما نقضهم" ميں كلمہ "فائ" اس پر دلالت كرتاہے كہ عہد و پيمان كرنے اور اسے توڑے جانے كے درميان زيادہ عرصہ نہيں گذراتھا_
2_ بنى اسرائيل كے كفر اور گمراہى كى علت ان كا اللہ تعالى كے عہد و پيمان كو توڑنا ہے_
فمن كفر بعد ذلك منكم فقد ضل ... فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم
اس سے پہلے والى آيت شريفہ "و لقد اخذ الله ... فمن كفر بعد ذلك منكم فقد ضل سواء السبيل" كے مطابق كفر و گمراہى كا سبب ان كا اللہ تعالى كے عہد و پيمان كو توڑناہے جبكہ مورد بحث آيہ شريفہ ميں بنى اسرائيل كا عہدشكن كے عنوان سے تعارف كرايا گيا ہے_
3_ خداوند متعال نے عہد شكن بنى اسرائيل كو اپنى رحمت سے دوركرديا اور ان كے دلوں كو حق قبول كرنے سے روك ديا_
فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم و جعلنا قلوبهم قاسية


4_ بنى اسرائيل كو ان كى عہد شكنى كى سزا كے طور پر لعنت خداوندى اور قساوت قلبى ميں مبتلا كرديا گيا_ `
فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم و جعلنا قلوبهم قاسية
5_ اللہ تعالى كى لعنت( رحمت خداوندى سے دوري) اور قساوت قلبى عہد خداوندى كو توڑنے كى سزا ہے_
فبما نقضهم ميثاقهم لعنا هم و جعلنا قلوبهم قاسية

6_ سنگدلی لعنت خداوندی کا نتیجہ ہے_
لعنا ھم و جعلنا قلوبھم قاسیة
لعنت کو قساوت اورسنگدلی سے پہلے ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ لعنت; قساوت قلب میں مؤثر واقع ہوتی ہے_
7_ انسان کے قلبی تغیرات و تبدلات خدا وند عالم کے ہاتھ میں ہیں_
و جعلنا قلوبھم قاسیة
8_ خداوند متعال نے یہودیوں کو عہد خداوندی کے توڑنے کے بارے میں خبردار کیا ہے_
فبما نقضہم میثاقھم لعناھم و جعلنا قلوبھم قاسیة
9_ خداوند عالم نے اپنا عہد و پیمان توڑنے والوں کو خبردار کیا ہے_
فبما نقضہم میثاقھم لعناھم و جعلنا قلوبھم قاسیة
10_ بنی اسرائیل آسمانی کتب کی غلط تفسیر کیا کرتے تھے_
یحرفون الکلم عن مواضعہ
تحریف کا معنی تغییر و تبدیلی ہے اورجیسا کہکلمات کو ادھر ادھر کرنا یا ان میں کمی بیشی کرنا تحریف کہلاتاہے اسی طرح ناروا تفسیر و تاویل بھی تحریف کے زمرے میں آتی ہے_
11_ بنی اسرائیل (یہودیوں )نے تورات میں تحریف کی ہے_
یحرفون الکلم عن مواضعہ
"کلم" جمع "کلمہ" ہے اور یہاں پر اس کا معنی گفتگو ہے _اس کا واضح اور مورد نظر مصداق تورات ہے_ واضح رہے کہ بعد والی آیہ مجیدہ کے قرینہ کی بناپر بنی اسرائیل سے مراد یہودی ہیں_
12_ بنی اسرائیل کی سنگدلی تورات میں تحریف کا منبع ہے_
و جعلنا قلوبھم قاسیة یحرفون الکلم عن مواضعہ
جملہ "یحرفون" جملہ تفسیریہ ہے اور قساوت قلبی


کے اثرات بیان کررہاہے_
13_ جب قساوت قلب اور حق کا نہ سمجھنا ،گناہ اور اس کی سزا کا نتیجہ ہو تو اسے عذر شمار نہیں کیا جا سکتا_
لعناھم و جعلنا قلوبھم قاسیة
اگر چہ بنی اسرائیل حقائق کے ادراک سے عاجز ہونے کی بناپر تحریف کے مرتکب ہوئے، لیکن چونکہ ان کے عاجز ہونے کا سبب خود ان کے گناہ تھے لہذا خدا نے ان کی مذمت کی ہے_ بنابریں اگر حق کے ادراک اور فہم سے عاجز ہونا گناہ کا نتیجہ ہو تو اسے عذر شمار نہیں کیا جاسکتا_
14_ بنی اسرائیل نے اللہ تعالی کی یاد دہانیوں اور معارف و تعلیمات کا بڑا حصہ بھلا دیا_
و نسوا حظا مما ذکروا بہ
"حظ"کا معنی حصہ ہے اور اسے نکرہ لانا اس حصے کی اہمیت پر دلالت کرتاہے_
15_ بنی اسرائیل نے احکام خداوندی کے ایک بڑے حصے کو نظر اندازکرتے ہوئے اس پر عمل نہیں کیا_
و نسوا حظا مما ذکروا بہ
بہت سارے مفسیرین کا کہنا ہے کہ اس آیہ شریفہ میں نسیان کا معنی نظر اندازکرنا ہے_ چنانچہ "لسان العرب" میں آیاہے: النسیان الترک_ یعنی نسیان کا مطلب ترک کرناہے اور نسیان کا ارتکاب کرنے والوں کی مذمت اس مطلب کی تائید کرتی ہے_
16_ بنی اسرائیل نے عہد الہی کو توڑ کر تحریف اور خدا وند عالم کی بعض یاد دہانیوں کے بھلا دینے کی راہ ہموار کي_
فبما نقضہم ... نسوا حظا مما ذکروا بہ
17_ معارف الہی کو بھلا دینے کے علل و اسباب میں سے ایک سبب گناہ ہے_
فبما نقضہم میثاقھم ... و نسوا خطا مما ذکروا بہ
18_ اگر نسیان ; گناہ اور اس کی سزا کا نتیجہ ہو تو اسے عذر شمار نہیں کیا جاسکتا_

و نسوا خطا مما ذكروا بہ
چونكہ خداوند عالم نے اپنے احكام بھلا دينے كى وجہ سے بنى اسرائيل كى مذمت كى ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے كہ ان كا نسيان عذر نہيں تھا كيونكہ يہ نسيان ان كى عہد شكنى كى سزا تھا_
19_ يہوديوں نے تورات ميں پائي جانے والى پيغمبر اكرم(ص) كے بارے ميں نشانيوں ميں تحريف كى اور انہيں بھلا ديا_
يحرفون الكلم ... و نسوا حظا مما ذكروا بہ
يہ اس احتمال كى بناپر كہ جب قرينہ مقام كى روشنى ميں "الكلم "اور "ما ذكروا بہ" سے مراد


تورات ميں موجود آنحضرت (ص) كے بارے ميں نشانياں ہوں_
20_ بنى اسرائيل كى اكثريت خيانت كار تھي_
و لا تزال تطلع علي خائنة منهم الا قليلاً منهم
21_ پيغمبر اكرم(ص) اپنے دور كے يہوديوں كے اعمال اور سرگرميوں پر ہميشہ نگاہ ركھتے اور ان كى خيانتوں سے مكمل آگاہ تھے_
و لا تزال تطلع علي خائنة منهم
22_ عہد رسالت كے اكثر يہودى آنحضرت(ص) اور اسلام سے خيانت كى كوششوں ميں مسلسل مصروف رہے_
و لا تزال تطلع علي خائنة منهم
چونكہ مذكورہ آيت شريفہ "و لا تزال تطلع ..." كے ذريعے آنحضرت(ص) كو مخاطب قرار ديتے ہوئے بنى اسرائيل كى خيانتوں سے آگاہ كررہى ہے، اس سے معلوم ہوتاہے كہ يہ خيانت آنحضرت(ص) اور مسلمانوں كے بارے ميں ہوتى تھي_
23_ خداوند عالم كے عہد و پيمان كى خلاف ورزى خيانت كے اسباب فراہم كرتى ہے_
فبما نقضهم ... علي خائنة منهم
24_ بنى اسرائيل ميں سے بہت كم لوگ خداوند عالم كے عہد و پيمان كو پورا كرتے اور تحريف و خيانت سے پاك و منزہ اور احكام خداوندى كے پابند تھے_
فبما نقضهم ميثاقهم ... و لا تزال تطلع على خائنة منهم الا قليلاً
"الا قليلاً" ان تمام صفات سے استثناء ہے جو بنى اسرائيل كے بارے ميں بيان ہوئي ہيں_
25_ بنى اسرائيل ميں چند گنے چنے ايسے سالم لوگ بھى تھے جو خيانتكار نہيں تھے_
لا تزال تطلع علي خائنة ... الا قليلاً منهم
يہ اس بناپر كہ جب "الا قليلاً " صرف جملہ "لا تزال ..." سے استثناء ہو_
26_ افراد اور گروہوں كو جانچتے وقت عدل و انصاف سے كام لينا لازمى ہے_
لا تزال تطلع علي ... الا قليلا منهم
قرآن كريم نے يہوديونكى قدر و قيمت كا اندازہ لگاتے وقت بعض يہوديوں كے پاك و منزہ ہونے كا اعتراف كيا ہے اور يہ مسلمانوں كيلئے درس ہے كہ افراد اور گروہوں كى قدر و قيمت لگاتے اور جانچ پڑتال كرتے وقت عدل و انصاف كى اساس پر فيصلہ كريں_
27_ پيغمبر اكرم(ص) كو بنى اسرائيل كى خطاؤں سے عفو و درگذر كرنے اور ان سے ہر قسم كى محاذ آرائي سے


اجتناب كا حكم ديا گيا_
فاعف عنهم و اصفح
يہ اس بناپر كہ جب "عنهم" كى ضمير تمام بنى اسرائيل كى طرف لوٹ رہى ہو_
28_ خدا كى طرف سے آنحضرت(ص) كو تمام بنى اسرائيل كے ساتھ عفو و درگذر سے كام لينے اور ان سے نرم رويہ اختيار كرنے كا جو حكم ديا گيا ہے اس كى وجہ يہ ہے كہ ان ميں بعض نيك و ذمہ دار لوگ بھى موجود تھے_
الا قليلا منهم فاعف عنهم و اصفح
كلمہ "فائ" كے ذريعے عفو و درگذر كو جملہ "و لا تزال ... الا قليلاً منهم" پر متفرع كرنا مذكورہ بالا مطلب كى طرف اشارہ

ہے_
29_ پیغمبر اکرم(ص) کو بنی اسرائیل کے غیر خائن افراد سے عفو و درگذر سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے_
فاعف عنهم و اصفح
یہ اس بناپر کہ جب "عنہم" کی ضمیر صرف غیر خائن لوگوں کی طرف لوٹ رہی ہو_
30_ خداوند متعال محسنین (نیك لوگوں) کو پسند کرتاہے_
ان الله یحب المحسنین
31_ کفار کے ساتھ عفو و درگذر سے کام لینا بھی اچھا اور نیك کام ہے_
فاعف عنهم و اصفح ان الله یحب المحسنین
32_ عفو و درگذر سے کام لینا خدا وند عالم کی محبت حاصل کرنے کا باعث بنتاہے_
فاعف عنهم و اصفح ان الله یحب المحسنین
--------------------------------------------------

343

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُواْ حَظّاً مِّمَّا ذُكِّرُواْ بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاء إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّهُ بِمَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ .14

اور جن لو گوں کا کہناہے کہ ہم نصرانی ہیں ہم نے ان سے بھی عہدلیا اور انہوننے بھی ہماری نصیحت (انجیل) کے ایك حصہ کو فراموش کردیا تو ہم نے بطو ر سزا ان کے در میان عداوت اور بغض کو قیامت تك کے لئے راستہ دے دیا اور عنقریب خدا انہیں ان باتوں سے با خبر کرے گا جووہ انجام دے رہے تھے_

1_ نصرانیت کے دعویداروں (عیسائي) کے ساتھ عہد الہي_

و من الذین قالوا انا نصاري اخذنا میثاقھم

2_ عیسائي، نصرانیت ( حضرت عیسي (ع) اور دین خدا کی نصرت) کا جھوٹا دعوي کرتے تھے_

و من الذین قالوا انا نصاري اخذنا میثاقھم

خداوند متعال نے یہ بیان کرنے کیلئے کہ عیسائي نصرانیت کا صرف دعوي ہی کرتے ہیں فرمایا: "و من الذین قالوا" اور یہ نہیں فرمایا "و من النصاري" کیونکہ وہ نہ تو دین نصرانیت

کے پابند تھے اور نہ حضرت عیسي (ع) اور دین خدا کی نصرت کرتے تھے_

3_ ایمان کا دعوي خدا کی طرف سے کئي ذمہ داریاں عائد کیے جانے کا سبب بنتاہے_

قالوا انا نصاري اخذنا میثاقھم

4_ عہد شکن نصاري کی نسبت عہد شکن یہودیوں کی تعداد زیادہ تھي_

فبما نقضھم ... و من الذین قالوا انا نصاري

344

"من الذین" محذوف مبتداء کی خبر ہے، یعنی "من الذین قالوا انا نصاري قوم اخذنا میثاقھم" بنابریں آیہ شریفہ صرف بعض عیسائیوں کی طرف سے عہد شکنی کو بیان کررہی ہے_ جبکہ اس کے برعکس یہودیوں کے بارے میں فرمایا تھا کہ چند افراد کے علاوہ باقی سب عہدشکن تھے_

5_ نصاري نے تھوڑے ہی عرصے بعد خدا کی بعض یاد دہانیوں اور نصیحتوں کو بھلا دیا_

و من الذین قالوا انا نصاري ... فنسوا حظا مما ذکروا بہ

"فنسوا" میں "فائ" اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عہد و پیمان اور اسکے توڑنے کے درمیان زیادہ وقت کا فاصلہ نہیں تھا_

6_ نصاري نے خدا کے ساتھ اپنے عہد و پیمان کو بھلاتے ہوئے، اس کی خلاف ورزی کي_

اخذنا میثاقھم فنسوا حظا مما ذکروا بہ

7_ نصاري نے آنحضرت(ص) کے بارے میں انجیل میں موجود علامات اور نشانیاں ختم کر دیں اور انہیں بھلا دیا_

و من الذین قالوا انا نصاری اخذنا ... فنسوا حظا

یہ اس احتمال کی بناپر ہے کہ"فنسوا حظا مما ذکروا"سے مراد آنحضرت(ص) کی وہ نشانیاں ہوں جو انجیل میں بیان ہوئي تھیں اور قرینہ مقام اس پر دلالت کررہاہے_

8_ عیسائیوں کا قیامت تك ایك دوسرے سے دائمی بغض و کینہ اور دشمنی _

فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ

"اغرینا" "غرائ" سے ہے کہ جس کا معني ہے وہ چیز جس سے جوڑا جائے یعنی وہ صرف عداوت و دشمنی کے ذریعے ایك دوسرے سے متصل ہیں_

9_ عیسیائیوں کا ایك دوسرے سے دائمی کینہ اور دشمنی ان کی طرف سے خدا کے عہد و پیمان کو توڑنے اور اس کی یاد دہانیونکو بھلا دینے کی سزا ہے_

و من الذین قالوا انا نصاري اخذنا میثاقھم فنسوا حظاً ... فاغرینا بینھم العداوۃ

10_ یہود و نصاري کی قیامت تك ایك دوسرے سے دائمی دشمنی اور بغض وکینہ_

و لقد اخذ الله ميثاق بنى اسرائيل ... العداوة والبغضاء الى يوم القيامة

345

اس بناپر كہ "بينهم" كى ضمير يہود و نصاري كى طرف لوٹائي جائے_

11_ عہد خداوندى كو توڑنا اور اس كى ياد دہانيوں كو بھلا دينا اديان كے پيروكاروں ميں كينہ اور دشمنى پيداكرنے كے اسباب فراہم كرتاہے_

اخذنا ميثاقهم فنسوا حظا مما ذكروا بہ فاغرينا بينهم العداوة والبغضاء

12_ عيسائي روز قيامت تك باقى رہيں گے_

فاغرينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة

13_ يہودى روز قيامت تك باقى رہيں گے_

فاغرينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة

مذكورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے كہ جب "بينهم" كى ضمير يہود ونصارى كى طرف لوٹ رہى ہو_

14_ عہد خداوند كو توڑنے كى بناپر يہود و نصاري كو سزا دينے كى وضاحت كركے اللہ تعالى نے مسلمانوں كو خبردار كيا ہے_

فبما نقضهم ميثاقهم ... و من الذين قالوا انا نصاري اخذنا ميثاقهم فنسوا

يہ جملہ "اذكروا ...ميثاقہ"( يعنى اے مسلمانو عہد خدا كو بھلا نہ دينا) ذكر كرنے كے بعد عہد شكنى كى بناپر عيسائيوں اور يہوديوں كو سزا دينے كى وضاحت كا مقصد مسلمانوں كو خبردار كرناہے مبادا وہ بھى اہل كتاب كى مانند خدا كے عہد و پيمان كو توڑ ڈاليں_

15_ تمام انسانوں كى موت اور قيامت كے آغاز كے درميان كوئي فاصلہ زمانى نہيں ہے_

فاغرينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة

روز قيامت تك عيسائيوں كا باقى رہنا اس بات كى دليل ہے كہ قيامت اور انسانوں كى موت كے درميان كوئي فاصلہ زمانى نہيں ہے_

16_ خداوند متعال عيسائيونكو ان كے ہميشگى اعمال سے آگاہ كريگا_

و سوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون

چونكہ فعل مضارع "يصنعون" "كانوا" كے بعد واقع ہوا ہے اس لئے استمرار پر دلالت كررہاہے_

17_ خداوند متعال اُمتوں كو اُن كے ہميشگى اعمال سے آگاہ كريگا_

346

و سوف ينبئهم الله بماكانوا يصنعون

18_ عيسائي عہد خداوندى كو توڑنے اور اندرونى اختلافات كے نتيجے ميں اپنے لئے ذلت آميز زندگى كا انتخاب كريں گے_

فاغرينا ... و سوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون

يہ اس احتمال كى بناپر ہے كہ "سوف ينبئهم" عيسائيوں كى دنيوى سزا بيان كررہاہو، اس كے مطابق "ما كانوا يصنعون" ان مشكلات و مصائب كى طرف اشارہ ہے، جو وہ آپس ميں دشمنى اور بغض و عداوت كى وجہ سے اپنے لئے پيدا كرتے ہيں_

19_ اللہ تعالى نے عہد شكن عيسائيوں كو عذاب اور انكے اعمال كى سزاكى دھمكى دى ہے_

و سوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون

"ينبئهم الله ..." كا جملہ انہيں سزا دينے سے كنايہ ہے_

20_ قيامت كے دن اُمتوں كا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا_

الى يوم القيامة و سوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون

------------------------------------------------

آنحضرت(ص) :

آنحضرت (ص) انجيل ميں 7

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيراً مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ قَدْ جَاءكُم مِّنَ اللّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ .15

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جوان میں سے بہت سی باتوں کی وضاحت کر رہا ہے جن کو تم کتاب خدا میں سے چھپا رہے تھے او ربہت سی باتوں سے د رگذر بھی کرتا ہے تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے _

1_ خداوند متعال کی طرف سے اہل کتاب کو اسلام قبول کرنے اور پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانے کی دعوت_
یا اهل الکتاب قد جاء کم رسولنا

2_ پیغمبر اکرم(ص) اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں_
قد جاء کم رسولنا

3_ اہل کتاب( یہود ونصاري) ہمیشہ تورات اور انجیل کے بہت سارے حقائق کوچھپائے رکھتے تھے_
مما کنتم تخفون من الکتاب
گذشتہ آیات کی روشنی میں اہل کتاب سے مراد یہود بھی ہیں اور نصاري بھي، بنابریں "الکتاب" سے مراد تورات اور انجیل دونوں ہیں_

4_ تورات اور انجیل کے چھپائے گئے بہت سارے حقائق آنحضرت(ص) نے بیان فرمائے ہیں_
رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون

5_ پیغمبر اکرم(ص) کا گذشتہ آسمانی کتب کے حقائق سے مطلع و آگاہ ہونا_
رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون

6_ تورات اور انجیل کے مخفی حقائق کو بیان کرنا پیغمبر اکرم(ص) کی حقانیت کی دلیل ہے_
یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب
"قد جائکم رسولنا "کے بعد" یبین لکم ..."کا جملہ آنحضرت(ص) کی حقانیت کی



دلیل کی طرف اشارہ ہے_ اس معني کی تائید "کنتم تخفون "کے جملے کے ذریعے ہورہی ہے جو گزشتہ تمام ادوار میں حقائق کو چھپانے پر دلالت کررہاہے_

7_ آنحضرت(ص) اہل کتاب کی طرف سے چھپائے گئے حقائق کو فاش کرنے یا انہیں بیان کرنے سے چشم پوشی کرتے تھے_
یبین لکم ... و یعفوا عن کثیر
مذکورہ بالا مطلب اس بناپر ہے کہ آیت کے گذشتہ حصے کی روشنی میں "کثیر" سے چھپائے گئے حقائق ہوں، بنابریں عفو و درگذر کا معنی فاش نہ کرنا اور انہیں جوں کا توں چھوڑ دینا ہے_

8_ پیغمبر اکرم(ص) اہل کتاب کی بہت ساری خطاؤں سے چشم پوشی اور ان سے درگذر کرتے تھے_
و یعفوا عن کثیر
اس احتمال کی اساس پر کہ عفو (خطا سے درگذر) کے معني کے پیش نظر "کثیر" سے مراد چھپائے گئے حقائق نہیں بلکہ اہل کتاب کے گناہ اور ان کی لغزشیں ہوں_

9_ قرآن کریم خود بھی نوراور روشن ہے اور حقائق کو بھی بیان اور روشن کرتاہے_
قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین
اس بناپر کہ نور اور کتاب سے مراد قرآن کریم ہو، بعد والی آیہ شریفہ میں "بہ" کی مفرد ضمیر کو لوٹانا اس احتمال کو

تقویت بخشتا ہے_
10_ پیغمبر اکرم(ص) ایسی کتاب کے ہمراہ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں، جو خود روشن ہے اور حقائق کو روشن کرتی ہے_
قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین
اس بناپر کہ "نور" سے مراد آنحضرت(ص) کی ذات گرامی ہو، کتاب کا اس پر عطف اسکی تائید کرتاہے، کیونکہ عطف میں بنیادی قانون یہ ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ مختلف ہوں_
11_ پیغمبر اکرم(ص) خود بھی نور اور ہدایت یافتہ ہیں اور دوسروں کو بھی نور عطا کرتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں_
قد جاء کم من اللہ نور
12_ قرآن کریم خدا کی جانب سے بھیجی گئي ایسی کتاب ہے جو حقائق کو روشن کرتی ہے_
قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین
13_ خداوند متعال نے اہل کتاب کو قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے_
یا اهل الکتاب ... قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین
14_ قرآن کریم پیغمبر اکرم(ص) کے دور میں ہی کتابی اور تحریری شکل اختیار کر چکا تھا_
کتاب مبین
15_ پیغمبر اکرم(ص) اور قرآن کریم کی عظمت _


قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین
"نور" اور "کتاب" کو نکرہ لانے کا مقصد یہ بیان کرناہے کہ پیغمبر اکرم(ص) اور قرآن کریم کی عظمت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ انسان اس کی تہہ تك پہنچ پائے اور اس کی حقیقت کو مکمل طور پر پہچان سکے_

قرآن کریم:
قرآن کریم صدر اسلام میں 14;قرآن کریم کا کردار 9، 12;قرآن کریم کا ہدایت کرنا 12;قرآن کریم کی تاریخ 14;قرآن کریم کی عظمت 15
یہود:
یہود اور حق کا کتمان 3



يَهْدِي بِهِ اللّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلاَمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنِ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ .16

جس کے ذریعہ خدا اپنی خوشنودی کا اتباع کرنے والوں کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت کرتا ہے اور انہیں تاریکیوں سے نکال کر اپنے حکم سے نور کی طرف لے آتا ہے اورانہیں صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے _
1_ جو لوگ رضائے خداوندی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں خداوند انہیں صلح و سلامتی اور امن و سکون کی راہوں پر ڈال دیتاہے_
یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام
ہدایت سے مراد صرف امن و سلامتی کی راہوں کی طرف راہنمائي کرنا نہیں، بلکہ ان پر ڈال دینا ہے، کیونکہ صرف راہنمائي تو تمام انسانوں کیلئے موجود ہے، خواہ وہ رضائے خداوند حاصل کرنے کے درپے ہوں یا نہ ہوں_
2_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) اور قرآن کریم کے ذریعے انسانوں کو صلح و سلامتی اور امن و سکون کی راہوں کی طرف راہنمائي و ہدایت کی ہے_
یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام
"بہ" کی ضمیر سے مراد پیغمبر اکرم (ص) بھی ہوسکتے
ہیں، کیونکہ آنحضرت(ص) (نور) اور قرآن کریم (کتاب مبین) دونوں کا ہدف ایك ہے اور یہ ایك ہی چیز شمار ہوتے ہیں_
3_ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) حقیقت واحدہ ہیں اور ان کا ہدف یکساں ہے یعنی (انسان کی ہدایت)_
یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام
"بہ" کی مفرد ضمیر کا قرآن کریم اور آنحضرت(ص) دونوں کی طرف لوٹایا جانا اس بات کی علامت ہے کہ ان کی حقیقت ایك ہی ہے اور ہدایت کرنے میں ایك ہی چیز شمار ہوتے ہیں_
4_ انسان اپنی ہدایت (عاقبت) کی راہ خود ہموار کرتاہے_
یھدی ... من اتبع رضوانہ


5_ رضائے خداوندی کا حصول بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے_
من اتبع رضوانہ
6_ امن و سلامتی کی راہوں تك پہنچنا رسالت پیغمبر اکرم(ص) کے اہداف میں سے ایك ہے_
قد جاء کم رسولنا ... یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام
7_ صلح و سلامتی انبیائے الہی کی ہدایت کے سائے میں_
یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام
8_ اہل کتاب کا آپس میں بغض و کینہ اور ایك دوسرے سے دشمنی کا خاتمہ پیغمبر اکرم(ص) کی پیروی اور رضائے خداوند کے حصول میں منحصر ہے_
فاغرینا بینھم العداوة والبغضاء ... یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ
9_ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) خدا کے اذن سے انسانوں کو تاریکی اور گمراہی سے نکال کر نور و ہدایت کی طرف لے جاتے ہیں_
و یخرجھم من الظلمات الي النور باذنہ

مذکورہ مطلب میں "باذنہ" کو "یخرجھم" کا متعلق قرار دیا گیا ہے، اس بناپر "یخرجھم" کی ضمیر کو "نور" اور "کتاب" کی طرف لوٹانا ہوگا، نہ کہ "اللہ" کی طرف کیونکہ خدا اپنے اذن سے کوئي کام انجام دے، اس کا کوئي معنی نہیں بنتا_
10_ خدا انسانوں کو ظلم اور اندھیرے سے نکال کر نور و ہدایت کی طرف لے جاتاہے_
یخرجھم من الظلمات الی النور
اس بناپر کہ"یخرجھم" کی ضمیر فاعلی "اللہ" کی طرف لوٹائي جائے_ اس صورت میں "باذنہ" کا معنی "بعلمہ" ہوگا_
11_ گمراہی و باطل کی راہیں متعدد جبکہ ہدایت و حق کی راہ ایك ہی ہے_
و یخرجھم من الظلمات الی النور
مذکورہ بالا مطلب "ظلمات" کے جمع اور "نور" کے مفرد ہونے سے اخذ کیا گیا ہے_
12_ انسان خدا کے اذن سے ہدایت تك دسترس حاصل کرتاہے_
یخرجھم من الظلمات الی النور باذنہ
13_ انسان صرف خدا کے اذن اور مشیت سے ہی اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے در پے ہوسکتے ہیں_
من اتبع رضوانہ ... باذنہ
اس بناپر کہ "باذنہ" "یخرجھم" کے نہیں، بلکہ "اتبع" کے متعلق ہو_


14_ انسان اپنے اعمال کی انجام دہی میں نہ مجبور ہیں اور نہ بالکل آزاد _ ( امر بین الامرین)
من اتبع رضوانہ ... باذنہ
15_ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) انسانوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتے ہیں_
و یھدیھم الی صراط مستقیم
اس بناپر کہ "یھدیھم" کا فاعل قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) ہوں_
16_ خداوندمتعال انسانوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتاہے_
و یھدیھم الي صراط مستقیم
اس بناپرکہ "یھدیھم" کا فاعل خدا ہو "باذنہ" کی قید نہ لانا اس احتمال کی تائید کرتاہے_
17_ انبیاء کا انتہائي ہدف انسانوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرناہے_
یھدیھم الی صراط مستقیم
چونکہ رسالت کے اہداف و مقاصد شمار کرتے وقت صراط مستقیم کی طرف ہدایت کو آخر میں بیان کیا گیا ہے، لہذا اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتاہے_
18_ صراط مستقیم سبل السلام( امن و سلامتی کی راہوں ) سے بالاترراستہ اور ایك خاص ہدایت کا محتاج ہے_
یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ... و یھدیھم الی صراط مستقیم
"سبل السلام" کی طرف ہدایت کو "صراط مستقیم" کی طرف ہدایت سے پہلے ذکر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ صراط مستقیم تك پہنچنے کیلئے "سبل السلام" سے گذرنا پڑتاہے_
19_ امن و سلامتی کی راہوں تك اہل کتاب کی رسائي، گمراہیوں سے ان کا نجات پانا اور صراط مستقیم پر گامزن ہونا قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانے پہ موقوف ہے_
یا اھل الکتاب قد جاء کم رسولنا ... یھدیھم الی صراط مستقیم
--------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور قرآن کریم 3; آنحضرت(ص) کا نقش و کردار 2، 9، 15 ; آنحضرت(ص) کا ہدایت کرنا 3، 15;آنحضرت(ص) کی اطاعت کے اثرات 8; آنحضرت(ص) کے اہداف 3، 6
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا اذن 9، 12، 13 ;اللہ تعالی کی رضا 5; اللہ تعالی کی رضا کا حصول 13; اللہ تعالی کی رضا کے اثرات 8; اللہ تعالی کی ہدایت2، 7، 10، 16;اللہ تعالی کے افعال 10
امن و سلامتي:

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَآلُواْ إِنَّ اللّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللّهِ شَيْئاً إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَلِلّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .17

یقینا وہ لوگ کافر ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہیں _ پیغمبر آپ ان سے کہئے کہ پھر خدا کے مقابلہ میں کون کسی امر کا صاحب اختیار ہو گا اگر وہ مسیح بن مریم اور ان کی ماں اور سارے اہل زمین کو مار ڈالنا چا ہے اور اللہ ہی کے لئے زمین وآسمان اور ان کے درمیان کی کل حکومت ہے _ وہ جسے بھی چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہرشے پر قدرت رکھنے والاہے _

1_ بعض عیسائي الوہیت کو حضرت عیسي (ع) میں منحصر سمجھتے تھے_
قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم

2_ حضرت عیسي (ع) کی الوہیت کا دعوي کفر اور اس کے دعویدار کافر ہیں_
لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم

3_ حضرت عیسي (ع) کی الوہیت کا دعوي عیسائیوں کی طرف
سے عہد خدا کو توڑنے کا واضح اور روشن مصداق ہے_
لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح

4_ غیر خدا کی خدائي کا دعوي کفر ہے_
لقد کفر ا لذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم

5_ عیسائي اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ حضرت



عیسي (ع) حضرت مریم (ع) کے بیٹے ہیں_
قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم
بظاہر حضرت عیسي (ع) کی "ابن مریم" سے توصیف کرنا عیسائیوں کا کلام ہے، یعنی وہ اس حقیقت کے معترف ہیں کہ حضرت عیسي (ع) حضرت مریم (ع) کے بیٹے ہیں_

6_ حضرت مریم (ع) کا بیٹا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسي (ع) خدا نہیں ہیں_
قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم
عیسائیوں کے اس اعتراف کو کہ حضرت عیسي (ع) حضرت مریم (ع) کے بیٹے ہیں نقل کرنے کا مقصد انہیں اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا ہے کہ بیٹا ہونا (مخلوق ہونا) خدائي کے ساتھ منافات رکھتاہے_

7_ حضرت عیسي (ع) کے بیٹا ہونے کا اعتراف کرنے کے باوجود ان کی خدائي کا دعوي قلبی عقیدہ نہیں بلکہ صرف زبانی جمع خرچ ہے_
لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم
چونکہ ان کے دعوی کو "آمنوا یا اعتقدوا" جیسے الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ لفظ "قالوا" کے ذریعے بیان کیا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: اس سے معلوم ہوتاہے کہ یہ دعوي قلبی عقیدہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا_

8_ پیغمبر اکرم(ص) حضرت عیسی (ع) کی خدائي اور الوہیت کا دعوي کرنے والے عیسائیوں سے بحث و استدلال پر مأمور ہیں_
الذین قالوا ان اللہ ... قل فمن یملک

9_ حضرت عیسي (ع) ، ان کی والدہ حضرت مریم (ع) اور تمام اہل زمین کی موت و حیات خدا کے قبضہ قدرت میں ہے_
قل فمن یملک من اللہ شیئا ان اراد ان یھلک ... و من فی الارض جمیعاً

10_ خدا كى قدرت اور ارادے كے مقابلے ميں ہر قسم كى قدرت كى نفى كى گئي ہے_
فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان يهلك
"فمن يملك" كا استفہام ،استفہام انكارى ہے، يعنى كوئي بھى مشيت خدا كے سامنے ٹھہرنے كى طاقت نہيں ركھتا_
11_ حضرت عيسي (ع) ، ان كى والدہ اور تمام اہل زمين كا ارادہ خداوندى كے سامنے عاجز و ناتوان ہونا اس دعوي كے بطلان كى دليل ہے كہ حضرت عيسي (ع) خدا ہيں_
لقد كفر الذين ... ان اراد ان يهلك المسيح ابن مريم و امہ و من فى الارض جميعاً
12_ جو شخص كسى اور كى قدرت كے زير اثر اور مجبور ہو وہ الوہيت كى صلاحيت نہيں ركھتا_
فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان يهلك

357
13_ حضرت عيسي (ع) كا باپ نہيں تھا_
هو المسيح ابن مريم ... المسيح ابن مريم و امہ
14_ حضرت عيسى (ع) اور ان كى والدہ حضرت مريم (ع) پيغمبر (ص) اسلام كے زمانہ تك زندہ تھے_
فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان يهلك المسيح ابن مريم و امہ
جملہ "ان اراد ..." كا مفہوم يہ ہے كہ يہ دونوں بزرگ شخصيات مذكورہ آيہ شريفہ كے نزول كے زمانے مينزندہ تھيں_
15_ حضرت عيسي (ع) اور ان كى والدہ حضرت مريم (ع) ديگر انسانوں كى مانند انسان ہيں_
ان يهلك المسيح ابن مريم و امہ و من فى الارض جميعاً
اگر چہ "من فى الارض"كے بغير بھى استدلال مكمل تھا، ليكن اس كے باوجود اسے ذكر كرنے كا مقصد يہ ہوسكتاہے كہ مملوكيت اور خدا كے سامنے عاجز و ناتوان ہونے ميں حضرت عيسي (ع) اور دوسرے انسانوں ميں كوئي فرق نہيں ہے_
16_ خداوندمتعال زمين و آسمانوں اور ان كے درميان موجود ہر چيز (تمام كائنات )كا حاكم اور بطور مطلق مالك ہے_
و لله ملك السموات والارض و ما بينهما
"لله" كو مقدم كرنا حصر پر دلالت كرتاہے، يعنى صرف اسى كى ذات آسمانوں و غيرہ كى مالك ہے، لہذا اسے مطلق مالكيت سے تعبير كيا گيا ہے_
17_ صرف وہى الوہيت و خدائي كى صلاحيت ركھتاہے جو عالم ہستى كا مالك مطلق ہے_
لقد كفر الذين قالوا ان الله ... و لله ملك السموات
18_ حضرت عيسي (ع) حضرت مريم (ع) كے بيٹے اور ہر دو مملوك خدا ہيں_
المسيح ابن مريم و امہ ... و لله ملك السموات والارض
19_ خداوند متعال كا حضرت عيسي (ع) اور ان كى والدہ كا مالك و حاكم ہونا اس دعوي كے بطلان كى دليل ہے كہ حضرت عيسي (ع) خدا ہيں_
قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم ... و لله ملك السموات والارض
20_ حضرت عيسي (ع) كى خدائي كا دعوي اس بات كى علامت ہے كہ عيسائي خدا اور اس كى مطلقہ قدرت كى صحيح شناخت نہيں ركھتے تھے_
الذين قالوا ... و لله ملك السموات
21_ غير خدا كى خدائي كا دعوي خدا كى صحيح معرفت نہ ہونے كى علامت ہے_

358
الذين قالوا ... و لله ملك السموات والارض
22_ خداوند متعال كا تمام كائنات كا مالك ہونا اس بات كى دليل ہے كہ وہ حضرت عيسي (ع) ، حضرت مريم (ع) اور تمام اہل زمين كو ہلاك كرنے پر قادر ہے نيز اس كى قدرت كے سامنے كوئي قدرت نہيں ٹھہرسكتي_
فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان يهلك ... و لله ملك السموات والارض
23_ زمين اور آسمانوں كے درميان موجودات پائے جاتے ہيں_
و ما بينهما

24_ خداوند متعال جو چاہتاہے اسے خلق كرتاہے_
يخلق مايشاء
25_ خداوند متعال كى مشيت تمام كائنات ميں حاكم اور نفوذ ركھتى ہے_
يخلق ما يشاء
26_ خدا كى مطلق خالقيت اس كى مطلق مالكيت كى اساس ہے_
لله ملك السموات و ... يخلق ما يشاء
اس بناپر كہ "يخلق ما يشائ" "لله ملك السموات" كى علت ہو_
27_ كائنات پر خدا كى مطلق مالكيت و حاكميت اس بات كى دليل ہے كہ وہ ہر قسم كى خلقت (مثلاً بغير باپ كے ايك انسان خلق كرنے ) پر قادر ہے_
لله ملك السموات والارض و ما بينهما يخلق ما يشاء
اس بناپر كہ " يخلق ما يشائ" "لله ملك السموات والارض" كا نتيجہ ہو_
28_ حضرت عيسي (ع) كى خاص خلقت ان كے بارے ميں الوہيت كا شبہ پيدا ہونے كا باعث نہيں بننى چاہيئے_
لقد كفر الذين ... يخلق ما يشاء
گويا جملہ "يخلق ما يشائ" ان لوگوں كے گمان كے رد ميں ہے جو حضرت عيسي (ع) كى مخصوص خلقت كى بناپر ان كى خدائي كے قائل ہوگئے ہيں_
29_ خداوندمتعال ہر چيز پر قادر ہے_
والله على كل شيء قدير
30_ خدا كى قدرت مطلقہ تمام كائنات پر اس كى مشيت كے حاكم ہونے كى دليل ہے_
يخلق ما يشاء والله على كل شيء قدير
31_ حضرت عيسي كى الوہيت كے سلسلے ميں قرآن كريم كا عيسائيوں كے ساتھ منطقى اور استدلالى رويہ _
الذين قالوا ان الله هو المسيح ... و الله على كل شيء قدير
--------------------------------------------------

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ أَبْنَاء اللّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَلِلّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ .18

اور یہودیوں و نصرانیوننے یہ کہنا شروع کردیا کہ ہم اللہ کے فرزند اور اس کے دوست ہیں تو پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ پھر خدا تم پر تمہارے گناہوں کی بنا پر عذاب کیوں کرتا ہے _ بلکہ تم اس کی مخلوقات میں سے بشر ہو اور وہ جس کو چاہتاہے بخش دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے عذاب کرتاہے اور اس کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی کل کائنات ہے اور اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے_

1_ یہودی اور عیسائي اپنے آپ کو خدا کے بیٹے اور اس کے محبوب خیال کرتے تھے_
و قالت الیهود والنصاري نحن ابناء الله و احبائہ
2_ خدا کا صاحب اولاد ہونا یہود و نصاري کے باطل



خیالات میں سے ایك ہے_

و قالت اليهود و النصاري نحن ابناء الله و احبائہ
3_ يہود و نصاري اپنے آپ كو خدا كے مقربين ميں سے خيال كرتے تھے _
و قالت اليہود و النصارى نحن ابناء الله و احبائہ
اس بناپر كہ "ابنائ" سے مراد اس كا كنائي معنى (مقربين )ہو_
4_ يہود و نصارى خدا سے محبت اور عشق كا بے بنياد دعوي كرتے تھے_
و قالت اليهود والنصاري نحن ابناء الله و احبائہ
مذكورہ بالا مطلب اس بناپر ہے كہ "احبائ" جمع "حبيب" اور اسم فاعل( محبت كرنے والوں ) كے معنى ميں ہو_
5_ بعض يہود و نصاري گناہ سے آلودہ ہيں_
فلم يعذبكم بذنوبكم
6_ گناہگار يہودو نصاري عذاب خداوندى سے دوچار ہوں گے_
فلم يعذبكم بذنوبكم
7_ عذاب خداوندى گناہ سے آلودہ ہونے كا نتيجہ ہے_
فلم يعذبكم بذنوبكم
8_ گناہگار يہود و نصاري كا عذاب خداوندى ميں مبتلا ہونا ان كے اس نظريہ كو رد كرتا ہے كہ وہ خدا كے مقرب اور محبوب بندے ہيں_
قل فلم يعذبكم بذنوبكم
9_ گناہ كے مرتكب ہونے كى وجہ سے يہود و نصاري نہ تو خدا كے محبوب ہيں اور نہ اس كى بارگاہ ميں مقرب بندے ہيں_
نحن ابناء الله و احبائہ قل فلم يعذبكم بذنوبكم
10_ خدا كے عاشق گناہ كى آلودگى سے پاك و منزہ ہوتے ہيں_
نحن ابناء الله و احبائہ قل فلم يعذبكم بذنوبكم
11_ گناہگار يہود و نصاري كادنيوى عذاب ميں مبتلا ہونا_
قل فلم يعذبكم بذنوبكم
چونكہ عيسائي اپنے آپ كو قيامت كے عذاب سے محفوظ سمجھتے ہيں، لہذا يہ استدلال اس صورت ميں صحيح و تام ہوگا جب عذاب سے مراد دنيوى عذاب ہو_
12_ يہود و نصاري دوسرے انسانوں جيسے اور ان كى


مانند خلق كيے گئے ہيں_
بل انتم بشر ممن خلق
13_ يہودى اور عيسائي اپنے آپ كو ممتاز اور برتر انسان خيال كرتے ہيں_
و قالت اليهود والنصاري نحن ابناء الله ... بل انتم بشر ممن خلق
چونكہ خدا نے يہوديوں اور عيسائيوں كے اس وہم و خيال كے رد ميں فرمايا ہے كہ تم بھى دوسرے انسانوں كى مانند ہو، اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ اپنے لئے خاص امتياز كے قائل اور اپنے آپ كو دوسروں سے افضل خيال كرتے تھے_
14_ خداوندمتعال نے كسى فرد، گروہ يا جماعت كو دوسرے لوگوں سے زيادہ مقرب اور عزيز خلق نہيں كيا_
بل انتم بشر ممن خلق
15_ يہود و نصاري كا دوسرے انسانوں كى مانند اور ان كے مساوى ہونا اس وہم و گمان كے غلط ہونے كى دليل ہے كہ وہ خدا كے ہاں محبوب اور مقرب بندے ہيں_
نحن ابناء الله و احبائہ ... بل انتم بشر ممن خلق
16_ خدا كے عذاب اور مغفرت كى اساس اس كى مشيت ہے_
يغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء
17_ يہود و نصاري خدا كى مغفرت سے بہرہ مند ہونے يا اس كے عذاب ميں مبتلا ہونے ميں دوسرے انسانوں كے مساوى

ہيں_
بل انتم بشر ممن خلق يغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء
18_ صرف خداوندمتعال آسمانوں، زمين اور ان كے درميان موجود ہر چيز( تمام كائنات) كا مالك اور فرمانروا ہے_
و لله ملك السموات والارض و ما بينهما
19_ يہود و نصاري نہ تو خدا كے بيٹے ہيں اور نہ اس كى خاص محبت كے حامل ہيں، بلكہ دوسرے انسانوں كى مانند خدا كے مملوك اور اس كى حاكميت كے ماتحت ہيں_
و قالت اليهود و النصاري نحن ابناء الله ... و لله ملك السموات والارض
مذكورہ بالا مطلب ميں جملہ "لله ملك السموات ..." كو يہود و نصاري كے اس وہم و گمان "نحن ابناء الله و احبائہ "كے رد كے طور پر ليا گيا ہے_
20_ خدا كى مطلق مالكيت اور فرمانروائي انسانوں كى مغفرت يا عذاب ميں اس كى مشيت كے نافذ


ہونے كى دليل ہے_
يغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء و لله ملك السموات والارض و ما بينهما
مذكورہ بالا مطلب ميں جملہ "لله ملك ..." كو "يغفر لمن يشاء ..." كيلئے دليل كے طور پر ليا گيا ہے_
21_ آسمانوں كا متعدد ہونا_
و لله ملك السموات والارض
22_ تمام موجودات كى حركت كى انتہاء صرف خداوند متعال ہے_
واليہ المصير
--------------------------------------------------

قَالَ رَجُلاَنِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُواْ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ وَعَلَى اللّهِ فَتَوَكَّلُواْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ .23

مگر دو انسان جنہیں خدا کا خوف تھا اور ان پر خدا نے فضل و کرم کیاتھا انھوں نے کہاکہ ان کے درو ازے سے داخل ہوجاؤ _ اگر تم دروازے میں داخل ہوگئے تو یقینا غالب آجاؤ گے اوراللہ پر بھر وسہ کرو اگر تم صاحبان ایمان ہو _
1_ حضرت موسي (ع) کے دو ساتھیوں نے تجویز دی کہ مقدس سرزمین کے دروازے کی طرف سے حملہ کیا جائے_
قال رجلان ... ادخلوا علیهم الباب
2_ حضرت موسي (ع) کی قوم مینخوف خدا رکھنے والے اور ذمہ داری کا احساس کرنے والے ساتھی بھی موجود تھے_
قال رجلان من الذین یخافون ... ادخلوا علیهم الباب
مذکورہ بالا مطلب اس بناپر ہے کہ "یخافون" کا محذوف مفعول "اللہ" ہو یعنی "یخافون اللہ" جو اللہ سے ڈرتے ہیں_
3_ حضرت موسي (ع) کے وفادار ساتھیوں اور مقدس سرزمین
کے جابروں کے ساتھ نبرد آزمائي میں انکاساتھ دینے والوں کی تعداد بہت ہی تھوڑي، بلکہ نہ ہونے کے برابر تھي_
ان فیها قوماًً جبارین ... قال رجلان من الذین یخافون
4_ یوشع اور کالب حضرت موسي کے خوف خدا رکھنے والے ساتھیوں میں سے تھے_
قال رجلان من الذین یخافون انعم الله علیهما
بہت سارے مفسرین کا کہنا ہے کہ "رجلان" سے مراد یوشع و کالب ہیں_
5_ یوشع اور کالب کے خوف خدا نے ان میں حضرت موسي(ع) کے اوامر کے مقابلے میں ذمہ داری کا احساس پیدا کیا_

376

قال رجلان من الذين يخافون ... ادخلوا عليهم الباب

6_ يوشع اور كالب خدا كى نعمتوں سے بہره مند افراد تهے_

قال رجلان ... انعم الله عليهما

7_ خدا كا خوف اور اس كے سامنے ذمہ دارى كا احساس خدا كى عظيم نعمتوں ميں سے ہے_

قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما

8_ خوف خدا انبيائے خدا كے سامنے سرتسليم خم كرنے اور ان كا مطيع بننے كا باعث بنتا ہے_

قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما ادخلوا عليهم الباب

9_ خدا كا خوف انسان كو بہادر بناتا ہے اور اس كے دل سے دشمن كا ڈر نكال ديتاہے_

قال رجلان من الذين يخافون ... ادخلوا عليهم الباب

يوشع اور كالب كى خدا ترسى والى صفت بيان كرنے كے بعد ان كى بہادرى اور دليرى كہ جو جملہ "ادخلوا ..." سے معلوم ہوتى ہے، كا ذكر كرنے سے پتہ چلتاہے كہ ان كى بہادرى اور دشمن كے مقابلے ميں نڈر ہونے كا سبب ان كا خوف خدا تها_

10_ حضرت موسي (ع) كى قوم كے لوگ خدا كے سامنے گستاخ اور لاپروا تهے_

قال رجلان من الذين يخافون

"من الذين يخافون" اس مطلب كى طرف اشاره ہوسكتاہے كہ قوم موسي (ع) نے خوف خدا نہ ہونے كى وجہ سے حضرت موسي (ع) كے فرمان كى تعميل نہيں كي_

11_ خدا كے سامنے قوم موسي (ع) كى گستاخى اور اس سے بے اعتنائي حضرت موسي (ع) كے( مقدس سرزمين ميں داخل ہونے اور جابروں كے ساتھ مقابلہ كرنے كے) فرمان سے منہ موڑنے كا سبب بني_

انا لن ندخلها ... قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما ادخلوا

12_ يوشع اور كالب دشمن سے ڈرو خوف كے باوجود لوگوں كو مقدس سرزمين پر حملے كى دعوت ديتے تهے_

قال رجلان من الذين يخافون

مذكوره بالا مطلب اس بناء پر ہے كہ "يخافون" كا محذوف مفعول "جبارين" ہو_

13_ دشمنوں كى قوت اور طاقت سے ڈرنے كے باوجود ان كا مقابلہ كرنا لازمى ہے_

قال رجلان من الذين يخافون ... ادخلوا عليهم الباب

14_ يوشع اور كالب نے مقدس سرزمين كو بلافاصلہ اور

377

فوراً فتح كرنے كيلئے يہ تجويز پيش كى كہ اس كے جابر باسيوں پر زبردست حملہ كركے اس كا دروازه كهول دياجائے_

قال رجلان ... ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون

15_ يوشع اور كالب اس بات سے آگاه تهے كہ مقدس سرزمين كے جابروں پر فتح اور كاميابى كيلئے كونسى حكمت عملى اختيار كى جائے_

قال رجلان ... ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون

16_ مقدس سرزمين كے دروازه كى طرف سے حملہ آور ہونے كى صورت ميں بنى اسرائيل كى جابروں پر فتح و كاميابى يقينى تهي_

ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون

17_ حق كا باطل پر غلبہ اہل حق كى سعى و كوشش پر موقوف ہے_

فاذا دخلتموه فانكم غالبون

18_ اہل ايمان كا فريضہ ہے كہ دشمن پر فتح پانے كيلئے انكى شناخت حاصل كريں ، منصوبہ بندى كريں اور مناسب روش كو بروئے كار لائيں_

ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون

19_ يوشع اور كالب جابروں سے مقابلہ اور ان پر غلبہ حاصل كرنے كيلئے سعى و كوشش كے ساتھ ساتھ قوم موسي (ع)

کو خدا پر توکل کی تلقین کرتے تھے_
ادخلوا عليهم الباب ... فانكم غالبون و على الله فتوكلوا
20_ خدا پر توکل کرنا مومنین کیلئے دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے میں بہت مفید ثابت ہوتاہے_
فانكم غالبون و علي الله فتوكلوا
21_ نعمت خداوندی سے بہرہ مند لوگ صرف خدا پر بھروسہ کرتے ہیں، اس کی راہ میں نبرد آزمائي کیلئے آمادہ رہتے ہیں اور لوگوں کو جہاد اور توکل کی دعوت دیتے ہیں_
قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما ادخلوا ... و على الله فتوكلوا
22_خدا پر توکل کے ساتھ ساتھ سعی و کوشش کرنا ضروری ہے_
ادخلوا عليهم الباب ... و علي الله فتوكلوا
23_ صرف خدا پر توکل و بھروسہ کرنا اس پر حقیقی ایمان اور سچے یقین کا نتیجہ ہے_
و على الله فتوكلوا ان كنتم مؤمنين


جار و مجرور( على الله) کو مقدم کرنا حصر پر دلالت کرتاہے_
24_ حضرت موسي(ع) کے خوف خدا رکھنے والے ساتھیوں (یوشع اور کالب )نے بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین پر حملہ آور اور جابروں سے نبرد آزماہونے کیلئے آمادہ کرنے کی خاطر بہت زیادہ تبلیغ کیا_
قال رجلان ... ان كنتم مؤمنين
25_( حضرت موسي (ع) کے چچازاد بھائیوں) یوشع بن نون اور کالب بن یافنا نے بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین میں داخل ہونے کی دعوت دي_
قال رجلان ... ادخلوا عليهم الباب
مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں امام باقر (ع) سے روایت ہے: احدهما يوشع بن نون والآخر كالب بن يافنا، قال: و هما ابنا عمه ... (1) ایک یوشع بن نون اور دوسرے کالب بن یافنا تھے اوریہ دونوں حضرت موسي (ع) کے چچازاد بھائي تھے_
------------------------------------------------

جنگ:
جنگ کی دعوت 12;جنگ میں منصوبہ بندی ا 1، 14، 16، 18
جہاد:
---------

**1) تفسیر عیاشی ج1 ص 303 ح 68; نورالثقلین ج1 ص 606 ح 113_**


جہاد کی اہمیت 21
حضرت موسي (ع) :
حضرت موسي (ع) کی داستان 1;حضرت موسي (ع) کی نافرمانی 11;حضرت موسي (ع) کے اوامر 5;حضرت موسی (ع) کے ساتھی 1، 2، 3، 4، 24
حق:
حق کی فتح17
خوف:
خدا کا خوف 4،5، 8، 9،24; خوف کے اثرات 5، 8، 9 ; خوف کے موانع 9;دشمنوں کا خوف 12، 13
دشمن:
دشمن پر فتح 20; دشمن سے مقابلہ کرنا 13;دشمن کی طاقت 13
دليري:
دلیری کا پیش خیمہ9
ذمہ داري:
ذمہ داری کا پیش خیمہ 5، 7
روایت: 25
طرز عمل:
طرز عمل کی اساس و بنیاد 9، 23
ظالمين:
ظالمین پر فتح16; ظالمین سے جنگ 3; ظالمین سے مقابلہ 11، 14، 24
کالب بن یافنا: 4، 5، 14، 15، 25
کالب بن یافنا کی تبلیغ 24;کالب بن یافنا کی دعوت 12، 19;کالب بن یافنا کے فضائل 6
کام:
کام کے آداب 22
كاميابي:
کامیابی کی شرائط 15، 16، 17، 18، 20
مبارزت:
مبارزت کا طریقہ 18
مقدس سرزمین: 1، 3، 12، 24، 25
مقدس سرزمین کا فتح کرنا 14، 15
مومنين:
مومنین کی ذمہ داری 18
نافرماني:

نافرمانی کا پیش خیمہ 11
نعمت سے بہرہ مند لوگ: 6، 21
یوشع بن نون: 4، 5، 14، 15، 25
یوشع بن نون اور بنی اسرائیل 19;یوشع بن نون کی تبلیغ 24;یوشع بن نون کی دعوت 12، 19 ; یوشع بن نون کے فضائل6



قَالُواْ يَا مُوسَى إِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا أَبَداً مَّا دَامُواْ فِيهَا فَاذْهَبْ أَنتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ .24

ان لوگوں نے کہا کہ موسي ہم ہرگز وہاں داخل نہ ہوں گے جب تك وہ لوگ وہاں ہیں _ آپ اپنے پروردگار کے ساتھ جاکر جنگ کیجئے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں_
1_ حضرت موسي (ع) کے حکم کے باوجود بنی اسرائیل اس بات پر مصر اور بضد تھے کہ مقدس سرزمین کے جابروں سے نبرد آزمائي سے اجتناب کیا جائے_
قالوا یا موسي انا لن ندخلھا ابداً
2_ قوم موسي( بنی اسرائیل )مقدس سرزمین پر قابض طاقتور حکمرانوں کا آمنا سامنا کرنے اور ان کے ساتھ نبرد آزما ہونے سے ڈرتی تھي_
قالوا یا موسي انا لن ندخلھا ابداً
3_ حضرت موسي (ع) کی قوم نے یوشع اور کالب کی طرف سے جابروں کا مقابلہ کرنے کیلئے حضرت موسي کا ساتھ دینے اور ان کی مدد کی اپیل سے بے اعتبائي کي_
ادخلوا علیھم الباب ... قالوا یا موسي انا لن ندخلھا ابداً
یوشع اور کالب کی باتیں سننے کے بعد بنی اسرائیل
حضرت موسي (ع) سے مخاطب ہوئے تا کہ ان دو کی باتوں سے بے اعتنائي اور بے توجہی کا اظہار کریں_
4_ بنی اسرائیل نے مقدس سرزمین میں داخل ہونے کیلئے یہ شرط عائد کی کہ پہلے وہاں سے جابروں کا انخلاء ہوجائے_
انا لن ندخلھا ابداً ما داموا فیھا
5_ بنی اسرائیل مقابلہ کیے بغیر مقدس سرزمین کو فتح کرنے کی بے جا توقع رکھتے تھے_
انا لن ندخلھا ابداً ما داموا فیھا
6_ سعی و کوشش کے بغیر کامیابی کی توقع رکھنا ایك بیجا اور غیر معقول توقع ہے_
انا لن ندخلھا ابدا ما داموا فیھا
7_ حضرت موسي (ع) کی قوم کے لوگ ہٹ دھرم، ضدي،


نصیحت قبول نہ کرنے والے اور خدا کی نعمتوں کے بدلے میں ناشکرے تھے_
اذکروا نعمة الله علیکم ... قالوا یا موسي انا لن ندخلھا ابدا ماداموا فیھا
8_ بنی اسرائیل گستاخانہ انداز میں حضرت موسي (ع) اور ان کے خدا سے مطالبہ کرتے تھے کہ خدا وند اور حضرت موسي جاکرمقدس سرزمین کے جابروں کے ساتھ لڑائي اور نبرد آزمائي کریں_
قالوا ... فاذھب انت و ربك فقاتلا
9_ حضرت موسي(ع) کی قوم خدا کی شان میں گستاخی کرتی تھي_
فاذھب انت و ربك
"ربنا" کی بجائے "ربك" کہنا قوم حضرت موسي(ع) کی جسارت کی حکایت کرتاہے_
10_ قوم موسي (ع) کے غلط نظریہ کے مطابق خداوند متعال جسم و جسمانیات رکھتا ہے_
فاذھب انت و ربك فقاتلاً
حضرت موسي (ع) اور خداوند متعال کو ایك ہی طرح سے جانے اور لڑنے کا کہنا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ وہ خدا کو

حضرت موسي (ع) جيسا ايك موجود خيال كرتے تھے_
11_ بنی اسرائیل نبرد آزمائي سے عليحدگی كا اعلان كركے حضرت موسي (ع) كے معجزے اور مقدس سرزمين كو فتح كرنے كيلئے خدا كى خالص امداد كے خواہاں تھے_
فاذهب انت و ربك فقاتلاً
بنى اسرائيل كى آنكھوں كے سامنے فرعونيوں كى نابودى كيلئے خدا كا مدد كرنا اور حضرت موسي كا معجزے دكھانا ہوسكتاہے اس احتمال كى تائيد كرے "اذهب ..." سے ان كى مراد يہ توقع تھى كہ جابروں كى نابودى كيلئے خدا اس طرح مدد كرے اور حضرت موسي (ع) معجزہ دكھائيں كہ ان سے جنگ و جہاد كى ضرورت ہى نہ پڑے_
12_ حضرت موسي كى قوم نے خدا كى مدد، اس كى شرائط اور اس كى علل و اسباب سے غلط مطلب اخذ كيا_
فاذهب انت و ربك فقاتلاً
13_ بنى اسرائيل جابر و ظالموں كے خلاف نبرد آزما ہونے كى بجائے عليحدگى اختيار كركے گھر ميں آرام اور مزے سے بيٹھنے پر بضد تھے_
انا هنا قاعدون
14_ خدا پر توكل; اس كى راہ ميں جہاد سے كنارہ كشي، سعى و كوشش سے اجتناب اور شرعى ذمہ داريوں سے لاپروائي برتنے كے ساتھ ہم آہنگ اور سازگار نہيں ہے_
و علي الله فتوكلوا ... فاذهب انت و ربك فقاتلا انا ههنا قاعدون
حضرت موسي (ع) كى قوم كا گھر ميں بيٹھے رہنا اور ميدان جنگ خداوند متعال وحضرت موسي (ع) كے حوالے كردينا اس نصيحت كے بالكل برعكس ہے جو


يوشع اور كالب نے خدا پر توكل كرنے كے بارے ميں كى تھى اور اس سے معلوم ہوتاہے كہ فرائض الہى سے كنارہ كشى توكل كے ساتھ ہم آہنگ اور سازگار نہيں ہے_
-------------------------------------------------
آرزو:
ناپسنديده آرزو 6
الله تعالى:
الله تعالى كى توہين 9;الله تعالى كى مدد كى درخواست 11;الله تعالى كى مدد كى شرائط 12;الله تعالى كى نافرمانى 14;الله تعالى كى نعمتيں 7
بنى اسرائيل:
بنى اسرائيل كا توہين كرنا 9;بنى اسرائيل كا خوف 2;بنى اسرائيل كا عقيده 10، 12;بنى اسرائيل كا كفران نعمت 7;بنى اسرائيل كى تاريخ 2، 4، 8، 13;بنى اسرائيل كى صفات 7; بنى اسرائيل كى گستاخى 8;بنى اسرائيل كى نافرمانى 1، 3، 11; بنى اسرائيل كى نظر ميں خدا10;بنى اسرائيل كى ہٹ دھرمى 7; بنى اسرائيل كے تقاضے 4، 5، 8، 11
توقعات:
ناپسنديده توقعات 5
توكل:
خدا پر توكل14
جنگ:
جنگ سے فرار 13
جہاد:
جہاد ميں حصہ نہ لينا 14
خوف:
جنگ كا خوف 2
ظالمين:

قَالَ رَبِّ إِنِّي لا أَمْلِكُ إِلاَّ نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ .25

موسي نے كہا پروردگار ميں صرف اپنى ذات اور اپنے بھائي كااختيار ركھتا ہوں لہذا ہمارے اور اس فاسق قوم كے درميان جدائي پيداكردے _

1_ حضرت موسي (ع) نے بنى اسرائيل كو جابر و ظالم افراد كا مقابلہ كرنے كيلئے آماده نہ كر سكنے پر خدا كى بارگاه ميں معذرت طلب كي_

قال رب انى لا املك الا نفسى و اخي

2_ حضرت موسي (ع) كو بنى اسرائيل كى جانب سے مقدس سرزمين ميں داخل ہونے كى غرض سے تيار ہوكر ظالموں كے ساتھ مقابلہ كرنے كے سلسلے ميں مايوسى اور نااميدى _

قال رب انى لا املك الا نفسى و اخي

3_ حضرت موسي (ع) نے خدا كى بارگاه ميں بنى اسرائيل كى طرف سے ظالموں كا مقابلہ كرنے سے سركشى كرنے پر شكايت كي_

قال رب انى لا املك الا نفسى و اخي

4_ تمام بنى اسرائيل ميں سے حضرت موسي (ع) كے مطيع و مددگار اور قابل اعتماد ساتھى صرف انكے بھائي (ہارون) تھے_

قال رب انى لا املك الا نفسى و اخي

مذكوره بالا مطلب اس بناپرہے جب كہ "اخي" كا عطف "نفسي" پر ہو_

5_ حضرت موسي (ع) كى طرح حضرت ہارون (ع) كو بھى مقدس سرزمين فتح كرنے كيلئے بنى اسرائيل كو آماده كرنے كا حكم ديا گيا تھا_

قال رب انى لا املك الا نفسى و اخي

آيت نمبر 23" و قال رجلان ..." اس بات كى علامت ہے كہ وه دو مرد بھى حضرت ہارون كى مانند حضرت موسي كے مطيع اور فرمانبردار تھے اور يہ حقيقت اس جملہ "لا املك الا نفسى و اخي" كى اس تفسير كے ساتھ ہم آہنگ نہيں ہے



كہ مجھے صرف اپنا اور اپنے بھائي كا اختيار حاصل ہے اور بنى اسرائيل ميں سے صرف ہارون ميرا مطيع و فرمانبردار ہے، پس"اخي" ايسا مبتداء ہے جس كى خبر محذوف ہے، يعنى (و اخى لا يملك الا نفسہ) كہ ميرا بھائي صرف اپنا اختيار

رکھتاہے، اور اپنا اور اپنے بھائي کا نام لینے کی وجہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو آمادہ کرنے کی ذمہ داری حضرت ہارون (ع) کے کاندھوں پر بھی ڈالی گئي تھي_

6_ تمام انسانوں حتی انبیائے خدا کو بھی دوسروں پر نہیں، بلکہ صرف اپنی ذات پر اختیار حاصل ہے_

قال رب انی لا املك الا نفسی و اخي

7_ حضرت موسي (ع) نے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے اور اپنے بھائي ہارون (ع) کیلئے بنی اسرائیل سے جدائي کی درخواست اور دعا کي_

فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

8_ خداوند متعال کے نیك بندوں کیلئے فاسقوں کے ساتھ زندگی گذارنا بہت کٹھن اور ناپسندیدہ ہے_

فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

9_ حضرت موسي (ع) نے یہ دعا کرکے اپنی قوم پر نفرین کی کہ وہ میرے اور میرے بھائي ہارون (ع) کے وجود سے فیض یاب ہونے سے محروم رہیں_

فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

10_ بنی اسرائیل اپنی ہٹ دھرمی اور حضرت موسي (ع) کے فرامین سے منہ موڑنے کی وجہ سے ایك فاسق قوم تھي_

و بین القوم الفاسقین

11_ حکم جہاد کے مقابلے میں سرکشی کرنا گناہ ہے_

و بین القوم الفاسقین

12_ بنی اسرائیل کی سرکشی اور گناہ حضرت موسي (ع) کی جانب سے ان پر نفرین کرنے کا سبب بنا_

فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

13_ خدا کی ربوبیت اس سے دعا اور التجاء کا پیش خیمہ ہے_

قال رب ... فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

------------------------------------------------

حضرت ہارون (ع) :
حضرت ہارون (ع) اور بنی اسرائیل 7، 9; حضرت ہارون (ع) کا مطیع ہونا4; حضرت ہارون (ع) کی ذمہ داری 5
دعا:
دعا کا پیش خیمہ 13
صالحین: 8
ظالمین:
ظالمین کے ساتھ مبارزت1، 2، 3
فاسقین: 10
فاسقین کے ساتھ زندگی گذارنا 8
گناہ:
گناہ کے اثرات 12;گناہ کے موارد 11
معاشرت:
ناپسندیدہ معاشرت 8
مقدس سرزمین:
مقدس سرزمین کی فتح 2، 5
مقدس مقامات: 5
نافرماني:
نافرمانی کے اثرات 12
نفرین:
نفرین کے اسباب 12



يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُواْ مَا جَاءنَا مِن بَشِيرٍ وَلاَ نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .19

اے اہل کتاب تمہارے پاس رسولوں کے ايك وقفہ کے بعد ہمارا یہ رسول آیا ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئي بشیر و نذیر نہیں آیا تھا تو لو یہ بشیرو نذیر آگیاہے اور خدا ہرشے پر قادر ہے _
1_ خداوند متعال نے تمام اہل کتاب کو پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے_
یا اھل الکتاب قد جاء کم رسولنا
2_ اہل کتاب (یہود و نصاري )بعثت پیغمبر اکرم(ص) کے منتظر تھے_
یا اھل الکتاب قد جاء کم رسولنا
کلمہ "قد" ہوسکتاہے اس فعل کے حصول کے
انتظار پر دلالت کررہاہو جس پر یہ داخل ہوتاہے جیسے "قد قامت الصلاۃ"
3_ اہل کتاب رسالت پیغمبر اکرم(ص) کے دائرہ کار میں آتے ہیں اور اسے قبول کرنے کے پابند ہیں_
یا اھل الکتاب قدجاء کم ... فقد جاء کم بشیر و نذیر
4_ پیغمبر اکرم(ص) کا اہم فریضہ احکام و معارف الہی کی توضیح

و تشریح ہے_

قد جائكم رسولنا يبين لكم
مذكورہ بالا مطلب ميں احكام اور معارف دين كو "يبين" كيلئے مفعول مقدرفرض كيا گيا ہے_
5_ احكام و معارف الہى توضيح و تشريح كے محتاج ہيں_
يبين لكم
فعل "يبين" اس بات پر دلالت كرتاہے كہ دينى احكام اور معارف كو جہاں لوگوں تك پہنچانے اورابلاغ كى ضرورت ہے، وہاںان كى توضيح و تشريح كى بھى ضرورت ہے، لہذا يہ نہيں فرمايا: "يبلغ" يعنى وہ تم تك پہنچائے گا_
6_ سعادت و شقاوت اور خوشبختى و بدبختى كى راہوں كى توضيح و تشريح رسالت پيغمبر اكرم(ص) كے اہداف ميں سے ايك ہے_
قد جاء كم رسولنا يبين لكم
ممكن ہے "يبين" كا مفعول وہ مفہوم ہو جو "بشير و نذير" سے حاصل ہوتا ہے، يعنى سعادت و شقاوت_
7_ يہود و نصاري كے ہاتھوں مخفى ركھے گئے حقائق و معارف كو روشن و واضح كرنا رسالت پيغمبر اكرم(ص) كے اہداف ميں سے ايك ہے_
قد جاء كم رسولنا يبين
يہ اس بناپر ہے كہ"يبين" كا محذوف مفعول وہ حقائق ہوں جنہيں علمائے اہل كتاب نے چھپائے ركھا اور آيت نمبر 15 اس مطلب كا قرينہ ہے_
8_ آنحضرت (ص) اور گذشتہ انبياء و رسل كى بعثت ميں طولانى فاصلہ ہے_
على فترة من الرسل
"فترة" سكون و انقطاع كے معنى ميں ہے، لہذا "فترة من الرسل" كا معنى انقطاع پيغمبرى ہے اور "فترة" كو نكرہ ذكر كرنا اس بات پر دلالت كرتاہے كہ يہ انقطاع كافى لمبا عرصہ جارى رہا_
9_ پيغمبر اكرم(ص) كى بعثت خدا كى طرف سے اہل كتاب پر اتمام حجت تھي_
ان تقولوا ما جاء نا من بشير و لا نذير فقد جاء كم بشير و نذير
"ان تقولوا" سے پہلے "لام" تعليل اور "لا" نافيہ محذوف ہے، يعنى لئلا تقولوا_
10_ انبياء (ع) كى بعثت خدا كى جانب سے لوگوں پر اتمام حجت ہے_
ان تقولوا ما جاء نا من بشير و لا نذير
اگر چہ آيہ شريفہ مينمخاطب اہل كتاب ہيں، ليكن يقيناً رسالت پيغمبر اكرم (ص) كے ذريعے سے اتمام حجت كے سلسلے ميں اہل كتاب اور ديگر لوگوں كے درميان كوئي فرق نہيں ہے_

366

11_ بشارت( فرمانبردار لوگوں كو خوشخبرى دينا )اور انذار (گناہگاروں كو ڈرانا )انبيائے خدا كى رسالت كى روح اور ان كى تبليغ كا طريقہ كار ہے_
فقد جاء كم بشير و نذير
12_ جاہل قاصر كا عذر قابل قبول ہے_
ان تقولوا ما جاء نا من بشير و لا نذير
چونكہ پيغمبر اكرم(ص) كا بھيجا جانا عذر پيش كرنے كى راہ ميں ركاوٹ شمار كيا گيا ہے، اس سے معلوم ہوتاہے كہ اگر يہ انجام نہ ديا جاتا تو عذر باقى رہتا_
13_ خداوند متعال قادر مطلق ہے اور ہر كام انجام دينے كى قدرت ركھتاہے_
و الله على كل شيء قدير
14_ انبيائے خدا كى بعثت خدا كى قدرت مطلقہ كا ايك جلوہ ہے_
قد جاء كم ... والله على كل شيء قدير
15_ خداوند متعال اپنے وعدہ و وعيد كى انجام دہى پر قادر ہے_
فقد جاء كم بشير و نذير والله على كل شيء قدير
------------------------------------------------

آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کی بعثت 2، 9;آنحضرت(ص) کی ذمہ داري4;آنحضرت(ص) کی رسالت کا دائرہ کار 3;آنحضرت(ص کی نبوت کا فلسفہ 6;آنحضرت(ص) کے اہداف 7
اتمام حجت: 10
احکام:
احکام کی توضیح و تشریح 4، 5
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا انذار 15 ;اللہ تعالی کی بشارت 15;اللہ تعالی کی دعوت 1; اللہ تعالی کی قدرت 13، 14، 15
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کی بعثت 10، 14 ;انبیاء (ع) کی تبلیغ 11;انبیاء (ع) کی رسالت 11
اہل کتاب:
اہل کتاب اور آنحضرت(ص) 2;اہل کتاب اور اسلام 1;اہل کتاب پر اتمام حجت 9;اہل کتاب کو دعوت 1;اہل کتاب کی توقعات 2;اہل کتاب کی ذمہ داری 3
ایمان:
آنحضرت(ص) پر ایمان لانا 1;ایمان کا متعلق 1
تبلیغ:
تبلیغ کا طریقہ 11



جاہل:
جاہل قاصر 12;عذر والاجاہل 12
دین:
دینی تعلیمات کی توضیح و تشریح 4، 5، 7
سعادت:
سعادت کی توضیح و تشریح 6
شقاوت:
شقاوت کی توضیح و تشریح 6
عیسائي:
عیسائي اورآنحضرت(ص) 2;عیسائي اورحق کا کتمان7;
عیسائیوں کی توقعات 2
فرمانبردار:
فرمانبرداروں کو بشارت11
گناہگار:
گناہگاروں کو ڈرانا11
نبوت:
نبوت کا فلسفہ 10;نبوت میں فترت8
یہود:
یہود اور آنحضرت(ص) 2;یہود اور حق کا کتمان 7; یہود کی توقعات 2

وَإِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنبِيَاء وَجَعَلَكُم مُّلُوكاً وَآتَاكُم مَّا لَمْ يُؤْتِ أَحَداً مِّن الْعَالَمِينَ .20
اور اس وقت کو یاد کرو جب موسي نے اپنی قوم سے کہاکہ اے قوم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں

انبیا ئقرار دئے اور تمھیں بادشاہ بنایا او رتمھیں وہ سب کچھ دے دیا جو عالمین میں کسی کو نہیں دیا تھا _
1_ حضرت موسي (ع) اور ان کی قوم کی آپ بیتی یاد رکھنے کے قابل اور سبق آموز ہے_
و اذ قال موسي لقومہ یا قوم
"اذ قال ..." میں "اذ" "اذکر" یا "اذکروا" جیسے محذوف فعل کا مفعول ہے_
2_ حضرت موسي (ع) کی طرف سے بنی اسرائیل کو وہ نعمتیں


یاد کرنے کی دعوت جو خداوند متعال نے ان پر نازل کی تھیں_
واذ قال موسي لقومہ یا قوم اذکروا نعمة اللہ علیکم
3_ خدا کی نعمتوں کی طرف توجہ دینا اور انہیں یاد کرنا لازمی ہے_
اذکروا نعمة اللہ علیکم
4_ بنی اسرائیل حضرت موسي (ع) سے پہلے بھی کئي ایك انبیاء (ع) کی نعمت سے بہرہ مند ہوئے تھے_
اذ جعل فیکم انبیاء
5_ خدا کی جانب سے بنی اسرائیل کو عطا کی جانے والی عظیم نعمتوں میں سے ایك یہ تھی کہ ان کے درمیان کئي انبیاء (ع) مبعوث کیے گئے_
اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء
6_ اُمتوں کے درمیان انبیاء (ع) کا بھیجا جانا ان کیلئے عظیم نعمت ہے_
اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء
7_ بنی اسرائیل اپنی زندگی کی تاریخ کے ایك حصے میں حاکم و فرمانروا رہے ہیں_
و جعلکم ملوکاً
8_ بنی اسرائیل کی حکومت اور فرمانروائي خدا کی طرف سے ان کیلئے نعمت تھي_
اذکروا نعمة اللہ علیکم ... و جعلکم ملوکاً
9_ حضرت موسي کی قوم اپنی تاریخ کے ایك حصے میں دوسری اقوام پر سرداری کرتی رہی ہے_
اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ ... جعلکم ملوکاً
مذکورہ بالا مطلب میں "ملوك" کو سیادت و سرداری سے کنایہ کے طور پر اخذ کیا گیا ہے_
10_ حضرت موسي (ع) کی قوم کی آزادی اور فرعونیوں کی غلامی سے چھٹکارا ان پر خدا کی عظیم نعمتوں میں سے ایك ہے_
و جعلکم ملوکاً
چونکہ حضرت موسي (ع) کی تمام قوم کا بادشاہ ہونا ناممکن ہے، لہذا ان کی سابقہ غلامی کی زندگی کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتاہے کہ ملك سے مراد یہ ہے کہ انہیں فرعونیوں کے چنگل سے چھٹکارا مل گیا اور اس کے بعد ان کی تقدیر فرعونیوں کے ہاتھوں رقم نہیں ہوتی تھي_
11_ امتوں کی فرمانروائي، سرداری اور آزادی خدا کی عظیم نعمتوں میں سے ایك ہے_
اذکروا نعمة اللہ علیکم اذ ... جعلکم ملوکاً
12_ بنی اسرائیل میں انبیاء کے مبعوث کیے جانے سے ان کی حاکمیت اور آزادی کی راہ ہموار ہوئي_
اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکاً
ممکن ہے کہ "جعلکم ملوکا" پر " جعل


فیکم انبیائ" کا مقدم کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ بنی اسرائیل میں انبیاء کی موجودگی ان کی آزادی اور فرمانروائي کا سبب بني_
13_ خدا کی بعض خاص نعمات سے صرف بنی اسرائیل بہرہ مند ہوئے_
و اتیکُم ما لم یوت احداً من العالمین

14_ دنیا میں کوئي بھي، قوم موسي (ع) کو عطا کی جانے والی خاص نعمتوں سے بہرہ مند نہیں ہوا_
و ئص اتیکم ما لم یؤت احداً من العالمین
15_ بیوي، نوکر چاکر اور گھربار ان نعمتوں میں سے ہینجوبنی اسرائیل کو خدا کی جانب سے عطا ہوئیں_
و جعلکم ملوکاً
رسول خدا(ص) " جعلکم ملوکا" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زوجة و مسکن و خادم (1) یعنی اس سے مراد بیوي، گھربار اور نوکر چاکر ہیں_ مذکورہ حدیث "ملك" کا تنزیلی معنی بیان کررہی ہے، چنانچہ عرف عام میں بھی یہ بات رائج ہے کہ جو کوئي بیوي، نوکر اور گھر کا مالك ہوکہتے ہیں یہ بادشاہ ہے_
آزادي:
آزادی کا پیش خیمہ 12;آزادی کی اہمیت 11
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی نعمتیں 2، 3، 5، 8، 10، 11، 13، 15
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کا نقش 12;انبیاء (ع) کی بعثت 5، 6;انبیاء (ع) کی نعمت 4، 6
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل سے مختص اشیاء 14;بنی اسرائیل کی آزادی 10، 12; بنی اسرائیل کی تاریخ 9،7;بنی اسرائیل کی حکومت 7، 8، 9، 12;بنی اسرائیل کی نعمتیں 4، 5، 8، 10، 13، 14، 15;بنی اسرائیل کے انبیائ4، 12;بنی اسرائیل کے فضائل 9
تاریخ:
تاریخ سے عبرت 1;تاریخ کے ذکر کرنے کی اہمیت 1
حضرت موسي (ع) :
حضرت موسي (ع) اور بنی اسرائیل 2;حضرت موسي (ع) کی داستان 1; حضرت موسي (ع) کی دعوت 2
حکومت:
حکومت والی نعمت 11
روایت: 15
شریك حیات:
شریك حیات والی نعمت 15
غلام:
غلام کو آزاد کرنا 10
-------

**1) الدر المنثور ج3، ص47، سطر 5_**


گھر:
گھر والی نعمت 15
نوکر:
نوکر والی نعمت 15
یاد آوري:
نعمت کی یادآوری کی اہمیت 2، 3

يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الأَرْضَ المُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّهُ لَكُمْ وَلاَ تَرْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ .21
اور اے قوم اس ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیاہے اور میدان سے الٹے پاؤں نہ پلٹ جاؤ کہ

الٹے خسارہ والوں میں سے ہوجاؤگے _
1_ مقدس سرزمين ميں داخل ہونے اور اس پر قبضہ کرنے كيلئے حضرت موسي (ع) كا اپنى قوم كو حكم_
يا قوم ادخلوا الارض المقدسة
2_ خدا كى يہ تقديرتھى كہ حضرت موسي (ع) كى قوم مقدس سرزمين ميں سكونت اختيار كرے_
الارض المقدسة التى كتب الله لكم
3_ خدا نے حضرت موسي (ع) كى قوم كو حق ديا تھا كہ وہ مقدس سرزمين ميں سكونت اختيار كرے_
التى كتب الله لكم
4_ خدا كى عطا كردہ نعمتوں اور وسائل كى يادآورى انسان ميں خدا كى اطاعت و فرمانبردارى كا محرك پيدا كرنے كا پيش خيمہ ہے_
اذ جعل فيكم انبياء و جعلكم ملوكا ... ادخلوا الارض المقدسة
بظاہر دكھائي ديتاہے كہ حضرت موسي (ع) اپنى قوم ميں خدا كى اطاعت كا محرك پيدا كرنے كيلئے انہيں خدا كى نعمتيں ياد دلاتے تھے_
5_ مقدس سرزمين پر قبضہ كرنے كيلئے بنى اسرائيل كا راہ خدا ميں جہاد كرنا ان نعمتوں كى شكر گذارى تھى جو انہيں خدا كى جانب سے عطا كى گئي تھيں_
اذكروا نعمة الله ... يا قوم ادخلوا الارض المقدسة
خدا كى نعمتيں بيان كرنے كے بعد حضرت موسي (ع) كا بنى اسرائيل كو مقدس سرزمين ميں داخل ہونے كا حكم دينا اس بات كى علامت ہے كہ اس حكم پر عمل



پيرا ہونا خدا كى نعمتوں كا شكر ادا كرنے كے مترادف ہے_
6_ خدا اور اس كے انبياء كى اطاعت خدا كى نعمتوں كا شكر ہے_
اذكروا نعمة الله عليكم ... ادخلوا الارض المقدسہ
7_ خدا كى نعمتوں كے مقابلے ميں انسان پر بھى كچھ ذمہ دارياں عائد ہوتى ہيں_
اذكروا نعمة الله عليكم ... ادخلوا الارض المقدسة
8_ حضرت موسي (ع) نے اپنى قوم كو مقدس سرزمين كے باسيوں سے آمنا سامنا كرتے وقت بھاگ جانے يا پيچھے ہٹنے سے منع كيا تھا_
و لا ترتدوا على ادباركم
9_ مقدس سرزمين ميں داخل ہونے كى صورت ميں حضرت موسي (ع) كى قوم اور وہاں كے باسيوں ميں لڑائي چھڑجانے اور جنگ بھڑك اٹھنے كا خطرہ تھا_
ادخلوا ... و لا ترتدوا علي ادباركم
10_ حضرت موسي نے اپنى قوم كو خبردار كيا تھا كہ مقدس سرزمين كے ظالم باسيوں سے لڑائي كے وقت بھاگ جانے يا پيچھے ہٹنے كى صورت ميں نقصان اٹھاؤگے_
و لا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خاسرين
11_ جنگ اور جہاد سے بھاگ جانا ممنوع اور نقصان دہ ہے_
و لا ترتدوا علي ادباركم فتنقلبوا خاسرين
12_ خدا نے حضرت موسي (ع) كى قوم كے مقدر ميں مقدس سرزمين ميں سكونت اختيار كرنا لكھ ديا تھا، بشرطيكہ وہ جہاد اور مبارزت ميں حصہ ليں_
التى كتب الله لكم ... و لا ترتدوا علي ادباركم فتنقلبوا خاسرين
خسران (فتنقلبوا خاسرين)كا ايك مصداق قوم موسي (ع) كا مقدس سرزمين ميں داخلے سے محروم ہونا ہے، بنابريں ان كا مقدس سرزمين ميں سكونت اختيار كرنا اس صورت ميں ان كى تقدير بنے گى جب وہ دشمن كے مقابلے ميں ڈٹ جائيں گے _
13_ بنى اسرائيل كو شام كى مقدس سرزمين ميں داخل ہونے كا حكم ديا گيا_
ادخلوا الارض المقدسة

مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں امام باقر (ع) سے روایت ہے: یعنی الشام ... (1)
-------

**1) تفسیر عیاشی ج1، ص305، ح75، نورالثقلین ج1، ص 607، ح 114_**


14_ بنی اسرائیل چالیس سال دربدر کی ٹھوکریں کھاکر توبہ کرنے اورخدا کے ان سے راضی ہوجانے کے بعد شام میں داخل ہوئے_
یا قوم ادخلوا الارض المقدسة
امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ آپ (ع) نے مذکورہ آیہ شریفہ کی تلاوت کے بعد فرمایا : ... ثم دخلوھا بعد اربعین سنة ... و ما کان خروجھم من مصر و دخولھم الشام الا من بعد توبتھم و رضاء اللہ عنھم ... (1) یعنی پھر وہ چالیس سال بعد اس میں داخل ہوئے اور ان کا اپنے وطن سے نکل کر شام میں داخلہ اس وقت ممکن ہوسکا جب انہوں نے توبہ کی اور خدا ان سے راضی ہوا_
------------------------------------------------
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی اطاعت 6; اللہ تعالی کی اطاعت کا پیش خیمہ 4; اللہ تعالی کی تقدیرات2، 12;اللہ تعالی کی رضایت 14;اللہ تعالی کی نعمتوں کو بیان کرنا 4;اللہ تعالی کی نعمتیں 3، 7
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کی اطاعت 6
انسان:
انسان کی ذمہ داری 7
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل کا جہاد 5، 12;بنی اسرائیل کا دربدرہونا 14;بنی اسرائیل کی تاریخ 2، 8، 9، 12، 13، 14;بنی اسرائیل کی توبہ 14;بنی اسرائیل کی شرعی ذمہ داری 13;بنی اسرائیل کے حقوق 3; بنی اسرائیل مقدس سرزمین میں 2، 3
تحريك :
تحريك کا پیش خیمہ 4
جنگ:
جنگ سے فرار8، 10;جنگ سے فرار کی ممنوعیت 11; جنگ میں استقامت 8
جہاد:
جہاد سے فرار کی ممنوعیت 11;راہ خدا میں جہاد 5
چالیس کا عدد: 14
حضرت موسي (ع) :
حضرت موسي (ع) اور بنی اسرائیل 1، 8;حضرت موسي(ع) کا خبردار کرنا 10;حضرت موسي (ع) کا قصہ 8;حضرت موسي (ع) کے فرامین 1، 8;عہد حضرت موسي (ع) کی تاریخ 1، 2، 9
روایت: 13، 14
سرزمین شام: 13، 14
------

**1) تفسیر عیاشی ج1، ص306، ح75، نورالثقلین ج1، ص 607، ح114_**

373
شكر:
نعمت كا شكر 5، 6، 7
ظالمين:
ظالمين سے جنگ كرنا 10
مقدس سرزمين: 1، 5، 8، 9، 10، 12، 13
مقدس مقامات: 1، 2، 3، 5، 8، 9
نقصان:
نقصان كے اسباب 11;نقصان كے موارد 10

قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْماً جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَّدْخُلَهَا حَتَّىَ يَخْرُجُواْ مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُواْ مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ .22
ان لوگوں نے كہا كہ موسي و ہاں تو جابروں كى قوم آباد ہے اور ہم اس وقت تك داخل نہ ہوں گے جب تك وہ وہاں سے نكل نہ جائيں پھر اگروہ نكل گئے تو ہم يقينا داخل ہوجا ئيں گے _
1_ حضرت موسي (ع) كے فرمان كے باوجود بنى اسرائيل اس بات پر مصر تھے كہ مقدس سرزمين كے جابروں كے ساتھ نبرد آزما ہونے سے كنارہ كشى اختيار كى جائے_
قالوا يا موسى ان فيها قوما جبارين و انا لن ندخلها
2_ حضرت موسي (ع) كى قوم (بنى اسرائيل )مقدس سرزمين پر حاكم طاقتور جابروں سے آمنا سامنا كرنے سے ڈررہى تھي_
قالوا يا موسي ان فيها قوما جبارين و انا لن ندخلها
3_ حضرت موسي (ع) كى قوم نے مقدس سرزمين ميں داخل ہونے كيلئے يہ شرط عائد كى تھى كہ پہلے وہاں سے جابر باسيوں كو نكالا جائے_
و انا لن ندخلها حتى يخرجوا منها
4_ حضرت موسي (ع) كے زمانے ميں مقدس سرزمين پر طاقتور اور جابر لوگ آباد تھے_
374
ان فيها قوما جبارين
5_ حضرت موسي (ع) كى قوم جنگ و جہاد اور جابروں سے الجھے بغير مقدس سرزمين كو فتح كرنے كى بيجا توقع ركھتى تھي_
انا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون
آيہ شريفہ اور اس كا سياق و سباق حضرت موسي (ع) كى قوم كى اس فكر كو سراسر غلط قرار دے رہے ہيں كہ قدس كى سرزمين كسى جنگ اور جہاد كے بغير فتح ہوجائے_
6_ جنگ اور جہاد كے بغير فتح و كامرانى كى توقع ايك بيجا اور نامعقول توقع ہے_
فان يخرجوا منها فانا داخلون
بنى اسرائيل:
بنى اسرائيل كا ڈر 2; بنى اسرائيل كى تاريخ 1، 2، 3;بنى اسرائيل كى نافرمانى 1; بنى اسرائيل كے مطالبات 3، 5
توقعات:
ناپسنديدہ توقعات6
جنگ:
جنگ سے فرار 1
حضرت موسي (ع) :
حضرت موسي (ع) كے اوامر 1;عہد حضرت موسي (ع) كى تاريخ 4
ظالمين:
ظالمين سے جنگ 1، 2

كاميابي:
كاميابى كى شرائط 6
مقدس سرزمين: 1، 4، 5
مقدس سرزمين كے ظالم لوگ 2، 3





قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الأَرْضِ فَلاَ تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ .26

ارشاد ہواكہ اب ان پر چاليس سال حرام كردئے گئے كہ يہ زمين ميں چكر لگا تے رہيں گے لہذا تم اس فاسق قوم پر افسوس نہ كرو _
1_ حضرت موسي (ع) كى قوم چاليس سال تك مقدس سرزمين پر قبضہ كرنے سے محروم رہي_
قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة
"محرمة" سے مراد حرمت تشريعى نہيں بلكہ حرمت تكوينى ہے_
2_ حضرت موسي(ع) كى قوم كا مقدس سرزمين پر قبضے اور وہاں سكونت اختيار كرنے سے محروم رہنا ان كے فسق اور حضرت موسي(ع) كے فرمان سے منہ موڑنے كا نتيجہ اور سزا تھي_
انا لن ندخلها ابدا ... فانها محرمة عليهم
جملہ "فانها محرمة ..." حضرت موسي(ع) كى نفرين (فافرق بيننا ...)پر نہيں، بلكہ ان كے حكم سے منہ موڑنے پر متفرع ہے_
3 _ حضرت موسي (ع) كى قوم چاليس سال تك بيابان مينسرگردان رہي_
اربعين سنة يتيهون فى الارض
چونكہ جملہ "يتيهون" "عليهم" كى ضمير كيلئے حال ہے، اس سے معلوم ہوتاہے كہ ان كى سرگردانى كى مدت بھى چاليس برس تھي_
4_ حضرت موسي(ع) كى قوم كا بيابان ميں سرگردان رہنا ان كے فسق اور حضرت موسي (ع) كے فرمان سے منہ موڑنے كا نتيجہ اور سزا تھي_
انا لن ندخلها ... يتيهون فى الارض
5_ حضرت موسي(ع) كى قوم كا ان كے فرمان سے منہ موڑنے كے زمانے سے ان كے چاليس سال تك ٹھوكريں كھانے اور قدس پر قبضے سے محروميت كا آغاز ہوا_
انا لن ندخلها ... اربعين سنة يتيهون فى الارض


6_ بنى اسرائيل كى كارآمد قوتوں كى جانب سے جہاد ترك كرنا اس قوم كے تمام لوگوں كيلئے سرگردان رہنے اورمقدس سرزمين پر قبضے سے محروميت كا باعث بنا_
قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة
مذكورہ بالا مطلب لق و دق بيابان كى داستان كے اس مسلمہ اور فطرى امر پر مبتنى ہے كہ حضرت موسي (ع) كى تمام قوم حتى عورتيں، بچے اور بوڑھے بھى دربدر كى ٹھوكريں كھانے پر مجبور اور مقدس سرزمين ميں داخل ہونے سے محروم ہوگئے، حالانكہ ان لوگوں كو جنگ و جہاد كا حكم نہيں ديا گيا تھا كہ اس كى خلاف ورزى پر انہيں سزا دى جاتي_
7_ ملتوں كا انجام احكام خداوندى كے بارے ميں انكے موقف كى كيفيت پر موقوف ہے _

انا لن ندخلها ابداً ... فانها محرمة عليهم اربعين سنة
8_ خدا کی بعض تقدیرات (تقدیر معلق)انسانوں کے اعمال کی انجام دہی سے مشروط ہیں_
کتب الله لکم ... فانها محرمة علیهم اربعین سنة
9_ انسانوں کا عمل خدا کی جانب سے تقدیرات میں تبدیلی کی راہ ہموار کرسکتاہے_
کتب الله لکم ... فانها محرمة علیهم اربعین سنة
10_ گناہگاروں کے دنیا میں ہی اپنے گناہوں کی سزا اور عذاب سے دوچار ہونے کا امکان موجود ہے_
فانها محرمة علیهم اربعین سنة یتیهون فی الارض
11_ معاشرے کے بے گناہ لوگوں کیلئے گناہگاروں کے عذاب میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے_
قال فانها محرمة علیهم اربعین سنة
12_ خدا نے حضرت موسی (ع) کو بنی اسرائیل کے گناہگاروں پر افسوس کرنے یا ان کے بارے میں غمگین ہونے سے منع فرمایا _
فلا تأس علی القوم الفاسقین
13_ عذاب خداوندی سے دوچار گناہگاروں کے بارے میں افسوس کرنے یا غمگین ہونے سے اجتناب ضروری ہے_
فلا تأس علی القوم الفاسقین
14_ حضرت موسي (ع) کی قوم فاسق اور نافرمان تھي_
انا لن ندخلها ... فلا تأس علی القوم الفاسقین
15_ حضرت موسي (ع) کی قوم کا ان کے فرامین کے مقابلے میں ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا ان کے فسق کی علامت ہے_

388
انا لن ندخلها ... فلا تأس علی القوم الفاسقین
16_ نافرمانی اور گناہ کے باوجود حضرت موسي (ع) اپنی قوم سے نرمی اور مہربانی سے پیش آتے تھے_
فلا تأس علی القوم الفاسقین
"فلا تأس" کا مادہ "اسي" اور اس کا معنی غم و اندوہ ہے، حضرت موسي (ع) کو بنی اسرائیل پر افسوس کرنے سے روکنا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ وہ اپنی قوم کے بارے میں افسوس کرتے تھے یا ان کی جانب سے افسوس کا امکان موجود تھا، بہرحال یہ اس بات کی علامت ہے کہ حضرت موسي (ع) اپنی قوم پر مہربان تھے_
17_ حضرت موسي (ع) کی قوم نے ان کی نافرمانی کا تاوان چار فرسخ (تقریباً 14 کلومیٹر) کے طول و عرض پر مشتمل علاقے میں چالیس سال تك بھٹکتے رہنے اور ٹھوکریں کھانے کی صورت میں ادا کیا_
ادخلوا الارض المقدسة ... قال فانها محرمة علیهم اربعین سنة یتیهون فی الارض
مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت امام باقر (ع) سے روایت ہے کہ فلما ابوا ان یدخلوها حرمها الله علیهم فتاهوا فی اربع فراسخ اربعین سنة ... (1) یعنی جب
انہوں نے اس مقدس سرزمین میں داخل ہونے سے انکار کیا تو خدا نے انہیں اس سے محروم کردیا اور وہ چار فرسخ کے علاقے میں چالیس سال تك ٹھوکریں کھاتے رہے_
18_ بنی اسرائیل حضرت مو سي (ع) کے فرمان سے منہ موڑنے کے نتیجہ میں ایك عرصہ تك اس طرح بھٹکتے رہے کہ جب وہ رات کو سفر کرتے تو زمین کے چکر لگانے کے نتیجے میں دوبارہ پہلے والی جگہ پر لوٹا دیا جاتا_
قال فانها محرمة علیهم اربعین سنة یتیهون فی الارض
بنی اسرائیل کی سرگردانی کی کیفیت کے بارے میں امام صادق (ع) سے روایت ہے : اذا کان العشاء و اخذوا فی الرحیل ... اذا ارتحلوا و استوت بهم الارض قال الله للارض دیری بهم فلا یزالوا کذلك ... فاذا اصبحوا اذا ابنیتهم و منازلهم التی کانوا فیها بالامس ... (2) یعنی جب رات پڑتی تو وہ اپنا کوچ شروع کرتے اور ان کے کوچ کے ساتھ ہی زمین بھی حرکت میں آجاتی اور خداوند زمین کو حکم دیتا کہ انہیں پہلے والی جگہ پر لوٹا دو اور ہمیشہ ایسے ہی ہوتا کہ جب صبح کی سپیدی نمودار ہوتی تو وہ دیکھتے کہ وہی عمارتیں اور گھر ان کا منہ چڑا رہے ہیں، جہاں سے انہوں نے کل رات اپنا سفر شروع کیا تھا_
--------

**1) شيخ مفيد سے منسوب كتاب اختصاص، ص 265، تفسير برہان ج1 ص 456 ح 1_**
**2) تفسير عياشى ج1 ص 305 ح 74نور الثقلين ج1 ص 608 ح 116**

_



19_ حضرت موسي (ع) كى قوم چاليس برس تك سرزمين مصر ميں بھٹكتى رہي_
قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة يتيهون فى الارض
قوم موسي (ع) كى سرگردانى كے بارے ميں امام باقر (ع) سے روايت ہے: ... فتاهوا فى الارض اربعين سنة فى مصر و فيا فيها ... (1) يعنى بنى اسرائيل سرزمين مصر اور اسكے صحراؤں ميں چاليس برس تك بھٹكتے رہے ...


-------

**1) تفسير عياشى ج1 ص 306 ح 75نور الثقلين ج1 ص 607 ح 114_**

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَاناً فَتُقُبِّلَ مِن أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ .27
اور پیغمبر آپ انكوآدم كے دونوں فرزندوں كا سچا قصہ پڑھ كرسنا یئےہ جب دونوں نے قربانی دی اور ایك كی قربانی قبول ہو گئي اور دوسرے كی نہ ہوئي تواس نے كہا كہ میں تجھے قتل كردوں گاتو دوسرے نے جواب دیاكہ میراكیاقصور ہے خدا صرف صاحبان تقوي كے اعمال كوقبول كرتاہے_
1_ حضرت آدم كے بیٹوں ہابیل و قابیل كی قربانی كی داستان بہت مفید، سبق آموز اور قابل بیان ہے_
و اتل علیهم نبا ابنی آدم بالحق
چونكہ قابیل كو پتہ نہیں تھا كہ ہابیل كی لاش كس


طرح دفن كرے، اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ پہلے انسانوں میں سے تھے_ بنابریں "آدم" سے مراد ابوالبشر حضرت آدم (ع) ہیں، اور مفسرین كا كہنا ہے كہ ان كے بیٹوں سے مراد ہابیل اور قابیل ہیں_ واضح رہے كہ "نبا" اس خبر كو كہا جاتاہے جو بہت ہی فائدہ مند ہو_
2_ بارگاہ خداوندی میں تقرب حاصل كرنے كیلئے ہابیل اور قابیل دونوں نے ہدیہ پیش كیا_
اذ قربا قرباناً
"قربان" ہر اس نیك عمل كو كہا جاتاہے جو تقرب خداوندی حاصل كرنے كیلئے انجام دیا جائے (مجمع البیان)
3_ ہابیل اور قابیل كی جانب سے پیش كی گئي دو قربانیاں ایك ہی نوع اور ایك ہی جنس سے تعلق ركھتی تھیں_
اذ قربا قرباناً
اگر چہ دونوں نے جدا جدا قربانی پیش كی تھي، لیكن اس كے باوجود كلمہ "قرباناً" مفرد لایا گیا ہے، یہ اس بات كی طرف اشارہ ہوسكتاہے كہ وہ دونوں قربانیاں ایك ہی جنس سے تعلق ركھتی تھیں_
4_ پیغمبر اكرم(ص) اہل كتاب كیلئے ہابیل و قابیل كی داستان صحیح طور پر نقل كرنے پر مأمور ہوئے_

و اتل عليهم نبا ابنى آدم بالحق
اہل كتاب كے بارے ميں گذشتہ آيات كى روشنى ميں معلوم ہوتاہے كہ "عليهم" كى ضمير سے مراد اہل كتاب ہيں_
5_ قرآن كريم نے لوگوں كو تاريخى واقعات سے سبق سيكھنے اور عبرت لينے كى دعوت دى ہے_
و اتل عليهم نبا ابنى آدم بالحق
6_ ہابيل اور قابيل كى قربانى كا واقعہ ايك افسانہ يا علامتى كہانى نہيں، بلكہ حقيقى داستان ہے_
و اتل عليهم نبا ابنى آدم بالحق
مذكورہ بالا مطلب ميں "بالحق" كو "نبائ" كى صفت قرار ديا گيا ہے، يعنى حضرت آدم(ص) كے بيٹوں كى داستان ايك حقيقى داستان ہے_
7_ حضرت آدم (ع) كے بيٹوں كى داستان جس طرح قرآن كريم ميں بيان ہوئي ہے حقيقى اور ہر قسم كے بطلان سے پاك داستان ہے_
و اتل عليهم نبا ابنى آدم بالحق
مذكورہ بالا مطلب ميں "بالحق" كو "اتل" كا متعلق قرار ديا گيا ہے_
8_ ہابيل اور قابيل كى داستان پر مشتمل اہل كتاب كى كتب ميں ايك طرح كى تحريف ہوئي اور اسے باطل سے ملا ديا گيا ہے_
بالحق
اہل كتاب كے بارے ميں نازل ہونے والى گذشتہ آيات كے قرينہ سے كلمہ "بالحق" حضرت آدم (ع) كے بيٹوں كے بارے ميں اہل كتاب كى كتب ميں كى جانے والى تحريفات كى طرف اشارہ ہوسكتاہے_
9_ حضرت آدم(ص) كے دو بيٹوں ميں سے صرف ايك كى


قربانى بارگاہ خداوندى ميں قبول ہوئي_
فتقبل من احدهما و لم يتقبل من الآخر
10_ ہابيل كى قربانى قبول ہونے كى وجہ سے اُنہيں خدا كى پاداش سے بہرہ مند ہونے كے قابل قرار ديا گيا_
فتقبل من احدهما
"تقبل"كسى چيز كے اس طرح قبول كيے جانے پر بولا جاتاہے جو پاداش كا مقتضى ہو( مفردات راغب)
11_ حضرت آدم (ع) كے بيٹوں ميں سے ہر ايك اپنى اور اپنے بھائي كى قربانى كے قبول يا رد كيے جانے كے بارے ميں آگاہ تھا_
قال لا قتلنك قال انما يتقبل الله من المتقين
جملہ "انما يتقبل الله" نيز قابيل كى جانب سے ہابيل كو موت كے گھاٹ اتارنے كے پكے ارادے سے معلوم ہوتاہے كہ وہ دونوں اپنى قربانى كے قبول يا رد كيے جانے كے بارے ميں جان گئے تھے، بہت سارے مفسرين كا كہناہے كہ ہابيل كى قربانى غيب سے آنے والى آگ كے ذريعے جل كر خاكستر ہوگئي اور يہ ان كى قربانى كے قبول ہونے كى علامت تھي_
12_ قربانى كے واقعہ كے بعد قابيل نے ہابيل كو ٹھكانے لگانے كا پكا ارادہ كرليا_
قال لاقتلنك
لام اور نون تاكيد قابيل كى طرف سے قتل كے پكے ارادے پر دلالت كرتے ہيں_
13_ قابيل نے اپنے بھائي ہابيل كو قتل كى دھمكى دي_
قال لاقتلنك
14_ چونكہ ہابيل كى قربانى قبول اور قابيل كى قربانى رد كردى گئي اس سے قابيل كے دل ميں اپنے بھائي ہابيل كو قتل كرنے كا ارادہ پيدا ہوا_
فتقبل من احدهما و لم يتقبل من الاخر قال لاقتلنك
15_ چونكہ قابيل كى قربانى رد اور اس كے بھائي ہابيل كى قربانى قبول كرلى گئي اس سے قابيل كے دل ميں اپنے بھائي كے خلاف شديد حسد كے جذبات پيدا ہوئے_
قال لاقتلنك

بظاہر دكھائي ديتاہے كہ ہابيل كى قربانى قبول كيے جانے كے بعد كسى اور وجہ سے نہيں بلكہ صرف قابيل كے دل ميں پيدا ہونے والے حسد نے اسے قتل كے ارتكاب پر اُكسايا، اور گويا اس مسئلہ كا واضح ہونا باعث بناہے كہ كلام ميں اس كا تذكرہ نہيں آيا_ مذكورہ مطلب كى حضرت امام صادق (ع) سے منقول اس روايت سے بھى تائيد ہوتى ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا ... فتقبل الله قربان ہابيل فحسده قابيل فقتلہ ... (1) خدا نے

--------

**1) تفسير عياشى ج1 ص 312 ح 83; نور الثقلين ج1 ص 610 ح 125_**



ہابيل كى قربانى قبول كرلى جس سے قابيل كے دل ميں حسد پيدا ہوا اور اسى حسد كى وجہ سے اس نے ہابيل كو قتل كرديا_

16_ طول تاريخ ميں برادر كشى كے آغاز كا اصلى سبب حسد اور خود پرستى رہى ہے_

قال لاقتلنك

17_ حسد انسانوں كے درميان موجود محبت و مہربانى كے تعلقات اور روابط كو كمزور بنانے كے اسباب فراہم كرتاہے_

نبأ ابنى ء ادم ... قال لاقتلنك

كيونكہ قابيل كا حسد ہابيل كى نسبت برادرانہ جذبات كو نظر انداز كرنے كا باعث بنا_

18_ حسد قتل اور اس جيسے دوسرے جرائم كے ارتكاب كا پيش خيمہ ہے_

قال لا قتلنك

مذكورہ بالا مطلب كى حضرت امام صادق (ع) كے اس فرمان سے تائيد ہوتى ہے : ... فقبل الله قربان ہابيل فحسده قابيل فقتلہ ... (1) يعنى خدا نے ہابيل كى قربانى قبول كرلى جس سے قابيل كے دل ميں حسد پيدا ہوا اور اس نے ہابيل كو قتل كرديا_

19_ ہابيل نے اپنے بھائي قابيل كى قربانى قبول نہ كيے جانے كا سبب اس كے عدم تقوى كو قرار ديا_

و لم يتقبل من الآخر قال لاقتلنك قال انما يتقبل الله من المتقين

20_ خداوند متعال صرف پرہيزگاروں سے نيك عمل قبول كرتاہے_

انما يتقبل الله من المتقين

21_ قابيل نے اپنى قربانى كے قبول نہ كيے جانے پر جو اعتراض كيا اس كا جواب ديتے ہوئے ہابيل نے كہا نيك اعمال كے قبول ہونے كى شرط تقوي ہے_

قال انما يتقبل الله من المتقين

22_ ہابيل ايك خداشناس، پرہيزگار، الہى معارف سے آگاہ اور معاشرتى تعلقات ميں آداب و منطق سے بہره مند انسان تھے_

قال انما يتقبل الله من المتقين

ہابيل كا صراحت كے ساتھ قابيل كے بے تقوي ہونے كا ذكر نہ كرنا ان كے ادب كى علامت ہے، جبكہ اعمال كى قبوليت اور عدم قبوليت كے معيار كو وضاحت كے ساتھ بيان كرنا ان كى منطقى فكر اور الہى معارف سے آگاہى پر دلالت كرتاہے_

23_ قابيل الہى معارف سے ناآشنا، بے تقوي اور حاسد انسان تھا_

قال لاقتلنك ... قال انما يتقبل الله من المتقين

24_ ہابيل كا تقوي خدا كى طرف سے ان كى قربانى قبول كيے جانے كا سبب بنا_

1) تفسير عياشى ج1 ص 312 ح 83 ; نورالثقلين ج1 ص 610 ح 125_



فتقبل من احدهما ... قال انما يتقبل الله من المتقين

25_ خداوندمتعال صرف اس نيك عمل كو قبول كرتاہے جس كے ساتھ تقوي بھى ہو_

انما يتقبل الله من المتقين

بعض علماء كا نظريہ ہے كہ عمل كے قبول ہونے كو تقوي سے مشروط كرنے سے مراد يہ ہے كہ خود عمل ميں تقوي كى

پابندی کی جائے، یعنی عمل کو خلوص و غیرہ جیسی تمام ان شرائط کا حامل ہونا چاہیئے، جو خدا کی طرف سے عائد کی گئي ہیں_

26_ خداوند متعال کی جانب سے ایك مشخص و معین معیار کی بنیادپر اعمال کو قبول یا رد کیا جاتاہے_
انما یتقبل الله من المتقین

27_ جب انسان کا کردار تقوي اور پارسائي پر مبنی ہو تو وہ خدا کی قربت کا موجب بنتاہے_
اذ قربا قرباناً ... انما یتقبل الله من المتقین
"قربان" اس عمل کو کہا جاتاہے جس میں قربت خدا کا قصد کیا جائے، لہذا قربانی کی قبولیت کا معنی قربت خداوند کا حصول ہے کہ جسے آیہ شریفہ میں تقوي کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے_

28_ حسب و نسب اور انبیاء و اولیاء کے ساتھ رشتہ داری کی خدا کی جانب سے اعمال کے قبول یا رد کیے جانے میں کوئي تاثیر نہیں ہے_
و اتل علیهم نبا ابنی آدم بالحق ... انما یتقبل الله من المتقین

29_ خلقت کے آغاز سے ہی انسان میں خیر و شر کی طرف مائل ہونے کے اسباب پائے جاتے ہیں_
قال لاقتلنك ... انما یتقبل الله من المتقین
اگر چہ ہابیل اور قابیل دونوں آدم (ع) کے بیٹے تھے، لیکن انہوں نے متضاد اور جدا راستے انتخاب کئے اس سے معلوم ہوتاہے کہ انسان کے اندرونی رجحانات مختلف ہیں_

30_ ہابیل کی موٹے تازے دنبے کی قربانی بارگاہ خداوندی میں قبول جبکہ قابیل کی طرف سے گندم کے خوشوں یا اس جیسی کسی اور چیز کی قربانی رد کردی گئي_
و اتل علیهم نبا ابنی آدم بالحق اذ قربا قرباناً
حضرت آدم (ع) کے بیٹوں کی قربانی کے بارے میں حضرت امام سجاد (ع) سے روایت ہے: ... قرب احدهما اسمن کبش کان فی صیانته و قرب الآخر ضغثاً من سنبل فتقبل من صاحب الکبش و هو هابیل و لم یتقبل من الاخر ... (1) ان میں سے ایك نے اپنا موٹا تازہ دنبہ قربانی کیلئے پیش کیا، جبکہ دوسرے نے چند خوشے قربانی کے طور پر پیش کیے، دنبے والے کی قربانی قبول کرلی گئي اور وہ ہابیل تھے، جبکہ دوسرے کی قربانی رد کردی گئي_

---------

**1) تفسیر قمی ج1ص 165; تفسیر برہان ج1ص 459، ح 4 _**



31_ حضرت آدم (ع) نے ہابیل اور قابیل کو بارگاہ خداوندی میں قربانی کرنے کا حکم دیا_
اذ قربا قرباناً
حضرت امام باقر (ع) سے روایت ہوئي ہے: ... ان آدم امر هابیل و قابیل ان یقربا قرباناً ...و هو قول الله عزوجل: "واتل علیهم نبا ابنی آدم ... (1) آدم (ع) نے ہابیل اور قابیل کو قربانی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اس بارے میں ارشاد خداوندی ہے کہ "ان کے سامنے حضرت آدم (ع) کے بیٹوں کی داستان بیان کرو ..."

32_ حضرت ہابیل کی قربانی کا آگ میں جل کر خاکستر ہوجانا بارگاہ خدا میں اس کے قبول ہونے کی علامت تھي_
فتقبل من احدهما و لم یتقبل من الآخر
حضرت امام باقر (ع) سے روایت ہے: ... فتقبل قربان هابیل و لم یتقبل قربان قابیل و هو قول الله عزوجل "و اتل علیهم ..." و کان القربان اذ قبل تاکله النار ... (2) خدا نے ہابیل کی قربانی قبول کرلی جبکہ قابیل کی قربانی رد کردی چنانچہ ارشاد رب العزت ہے "ان کے سامنے بیان کرو ..." اور قربانی کی قبولیت کی علامت یہ تھی کہ وہ آگ میں جل کر خاکستر ہوجاتی تھي_

33_ جب قابیل نے خدا کی جانب سے ہابیل کو حضرت آدم کا وصی منصوب کرنے اور اسم اعظم حاصل کرنے کے فرمان پر اعتراض کیا تو دونوں کو خدا کیلئے قربانی کرنے کا حکم دیا گیا_

اذ قربا قرباناً

امام صادق (ع) سے روایت ہوئي ہے ... ان الله تبارك و تعالى اوحى الى آدم ان يدفع الوصية و اسم الله الاعظم الى هابيل و كان قابيل اكبر منہ فبلغ ذلك قابيل فغضب فقال: انا اولي بالكرامة والوصية فامرهما ان يقربا قرباناً بوحى من الله اليہ ففعلا ... (3)
خداوند تبارك و تعالى نے حضرت آدم (ع) كو وحى كى كہ ہابيل كو اپنا وصى منصوب كريں اور خدا كا اسم اعظم انہيں عطا كريں_ حالانكہ قابيل ان سے بڑا تھا، لہذا جب اس كے كانوں تك يہ خبر پہنچى تو غصہ سے آگ بگولہ ہوكر كہنے لگا، ميں كرامت اور وصيت كا زيادہ حقدار تھا، حضرت آدم (ع) نے خدا كى طرف سے آنے والى وحى كى بناپر ان دونوں كو قربانى كا حكم ديا اور انہوں نے ايسے ہى كيا ...

--------------------------------------------------



--------

**1) كافى ج8ص 113 ح 92; تفسير برہان ج1 ص 458 ح 1_**
**2) كمال الدين ص 213 ح 2، ب 22; نور الثقلين ج1 ص 612 ح 131_**
**3) تفسير عياشى ج1ص 312 ح 83; نور الثقلين ج1/ ص 610 ح 125_**

لَئِن بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَاْ بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لَأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ .28

اگر آپ میری طرف قتل کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے بھی تو میں آپ کی طرف ہرگز ہاتھ نہ بڑھاؤں گا کہ میں عالمین کے پالنے والے خدا سے ڈرتا ہوں _

1_ ہابیل کی طرف سے کسی بھی صورت اپنے بھائي کو قتل نہ کرنے پر اصرار حتی اگر قابیل کی طرف سے انہیں قتل کرنے کی کوشش بھی کی جاتي_
لئن بسطت الی یدك لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك

"لئن" میں لام قسم اور "بباسط" پر باء زائدہ، تاکید اور اصرار پر دلالت کرتے ہیں_
2_ ہابیل ،قابیل کی سرکش روح کو رام کرنے کی کوشش میں تھے_


قال لاقتلنك قال ... لئن بسطت الى يدك لتقتلنى ما انا بباسط يدى اليك
"لا قتلنك" کی تاکید قابیل کی سرکشی پر دلالت کرتی ہے جبکہ ہابیل کی نرم اور سبق آموز گفتگو اس بات کی علامت ہے کہ وہ اسے نرم اور موم کرنے کی کوشش میں تھے_
3_ جب دوسروں سے آمنا سامنا ہو تو ان میں غصے اور حسد کی بھڑکی ہوئي آگ پر قابو پانے اور اسے بجھانے کی کوشش کرنا لازمی ہے_
لئن بسطت ... ما انا بباسط يدى اليك
ہابیل کی طرف سے اپنے بھائي کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوك کا بیان کرنا تمام لوگوں کیلئے اس کے مشابہ موارد میں سبق آموز ہوسکتاہے_
4_ ہابیل اپنے بھائي قابیل کو ہلاك کرنے پر قادر تھے_
ما انا بباسط ... لاقتلك انى اخاف الله
اگر ہابیل اپنے بھائي قابیل کو قتل کرنے پر قادر نہ ہوتے تو کبھی بھی یہ نہ کہتے کہ میں اپنے خوف خدا کی بناپر تمہیں قتل کرنے کیلئے اقدام نہیں کروں گا_
5_ ہابیل کی فطرت اور شخصیت نے انہیں برادر کشی سے روکا_
ما انا بباسط يدى اليك لا قتلك
ہابیل نے اپنے بھائي کے ہلاك نہ کرنے کو قتل کیلئے ہاتھ نہ بڑھانے سے تعبیر کیا ، اور پھر قسم اور باء زائدہ کے ذریعے اس کی تاکید ، نیز جملہ اسمیہ استعمال کیا تا کہ یہ سمجھا سکیں کہ ان کی شخصیت ہرگز اس طرح کا اقدام کرنے کی اجازت نہیں دیتي_
6_ ہابیل خوف خدااور توحید ربوبی پر ایمان رکھنے والے انسان تھے_
انى اخاف الله رب العالمين
7_ ہابیل کا خوف خداان کیلئے اپنے بھائي کو قتل کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنا_
ما انا بباسط يدى اليك لاقتلك انى اخاف الله رب العالمين
8_ ہابیل اپنے بھائي کی طرف سے اپنے قتل کی دھمکی پر خوفزدہ نہ ہوئے_
لئن بسطت الى يدك لتقتلنى ... انى اخاف الله رب العالمين
ہابیل کا اپنے خوف خدا ( انى اخاف الله )پر تاکید کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ میرے دل میں بھائي کی دھمکی سے ذرا بھر خوف پیدا نہیں ہوا_
9_ خوف خدا انسان کے دل سے دوسروں کا خوف نکال دیتاہے_
لئن بسطت الى يدك لتقتلنى ... انى اخاف

الله رب العالمين
10_ خدا کا خوف انسان کو جرم کے ارتکاب اور انسان کشی سے روکتاہے_
ما انا بباسط يدى اليك لاقتلك انى اخاف الله رب العالمين
11_ موت کا سامنا کرتے وقت خدا کا خوف انسان کے حوصلے اور ہمت کو تقویت بخشتاہے_
لئن بسطت الى يدك ... انى اخاف الله رب العالمين
جملہ "انى اخاف الله" "ما انا بباسط ..." کیلئے علت ہے اور اس سے معلوم ہوتاہے کہ خوف خدا کی وجہ سے ہابیل نے اپنی موت کے خطرے کو نظر انداز کردیااور قابیل کو موت کے گھاٹ اتارنے میں پہل کرنے سے اجتناب کیا_
12_ خداوند متعال تمام عوالم ہستی کا پروردگارہے اور یہ سب اس کی ربوبیت کے پرتو ہیں_
انى اخاف الله رب العالمين
13_ تمام ہستی ،خدا کی ربوبیت کے سائے میں تکامل کی طرف بڑھ رہی ہے_

رب العالمین
"رب" کا مطلب تربیت کرنے والا ہے جبکہ تربیت کا معنی کسی چیز کو اس طرح تدریجی طور پر ایجاد کرنا ہے کہ وہ اپنے کمال تك پہنچ جائے_
14_ خدا کی ربوبیت ظالموں کو کیفر کردار تك پہنچانے کا تقاضا کرتی ہے_
انی اخاف اللہ رب العالمین
بعد والی آیہ شریفہ کے قرینہ کی روشنی میں معلوم ہوتاہے کہ ہابیل خدا کی سزا اور دوزخ کے عذاب سے ڈرتے تھے، بنابریں خدا کی رب العالمین سے توصیف کرنے سے پتہ چلتاہے کہ چونکہ وہ عالمین اور جہانوں کا پروردگار ہے، لہذا ظالموں کو کیفر کردار تك پہنچاتاہے_
15_ جہان ہستی پر خدا کی وسیع ربوبیت کو مد نظر رکھنا اس سے ڈرنے اور گناہ سے اجتناب کا باعث بنتاہے_
انی اخاف اللہ رب العالمین
ہابیل کے خوف خدا کا ذکر کرنے کے بعد "اللہ" کی "رب العالمین" کہہ کر توصیف کرنا اس بات کی علامت ہے کہ چونکہ ہابیل خدا کو تمام اہل جہاں کا پرودرگار سمجھتے تھے،اسلئے اس سے ڈرتے تھے_
16_ تمام جہان ہستی پر خدا کی ربوبیت کے عقیدہ کے ساتھ قتل ہم آہنگ نہیں ہے_
ما انا ... انی اخاف اللہ رب العالمین
خدائے رب العالمین کے خوف کو قتل کا اقدام نہ کرنے کی علت قرار دینا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ جہان ہستی پر خدا کی ربوبیت کا اقتضاء یہ ہے کہ انسانوں کی جانیں محفوظ ہوں، بنابریں

400

جولوگ قتل کے مرتکب ہوتے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو ایك طرح سے خدا کی ربوبیت کے مقابل لاکھڑا کیا ہے_
17_ جرم اور انسان کشی رب العالمین کی شان میں گستاخی اور جسارت پر دلالت کرتے ہیں_
ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك انی اخاف اللہ رب العالمین
18_ قابیل خوف خدا سے عاری اور اس کی وسیع ربوبیت سے غافل تھا_
انی اخاف اللہ رب العالمین
چونکہ ہابیل کے خوف خدا نے انہیں قتل کے اقدام سے روکا، لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ قابیل کے دل میں خدا کا ذرہ بھر خوف نہیں پایا جاتا تھا، کیونکہ اس نے اپنے بھائي کو موت کے گھاٹ اتارنے کا عزم کیا_
19_ متقی لوگوں کے دلوں میں خوف خدا پایا جاتاہے_
انما یتقبل اللہ من المتقین ... انی اخاف اللہ رب العالمین
خدا نے پہلے ہابیل کو متقی لوگوں کے زمرے میں قرار دیا ہے اس کے بعد انہیں خوف خداسے متصف کیا ہے_
20_ عالم کا متعدد ہونا_
انی اخاف اللہ رب العالمین
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی ربوبیت 12، 13، 14، 15، 16
ایمان:
ایمان کے اثرات 16
تجاوز کرنے والے:
تجاوز کرنے والونکی سزا 14
تجري:
تجری کا پیش خیمہ 17
توحید:
توحید ربوبی 6
حاسد:
حاسدوں سے سلوك3

حسد:
حسد ختم کرنے کی اہميت 3
حوصلہ بڑھانا:
حوصلہ بڑھانے کے اسباب 11
خوف:
خوف خدا 6، 15، 19; خوف خدا کے اثرات 7، 9، 10، 11;خوف کے موانع 9;موت سے خوف کے موانع11

ذکر:
ذکر کے اثرات 15
ظلم:
ظلم کے موانع10
غضب:
غضب ختم کرنے کی اہميت 3
غفلت:
خداسے غفلت 18
قابيل:
قابيل کا خوف 18;قابيل کا قصہ 1;قابيل کی دھمکی 8; قابيل کی سرکشی 2;قابيل کی غفلت 18
قتل:
قتل کے اثرات 17;قتل کے موانع 7، 10، 16
گناہ:
گناہ کے اثرات 17;گناہ کے موانع 15
متقين:
متقين کا خوف 19
مومنين: 6
عالم آفرينش:
عالم آفرينش کا تکامل 13; عالم آفرينش کا متعدد ہونا 20;عالم آفرينش کی تدبير 12;عالم آفرينش کی حرکت 13
ہابيل:
ہابيل اور قابيل 1، 4; ہابيل کا ايمان 6;ہابيل کا تقوي 6، 7;ہابيل کا عفو و درگذر 1;ہابيل کا قصہ 1، 7;ہابيل کو دھمکی 8; ہابيل کی اصلاح پسندی 2; ہابيل کی بہادری 8;ہابيل کی شخصيت 5; ہابيل کی قدرت 4;ہابيل کے فضائل1، 2، 5، 6

إِنِّي أُرِيدُ أَن تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاء الظَّالِمِينَ .29
ميں چاہتا ہوں کہ آپ ميرے اور اپنے دونوں کے گناہوں کامرکز بن جايئےور جہنميوں ميں شامل ہو جايئے کہ ظالمين کی يہی سزاہے_
1_ ہابيل نے اپنے بھائي کے خون ميں ہاتھ رنگين نہ کرنے کا فيصلہ کيا تا کہ اس کے عواقب سے محفوظ رہيں_
انی اريد ... فتکون من اصحاب النار
2_ قابيل کے حملات کے مقابلے ميں اپنے دفاع کا حق محفوظ سمجھنے کے باوجود ہابيل اپنے بھائي کے قتل

ميں پہل نہ کرنے پر مصر رہے_
انی اريد ان تبوا باثمي
اگر "اثمي" سے مراد قابيل کے قتل کا گناہ ہو جو ہابيل کے ہاتھوں انجام پاتا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہابيل نے اسے اطمينان دلايا کہ اگر چہ ميں تجھے قتل کرنے کا ارادہ نہيں رکھتا، ليکن اپنا دفاع کروں گا، اگر چہ اس کے نتيجے ميں تم نخواستہ طور پر مارے جاؤ_

3_ حضرت ہابيل (ع) كى نگاہ ميں ان پر حملے كى صورت ميں ان ميں سے ہر ايك كے برے عمل كے تمام نتائج كى ذمہ دارى قابيل پر عائد ہوگي، اور اس كا انہوں نے اپنى گفتگو ميں بھى اظہار كيا_
انى اريد ان تبوا باثمى و اثمك
"اثمك" كے قرينے كى بناپر "اثمي" سے مراد وہ گناہ ہيںجو ان دونوں كى لڑائي سے انجام پاتے، كيونكہ سياق و سباق كى روشنى ميں قابيل كے گناہ سے مراد وہى برادر كشى اور اس كيلئے اقدامات كرنا ہے، بنابريں ہابيل كى مراد يہ ہے كہ ميں تم پر حملے ميں پہل اور ہرگز تمہارے قتل كيلئے اقدام نہيں كرونگا، ليكن تمہارى طرف سے پہل اور ممكنہ حملے كى صورت ميں تم ہلاك ہوجاؤ يا ميں مارا جاؤں تو اس كا گناہ تمہارى گردن پر آئے گا_
4_ لڑائي اور ناروا حملے كا آغاز كرنے والا اپنے اور مقابل شخص كے نقصانات كا ذمہ دار ہے_
ان تبوا باثمى و اثمك
5_ ناروا لڑائيوں كے نتيجے ميں انجام پانے والے گناہوں كى ذمہ دارى لڑائي كے آغاز كرنے والے پر عائد ہوتى ہے، اگر چہ وہ اس كے مقابل شخص كے ہاتھوں انجام پائيں_
انى اريد ان تبوا باثمى و اثمك
6_ حضرت ہابيل نے قابيل كو خبردار كيا كہ انسان كو قتل كرنے كا گناہ بہت بڑا ہے اور قيامت كے دن اس كى بہت سخت سزا ہے_
ان تبوا باثمى و اثمك فتكون من اصحاب النار
7_ خداوند متعال ناحق قتل كيے جانے والوں كے گناہ قاتل كے كھاتے ميں ڈال دے گا_
انى اريد ان تبوا باثمى و اثمك
مذكورہ بالا مطلب اس پر مبتنى ہے كہ "اثمي" سے مراد مطلق گناہ ہوں، اس كى حضرت امام باقر (ع) سے منقول ايك روايت سے بھى تائيد ہوتى ہے كہ آپ (ع) نے فرمايا: من قتل مؤمنا متعمداً اثبت الله عليه جميع الذنوب و برى المقتول منها و ذلك قول الله تعالى و انى اريد ان تبوا باثمى و اثمك فتكون من اصحاب النار" (1) جو شخص كسى مومن كو جان بوجھ كر قتل كرے تو خداوند متعال اس كے تمام گناہ اس قاتل كے كھاتے ميں ڈال كر مقتول كو ان سے برى الذمہ قرار دے ديتاہے، چنانچہ اسى بارے ميں ارشاد خداوندى ہے "نى اريد أن تبوا باثمى و اثمك فتكون من اصحاب النار"_
----------

**1) ثواب الاعمال و عقاب الاعمال (ترجمہ شدہ) ص 636 ح 9 باب "عقاب من قتل نفسا متعمداً" نورالثقلين ج1 ص 613 ح 133_**


8_ انسان كا گناہ ہميشہ اس كے ساتھ ہوتاہے_
ان تبوا باثمى و اثمك
9_ انسان كے گناہوں كا كسى اور كے ذمہ منتقل ہونا ممكن ہے_
انى اريد ان تبوا باثمى و اثمك
"تبوا " كا معنى "ترجع" ہے، يعنى "اگر تم مجھے قتل كردو تو جب واپس پلٹوگے تو ميرے تمام گناہوں كا بوجھ بھى تمہارے كاندھوں پر آچكا ہوگا" اور اس كا لازمہ يہ ہے كہ ہابيل كے گناہ قابيل كى گردن پر آگئے تھے_
10_ ہابيل قيامت اور دينى معارف و تعليمات كے معتقد، جنت و جہنم پر يقين ركھنے والے اور اعمال كى جزا و سزا سے آگاہ تھے_
انى اخاف الله رب العالمين ... تبوا باثمى و اثمك فتكون من اصحاب النار
11_ ظالموں كى سزا اور ان كے اعمال كى مناسب پاداش دوزخ كى دائمى آگ ہے_
فتكون من اصحاب النار و ذلك جزاء الظالمين
لغت ميں "جزائ" اس سزا اور پاداش كو كہتے ہيں جو كافى ہو_
12_ قتل اور برادركشى ظلم اور جہنم كى آگ ميں ڈالے جانے كا باعث بنتى ہے_
قال لاقتلنك قال ... و ذلك جزاء الظالمين

13_ خوف خدا اور قیامت کی یاد انسان کو ظلم و گناہ کے ارتکاب اور جہنم کے عذاب میں مبتلا ہونے سے بچاتی ہے_
انی اخاف الله رب العالمین_ انی ارید ان تبوا باثمی ... فتکون من اصحاب النار

قيامت كى ياد كے اثرات 13

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ .30
پھر اس كے نفس نے اسے بھائي كے قتل پر آمادہ كرديا اور اس نے اسے قتل كرديا اور وہ خسارہ والوں ميں شامل ہوگيا_
1_ قابيل اپنے بھائي ہابيل كو قتل كرنے كے سلسلے ميناپنى خواہشات نفسانى كے ساتھ اندرونى كشمكش اور الجھاؤ كا شكار رہا_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ
2_ قابيل كے نفسانى وسوسوں نے اس كيلئے بھائي كے

405
قتل كى راہ ہموار كي_
فطوعت لہ نفسہ
"طوعت" كا مصدر تطويع ہے جس كا معنى "تسہيل" اور "متابعت "ہے، مذكورہ بالا مطلب پہلے معنى كى بنياد پر ہے_
3_ قابيل كے نفسانى وسوسوں نے اسے ہابيل كو قتل كرنے پر اكسايا_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ
4_ قابيل اپنے نفسانى وسوسوں كا فريفتہ تھا_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ
5_ قابيل نے اپنے بھائي ہابيل كو قربانى كے واقعہ كے بعدقتل كيا_
اذ قربا قرباناً ... فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ
6_ انسان كى خواہشات نفسانى اسے ناپسنديدہ اعمال كى طرف مائل كرتى ہيں_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ
7_ انسان كے باطن ميں (گناہ كى طرف دعوت دينے اور اس سے روكنے والي) دو متضاد قوتيں پائي جاتى ہيں_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ
اگر "تطويع" كا معنى تسہيل ہو تو اس كا مطلب ہوگا كہ قابيل كے اندر موجود ايك قوت اسے قتل كے ارتكاب سے روكتى تھي، ليكن آخر كار اس كى ہوا و ہوس اور نفسانى خواہشات اس روكنے والى قوت پر غالب آگئيں_
8_ ہوائے نفس ميں انسانى اور برادرانہ احساسات اور جذبات كو كچلنے كى طاقت ہے_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ
كلمہ "اخيہ" كے ساتھ تصريح كرنا اس بات كى علامت ہے كہ برادرانہ احساسات و جذبات بھى قابيل كو نفسانى خواہش كى تكميل (ہابيل كے قتل ) سے نہ روك سكے_
9_ انسانى نفس كى ديدہ دليرى اسے قتل اور جرائم كے ارتكاب كى حد تك لے جاتى ہے_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ
10_ قابيل نے اپنے بھائي ہابيل كے خبردار كرنے اور اس كے وعظ و نصيحت پر توجہ نہ كي_
انى اخاف الله رب العالمين _ انى اريد ... فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ
11_ انسان كا حسد اور نفسانى ہوا و ہوس اسے نصيحت قبول كرنے اور عاقبت انديشى سے روك ديتے ہيں_
انى اخاف الله رب العالمين_ انى اريد ... فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ

406
12_ قابيل نقصان اٹھانے والوں كے زمرے ميں ہے_
فاصبح من الخاسرين
13_ اپنے بھائي ہابيل كو قتل كرنے كى وجہ سے قابيل كو نقصان اٹھانا پڑا _
فقتلہ فاصبح من الخاسرين
14_ انسان كو قتل كرنے كا نتيجہ گھاٹا اور تباہى و بربادى ہے_

فقتلہ فاصبح من الخاسرين
15_ نفسانی ہوا و ہوس کے پيروکار ہميشہ گھاٹے اور نقصان کے خطرے سے دوچار رہتے ہيں_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ فاصبح من الخاسرين
16_ قابيل کا نفس قابيل کی خواہشات کے جال ميں گرفتارتھا، اور اس نے قابيل کے اپنے بھائي ہابيل کو قتل کرنے کے پکے ارادہ کو قبول کرليا_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ
"طوعت" کا معنی "تابعت" ہوسکتاہے، يعنی قابيل کے نفس نے اپنے بھائي ہابيل کے قتل کے سلسلے ميں قابيل کی متابعت اور پيروی کي، اس احتمال کی بناپر قابيل نے اپنے نفس کو دھوکہ ديا اور اسے مطيع بناليا نہ يہ کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کا غلام بنا تھا_
17_ انسان گناہ کا مرتکب ہونے کيلئے اپنے نفس کو سمجھانے بجھانے کی قدرت رکھتاہے_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ
18_ اپنے حريفوں پرغلبہ اور تسلط ہميشہ مکمل کاميابی کی علامت نہيں ہوتا_
فقتلہ فاصبح من الخاسرين
19_ قابيل نے اپنے بھائي ہابيل کو قتل کرنے کا طريقہ شيطان سے سيکھا_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ
امام سجاد (ع) سے روايت ہوئي ہے کہ آپ (ع) نے مذکورہ آيہ شريفہ کی تلاوت کے بعد فرمايا: فلم يدر کيف يقتلہ حتی جاء ابليس فعلمہ ... (1) اسے پتہ نہيں تھا کہ کس طرح قتل کرے يہاں تك کہ شيطان اس کے پاس آيا اور اسے قتل کا طريقہ سکھايا ...
20_ دمشق ميں واقع کوہ قاسيون وہ جگہ ہے، جہاں ہابيل اپنے بھائي کے ہاتھوں قتل ہوئے_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ
رسول خدا(ص) سے روايت ہے کہ: بدمشق جبل يقال لہ قاسيون فيہ قتل ابن آدم اخاہ (2) آدم (ع) کے بيٹے نے اپنے بھائي کو دمشق کے قاسيون نامی پہاڑ پر قتل کيا_

-------

**1) تفسير قمي، ج1، ص 165 ،نورالثقلين ج1، ص 616، ح140_**
**2) الدرالمنثور ج3، ص 61_**


21_ قابيل نے شيطان کے اکسانے پر صرف اس لئے اپنے بھائي کو قتل کيا تا کہ ہابيل کی وہ نسل ہی مٹ جائے جو آکر اپنے باپ کی قربانی کے قبول کيے جانے پر قابيل کی نسل کے سامنے فخر کرسکے_
فطوعت لہ نفسہ قتل اخيہ فقتلہ
حضرت امام باقر (ع) سے روايت ہے کہ آپ (ع) نے مذکورہ بالا آيہ شريفہ تلاوت کرنے کے بعد فرمايا: ... ثم ان ابليس ... فقال لہ: يا قابيل قد تقبل قربان ہابيل و لم يتقبل قربانك و انك ان ترکتہ يکون لہ عقب يفتخرون علی عقبك و يقولون نحن ابناء الذی تقبل قربانہ فاقتلہ کيلا يکون لہ عقب يفتخرون علی عقبك فقتلہ ... (1) پھر ابليس نے آکر اسے اُکسايا کہ اے قابيل تمہيں پتہ ہے کہ ہابيل کی قربانی قبول ہوگئي ہے جبکہ تمہاری قربانی رد کردی گئي ہے: اگر تم نے اسے ايسے ہی چھوڑ ديا، تو اس کی آنے والی نسليں تمہاری نسلوں پر فخر کرتے ہوئے کہا کريں گی کہ ہم اس کی نسل ہيں جس کی قربانی قبول کرلی گئي، لہذا اسے ٹھکانے لگادو تاکہ اس کی نسل ہی نہ رہے جو تمہاری نسلوں پر فخر کر سکے، چنانچہ اس نے اپنے بھائي ہابيل کو قتل کرديا_
------------------------------------------------

-------

**1) كافى ج8ص 113ح92 تفسير برہان ج1 ص 458_**

کامیابي:
کامیابی کا معیار 18
کوہ قاسیون: 20
گناہ:
گناہ کے علل و اسباب 17
مخالفین:
مخالفین پر فتح18
نفس:
نفس امارہ 7; نفسانی وسوسہ 4; نفسانی ہوا و ہوس کی اطاعت 15;نفسانی ہوا و ہوس کی طاقت 8; نفسانی ہوا و ہوس کے اثرات 11; نفس کی نافرمانی 9; نفس کے وسوسہ کے اثرات 2، 3;نفس لوامہ 7; ہوائے نفس کی تاثیر 6
نقصان:
نقصان کے اسباب 13، 14، 15
نقصان اٹھانے والے: 12
ہابیل:
ہابیل کا خبردار کرنا 10; ہابیل کا قتل 1، 2، 3، 5، 16، 19 ;ہابیل کا قصہ 1، 2، 3، 5، 10، 19، 20، 21;ہابیل کے قتل کا محرك 21;ہابیل کے قتل کی جگہ 20;ہابیل کے قتل کے اثرات 13



فَبَعَثَ اللّهُ غُرَاباً يَبْحَثُ فِي الأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَـذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ .31

پھر خدانے ایك کوا بھیجا جو زمین کھود رہاتھا کہ اسے دکھلائے کہ لاش کو کس طرح چھپا ئے گا تو اس نے کہاافسوس میں اس کوے کے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائي کی لاش کو زمین میں چھپا دیتا اور اس طرح وہ نادم اور پشیمان لوگوں میں شامل ہوگیا _
1_ خداوند متعال نے قابیل کو ہابیل کی لاش دفنانے کا طریقہ سکھانے کیلئے ایك کوے کو بھیجا_
فبعث الله غراباً ... لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ
2_ کوے نے زمین میں گڑھا کھودنے کے بعد اس میں کوئي چیز چھپا کر قابیل کو ہابیل کی لاش دفنانے کا طریقہ سکھایا_
فبعث الله غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ
3_ قابیل ہابیل کی لاش دفنانے اورچھپانے کے طریقے سے ناآگاہ تھا_
لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ
4_ قابیل اپنے بھائي ہابیل کی بے جان لاش کے سامنے مبہوت و متحیر _
فبعث الله غراباً ... لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ
مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق (ع) سے منقول یہ روایت بھی تائید کرتی ہے: قتل قابیل ہابیل و ترکہ بالعراء لا یدری ما یصنع بہ ...(1) جب قابیل نے ہابیل کو موت کے گھاٹ اتار دیا تو لاش کوکھلے میدان میں چھوڑ دیا اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس لاش کا کیا کرے_
5_ ہابیل کی لاش دفنانے کا طریقہ سکھانے کیلئے بھیجا گیا کوا قابیل کی سرگردانی اور تحیر سے آگاہ تھا_

-------

**1) مجمع اليان ج 3 ، ص 286، نورالثقين ج 1ص 610 ح 124 _**



فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ

مذکورہ بالا مطلب میں"لیریہ" کی ضمیر فاعلی کو "غرابا" کی طرف لوٹایا گیا ہے یعنی کوا قابیل کو دفن کرنے کا طریقہ سکھانے کیلئے زمین میں گڑھا کھودتا اور اس میں کوئي چیز چھپا دیتا _

6_ ہابیل کی موت کے تھوڑی ہی دیر بعد قابیل کو دفنانے کا طریقہ سکھانے کیلئے ایك کوا بھیجا گیا_

فقتلہ ... فبعث اللہ غرابا

فاء کے ذریعے "بعث" کو" قتلہ" پر عطف کرنے سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتاہے_

7_ انسان کو مختلف علوم حتی سائنسی اور طبیعی علوم کی تعلیم دینے والا اصلی معلم خداوند متعال ہے_

فبعث اللہ غراباً ... لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ

مذکورہ بالا مطلب میں "لیریہ" کی ضمیر فاعلی کو "اللہ" کی طرف لوٹایا گیا ہے، یعنی اگر چہ قابیل نے کوے کو گڑھا کھودتے دیکھ کر ایك چیز سیکھی تھی لیکن اس تعلیم کا اصلی عامل و سبب خداوند متعال کی ذات تھی اور اسی نے قابیل کو یہ تجربہ سکھایا تھا_

8_ خداوند متعال کی تدبیر میں حیوانات بھی شامل ہیں اور اس کے ارادہ و مشیت کو عملی کرنے کیلئے کارندوں کا کام انجام دیتے ہیں_

فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ

9_ حس اور مشاہدہ کا تعلیم و تعلم اور شناخت مینکردار _

فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض لیریہ

10_ حیوانات کے طرز زندگی کا مشاہدہ اور جائزہ انسانی زندگی میں مفید اور کار آمد تجربات حاصل کرنے کا ایك طریقہ ہے_

یبحث فی الارض لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ

11_ قابیل ان پہلے انسانوں میں سے ہے کہ جن کے تجربات بہت کم، بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے_

لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ

لاش دفنانے کے طریقے سے نابلد ہونا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ قابیل پہلے پہلے انسانوں میں سے تھا اور اس کے تجربات بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے_

12_ پہلے پہلے انسانوں کی معلومات اور تجربات بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے_

لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ

13_ بہت پہلے اور قدیم سے مُردوں کو مٹی تلے دفنانے کا طریقہ رائج ہے_

لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ



14_ مُردوں کو مٹی تلے دفن کرنا ضروری ہے_

لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ

یہ کہا جاسکتاہے کہ قابیل کو دفنانے کا طریقہ سکھانے کا مقصد خدا کی طرف سے صرف قابیل کی خاص مدد کرنا نہیں تھا، بلکہ اس کا سرچشمہ اور سبب مردوں کے دفنائے جانے کا لازمی و ضروری ہونا بھی تھا_

15_ ہابیل کو خدا کی بارگاہ میں بہت بلند مقام و منزلت حاصل تھي_

فبعث اللہ غرابا ... لیریہ کیف یواری سوء ة اخیہ

اس احتمال كى بناپر كہ كوے كو بھيجنے اور قابيل كو سكھانے كا مقصد اسے سرگردانى اور تحير سے نكالنا نہيںبلكہ ہابيل كى لاش مخفى كرنا ہو_
16_ اپنے بھائي كى لاش دفنانے كے مسئلے ميں قابيل خدا كى مدد سے بہرہ مند ہوا
فبعث الله غراباً يبحث فى الارض ليريہ
مذكورہ بالا مطلب اس بناپر ہے كہ كوے كو بھيج كر قابيل كو سكھانے كا مقصد اس كى سرگردانى ختم كرناہو_
17_ خداوند متعال تمام لوگوں حتى گناہگاروں كى مدد كرنے سے دريغ نہيں كرتا_
فاصبح من الخاسرين _ فبعث الله غراباً ... ليريہ كيف يوارى سوء ة اخيہ
18_ حضرت آدم (ع) كے زمانے ميں كوا پايا جاتا تھا_
فبعث الله غراباً
19_ كوا جبلى طور پر اشياء كو چھپانے كے طريقے سے آگاہ ہے_
فبعث الله غرابا يبحث فى الارض ليريہ كيف يوارى سوء ة اخيہ
20_ قابيل كو اپنى ناآگاہى اور كوے جيسے حيوان كى برابرى سے عاجز ہونے پر افسوس ہوا_
قال يا ويلتي اعجزت ان اكون مثل ہذا الغراب
21_ ہابيل كى لاش چھپانے كے طريقہ سے ناآگاہ ہونے كى وجہ سے قابيل نے اپنے آپ كو ملامت كي_
قال يا ويلتي اعجزت ان اكون مثل ہذا الغراب
22_ ہابيل كى بے جان لاش قابيل كيلئے ناگوار تھي_
كيف يوارى سوء ص ة اخيہ ... فاوارى سوء ة اخي
ہابيل كى لاش كو" سوء ة " ( ناگوار اور ناپسنديدہ شے )كا نام ديا گيا ہے، كيونكہ اس كا مشاہدہ قابيل كيلئے ناگوار تھا_


23_ قابيل اپنے بھائي كى لاش دفنانے كے بارے ميں اپنى كوتاہى اور ناآگاہى پر بہت پچھتايا_
اعجزت ان اكون ... فاصبح من النادمين
بظاہرجملہ "فاصبح" "اعجزت" پر متفرع ہے، لہذاقابيل كے پچھتاوے كا سبب اپنے بھائي كى لاش نہ دفنانا ہے_
24_ قابيل اپنے بھائي ہابيل كے قتل پر بہت پچھتايا_
فاصبح من النادمين
اس بناپر كہ "فاصبح ..." گذشتہ آيہ شريفہ ميں آنے والے جملے "فقتلہ" پر متفرع ہو_
25_ جب قابيل كو دفنانے كا طريقہ پتہ چل گيا تو پھر اپنے بھائي ہابيل كى لاش تك دسترسى حاصل نہ كرسكا_
قال يا ويلتى اعجزت ان اكون مثل هذا الغراب ... فاصبح من النادمين
قابيل كے پچھتاوے كو اپنے بھائي كى لاش نہ دفنا سكنے پر متفرع كرنا، اس بات كى علامت ہے كہ قابيل دفنانے كے طريقے سے آگاہ ہونے كے بعد اب اس كى لاش دفن كرنے سے عاجز تھا، كيونكہ اسنے اپنے بھائي ہابيل كو قتل كرنے كے بعد اس كى لاش كو بالكل نيست و نابود كرديا تھا_ "اعجزت" كو فعل ماضى كى صورت ميں لانا اس مطلب كى تائيد كرتاہے_
26_ قابيل كى حسادت اور برادر كشى كا برا انجام اہل كتاب كيلئے ايك درس عبرت تھا_
و اتل عليهم نبأ ابنى آدم ... فاصبح من النادمين
چونكہ "عليهم" كى ضمير اہل كتاب كى طرف لوٹ رہى ہے، اس لئے ہابيل كے قتل كے برے نتائج بيان كرنے كا مقصد يہ ہوگا كہ اہل كتاب اس سے درس عبرت حاصل كريں_
27_ نفس محترمہ كے قتل كے بعد قاتل كو پچھتاوے كا احساس ہوتاہے_
فاصبح من النادمين
حضرت امام سجاد(ع) سے روايت ہے: ... والذنوب التى تورث الندم قتل النفس التى حرم الله ... قال عزوجل فى قصة قابيل حين قتل اخاه ہابيل ... "فاصبح من النادمين (1) نفس محترمہ جس كا قتل خدا نے حرام قرار ديا ہے كا قتل، ان گناہوں كے زمرے ميں آتاہے جن كے بعد انسان كو ندامت كا احساس ہوتاہے، چنانچہ خداوند متعال نے قابيل كے قصے ميں فرماياہے كہ جب وہ اپنے بھائي ہابيل كو قتل كرچكا تو اسے ندامت كا احساس ہوا_

28_ دو كووں ميں لڑائي كے بعد ايك كا دوسرے (مقتول) كو زمين كھود كر اس ميں دفن كرنا قابيل كيلئے راہنما ثابت ہوا تا كہ وہ بھى اسى طريقے سے اپنے بھائي كى لاش دفن كردے_
------

**1) معانى الاخبار ص 270 ح 2; بحار الانوار ج73/ص 375 ح 12_**


فبعث الله غرابا يبحث فى الارض ليريہ كيف يوارى سوء ة اخيہ
امام سجاد (ع) سے روايت ہے: ... فجاء غرابان فاقبلا يتضاربان حتى قتل احدهما صاحبہ ثم حفرالذى بقى الارض بمخالبہ و دفن فيها صاحبہ ... (1) ... اتنے ميں دو كوے آئے اور آپس ميں لڑنا اور ايك دوسرے كو مارنا شروع كرديا، يہاں تك كہ ايك نے اپنے دوسرے ساتھى كو ہلاك كرديا اور پھر زمين ميں اپنے پنجوں سے گڑھا كھودكر اسے اس ميں دفن كر ديا ..._
--------------------------------------------------

-------

**1) تفسير قمى ج1/ ص 166; تفسير برہان ج1/ ص 459 ح 4_**

414



415

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعاً وَلَقَدْ جَاءتْهُمْ رُسُلُنَا بِالبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيراً مِّنْهُم بَعْدَ ذَلِكَ فِي الأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ .32

اسی بناپر ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیاکہ جو شخص کسی نفس کو کسی نفس کے بدلے یاروئے زمین میں فساد کی سزا کے علاوہ قتل کرڈا لے گا اس نے گویا سارے انسانوں کو قتل کردیا اور جس نے ایك نفس کوزندگی دے دی اس نے گویا سارے انسانوں کو زندگی دے دی اور بنی اسرائیل کے پاس ہمارے رسول کھلی ہوئي نشانیاں لے کر آئے مگر اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہی رہے _

1_ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا گناہ کبیرہ اور بہت سخت اور سنگین سزا اور عذاب کا موجب بنتاہے_

انہ من قتل نفسا ... فکانما قتل الناس جمییعاً

ایك انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل کے مساوی قرار دینا اس کی سخت سزا سے کنایہ ہوسکتاہے_

2_ ایك انسان کا ناحق اور بے گناہ قتل، خدا کے نزدیك

تمام انسانوں کو قتل کرنے کے مترادف ہے_
من قتل نفسا بغیر نفس ... فکانما قتل الناس جمیعاً
3_ بنی اسرائیل کیلئے ناحق قتل کی حرمت_
کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس ... فکانما قتل الناس جمیعاً
4_ بنی اسرائیل میں بے گناہ اور ناحق قتل و خون ریزی


کے خطرات کا وسیع میدان تھا_
و من اجل ذلك کتبنا علی بنی اسرائیل
اگر چہ مذکورہ حکم بنی اسرائیل کے ساتھ مختص نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان کا نام لینا اس بات کی علامت ہے کہ بنی اسرائیل دوسروں سے کہیں زیادہ قتل اور جرم کے ارتکاب کے خطرے سے دوچار تھے_
5_ قابیل کے جرم اور برادر کشی کی وجہ سے خدا نے بنی اسرائیل پر قتل کی سزا میں بہت زیادہ سختی کردي_
فقتلہ ... من اجل ذلك کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغیر نفس
"ذلك" ہابیل اور قابیل کی داستان کی طرف اشارہ ہے_
6_ قتل اور انسان کشی کی انتہائي سخت سزا مقرر کرنے کا فلسفہ یہ ہے کہ اس سے بے لگام لوگوں کی وسیع پیمانے کی سنگدلی کے برے نتائج سے بچاجاسکے_
من اجل ذلك کتبنا علي بنی اسرائیل انہ من قتل ... فکانما قتل الناس جمیعاً
7_ قتل اور انسان کشی کی انتہائي سخت سزا انسانوں کو اس کے ارتکاب سے روکنے کا پیش خیمہ ہے_
و من اجل ذلك کتبنا علي بنی اسرائیل انہ من قتل ... فکانما قتل الناس جمیعاً
(من اجل ذلك ...)کا معنی یہ ہے کہ خداوند متعال نے قابیل کی انسان کشی اور اس کے برے نتائج کی وجہ سے بنی اسرائیل کو انتہائي سخت سزا دینے کی دھمکی دی تا کہ اس طرح کے جرائم دوبارہ انجام نہ پائیں_
8_ خدا کے احکام اور قوانین حکیمانہ اور مصلحت کے حامل ہیں_
من اجل ذلك کتبنا علي بنی اسرائیل
قتل کی حرمت اور اس کی سخت سزا کی علت کو صراحت کے ساتھ بیان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ خدا کے احکام فضول اور مصلحت و دلیل کے بغیر نہیں ہیں_
9_ ایك شخص کا بے گناہ اور ناحق قتل تمام انسانیت کی توہین اور سب لوگوں کا امن وسکون چھین لینے کے مترادف ہے_
من قتل ... فکانما قتل الناس جمیعاً
ایك انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل کے مساوی قرار دینا، اس مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ قاتل نے انسانی حرمت کی توہین کی ہے اور در حقیقت اس نے تمام انسانوں سے ان کا امن و سکون چھین لیاہے_
10_ بے گناہ لوگوں کے قاتلوں اور زمین پر فساد پھیلانے والوں کا خون اور جان کسی قسم کا احترام نہیں رکھتے_
من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض


"بغیر نفس" کی باء مقابلہ کیلئے ہے، بنابریں جملہ شرطیہ "من قتل نفساً ..." کا مفہوم یہ ہوگا کہ کسی کو قصاص کے طور پر یا فساد پھیلانے کی وجہ سے ہلاك کرنے کی کوئي سزا نہیں ہے_
11_ قصاص نفس کا حکم اور مفسدین کیلئے سزائے موت کا قانون ان احکام خداوندی میں سے ہیں جو بنی اسرائیل کے دین میں موجود تھے_
انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض
12_ زمین پر فساد پھیلانا سزائے موت کا موجب ہے_
من قتل نفسا بغیرنفس او فساد فی الارض
13_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو خوشخبری دی کہ ہر انسان کی جان محفوظ رکھنے کی صورت میں انہیں حتماً عظیم اجر عطا کیا جائیگا_

كتبنا علي بنی اسرائيل ... من احياها فكانما احيا الناس جميعاً
ايك انسان كی زندگی كی حفاظت كو تمام انسانوں كی زندگی محفوظ ركھنے كے برابر قرار دينا عظيم اجر سے كنايہ ہوسكتاہے_
14_ انسانوں كی زندگی كی حفاظت بہت بلند و بالا قدر و منزلت كی حامل ہے_
و من احياها فكانما احيا الناس جميعاً
15_ خدا كے نزديك ايك انسان كی زندگی كی حفاظت اور اسے نيست و نابود ہونے سے بچانا تمام انسانوں كی زندگی بچانے كے مترادف ہے_
و من احياها فكانما احيا الناس جميعاً
"احيائ" سے مراد مردوں كو زندہ كرنا نہيں ہوسكتا، بلكہ اس كا معنی انسانوں كی زندگی بچانا اور انہيں ہلاكت سے محفوظ ركھنا ہے، مذكورہ بالا مطلب كی تائيد حضرت امام صادق (ع) سے منقول اس روايت سے بھی ہوتی ہے كہ آپ (ع) نے مذكورہ آيہ شريفہ ميں "من احياها "كے معنی كے متعلق پوچھے گئے سوال كے جواب ميں فرمايا: نجاها من غرق او حرق او سبع او عدو ... (1) يعنی كسی كو ڈوبنے، آگ ميں جلنے، يا درندے كی چير پھاڑ يا دشمن كے حملے سے بچائے ..._
16_ انسانوں كی زندگی كی حفاظت اور انہيں ہلاكت سے بچانے پر خدا كی جانب سے عظيم اجر اور پاداش عطا كرنے كا فلسفہ يہ ہے كہ ہابيل كے قتل جيسے واقعات دوبارہ رونما نہ ہونے پائيں_
من اجل ذلك كتبنا ... و من احياها فكانما احيا الناس جميعاًً
17_ تمام انسان ايك ہی جسم و پيكر كے اعضاء اور ايك ہی مجموعہ كی مانند ہيں_
من قتل نفسا ... فكانما قتل الناس جميعاً و من احياها فكانما احيا الناس جميعاً
--------

**1) تفسير عياشی ج 1 ص 313 ح 84; تفسير برہان ج 1 ص 464 ح 11_**


چونكہ خداوند متعال نے ايك شخص كے قتل يا زندہ كرنے كو تمام انسانوں كے قتل يا زندہ كرنے كے مترادف قرار ديا ہے، اس سے معلوم ہوتاہے كہ فرد اور معاشرے كا رشتہ ايك مجموعے كے اعضاء كی مانند ہے_
18_ تمام انسان زندگی گزارنے كا مساوی حق ركھتے ہيں_
من قتل نفساً ... فكانما قتل الناس جميعا و من احياها فكانما احيا الناس جميعاً
ہر شخص كے قتل كی ايك جيسی سزا اور اس كی زندگی بچانے كی مساوی پاداش اس بات كی علامت ہے كہ تمام انسان زندگی گذارنے كا مساوی حق ركھتے ہيں_
19_ خدا كے ہاں انسان كا بلند و بالا مقام و منزلت _
من قتل نفسا ... فكانما قتل الناس جميعاً و من احياها فكانما احيا الناس جميعاً
20_ خداوند متعال نے بنی اسرائيل كی ہدايت كيلئے بہت سارے انبياء مبعوث فرمائے_
و لقد جاء تہم رسلنا بالبينات
21_ بنی اسرائيل كی طرف بھيجے گئے تمام انبياء اپنی رسالت كی حقانيت پر روشن اور واضح دلائل (معجزہ، برہان )كے حامل تھے_
و لقد جاء تہم رسلنا بالبينات
22_ بنی اسرائيل كے انبياء انتہائي واضح الفاظ ميں اور بغير كسی ابہام كے سزا كے احكام اور قوانين كو بيان كرتے تھے_
و لقد جاء تہم رسلنا بالبينات
صدر آيہ كے قرينہ كی بناپر "بينات" قتل اور جرم كے بارے ميں خدا كی سزاؤں كی تشريح و تبيين كی طرف اشارہ ہوسكتاہے_
23_ خدا نے روشن اور واضح دلائل كے ساتھ انبياء بھيج كر بنی اسرائيل پر اتمام حجت كردی تھي_

و لقد جاء تھم رسلنا بالبينات
انبياء كے بھيجے جانے كے بعد بنى اسرائيل كے حد سے تجاوز كرنے اوران كى قانون شكنى پر سرزنش كرنا اس بات كى علامت ہے كہ ہدايت اور عذر ختم كرنے كيلئے انبياء كى دعوت كافى ہے كہ اسے اتمام حجت سے تعبير كيا گيا ہے_
24_ صلح و سلامتى اور امن و امان برقرار كرنا نيز فساد و بے گناہوں كا خون بہانے سے روكنا رسالت انبياء كے اہداف ميں سے ہيں_
من قتل نفساً بغير نفس او فساد فى الارض ... و لقد جاء تھم رسلنا بالبينات
انسانوں كے قتل كى سزا اور ان كى زندگى بچانے كى پاداش كا ذكر كرنے كے بعد روشن دلائل كے ساتھ انبياء كے بھيجے جانے اور ان كى رسالت كى طرف اشارہ كرنا اس بات كى دليل ہے كہ انبيائے خدا كى رسالت ميں ان تعليمات كو بہت اہم مقام حاصل ہے_


25_ اپنے انبياء (ع) كى دعوت كے باوجودبنى اسرائيل كے بہت سارے لوگ حد اعتدال سے خارج اور قانون شكن تھے_
و لقد جاء تھم رسلنا بالبينات ثم ان كثيراً منھم بعد ذلك فى الارض لمسرفون
اسراف كا معنى حد اعتدال سے خارج ہونا ہے اور كلمہ "فى الارض" اس بات كى دليل ہے كہ يہاں پر اسراف سے مراد اجتماعى اور معاشرتى مسائل ميں حد اعتدال سے تجاوز كرنا ہے كہ جسے قانون شكنى سے تعبير كيا گيا ہے_
26_ بنى اسرائيل كے بہت سارے افراد خونخوار، انسان كش اور قاتل لوگ تھے_
ثم ان كثيرا منھم بعد ذلك فى الارض لمسرفون
آيہ شريفہ كے گذشتہ حصوں كى روشنى ميں اسراف سے مراد يہ ہوسكتاہے كہ بنى اسرائيل قتل نفس يعنى بے گناہ قتل عام اور بار بار خون بہانے ميں حد سے تجاوز كر چكے تھے_
27_ ناحق خون بہانا اسراف كے واضح مصاديق ميں سے ہے_
من قتل نفساً ... ثم ان كثيرا منھم بعد ذلك فى الارض لمسرفون
28_ انبياء (ع) كى تعليمات كے باوجود حد اعتدال سے نكلنا اور قانون شكنى كرنا انتہائي ناروا اور ناپسنديده فعل ہے_
ثم ان كثيرا منھم بعد ذلك فى الارض لمسرفون
29_ بعض بنى اسرائيل اپنے انبياء كے پيروكار اور قوانين خداوند كے پابند تھے_
ثم ان كثيرا منھم بعد ذلك فى الارض لمسرفون
30_ جہنم كا شديدترين عذاب ،بے گناہ انسان كے قتل كى سزا ہے_
انہ من قتل نفساً بغير نفس ... فكانما قتل الناس جميعاً
مذكورہ آيہ شريفہ كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں امام باقر (ع) فرماتے ہيں: يوضع فى موضع من جھنم اليہ ينتھى شد ة عذاب اھلھا ... (1) اسے جہنم كے اس مقام ميں ركھا جائيگا جہاں پر اہل جہنم كے عذاب كى شدت اپنے اوج پر پہنچ جاتى ہے ..._
31_ ايك انسان كے قاتل كا جہنم ميں وہى ٹھكانہ ہے جو تمام نسانوں كے قاتل كا ہے، اگر چہ ممكن ہے ان كے عذاب ميں تفاوت ہو_
من قتل نفسا بغير نفس او فساد فى الارض فكانما قتل الناس جميعاً
-------

**1) كافى ج7ص 271 ح 1; نور الثقلين ج1 ص 619 ح 150_**


مذكورہ آيہ شريفہ كے معنى كے بارے ميں پوچھے گئے سوال كے جواب ميں حضرت امام باقر (ع) فرماتے ہيں: يوضع فى موضع من جھنم ... لو قتل الناس جميعا انما كان يدخل ذلك المكان، قلت: فانہ قتل آخر؟ قال: يضاعف عليہ (1) اسے جہنم كے

اس مقام میں رکھا جائے گا جو تمام انسانوں کے قاتل کا مقام ہے راوی کہتاہے میں نے پوچھا اگر یہ شخص کسی اور کو بھی قتل کردے تو پھر؟آپ (ع) نے جواب دیا اس کا عذاب دوگنا ہوجائیگا_

32_ ایك ہدایت یافتہ انسان کو گمراہ کرنا اسے قتل کرنے اور ایك گمراہ انسان کو ہدایت کرنا اسے زندہ کرنے کے مترادف ہے_

من قتل نفسا ... فکانما قتل الناس جمیعاً و من احیاھا فکانما احیا الناس جمیعاً

امام صادق (ع) مذکورہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: من اخرجھا من ضلال الی ھدی فکانما احیاھا و من اخرجھا من ھدی الی ضلال فقد قتلھا (2) جو شخص کسی کو گمراہی سے نکال کر راہ ہدایت پر ڈال دے تو گویا اس نے اسے زندگی عطا کي، جبکہ اگر کوئي شخص کسی کو ہدایت کی راہ سے ہٹا کر گمراہی و ضلالت کی راہ پر ڈال دے تو گویا اس نے اسے قتل کیا _

33_ ایسے پیاسے کی پیاس بجھانا جو پانی تك پہنچ نہ رکھتا ہو، اسے زندگی عطا کرنے کے مترادف ہے_

و من احیاھا فکانما احیا الناس جمیعاً

امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ... و من سقی الماء فی موضع لا یوجد فیہ الماء کان کمن احیا نفساً و "من احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا" (3) اگر کوئي ایسی جگہ پر کسی کو پانی پلائے جہاں پانی دستیاب نہ ہو، تو یہ اسے زندگی بخشنے کے مترادف ہے "اور جو ایك انسان کو زندگی عطا کرے گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کیا "

34_ کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلانے سے گریز کرنا اسے قتل کرنے، جبکہ کھانا کھلانا اسے زندگی عطا کرنے کے مترادف ہے_

و من احیاھا فکانما احیا الناس جمیعاً

حضرت امام صادق (ع) سے مومن کو کھانا کھلانے کے بارے میں روایت ہے کہ: ...من احیي مؤمناً فکانما احیا الناس جمیعاً، فان لم تطعموہ فقد امتموہ و ان اطعمتموہ فقد احییتموہ (4) جو ایك مومن کو زندگی دے گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کیا ، اور اگر تم اسے کھانانہ کھلاؤ تو گویا تم نے اسے قتل کیا اور اگر اسے کھانا کھلاؤ توگویا تم نے اسے نئي زندگی دی ہے_

35_ بہت سارے بنی اسرائیل خون ریزی کے مرتکب

-------

**1) کافی ج7ص 271 ح 1; نور الثقلین ج1 ص 619 ح 150_**
**2) کافی ج2ص 210 ح 1; نورالثقلین ج1ص 619ح 153_**
**3) کافی ج4 ص 57 ح 3; تفسیر برہان ج1ص 464 ح 9_**
**4) کافی ج 2 ص 204 ح 20; نور الثقلین ج1 ص 619 ح 152_**



ہوتے اور خدا کی حرام کی ہوئي اشیاء کو حلال شمار کرتے _

ثم ان کثیرا منھم بعد ذلك فی الارض لمسرفون

امام باقر (ع) سے روایت ہوئي ہے: المسرفون ھم الذین یستحلون المحارم و یسفکون الدماء (1) اسراف کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو حرام شدہ اشیاء کو حلال قرار دیتے ہیں اور خون بہاتے ہیں_

-----------------------------------------------

--------

**1) تفسیر تبیان ج3 ص 504 ; نورالثقلین ج1 ص 620،ح158_**

إِنَّمَا جَزَاء الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ .33

بس خداو رسول(ص) سے جنگ كرنے والے اور زمين ميں فساد كرنے والوں كى سزا يہى ہے كہ انہيں قتل كرديا جائے يا سولى پر چڑھا ديا جائے ياان كے ہاتھ اور پير مختلف سمت سے قطع كردئے جائيں يا انھيں ارض وطن سے نكال باہر كيا جائے _ يہ ان كے لئے دنيا ميں رسوائي ہے اور ان كے لئے آخرت ميں عذاب عظيم ہے _

1_ محاربين اور خدا و رسول(ص) سے برسر پيكار ہونے اور جنگ كرنے والوں كو ہلاك كردينا يا تختہ دار پر لٹكا دينا يا ان كا داياں ہاتھ اور باياں پاؤں يا بالعكس باياں ہاتھ اور داياں پاؤں كاٹ دينايا پھر انہيں جلا وطن كردينا ضرورى ہے_

انما جزائُ الذين يحاربون الله و رسولہ ... او ينفوا من الارض

2_ اسلامى معاشرے ميں محاربين كى طرف سے فساد پھيلانے كى صورت ميں انہيں قتل كرنے، پھانسى پر

424

لٹكانے ، ہاتھ پاؤں كاٹنے اور جلاوطن كرنے كى چار سزاؤں ميں سے كوئي ايك سزا دى جائے_

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ ... او ينفوا من الارض

مذكورہ بالا مطلب اس بناپرہے كہ "و يسعون" كى واو عاطفہ جمع كيلئے ہو يعنى مذكورہ حدو سزا اس محارب كى سزا ہے جو مفسد بھى ہو، "يسعون" ميں دوبارہ "الذين" كا استعمال نہ كرنا مذكورہ مطلب كى تائيد كرتاہے_

3_ يہ چار سزائيں (ہلاك كرنا، پھانسى لگانا، ہاتھ پاؤں كاٹنا اور جلا وطن كرنا) مفسد محاربين كيلئے مناسب سزائيں ہيں_

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ و يسعون فى الارض فساداً

لغت ميں "جزائ" اس سزا يا پاداش كو كہا جاتاہے جو كافى ہو_

4_ پيغمبر اكرم(ص) سے جنگ كرنے كا گناہ خدا كے ساتھ نبرد آزما ہونے كے گناہ كے مساوى ہے_

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ

5_ با ايمان معاشرے ميں تباہى اور فساد پھيلانے والوں پر ان چار حدود(ہلاك كرنا، پھانسى لگانا، ہاتھ پاؤں كاٹنا اور جلا وطن كرنا) ميں سے كوئي ايك حد جارى كى جائے گي_

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ و يسعون فى ... او ينفوا من الارض

كلمہ "فى الارض" اس بات كى علامت ہے كہ "فساد" سے مراد شخصى يا فردى نہيں، بلكہ معاشرے ميں فساد پھيلانا ہے، واضح رہے كہ مذكورہ بالا مطلب ميں "فساد پھيلانے" كو محارب سے جدا اور مستقل عنوان كے طور پر اخذ كيا گيا ہے_

6_ زمين پر فساد پھيلانے كا گناہ خدا و رسول كے ساتھ جنگ كے گناہ كے مساوى ہے_

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ و يسعون فى الارض فساداً

محاربين اور مفسدين كى پاداش كا مساوى ہونا اس بات كى دليل ہے كہ ان كا گناہ بھى مساوى ہے واضح رہے كہ مذكورہ بالا مطلب اس بناپرہے كہ ان چار حدود كى نسبت مفسدين ،محاربين سے جدا اور مستقل عنوان ہو_

7_ محاربين اور مفسدين كو حتماً سزا دينا چاہيے اور ان پر حدود الہى كے اجراء ميں كوتاہى يا سستى سے اجتناب كرنا لازمى ہے_

انما جزاء الذين ... ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم و ارجلهم

فعل "يقتلوا، يصلبوا او تقطع" باب تفعيل سے ہيں اور مذكورہ حدود كے اجراء پر تاكيد كرتے ہيں_

425

8_ باايمان معاشرے ميں فساد پھيلانے اور اسے تباہ و برباد كرنے كى كوشش خدا و رسول(ص) كے ساتھ جنگ كرناہے_

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ و يسعون فى الارض فساداً

مذكورہ بالا مطلب اس بناپر ہے كہ"ويسعون" كى واو تفسيريہ ہو، يعنى با ايمان معاشرے ميں فساد پھيلانا خدا و رسول(ص) كے ساتھ محاربہ اور جنگ كا ايك مصداق ہے_

9_ زمين پر فساد پھيلانے كى وجہ سے خدا و رسول(ص) كے ساتھ محاربہ و جنگ كرنے والوں كى انتہائي سخت سزا ہے_

انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ و يسعون فى الارض فساداً ان يقتلوا
اگر "يسعون فى الارض" "الذين يحاربون" كيلئے عطف تفسيرى ہو تو كہا جاسكتاہے كہ محاربين كى تفسير كرتے ہوئے انہيں زمين پر فساد پھيلانے والوں ميں سے قرار دينے كى وجہ اس سزا كى علت بيان كرناہے جو ان كيلئے ذكر ہوئي ہے_
10_ حدود الہى كا اجراء اجتماعى اور معاشرتى فساد كے ساتھ مقابلے اور معاشرے كا امن و سكون بحال ركھنے كى ايك روش ہے_
انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ و يسعون فى الارض فسادا ان يقتلوا
11_ آشوب بپا كرنے اور فساد پھيلانے والوں كو سختى كے ساتھ كچلتے ہوئے با ايمان معاشرے كے امن و سلامتى كو محفوظ ركھنا لازمى ہے_
انما جزاء الذين يحاربون الله و رسولہ و يسعون فى الارض فسادا ان يقتلوا
12_ مفسد محاربين كى مخصوص سزائيں ذليل و رسوا كردينے والى سزائيں ہيں_
ذلك لهم خزى فى الدنيا
13_ محاربين اور زمين پر فساد پھيلانے والوں كو ذليل و رسوا كرنا ضرورى ہے_
ذلك لهم خزى فى الدنيا
جملہ "ذلك لهم خزي" اس بات كى علامت ہے كہ محاربين اور مفسدين كو رسوا كرنے كى ضرورت فرض كى گئي ہے اور حد كا اجراء انہيں رسوا كرنے كا ذريعہ ہے_
14_ مفسد محارب پر حد جارى كرتے وقت ذليل كننده اور توہين آميز طريقہ اختيار كرنا ضرورى ہے_
ذلك لهم خزى فى الدنيا
ممكن ہے "لهم خزي" سے محاربين پر حد جارى كرنے كے طريقہ كى طرف راہنمائي كى جارہى ہو يعنى اس طريقے سے ان پر حدود الہى جارى كرو جس سے وہ ذليل و رسوا ہوجائيں_
15_ خدا و رسول(ص) كے ساتھ جنگ كرنے اور زمين پر فساد


پھيلانے كا نتيجہ اور سزاآخرت كا عظيم اور سخت عذاب ہے_
و لهم فى الآخرة عذاب عظيم
16_ محاربين اور مفسدين كى دنيوى سزائيں ان كى اخروى سزاؤں كے مقابلے ميں بہت كم اور نہ ہونے كے برابر ہيں_
ذلك لهم خزى فى الدنيا و لهم فى الآخرة عذاب عظيم
محاربين كى دنيوى سزا كے مقابلے ميں اخروى سزا كے عظيم اور سخت ہونے كى تصريح سے مذكوره بالا مطلب اخذ كيا گياہے_
17_ دنيوى سزاؤں اور حدود كا اجراء اُخروى عذاب سے چھٹكارے كا باعث نہيں بنتا_
لهم خزى فى الدنيا و لهم فى الآخرة عذاب عظيم
18_ خداوند متعال نے يہوديوں كو پيغمبر اكرم(ص) سے جنگ كرنے اور زمين پر فساد پھيلانے كے بارے ميں خبردار كيا تھا_
من اجل ذلك كتبنا علي بنى اسرائيل ... انما جزاء الذين يحاربون
چونكہ گذشتہ آيت ميں بنى اسرائيل كے بارے ميں گفتگو كى جارہى تھي، لہذا ممكن ہے يہ آيہ شريفہ پيغمبر اكرم(ص) كے مقابلے ميں ان كے اعمال اور اہداف كيلئے تعريض ہو_
19_ ايك اسلامى ملك ميں لوگوں كو زد و كوب كركے زبردستى ان كا مال ہتھيا لينا خدا و رسول(ص) كے ساتھ محاربہ اور جنگ ہے_
انما جزاء الذين يحاربون الله
ايك اسلامى ملك ميں لوگوں كا مال غارت كرنے والوں كے بارے ميں حضرت امام صادق (ع) سے روايت ہے: هولاء من اہل ہذہ الآية انما جزآء الذين ... (1) يعنى يہ لوگ اس آيت (جو لوگ خدا اور رسول(ص) كے ساتھ محاربہ كرتے ہيں ...) كا مصداق ہيں_
20_ اسلحہ اٹھانا اور قتل و غارت كے ذريعے راستوں كو ناامن اور غير محفوظ بناديناخدا و رسول (ص) كے ساتھ محاربہ

و جنگ اور اس کی سزا موت ہے_
انما جزاء الذين يحاربون الله ... ان يقتلوا
ایسے مفسدین جو لوگوں کیلئے راستے بند کردیں اور انہیں غیر محفوظ بنادیں کے حکم کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام جواد (ع) سے روایت ہے : ... و ان كانوا اخافوا السبيل و قتلوا النفس امر بقتلهم ... (2) اگر وہ قتل و غارت کے ذریعے راستوں کو غیر محفوظ بنادیں تو انہیں قتل کردیا جائیگا ...
21_ یہ حاکم اسلامی کا فریضہ ہے کہ محارب کے جرائم کو دیکھتے ہوئے ان چار سزاؤں میں سے ایسی سزا
--------

**1) کافی ج7ص 245 ح 2; تفسیر برہان ج1ص465 ح3_**
**2) تفسیر عیاشی ج 1ص 315 ح 91; تفسیر برہان ج1 ص 467 ح 16_**


انتخاب کرے جو اس کے جرم کے ساتھ مناسبت رکھتی ہو_
انما جزآء الذين يحاربون الله ... او ينفوا من الارض
مذکورہ آیہ شریفہ کے معنی کے متعلق کیے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ذلك الى الامام يفعل بہ ما يشائ، قلت: فمفوض ذلك اليہ؟ قال: لا، و لكن نحو الجناية (1) یہ امام کے اختیار میں ہے کہ جو چاہے اس کے ساتھ کرے، روای کہتاہے میں نے پوچھا: اس کا تمام تر اختیار اس کے پاس ہے؟فرمایا: نہیں بلکہ اسکے جرم کے تناسب سے ہے_
22_ اگر زمین پر فساد پھیلانے والا محارب قتل کا مرتکب ہو تو اس کی سزا موت ہے_
انما جزاء الذين يحاربون الله ... ان يقتلوا
مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام رضا (ع) سے روایت ہے: ... اذا حارب الله و رسولہ و سعى فى الارض فساداً فقتل قتل بہ ... (2) اگر کوئي اللہ اور اس کے رسول(ص) کے ساتھ محاربہ و جنگ کرے اور زمین پر فساد پھیلائے اور پھر قتل کا مرتکب ہو تو اس کی سزا موت ہے_
23_ زمین پر فساد پھیلانے والا محارب اگر قتل و غارت اور لوٹ مار کا مرتکب ہو اس کی سزا موت اور پھانسی ہے_
انما جزاء الذين يحاربون الله ... او يصلبوا
مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام رضا (ع) سے روایت ہے: اذا حارب الله و رسولہ و سعى فى الارض فسادا ... و ان قتل و اخذ المال قتل و صلب ... (3) جب کوئي اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محاربہ و جنگ کرے اور زمین پر فساد پھیلائے ... اور پھر قتل و غارت اور لوٹ مار مچائے تو اس کی سزا موت اور پھانسی ہے ..._
24_ اگر زمین پر فساد پھیلانے والا محارب لوٹ مار مچائے لیکن قتل کا مرتکب نہ ہو تو اس کا ایك ہاتھ اور مخالف سمت والا پاؤں کاٹا جائیگا_
انما جزاء الذين يحاربون الله ... او تقطع ايديهم و ارجلهم من خلاف
مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام رضا (ع) سے روایت ہے: اذا حارب الله و رسولہ و سعى فى الارض فسادا ... و ان اخذ المال و لم يقتل قطعت يده و رجلہ من خلاف ... (4) جب کوئي اللہ اور اس کے رسول(ص) سے جنگ کرے اور زمین پر فساد پھیلائے ... اور پھر لوٹ مار مچائے لیکن قتل کا مرتکب نہ ہو تو اس کا ایك ہاتھ اور مخالف سمت والا پاؤں کا ٹا جائیگا_
25_ وہ محارب جو لوگوں پر اسلحہ اٹھائے لیکن قتل اور لوٹ
---------

**1) کافی ج7ص 246ح5; نور الثقلين ج1ص 622 ح164_**
**2) کافی ج7ص 247 ح8; نور الثقلين ج1 ص 623 ح 165_**
**3) کافی ج7ص 247 ح 8; نورالثقلين ج1ص623 ح165_**

**4) کافی ج7ص 247 ح 8; نور الثقلین ج1ص623 ح 165_**

428

مار نہ کرے تو اسے وقوعہ کی جگہ سے کسی اور شہر کی طرف جلاوطن کرکے لوگوں کے ساتھ اس کا میل جول ختم کر دیا جائیگا_

انما جزاء الذین یحاربون الله ... او ینفوا من الارض

مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام رضا (ع) سے روایت ہے : و ان شہر السیف فحارب الله و رسولہ و سعی فی الارض فسادا و لم یقتل و لم یاخذ المال ... ینفی من المصر الذی فعل فیہ ما فعل الی مصر غیرہ و یکتب الی اہل ذلك المصر انہ منفی فلا تجالسوہ و لا تبایعوہ و لا تناکحوہ و لا تواکلوہ و لا تشاربوہ ... (1) اگر کوئي شخص تلوار اٹھائے، پس اللہ اور اس کے رسول(ص) کے ساتھ محاربہ و جنگ کرے اور زمین پر فساد پھیلائے لیکن قتل اور لوٹ مار کا مرتکب نہ ہو تو اسے وقوعہ کی جگہ سے کسی اور شہر کی طرف جلا وطن کردیا جائے اور وہاں کے لوگوں کو لکھا جائے کہ یہ شہر بدر کیا گیا ہے لہذا اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، لین دین کرنے، نکاح کرنے،اور کھانے پینے سے اجتناب کیا جائے ...

26_ اگر کوئي راستوں کو غیر محفوظ اور ناامن بنادے، لیکن قتل و غارت کا مرتکب نہ ہو تو اس کی سزا جیل ہے_

انما جزاء الذین یحاربون الله ... او ینفوا من الارض

لوگوں پر راستے بند کردینے والے مفسدین کے حکم سے متعلق کیے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام جواد (ع) فرماتے ہیں: ... فان کانوا اخافوا السبیل فقط و لم یقتلوا احدا و لم یاخذوا مالا امر بایداعهم الحبس فان ذلك معنی نفیہم من الارض ... (2) اگر وہ صرف راستوں کو غیر محفوظ اور نا امن بنادیں جبکہ کسی کو قتل نہ کریں اور نہ کوئي مال چھینیں تو اس صورت میں انہیں قید میں ڈال دیا جائے گا اور انہیں نفی ارض کرنے کا معنی یہی ہے ..._

27_ اگر کوئي راستوں کو غیر محفوظ اور ناامن بنانے کے ساتھ ساتھ قتل و غارت اور لوٹ مار بھی کرے تو اس کا ایك ہاتھ اور مخالف سمت والا پاؤں کاٹنے کے بعد اسے تختہ دار پر لٹکا دیا جائیگا_

انما جزاء الذین یحاربون الله و رسولہ ... و ارجلهم من خلاف

لوگوں کیلئے راستوں کو غیر محفوظ اور نا امن بنادینے والے مفسدین کے حکم کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام جواد (ع) سے روایت ہے: و ان کانوا اخافوا السبیل و قتلوا النفس و اخذوا المال امر بقطع ایدیهم و ارجلهم من خلاف و صلبهم بعد ذلك ... (3) اگر وہ راستوں کو غیر محفوظ اور نا امن بنادیں اور قتل و غارت اور لوٹ مار کے بھي

-------

**1) کافی ج7ص 247 ح 8; نورالثقلین ج1 ص 623 ح 165_**
**2) تفسیر عیاشی ج1 ص 315 ح 91; تفسیر برہان ج1 ص 467 ح 16_**
**3) تفسیر عیاشی ج1 ص 315 ح 91; تفسیر برہان ج1 ص 467 ح 16_**

429

مرتکب ہوں تو ان کا ہاتھ اور مخالف سمت والا پاؤں کاٹنے کے بعد پھانسی دے دی جائے گي_

------------------------------------------------

دینی معاشر ہ8، 11; معاشرے کے امن و سکون کي
اہمیت 10;معاشرے میں فساد پھیلانا 2، 8
مفسدین:
مفسدین فی الارض 5;مفسدین کا افشاء کرنا 13; مفسدین کا مقابلہ کرنا 11;مفسدین کو سزائے موت دینا 5، 22، 23;مفسدین کی اخروی سزا 16;مفسدین کی جلاوطنی یا 5;مفسدین کی حد 5;مفسدین کی دنیوی سزا 16;مفسدین کی سزا 5، 7، 12، 14، 23، 24 ;مفسدین کے احکام 5
ناامني:
ناامنی پھیلانے کی حد 26، 27:ناامنی پھیلانے کی سزا 20، 25، 26، 27
ہاتھ:
ہاتھ کاٹنا 1 ، 2، 3، 5، 24، 27
یہود:
یہود اور آنحضرت(ص) 18;یہود کا فساد پھیلانا 18:یہود کو خبردار کرنا18

إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُواْ عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ .34
علاوہ ان لوگوں کے جو تمہارے قابومیناآنے سے پہلے ہی توبہ کرلیں تو سمجھ لو کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے _
1_ اگر محاربین اور مفسدین گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلیں تو یہ چار حدود( قتل، پھانسي، ہاتھ پاؤں


کاٹنا اور شہر بدري) ساقط ہوجاتی ہیں_
انما جزاء الذین یحاربون ... الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم
2_ اگر مفسد محاربین گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلیں تو آخرت کے عذاب سے دوچار نہیں ہوں گے_
و لهم فی الآخرة عذاب عظیم _ الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم
3_ گرفتار ہونے کے بعد جرائم پیشہ محاربین کی توبہ اور پچھتاوے کے اظہار کی کوئي قدر و قیمت اور وقعت نہیں اور نہ ہی اس سے حد ساقط ہوگی اور نہ دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا ملے گا_
انما جزاء الذین ... الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم
4_ لوگوں کو محاربین اور مفسدین کی حد ثابت یا ساقط کرنے کا کوئي حق نہیں ہے_
الا الذین تابوا
مفسد محارب کی طرف سے توبہ کی صورت میں خداوند متعال نے اس کی حد ساقط کردی ہے اور اس کے ساقط ہونے کو کسی اور چیز مثلا صاحبان حق کی طرف سے اظہار رضایت کے ساتھ مشروط نہیں کیا، لهذا اس حد کے اثبات یا نفی کا لوگوں کو کوئي حق حاصل نہیں ہے_
5_ اگر محاربین اور مفسدین کوجلاوطن کیا جائے تو انہیں ہمیشہ جلاوطنی کی زندگی گذارنا پڑے گي_
او ینفوا من الارض ... الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم
استثناء "الا الذین ..." کا ظہور یہ ہے کہ یہ آیہ شریفہ کے تمام حصوں سے مربوط ہے، لہذا اگر گرفتار ہونے کے بعد اسے جلاوطنی کی سزا دی جائے تو یہ حکم کبھی بھی لغو نہیں ہو گا، اگر چہ جلاوطن ہونے والا شخص توبہ بھی کرلے_
6_ خداوند متعال نے محاربین اور مفسدین کو فساد پھیلانے اور خدا و رسول(ص) سے جنگ اور نبرد آزمائي سے ہاتھ اٹھالینے کی دعوت دی ہے_
الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم
7_ تمام بندوں حتي محاربین اور مفسدین کیلئے بھی توبہ کا راستہ کھلاہے_
الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم
8_ توبہ کی صورت میں مجرموں کی سزائیں قانونی طور پر معاف ہوجاتی ہیں، بشرطیکہ وہ گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کریں_
الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیهم

جملہ "تابوا من قبل ان تقدروا عليهم" اس معيار كى طرف اشارہ ہوسكتاہے جو توبہ كے مفيد اور ثمر بخش ہونے ميں مؤثر ہے، يعنى پہلے يہ معلوم ہونا چاہيئے كہ توبہ كرنے والا كہيں سزا سے بچنے كى خاطر تو پچھتاوے كا اظہار نہيں كررہا اور يہ اسى

432

صورت ميں واضح ہوسكتاہے جب وہ گرفتار ہونے سے پہلے توبہ كرے_
9_ گناہ كى سزاؤں سے دوچار ہونا توبہ اور خدا كى طرف لوٹ آنے كى فرصت كھو دينے كا باعث بنتاہے_
الا الذين تابوا من قبل ان تقدروا عليهم
10_ خداوند متعال بخشنے والا اور مہربان ہے_
فاعلموا ان الله غفور رحيم
11_ خدا كى مغفرت اور بخشش ہميشہ اس كى رحمت اور محبت كے ساتھ ہوتى ہے_
ان الله غفور رحيم
مذكورہ بالا مطلب اس بناپرہے كہ "رحيم" "غفور" كيلئے صفت ہو_
12_ خدا كى وسيع رحمت اور بے كراں مغفرت كى طرف توجہ كرنا اور ان پر يقين و ايمان ركھنا ضرورى ہے_
فاعلموا ان الله غفور رحيم
13_ خداوند متعال تمام بندوں حتى محاربين اور مفسدين كى توبہ بھى قبول كرتاہے_
الا الذين تابوا ... فاعلموا ان الله غفور رحيم
14_ انسانوں كى توبہ اور خدا كى طرف سے اس كا قبول كيا جانا، اس كى مغفرت اور رحمت كا ايك جلوہ ہے_
الا الذين تابوا من قبل ان تقدروا عليهم فاعلموا ان الله غفور رحيم
"الذين تابوا" كے بعد جملہ "فاعلموا ان الله غفور رحيم" كاذكر كرنا دو مطالب كى طرف اشارہ ہوسكتاہے: اول يہ كہ انسان خدا كى توفيق سے ہى توبہ كرسكتے ہيں اور اس كا اصلى سبب خدا كى مغفرت و رحمت ہے، دوسرا يہ كہ توبہ قبول كيے جانے كا سبب بھى خدا كى مغفرت اور رحمت ہے_
15_ توبہ كى صورت ميں مفسد محاربين سے حد كا ساقط ہونا خدا كى مغفرت و رحمت كى ايك جھلك ہے_
الا الذين تابوا ... فاعلموا ان الله غفور رحيم
آنحضرت(ص) :
آنحضرت (ص) سے جنگ كرنا 6
احكام: 1، 3، 5
الله تعالى:
الله تعالى سے جنگ كرنا 6;الله تعالى كى دعوت 6;الله تعالى كى رحمت 11;الله تعالى كى رحمت كے

433

اثرات 14، 15 ; الله تعالى كى مغفرت 10، 11 ;الله تعالى كى مغفرت كے اثرات 14، 15 ;الله تعالى كى مہربانى 10، 11
ايمان:
ايمان كا متعلق 12;رحمت خداوندى پر ايمان 12; مغفرت خدا پر ايمان 12
توبہ:
توبہ قبول ہونے كى شرائط 8;توبہ كا عام ہونا 7; توبہ كى قبوليت 14;توبہ كى قدر و منزلت 3;توبہ كے اثرات 1، 2، 8، 15 ;توبہ كے موانع 9
حدود:
حدود كا ساقط كرنا 1
عذاب:
عذاب سے معافى 2

گناه:
گناه کے اثرات 9
مجرمين:
مجرمين کی توبہ 8
محارب:
محارب کا پچھتاوا 3; محارب کی توبہ 1، 2، 3، 7;محارب کی توبہ کا قبول ہونا 13، 15 ;محارب کی جلاوطنی 5; محارب کی ذمہ داری 6;محارب کی سزا 4; محارب کے احکام 1، 3، 5
مفسدين:
مفسدين کی توبہ 1، 2، 7;مفسدين کی توبہ قبول ہونا 13، 15 ; مفسدين کی جلاوطنی 5; مفسدين کی ذمہ داری 6;مفسدين کی سزا 4
يادآوري:
يادآوری کی اہميت 12

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ وَابْتَغُواْ إِلَيهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُواْ فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ .35
ايمان والو اللہ سے ڈرو اور اس تك پہنچنے كاوسيلہ تلاش كرو اور اس كى راہ ميں جہاد كرو كہ شايد اس طرح كامياب ہوجاؤ_
1_ مومنين پرہيزگارى اور تقوي كا خيال ركھنے كے پابند ہيں_
يا ايہا الذين ا منوا اتقوا الله
2_ ايمان تقوي كے حصول كى راہ ہموار كرتا ہے_
يا ايہا الذين ا منوا اتقوا الله
3_ خداوند متعال كى بارگاہ ميں مومنين انتہائي بلند و بالا


مقام و منزلت اور عزت و تكريم كے مالك ہيں_
يا ايہا الذين ا منوا
خداوند متعال كا براہ راست خطاب كرنا مخاطبين كى عزت و كرامت پر دلالت كرتاہے_
4_ تقوي ايمان سے بڑا مرتبہ ہے_
يا ايہا الذين آمنوا اتقوا الله
5_ تقرب الہي كے مقام تك پہنچنے كى سعى و كوشش كرنا لازمى ہے_
يا ايہا الذين ا منوا ... و ابتغوا اليہ الوسيلة
كلمہ "اليہ" كا تعلق "الوسيلة" كے ساتھ ہے اور وسيلہ اس چيز كو كہتے ہيں جو تقرب كا باعث بنے يعنى اس چيز كى تلاش ميں رہو جو تمھيں خدا اور اس كے قرب تك پہنچائے_
6_ قرب خداوندى كے مقام پر فائز ہونے كيلئے معين طريقے اور مشخص وسيلے موجود ہيں_
وابتغوا اليہ الوسيلة
7_ ايمان اور تقوي قرب خداوندى كى راہ تك پہنچنے كا پيش خيمہ ہيں_
يا ايہا الذين ا منوا اتقوا الله و ابتغوا اليہ الوسيلة
ايمان اور تقوي كو وسيلہ كى تلاش سے پہلے ذكر كرنا اس بات كى علامت ہے كہ ايمان اور تقوي كے ذريعے تقرب خداوندى كى راہ تلاش كى جاسكتى ہے_
8_ وسيلہ اور تقرب خداوندى كا راستہ انتخاب كرنے ميں تقوي كى پابندى ضرورى ہے_
يا ايہا الذين ا منوا اتقوا الله وابتغوا اليہ الوسيلة
تقوي كا امر كرنے كے بعد قرب خداوندى كى راہيں تلاش كرنے كا حكم دينا، اس مطلب كى طرف اشارہ ہوسكتاہے كہ قرب خداوندى كا وسيلہ تلاش كرتے وقت بھى تقوي كو مد نظر ركھنا چاہيئے، اور ہر اس چيز كى طرف جلد بازى نہيں كرنى

چاہیے جسے وسیلہ خیال کیا جاتاہو_
9_ ہدف کا مقدس ہونا اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اس ہدف تك پہنچنے کیلئے ہر طرح کا وسیلہ اور راستہ اختیار کیا جاسکتاہے_
یا ایها الذین ا منوا اتقوا الله و ابتغوا الیہ الوسیلة
قرب خداوندی کا وسیلہ اختیار کرنے سے پہلے تقوي کا حکم اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ مبادا قرب خداوندی جیسے مقدس ہدف تك پہنچنے کیلئے ہر قسم کے وسیلے سے مدد لی جائے_
10_ راہ خدا میں جہاد اور مبارزت مؤمنین کے فرائض میں سے ہے_
یا ایها الذین ا منوا ... و جاهدوا فی سبیلہ
11_ جہاد قرب خداوندی کے حصول کیلئے مفید اور سب سے کارآمد وسیلہ ہے_


و ابتغوا الیہ الوسیلة و جاهدوا فی سبیلہ
"ابتغوا الیہ الوسیلة" کے بعد جہاد کا امر کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ قرب خداوندی کے وسیلے کا بہترین مصداق دشمنان دین کے ساتھ مقابلہ کرناہے_
12_ مومنین کے تمام تحرکات اورمنصوبوں کا محور ہمیشہ خداوند متعال کی ذات ہونی چاہیئے_
اتقوا الله و ابتغوا الیہ الوسیلة و جاہدوا فی سبیلہ
13_ ایمان; عدم تقوي، جہاد ترك کرنے اور قرب خداوندی کے وسائل سے بے اعتنائي کے ساتھ ہم آہنگ و سازگار نہیں ہے_
یا ایها الذین ا منوا اتقوا الله وابتغوا الیہ الوسیلة و جاہدوا فی سبیلہ
14_ فلاح و نجات ; تقوي اختیار کرنے، مقام قرب خداوندی تك پہنچنے کیلئے سیر و سلوك کے راستے و وسیلے تلاش کرنے اور راہ خدا میں جہاد کرنے پر موقوف ہے_
اتقوا الله وابتغوا الیہ الوسیلة و جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون
15_ شرعی فرائض اور الہي احکام کا ہدف انسان کو تکامل اور نجات و سعادت تك پہنچانا ہے_
اتقوا الله و ابتغوا الیہ الوسیلة و جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون
16_ مؤمنین اپنے ایمان اور عمل کے ثمر بخش اور مفید ثابت ہونے کے بارے میں خوف و امید میں رہیں_
یا ایها الذین ا منوا اتقوا الله ... جاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون
کلمہ "لعل" اس حقیقت کو بیان کرتاہے کہ اگرچہ مومنین تقوي، تقرب خداوندی اور جہاد کے مراحل گذار چکے ہوں، لیکن پھر بھی انہیں اپنی فلاح و نجات کو یقینی نہیں سمجھنا چاہیئے اور نتیجۃً اپنے عمل پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے_
17_ احکام خداوندی پر عمل کرنے کے اثرات اور فوائد بیان کرکے مومنین کو ان کی انجام دہی کی ترغیب دلانا قرآن کریم کی روشوں میں سے ایك ہے_
یا ایها الذین ا منوا اتقوا الله ... و جاهدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون
-------------------------------------------------

437

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الأَرْضِ جَمِيعاً وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُواْ بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ .36

يقينا جن لوگوں نے كفر اختيار كيا اگر ان كے پا س سارى زمين كا سرمايہ ہو او راتنا ہى اور شامل كرديں كہ روز قيامت كے عذاب كا بدلہ ہو جائے تو يہ معاوضہ قبول نہ كيا جائے گا او ران كے لئے دردناك عذاب ہو گا _

1_ كفر اختيار كرنے والے قيامت كے دن دردناك عذاب سے دوچار ہونگے_

ان الذين كفروا ... لهم عذاب اليم

2_ كفر اختيار كرنے والوں كے پاس عذاب دوزخ سے چھٹكارا پانے كا كوئي راستہ نہيں ہے_

ان الذين كفروا ... و لهم عذاب اليم

جملہ "لو ان ..." اس بات سے كنايہ ہے كہ عذاب دوزخ سے چھٹكارا پانے كى كوئي راہ موجود نہيں ہے_

3_ اگر د نيا كى ثروت دوگناہوجائے اور كفار اسے عذاب دوزخ سے بچنے كيلئے ادا كريں پھر بھى اسے قبول نہيں كيا جائيگا اور كفار عذاب سے نجات نہيں پاسكيں گے_

ان الذين كفروا لو ان لهم ما فى الارض جميعا ... ما تقبل منهم و لهم عذاب اليم

4_ قيامت كے دن يہ حقيقت واضح ہوكر سامنے آئيگى كہ بے ايمان مالداروں كيلئے دنيا كى ثروت كسى كام كى نہيں ہے_

ان الذين كفروا لو ان لهم ما فى الارض جميعا و مثلہ معہ ... ما تقبل منهم

5_ ايمان، تقوي، تقرب خداوند اور اس كى راہ ميں جہاد كرنا عذاب قيامت سے نجات پانے كا راستہ ہے_

يا ايها الذين ا منوا اتقوا الله ... لهم عذاب اليم

438

6_ دوزخ كے دردناك عذاب سے چھٹكارا پانا فلاح و نجات ہے_

لعلكم تفلحون_ ان الذين كفروا ... لهم عذاب اليم

مومنين كو فلاح و نجات كى راہنمائي و ہدايت كرنے كے بعد قيامت كے دن كفار كے دردناك عذاب كى وضاحت كرنا اس بات كى علامت ہے كہ عذاب سے چھٹكارا پانا فلاح و نجات ہے_

7_ ايمان، تقوي اور جہاد سے محروم لوگوں كے مادى وسائل ان كى فلاح و نجات كى ضمانت دينے ميں بالكل غير مؤثر ہيں_

اتقوا الله ... لعلكم تفلحون _ ان الذين كفروا لو ان لهم ما فى الارض

ايمان:

ايمان سے محروميت 7;ايمان كے اثرات 5

تقرب:

تقرب كے اثرات 5

تقوي:

تقوي سے محروم ہونا 7; تقوي كے اثرات 5

ثروت:

ثروت كى اخروى قدر و قيمت 3، 4

ثروتمند كفار:4

جہاد:

جہاد سے محروم ہونا 7;جہاد كے اثرات 5

جہنم:

جہنم سے نجات 6;جہنم كا عذاب 2

عذاب:

عذاب سے نجات2 ،3 ;عذاب سے نجات كے اسباب 5; عذاب كے درجات 1، 6

قیامت:
قیامت میں حقائق کا ظاہر ہونا 4
کفار:
کفار کا اخروی عذاب 1;کفار کا عذاب 2، 3
مادی وسائل:
مادی وسائل کی قدر و قیمت 7
نجات :
نجات کے موارد 6;نجات کے موانع7

439

يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُواْ مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ .37

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ جہنم سے نکل جائیں حالانکہ یہ نکلنے والے نہیں ہیں اور ان کے لئے ایك مستقل عذاب ہے _
1_ آگ، قیامت میں دردناك عذاب کا ذریعہ ہے_
و لهم عذاب الیم_یریدون ان یخرجوا من النار
2_ اہل دوزخ ہمیشہ آگ سے نکلنے کے درپے اور اس سے چھٹکارا پانے کی آرزو رکھتے ہیں_
یریدون ان یخرجوا من النار
3_ دوزخیوں کیلئے دوزخ کا عذاب ہمیشہ دردناك اور رنج آور ہے_
یریدون ان یخرجوا من النار و ما هم بخارجین منها
فعل مضارع "یریدون ان یخرجوا" سے معلوم ہوتاہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ سے نکلنے کا ارادہ رکھتے ہونگے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دوزخی افراد دائمی طور پر رنج و دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہوں گے_
4_ کفار کا اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے نجات دلانے کی کوشش کرنا بے سود ثابت ہوگا_
و ما هم بخارجین منها
5_ جہنم کی آگ نے کفار کے تاروپود کو اس طرح گھیرا ہوا ہے کہ ان کا اس سے نجات پانے کی کوشش کرنا بے سود ہے_
یریدون ان یخرجوا من النار و ما هم بخارجین منها
جملہ" و ما هم بخارجین منها " کا معنی یہ ہے کہ کفار بری طرح آگ کے ساتھ آمیختہ ہیں اور کبھی بھی اس سے باہر نہیں ہوسکتے_
6_ قیامت میں انسان کا عزم اور مصمم ارادہ ہمیشہ باقی اور پائیدار رہے گا_
یریدون ان یخرجوا من النار
7_ کفار دوزخ کے دائمی عذاب میں مبتلا ہونگے_
و لهم عذاب مقیم
"مقیم" کا معنی دائمی اور ثابت ہے_

440
انسان:
انسان کا اخروی ارادہ 6
جہنم:
آتش جہنم کا احاطہ کرنا 5;جہنم کی آگ 3
جہنمی افراد:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُواْ أَيْدِيَهُمَا جَزَاء بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ .38
چور مرد اور چور عورت دونوں كے ہاتھ كاٹ دو كہ يہ ان كے لئے بدلہ اور خدا كى طرف سے ايك سزا ہے او رخدا صاحب عزت بھى ہے اور صاحب حكمت بھى ہے _
1_ چور كا ہاتھ كاٹنا واجب ہے_
والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما
2_ چورى كى حد ميں مرد اور عورتيں مساوى ہيں_
والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما
3_ دوسروں كا مال چرانا حرام ہے_
والسارق و السارقة فاقطعوا ايديهما
چورى كى حد معين كرنا اور بعد والى آيت ميں اسے ظلم شمار كرتے ہوئے توبہ كى ترغيب دلانا اس كى شديد حرمت پر دلالت كرتاہے _
جہنمى افراد كا عذاب 3;جہنمى افراد كى آرزو 2
عذاب:
آگ كا عذاب 1;اخروى عذاب كے ذرائع 1; عذاب سے نجات 2، 4، 5; عذاب كے درجات 1، 7
كفار:
كفار جہنم ميں 4، 5;كفار كا اخروى عذاب 7
4_ تمام اہل ايمان كيلئے حدود الہى كے نفاذ كى كوشش كرنا ضرورى ہے_
فاقطعوا
اگرچہ چورى كى حد جارى كرنا بعض لوگوں كا كام ہے، ليكن چونكہ آيہ شريفہ ميں تمام مومنين كو مخاطب كيا گيا ہے، اس سے معلوم ہوتاہے كہ تمام اہل ايمان كو چورى كى حد جارى كرنے كى كوشش كرنا چاہيئے_
5_ اہل ايمان اس بات كے پابند ہيں كہ حكمرانوں كى طرف سے حدود جارى كرنے كى راہ ہموار


كريں_
والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما
اگر چہ حد كا نفاذ حاكم شرعى كے فرائض ميں سے ہے، ليكن خداوند متعال نے تمام مومنين كو مخاطب قرار ديا ہے تا كہ اس نكتہ كى طرف اشارہ كرے كہ مومنين كو حكم كے نفاذ كى راہ ہموار كرنى چاہيئے_
6_ ہاتھ كاٹنا چوروں كيلئے مناسب سزا ہے_
فاقطعوا ايدهما جزاء بما كسبا
"جزائ" كا معنى ہے عمل كا ايسا بدلہ جو كافى ہو (مفردات راغب)_
7_ مجرموں كيلئے معين شدہ حدود كافى اور مناسب سزائيں ہيں_
جزاء بما كسبا
"جزائ" "فاقطعوا" كيلئے مفعول لہ ہے اور اس بات كى علامت ہے كہ خداوند متعال نے اس لئے چور كا ہاتھ كاٹنا واجب قراردياہے، كيونكہ يہ چوروں كيلئے مناسب سزا ہے اور اس تعليل سے معلوم ہوتاہے كہ تمام حدود الہى ايسى سزائيں ہيں جو مجرموں كے مختلف جرائم كے ساتھ مناسبت ركھتى ہيں_
8_ چور كا ہاتھ كاٹنا عبرت آموز اور چورى سے روكنے والى سزا ہے_
نكالاً من الله
"نكال" ايسى سزا كو كہا جاتاہے جو مجرم كو دوبارہ گناہ كے ارتكاب سے روكے اور دوسروں كيلئے باعث عبرت بنے_
9_ چورى كى حد عبرت ناك طريقے سے جارى كرنا ضرورى ہے_
فاقطعوا ايديهما ... نكالاًمن الله
10_ حدود وضع كرنے كا فلسفہ يہ ہے كہ معاشرے ميں امن و امان قائم كيا جائے اور مجرموں كو جرم كے ارتكاب سے روكا جائے_

نکالاً من اللہ
"جزائ" کی طرح "نکالا" بھی "فاقطعوا" کا مفعول لہ ہے_
11_ خداوند متعال مقتدر اور کاردان ہے_
واللہ عزیز حکیم
12_ خداوندمتعال ایسا مقتدر ہے جو حکمت کے تحت فعل انجام دیتا ہے_
واللہ عزیز حکیم
اس بناپر کہ "حکیم" "عزیز" کیلئے صفت ہو_
13_ چوری کی حد مقرر کرنا خداوند متعال کے غلبے و حکمت کا ایك جلوہ ہے_
فاقطعوا ایدیھما ... واللہ عزیز حکیم
چوری کی حد بیان کرنے کے بعد خداوند متعال کی "عزیز و حکیم" سے توصیف کرنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ دو صفات ان سزاؤں کی تشریع مینمؤثر ہیں_
14_ مجرموں اور خلاف ورزی کرنے والوں سے نمٹنے


کیلئے قدرت اور حکمت دو لازمی شرائط ہیں_
فاقطعوا ... واللہ عزیز حکیم
"عزیز" اس فاتح کو کہتے ہیں جو کبھی مغلوب نہ ہو، اور چوری کی حد بیان کرنے کے بعد جملہ "واللہ عزیز حکیم" ذکر کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ مجرموں کے ساتھ صرف وہی لوگ لازمی اور مناسب طور پر نمٹ سکتے ہیں جو حکمت وغلبہ کے حامل ہوں_
15_ چوری کی سزا یہ ہے کہ انگوٹھے کے علاوہ باقی تمام انگلیاں سرے سے کاٹ دی جائیں_
والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیھما
حضرت امام صادق (ع) سے سوال ہوا کہ چور کا کتنا ہاتھ کاٹا جائے تو آپ (ع) نے فرمایا: تقطع الاربع اصابع و تترك الابھام ... (1) انگوٹھے کو چھوڑ کر باقی چاروں انگلیاں کاٹ دی جائیں_
احکام: 1، 2، 3
اللہ تعالی :
ا للہ تعالی کا غلبہ 13;اللہ تعالی کی حکمت 11، 12، 13; اللہ تعالی کی قدرت 11، 12
امن و امان:
اجتماعی امن و امان کی اہمیت 10
جرم:
جرم کے ارتکاب کے موانع 10
جزا وسزا کا نظام: 7، 8
چور:
چور کا ہاتھ کاٹنا 1، 6، 8، 15
چوري:
چوری کی حد 9، 13 ;چوری کی حرمت 3;چوری کی سزا 6، 15;چوری کے احکام 1، 2، 3
حدود:
حدود کا فلسفہ 8، 10; حدود کی تشریع 13;حدود کے احکام 1، 2، 15 ;حدود کے نفاذ کا پیش خیمہ 5;حدود کے نفاذ کی اہمیت 4، 9
حکمت:
حکمت کا نقش و کردار14
خلاف ورزی کرنے والے:

خلاف ورزی کرنے والوں سے نمٹنا 14
روایت: 15
عبرت:
عبرت کے اسباب 8، 9
--------

**1) کافی ج7ص 225 ح 17 نورالثقلین ج1 ص 628 ح 188_**


عورت:
چور عورت 2
قدرت:
قدرت کا نقش و کردار 14
قیادت:
قیادت کی ذمہ داری 5
مجرمین:

فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ .39
پھر ظلم کے بعد جو شخص توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو خدا اس کی توبہ قبول کرلے گا کہ اللہ بڑا بخشنے والااور مہربان ہے _
1_ اگر چور اپنی اصلاح کرلے تو خداوند متعال حتماً اس کی توبہ قبول فرمائے گا_
فمن تاب ... و اصلح فان اللہ یتوب علیہ
حرف "ان" کے ذریعے توبہ قبول کیے جانے کی تاکید کرنا اس بات کی علامت ہے کہ توبہ یقیناً قبول کی جائیگي_
2_ چوری ;گناہ اور ظلم ہے_
فمن تاب من بعد ظلمہ
گذشتہ آیہ شریفہ کی روشنی میں "ظلم" سے مراد چوری ہے_
مجرمین سے نمٹنا14;مجرمین کی سزا 7
محرمات: 3
مومنین:
مومنین کی اجتماعی ذمہ داری 4;مومنین کی ذمہ داری 5
واجبات: 1
3_ ظالم کی توبہ قبول کیے جانے اور اس پر دوبارہ رحمت خداوندی کے نازل ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرلے_
فمن تاب من بعد ظلمہ و اصلح فان اللہ یتوب علیہ
4_ چور کی توبہ قبول کیے جانے کی شرط ،چوری کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کو پورا کرناہے_
فمن تاب من بعد ظلمہ و اصلح فان اللہ یتوب


علیہ
مذکورہ مورد کی مناسبت سے اصلاح کا مدنظر مصداق ان نقصانات کا پورا کرناہے جو چور کی طرف سے مال کے

مالکوں کو پہنچایا گیا ہے_
5_ توبہ اور اصلاح (خودسازي) کی صورت میں چور کی سزا قانونی طور پر معاف ہے_
فمن تاب ... و اصلح فان اللہ یتوب علیہ
چوری کی حد بیان کرنے کے بعد چور کی توبہ قبول کیے جانے کی یادآوری اس کی سزا کے ساقط ہونے کی طرف اشارہ ہوسکتی ہے_
6_ لوگوں کو چوری کی حد جاری کرنے یا ساقط کرنے کا کوئي حق نہیں پہنچتا_
فان اللہ یتوب علیہ
خداوند متعال نے چوری کی سزا کا موضوع صرف چوری کو قرار دیا ہے اور اس کے ساقط کیے جانے کو چور کی توبہ اور اصلاح سے مشروط کیا ہے،قطع نظر اس کے کہ حد کے جاری یا ساقط کیے جانے میں مال کے مالکوں کی رضایت یا درخواست کو شرط قرار دے_
7_ گناہ رحمت خداوندی سے دوری کا باعث بنتا ہے_
فان اللہ یتوب علیہ
بندوں پر خدا کی توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی رحمت ان کی طرف لوٹ آتی ہے، بنابریں گناہگار توبہ سے پہلے رحمت خداوندی سے دور ہوتاہے_
8_ خداوندمتعال "غفور" (بہت بخشنے والا )اور "رحیم" (بہت مہربان )ہے_
ان اللہ غفور رحیم
9_ خداوند متعال توبہ کرنے والوں کے گناہ بخش دیتا ہے اور ان کیلئے رحیم و مہربان ہوتاہے_
فمن تاب ... ان اللہ غفور رحیم
10_ ستم کاروں کی توبہ کا قبول کیا جانا خدا کی مغفرت اور رحمت کا ايك جلوہ ہے_
فمن تاب من بعد ظلمہ و اصلح فان اللہ یتوب علیہ ان اللہ غفور رحیم
11_ خداوند متعال نے چوروں کی مغفرت اور ان سے حد ساقط کرنے کیلئے انہیںتوبہ اور اصلاح (خودسازي) کی ترغیب دلائي ہے_
والسارق والسارقة ... فمن تاب من بعد ظلمہ و اصلح فان اللہ یتوب علیہ
چوری کی سزا اور چور کی معافی کا وعدہ بیان کرنے کے بعد توبہ کی یادآوری کا مقصد ایسا راستہ کھولناہے جس سے وہ اصلاح کی راہ اختیار کرے اور اس سزا سے چھٹکارا پائے_
12_ خداوند متعال ستم کاروں اور گناہگاروں کو توبہ اور اپنی اصلاح (خودسازي) کی ترغیب دلاتاہے_
فمن تاب ... فان اللہ یتوب علیہ ان اللہ غفور رحیم
ستمکاروں اور گناہگاروں کو مغفرت و رحمت


خداوندی اور اس کی جانب سے توبہ قبول کیے جانے کی طرف توجہ دلانے کا مقصد انہیں توبہ اور اصلاح کی طرف مائل کرناہوسکتاہے_
13_ چوری کی خبر ملنے اور چور کی گرفتاری سے پہلے توبہ کرلینے کی صورت میں چوری کی حد ساقط ہوجاتی ہے_
فمن تاب من بعد ظلمہ و اصلح
حضرت امام باقر (ع) یا حضرت امام صادق (ع) سے اس چور کے بارے میں جو چوری کی خبر اور اپنی گرفتاری سے پہلے توبہ اور اصلاح کرلے، روایت ہے : اذا صلح و عرف منہ امر جمیل لم یقم علیہ الحد (1) اگر وہ اپنے آپ کو ٹھیك کرلے اور اس سے اچھائي ظاہر ہو تو پھر اس پر حد جاری نہیں ہوگي_
------------------------------------------------
اسماء و صفات:
رحیم 8;غفور 8
اصلاح:
اصلاح کا نقش و کردار 3;اصلاح کی اہمیت 1; اصلاح کی ترغیب دلانا 12;اصلاح کے اثرات 5

اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی رحمت 10; اللہ تعالی کی رحمت سےمحرومیت 7; اللہ تعالی کی مغفرت 9، 10;اللہ تعالی کی مہربانی 9;اللہ تعالی کے افعال 12
تزکیہ:
تزکیہ کی تشویق 12; تزکیہ کے اثرات 5
توبہ:
توبہ قبول ہونے کی شرائط 1، 3، 4; توبہ کی تشویق 12;توبہ کے اثرات 5، 13
توبہ کرنے والے :
توبہ کرنے والوں کی بخشش 9
چور:
چور کی اصلاح 11;چور کی بخشش 11;چور کی توبہ 1، 11، 13;چور کی معافی 5
چوري:
چوری کا ظلم 2;چوری کا گناہ 2;چوری کا نقصان 4; چوری کی حد 5، 6;چوری کی حد ساقط کرنا 13
حدود :
حدود کو ساقط کرنا 6، 11
ظالمین:
ظالمین کی اصلاح 12;ظالمین کی توبہ 3، 12; ظالمین کی توبہ قبول ہونا 10
عفو:
عفو و درگذر کی شرائط 5
گناہ:
گناہ کی بخشش 9;گناہ کے اثرات 7
------

**1) کافی ج7ص 250 ح 1_**

446
گناہگار:
گناہگاروں کی اصلاح 12;گناہگاروں کی توبہ 12
نقصان:
نقصان کی تلافی 4

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .40
کیا تم کونہیں معلوم کہ زمین و آسمان کا ملك صرف خدا ہی کے لئے ہے وہ جس پر چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جس کوچاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہرشے پر قادر و مختار ہے _
1_ آسمانوں اور زمین (تمام عالم ہستي)کا مالك اور حاکم صرف خداوند متعال ہے_
الم تعلم ان اللہ لہ ملك السموات والارض
آسمان و زمین تمام عالم ہستی سے کنایہ ہے_ اور ملك کا معنی حاکمیت اور زمام امور ہاتھ میں لیناہے_
2_ پیغمبر اکرم(ص) خدا کی مطلق حاکمیت اور بے چون و چرا ارادہ سے آگاہ تھے_
الم تعلم ان اللہ لہ ملك السموات والارض
3_ مجرموں کیلئے مختلف قوانین، قواعد و ضوابط اور سزائیں مقرر کرنا خدا کے جلووں اور عالم ہستی پر اس کی حاکمیت

كا نتيجہ ہے_
فاقطعوا ايديهما جزاء بما كسبا ... الم تعلم ان الله لہ ملك السموات والارض
يہ آيہ شريفہ ان مطالب كى طرف اشارہ كررہى ہے جو گذشتہ آيت ميں بيان ہوئے ہيں_
4_ آسمانوں كامتعدد ہونا_
لہ ملك السموات
5_ انسانوں كا عذاب يا ان كى بخشش ،خدا وند متعال كے ارادے اور مشيت سے مربوط ہے_
يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء
6_ انسانوں كى بخشش يا ان كے عذاب كے خدا وند متعال كے ارادے و مشيت سے مربوط ہونے كى وجہ يہ ہے كہ وہ تمام عالم ہستى پر حاكم و غالب ہے_
لہ ملك السموات والارض يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء



7_ حد كے نفاذ يا سقوط اور مجرموں كو معاف كرنے كے موارد كى تعيين خدا كے ارادے اور مشيت سے مربوط ہے _
والسارق والسارقة فاقطعوا ... يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء
جملہ "يعذب ... "سے مراد وہ حكم ہوسكتاہے جو جملہ " فاقطعوا ... "سے حاصل ہوتاہے اور جملہ "يغفر ... "سے مراد اس حكم كا لغو كرناہے جس كى جانب جملہ" فان الله يتوب ..." ميں اشارہ كيا گيا ہے، واضح رہے كہ عذاب كو مغفرت پر مقدم كرنا اس احتمال كو تقويت بخشتا ہے_
8_ خدا كى مشيت اور ارادے كے خلاف كوئي كام انجام نہيں پاسكتا_
يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء
9_ گناہ سے روكنے كيلئے قرآن كريم نے جو روشيں اختيار كى ہيں ان ميں سے ايك يہ ہے كہ گناہگاروں كو مغفرت الہى كى اميد دلانے كے ساتھ ساتھ ان ميں خوف پيدا كيا جائے_
يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء
10_ گناہگاروں پر عذاب، خدا كى عزت و حكمت كا مظہر جبكہ توبہ كرنے والوں كى بخشش اس كى مغفرت و رحمت كا جلوہ ہے_
يعذب من يشاء و يغفر لمن يشا
اگر "يعذب ... و يغفر" گذشتہ آيات كى طرف اشارہ ہو تو "فاقطعوا" كے بعد خدا كى عزت و حكمت اور "فان الله يتوب عليہ"كے بعد اس كى مغفرت و رحمت كا ذكر كرنا مذكورہ بالا مطلب كى دليل ہے_
11_ چوروں كى سزا اور توبہ و اصلاح كى صورت ميں ان كى مغفرت و بخشش خدا كى مشيتوں ميں سے ايك ہے_
يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء
گذشتہ آيات كى روشنى ميں" من يشائ" كا مورد نظر مصداق وہ عورت اور مرد ہيں جو چورى كے مرتكب ہوئے ہوں_
12_ خداوند متعال مطلق و وسيع قدرت كا مالك ہے_
و الله علي كل شيء قدير
13_ خداوند متعال ايسا توانا ہے جو حكيم ہے_
والله على كل شيء قدير
"قدير" اس كو كہا جاتاہے جو ہر كام انجام دينے كى قدرت ركھتاہو اور اسے حكمت كى بنياد پر انجام دے_ (مفردات راغب)
14_ انسانوں كى بخشش اور ان پر عذاب خداوند متعال كى مطلق قدرت كا جلوہ ہے _
يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء والله على كل



شيء قدير
15_ خدا كى مطلق مشيت كا سرچشمہ اس كى وسيع و بے كراں قدرت ہے_
يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء والله على كل شيء قدير

16_ خدا کی قدرت اس کی حاکمیت اور مشیت کے نفاذ کا سرچشمہ ہے_
الم تعلم ان الله لہ ... والله علي كل شيء قدير
جملہ" والله " کائنات میں خدا کی مشیت کے حاکم اور نافذ ہونے کی علت بیان کررہاہے، یعنی چونکہ خداوندمتعال مطلق قدرت کا مالك ہے، لہذا اپنی حاکمیت و مشیت کو کائنات میں نافذ کرسکتاہے_
17_ خدا کی مطلق مالکیت اور بے کراں قدرت کی طرف توجہ انسان کو قوانین خداوندی پر ہر قسم کا اعتراض کرنے سے روکتی ہے_
الم تعلم ان الله لہ ملك السموات والارض ... والله على كل شيء قدير
ممکن ہے جملہ"الم تعلم ... "چوری کی سزا کی توجیہ اور اس کے بارے میں ہونے والے ہر قسم کے اعتراض کو برطرف کرنے کیلئے ہو، کہ تمام کائنات کا مالك اپنی ملکیت میں ہر قسم کے تصرف کا حق رکھتاہے_

عصیان کے موانع17
گناہ:
گناہ ترک کرنے کی روش 9
گناہگار:
گناہگاروں کا ڈر 9;گناہگاروں کو معاف کرنا 7; گناہگاروں کی امیدواری 9;گناہگاروں کی سزا 10
مجرمین:
مجرمین کی سزا 3
مغفرت:
مغفرت کا سرچشمہ 5، 6، 14; مغفرت کی امید دلانا 9
موجودات:
موجودات کا مالك 1





يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لاَ يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُواْ آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ هِادُواْ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَـذَا فَخُذُوهُ وَإِن لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُواْ وَمَن يُرِدِ اللّهُ فِتْنَتَهُ فَلَن تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللّهِ شَيْئاً أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللّهُ أَن يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ .41

اے رسول ایمان کا دعوي کرنے والوں میں جو لوگ کفر کی طرف جلد بازی سے بڑھ رہے ہیں ان کے حرکات سے آپ رنجیدہ نہ ہوں _ یہ صرف زبان سے ایمان کا نام لیتے ہیں اور ان کے دل مومن نہیں ہیں او ریہودیوں میں سے بھی بعض ایسے ہیں جو جھوٹی باتیں سنتے ہیں او ردوسری قوم والے جو آپ کے پاس حاضر نہیں ہوئے انہیں سناتے ہیں _ یہ کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹادیتے ہیں او رلوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر پیغمبر کی طرف سے یہی دیا جائے تو لے لینا اور اگر یہ نہ دیا جائے تو پرہیز کرنا اور جس کے فتنہ کے بارے میں خدا ارادہ کرلے اس کے بارے میں آپ کا کوئي اختیار نہیںہے یہ وہ افراد ہیں جن کے بارے میں خدانے یہ ارادہ ہی نہیں کیا کہ زبردستی ان کے دلوں کو پاک کردے گا _ ان کیلئے دنیا میں بھی رسوائي ہے اور آخرت میں بھی عذاب عظیم ہے _
1_ بعض لوگوں کا بہت جلد کفر کی طرف مائل ہوجانا اور اس کیلئے مسلسل کوشش کرتے رہنا پیغمبر اکرم(ص) کی


تشویش خاطرکا باعث تھا_
یا ایھا الرسول لا یحزنك الذین یسارعون فی الکفر
2_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کو لوگوں کے کفر اختیار کرنے پر افسوس کرنے، غمگین ہونے اور کڑھتے رہنے سے منع فرمایا_
یا ایھا الرسول لا یحزنك الذین یسارعون فی الکفر
3_ پیغمبر اکرم(ص) کو لوگوں کی ہدایت کے ساتھ عشق اور دلی لگاؤ_
یا ایھا الرسول لا یحزنك الذین یسارعون فی الکفر
خداوند متعال کا کفار کے کفر پر پیغمبر اکرم(ص) کو غمگین نہ ہونے کا تسلی بخش فرمان دینا اس بات کی علامت ہے کہ آپ (ع) ان کی ہدایت سے بہت زیادہ عشق رکھتے تھے_
4_ ذمہ دار اور عظیم انسان ہمیشہ دوسروں کی ہدایت کی فکر میں رہتے ہیں_

يا ايها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون فى الكفر
5_ كفر كے مختلف مراحل و مراتب ہيں اور اس ميں كمى بيشى آسكتى ہے_
الذين يسارعون فى الكفر
6_ عہد پيغمبر(ص) كے بعض منافقين اور يہود كفر كى طرف جلدى اور سرعت كے ساتھ بڑھنے والے كفار تھے_
لا يحزنك الذين يسارعون فى الكفر من الذين ... ومن الذين ہادوا
"من الذين ہادوا" كو "من الذين قالوا" پرعطف كيا گيا ہے اور دونوں موارد ميں" من" تبعيض كيلئے ہے_
7_ حق قبول نہ كرنے والے منافقين اور يہوديوں كو كفر كى طرف سرعت كے ساتھ بڑھنے سے روكنا رسالت پيغمبر(ص) كے دائرہ كار سے باہر ہے_
يا ايها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون فى الكفر
خداوند متعال كا پيغمبر اكرم(ص) كو رسالت كے عنوان سے (يا ايها ا لرسول) مخاطب كرنا مذكورہ بالا مطلب پر دلالت كرتاہے_
8_ باطن ميں كفر اور زبان سے ايمان كا اظہار كرنا ايك ناپسنديدہ فعل اور كفر ميں اضافے كا باعث ہے_
يا ايها الرسول لا يحزنك ... من الذين قالوا آمنا بافواہہم و لم تؤمن قلوبهم
اگر" من الذين قالوا """الذين يسارعون" كى وضاحت كررہاہو تو اس سے پتہ چلتاہے كہ نفاق كفر ميں اضافے كا باعث بنتاہے_

452

9_ قلب; ايمان اور انسان كے اعتقادى رجحانات كا مركز ہے_
و لم تؤمن قلوبهم
10_ ايمان اس وقت حقيقى قدر و قيمت پيدا كرتاہے جب وہ انسان كے دل ميں راسخ ہوجائے_
قالوا آمنا بافواههم و لم تؤمن قلوبهم
11_ كفر ميں جلد بازى كرنے والے منافقين اور يہود اپنے رؤسا اور تحريف كرنيوالے يہودى علماء كى غلط باتيں قبول كرتے ہوئے ان كے حكم كے سامنے سراپا مطيع تھے_
سماعون للكذب سماعون لقوم آخرين لم ياتوك يحرفون الكلم
مذكورہ بالا مطلب اس بناپر ہے كہ"سماعون" يہوديوں كے علاوہ منافقين كى بھى صفت ہو اور "للكذب" اور" لقوم"، "سماعون" كيلئے مفعول بہ ہو_ بنابراين "سماعون للكذب" جو كہ مذمت آميز لہجہ ركھتاہے كا معنى يہ ہوگا كہ وہ جھوٹى باتيں قبول كرتے ہيں، جبكہ "سماعون لقوم آخرين "كا معنى يہ ہوگا كہ وہ دوسروں كے احكام سنتے اور ان كى اطاعت كرتے ہيں_
12_ منافقين اور يہود جھوٹى باتوں اور افواہوں كى طرف بہت زيادہ دھيان ديتے اور تمايل ركھتے ہيں، حالانكہ انہيں انكے جھوٹ ہونے كا علم ہوتاہے_
سماعون للكذب
چونكہ ايسى باتيں سننا مذموم نہيں ہے جن كے جھوٹ ہونے كا سامع كو علم نہ ہو، لہذا مراد يہ ہے كہ وہ ان باتوں كے جھوٹا ہونے كے بارے ميں علم و آگاہى ركھنے كے باوجود انہيں سننے پر تمايل ركھتے تھے_
13_ منافقين اور يہود، رسول خدا(ص) كے بارے ميں پھيلائي جانے والى افواہيں اور گھڑى گئي جھوٹى باتيں سننے ميں دلچسپى ليتے تھے_
سماعون للكذب
پيغمبر اكرم(ص) كو" لا يحزنك "كے ذريعے مخاطب كرنا اور كفر ميں جلد بازى كرنے والوں كو جھوٹ پر دھيان دينے والا قرار دينا اس بات كى دليل ہے كہ كذب سے مراد پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف پھيلائي جانے والى من گھڑت باتيں ہيں_
14_ منافقين اور يہود كے كفر اختيار كرنے پر خدا كى جانب سے پيغمبر اكرم(ص) كو افسوس كرنے سے منع كرنے كا فلسفہ يہ ہے كہ ان ميں سے بعض جھوٹى باتيں قبول كرتے تھے اور تحريف گر علماء كى پيروى كرتے تھے_
لا يحزنك الذين يسارعون ... سماعون للكذب سماعون لقوم آخرين
"سماعون "اس محذوف ضمير كيلئے خبر ہے جو "الذين قالوا" اور "الذين ہادوا "كى طرف لوٹتى ہے، يعنى جو "هم سماعون"

ہے اور یہ جملہ خدا کی جانب سے منافقین اور یہودیوں کے کفر پر افسوس سے منع کرنے کی علت بیان کرتاہے_


15_ کفر میں جلد بازی کرنے والے منافقین اور یہود جھوٹے، جاسوس اور تحریفگر یہودی علماء و رؤسا کے فرمانبردار تھے_
سماعون للكذب سماعون لقوم آخرين لم ياتوك يحرفون الكلم
مذکورہ بالا مطلب اس بناپر اخذ کیا گیا ہے جب "للكذب" اور" لقوم "، "سماعون "کیلئے مفعول لہ ہو، بنابریں" سماعون للكذب "کا معنی یہ ہوگا کہ تیری باتیں سنتے ہیں تا کہ تجھ پر جھوٹ باندھیں اور افواہیں پھیلائیں، جبکہ "سماعون لقوم "کا معنی یہ ہوگا کہ وہ جاسوس ہیں اور دوسروں کیلئے تیری باتیں سنتے ہیں_
16_ یہود اور منافقین صرف پیغمبر اکرم(ص) پر جھوٹ باندھنے کیلئے ان کی باتیں سننے میں دلچسپی لیتے تھے_
سماعون للكذب
مذکورہ بالا مطلب اس بناپر ہے کہ"للكذب" "سماعون" کیلئے مفعول لہ ہو اور "لم ياتوك " کے قرینہ کی بناپر آنحضرت(ص) کی باتیں سننا مقصود ہو، یعنی تمہاری باتیں اس لئے سنتے ہیں تا کہ تم پر جھوٹ باندھیں اور افواہیں پھیلائیں_
17_ پیغمبر اکرم(ص) کو منافقین اور یہودکے کفر پر غمگین ہونے سے روکنے کا فلسفہ، یہ تھا کہ وہ افواہیں پھیلاتے اور تحریف گر یہودیوں کیلئے جاسوسی کرتے تھے_
لا يحزنك الذين يسارعون ... سمعون للكذب سماعون لقوم آخرين
18_ جاسوس، جھوٹے، اور حق قبول نہ کرنے والے منافقین اور یہود اس حد تك بے قدر و قیمت اور حقیر ہیں کہ حتی ان کی گمراہی پر افسوس اور ان کے کفر پر غمگین بھی نہیں ہونا چاہیئے_
لا يحزنك الذين يسارعون فى الكفر ... سماعون للكذب سماعون لقوم آخرين
19_ عہد نبوت کے منافقین اور یہود پیغمبر اکرم(ص) اور اسلام کے خلاف ایك جیسے تمایلات اور موقف رکھتے تھے_
الذين يسارعون فى الكفر ... سماعون للكذب سماعون لقوم آخرين
20_ جھوٹی باتیں دھیان سے سننا اور دوسروں پر جھوٹ باندھنا ناپسندیدہ فعل ہے_
سماعون للكذب
"للكذب" یا تو "سماعون "کیلئے مفعول بہ ہے یا مفعول لہ ہے، مذکورہ بالا مطلب ہردو احتمال کی بناپرہے_
21_ یہودی علماء نے بعض منافقین اور یہودیوں کو آنحضرت(ص) کی خدمت میں بھیجا اور یہودیوں کے درمیان ایك اختلافی مسئلہ کے بارے میں آپ(ص) کا حکم دریافت کیا_


سماعون لقوم آخرين لم ياتوك
22_ یہودی علماء نے اپنے بھیجے گئے افراد کو تاکید کی کہ اگر آنحضرت(ص) کا حکم ان کے تحریف شدہ حکم کے مطابق ہوا تو اسے قبول کرلینا_
سماعون لقوم آخرين لم ياتوك ... ان اوتيتم هذا فخذوه و ان لم تؤتوه فاحذروا
"هذا" اس حکم کی طرف اشارہ ہے جو یہودی علماء بیان کرتے تھے، جبکہ "يحرفون الكلم "اس پر دلیل ہے کہ اس حکم میں تحریف کی گئي تھي_
23_ رسول خدا(ص) کو ثالث بنانے کا مقصد علمائے یہود کے ذریعے تحریف شدہ حکم کی تائید حاصل کرنا تھا_
ان اوتيتم هذا فخذوه و ان لم تؤتوه فاحذروا
رسول اکرم (ص) کو ثالث قرار دینا اور پھر آپ(ص) کا فیصلہ علمائے یہود کے اظہارات کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں اسے قبول نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اس رجوع کا مقصد تحریف شدہ حکم کی تائید لینا تھا_
24_ علمائے یہود کی پیغمبر اکرم(ص) اور اسلام کے خلاف پس پردہ کا روائیاں_
سماعون لقوم آخرين لم ياتوك ... ان اوتيتم هذا فخذوه و ان لم تؤتوه فاحذروا
25_ تحریف کرنے والے علمائے یہود اس ڈر کی وجہ سے رسول خدا(ص) کا سامنا کرنے سے اجتناب کرتے تھے کہ کہیں ان کے جھوٹ اور تحریفات کا پردہ چاك نہ ہوجائے_

سماعون لقوم آخرين لم ياتوك يحرفون الكلم من بعد مواضعہ
26_ علمائے یہود نے تورات کے کلمات، جملات اور احکام کو ادھر ادھر کرکے اس میں تحریف کی تھي_
يحرفون الكلم من بعد مواضعہ
27_ یہودی علماء اور پیشوا احکام تورات کی پابندی نہیں کرتے تھے_
يحرفون الكلم من بعد مواضعہ
28_ خدا كے کلمات ايك خاص مقام اور منظم نظام رکھتے ہيں_
يحرفون الكلم من بعد مواضعہ
29_ جن لوگوں پر خدا کا عذاب حتمی اور یقینی ہے، پیغمبر اکرم(ص) انہیں نجات دلانے سے عاجز و قاصر ہیں_
و من يرد الله فتنتہ فلن تملك لہ من الله شيئاً
من الله ،"تملك" سے متعلق ہے اور اس بات کو بیان کررہا ہے کہ اگر پیغمبر اکرم(ص) لوگوں کو گمراہی اور عذاب سے نجات دلانے پر قادر ہیں تو یہ خدا کی جانب سے ہے اور یہ قدرت مذکورہ لوگوں کے بارے میں ان سے سلب کرلی گئي ہے اور کلمہ "فتنة"کا معنی در اصل آزمائشے اور


باطن کو عیاں کرنا ہے اور چونکہ عذاب خداوندی ایك شخص کی حقیقت کو آشکار کردیتاہے اسلئے اسے فتنہ کہا گیا ہے_
30_ پیغمبر اکرم(ص) ان گمراہوں کی ہدایت کرنے سے عاجز و قاصر ہیں جن کی ضلالت و گمراہی خدا نے حتمی و یقینی بنادی ہے_
و من يرد الله فتنتہ فلن تملك لہ من الله شيئا
مذکورہ بالا مطلب میں "فتنتہ" کو گمراہ کرنے کے معنی میں لیا گیا ہے_
31_ تمام موجودات یہاں تك کہ رسول خدا (ص) کے ارادہ پر بھی ارادہ الہی کی حاکمیت غالب ہے_
و من يرد الله فتنتہ فلن تملك لہ من الله شيئا
32_ کفر میں جلد بازی کرنے والے یہود اور منافقین کو سزا دینے کے سلسلے میں خدا کا ارادہ حتمی ہے_
قالواء امنا بافواهہم و لم تؤمن قلوبهم و من الذين ہادوا ... و من يرد الله
33_ خداوند متعال کا انسان کو عذاب اور گمراہی سے دوچار کرنے کا ارادہ کرنا در اصل اس کے کفر، تحریف گري، پیغمبر اکرم(ص) پر جھوٹ باندھنے اور دین میں تحریف کرنے والوں کی پیروی کرنے کا نتیجہ ہے_
الذين يسارعون فى الكفر ... و من يرد الله فتنتہ فلن تملك لہ من الله شيئا
34_ رسول خدا(ص) انسانوں کی ہدایت اور انہیں عذاب سے نجات دلانے کیلئے شفاعت کا حق رکھتے ہیں_
و من يرد الله فتنتہ فلن تملك لہ من الله شيئا
کلمہ "من الله "سے معلوم ہوتاہے کہ پیغمبر اکرم(ص) کو خدا کی جانب سے مذکورہ لوگوں کو عذاب اور گمراہی سے نجات دلانے کی قدرت نہیں دی گئي اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی ہدایت اور نجات کا اذن اور حق دیا گیا ہے اور ہدایت و نجات دلانے کا یہ حق انہیں خدا کی جانب سے عطا ہوا ہے، یعنی پیغمبر اکرم(ص) ان لوگوں کی ہدایت اور نجات کیلئے واسطہ اور شفیع ہیں جو اس کی اہلیت رکھتے ہیں_
35_ کفر میں جلد بازی کرنے والے یہود اور منافقین آلودہ اور ناپاك روح اور دل کے مالك ہیں_
قالواء امنا بافواہهم و لم تؤمن قلوبهم و من الذين هادوا ... اولئك الذين
36_ خداوند متعال ہرگز جاسوس اور جھوٹے منافقین و یہود کی ناپاك روح اور دل کو کفر اور منافقت کی آلودگی سے پاك نہیں کریگا_
اولئك الذين لم يرد الله ان يطهر قلوبهم
37_ روح اور دل کو آلودگی سے پاك کرنا خدا کی توفیق پر موقوف ہے_
اولئك الذين لم يرد الله ان يطهر قلوبهم


38_ کفر پر بضد رہنا خدا کی جانب سے کفار کے دلوں کو آلودگی اور ناپاکی سے پاك کرنے کا ارادہ کرنے کی راہ میں

ركاوٹ ہے_
الذين يسارعون فى الكفر ... اولئك الذين لم يرد الله ان يطهر قلوبهم
39_ روح اور دلوں كى طہارت و پاكى ہدايت خداوندى كوقبول كرنے كى راه ہموار كرتى ہے_
و من يرد الله فتنتہ ... اولئك الذين لم يرد الله ان يطهر قلوبهم
اگر" فتنہ" كا معنى ضلالت و گمراہى ہو تو جملہ"من يرد الله فتنتہ" كو "اولئك ... "كے ساتھ منضم كرنے سے يہ مفہوم حاصل ہوگا كہ خداوند متعال صرف پاك دل لوگوں كى ہدايت كرتاہے_
40_ پيغمبر اكرم(ص) پاك دل لوگوں كو صرف خدا كى توفيق اور نصرت سے ہى ہدايت كرتے ہيں_
و من يرد الله فتنتہ فلن تملك لہ ... اولئك الذين لم يرد الله ان يطہر قلوبهم
41_ منافقين اور يہود ،روح و دل كى ناپاكى كى وجہ سے ہدايت اور عذاب سے نجات كيلئے رسول خدا(ص) كى شفاعت سے محروم ہيں_
و من يرد الله فتنتہ فلن تملك لہ ... اولئك الذين لم يرد الله ان يطہر قلوبهم
42_ دنيا كى ذلت و رسوائي اور آخرت كا سخت عذاب كفر ميں جلد بازى كرنے والے منافقين اور يہود كى سزا ہے_
من الذين قالواء امنا بافواهہم ... لهم فى الدنيا خزى و لهم فى الآخرة عذاب عظيم
43_ كفر ميں جلد بازي، جھوٹ گھڑنا، جاسوسى اور تحريف كرنا دنيا ميں ذلت و رسوائي اور آخرت ميں سخت عذاب كا باعث ہے_
الذين يسارعون فى الكفر ... لهم فى الدنيا خزى و لهم فى الآخرة عذاب عظيم
44_ انسان كے دل و روح كا ناپاكيوں اور نجاسات سے آلوده ہونا دنياكى ذلت اور آخرت كے عذاب كا موجب ہے_
اولئك الذين لم يرد الله ان يطهر قلوبهم ... و لهم فى الآخرة عذاب عظيم
45_ كفر ميں جلد بازي، تحريف كرنا، جھوٹ گھڑنا اور جاسوسى كرنا دنيا ميں منافقين اور يہود كى ذلت و رسوائي كا ايك نمونہ ہے_
يسارعون فى الكفر ... لهم فى الدنيا خزي
جملہ" لهم فى الدنيا خزى "يہود اور منافقين كى جس ذلت و رسوائي كى طرف اشاره كررہاہے ہوسكتاہے اس سے مراد وہى رذائل اور گھٹيا صفات ہوں جو آيہ شريفہ ميں بيان ہوئي ہيں، كيونكہ يہ رذائل يا خود ذلت و رسوائي ہيں يا پھر معاشرے ميں انسان كى ذلت و خوارى كا باعث بنتے ہيں_



46_ اخروى عذاب كے مقابلے ميں دنيا كى ذلت و رسوائي اور سزا بہت حقير اور نہ ہونے كے برابر ہے_
لهم فى الدنيا خزى و لهم فى الآخرة عذاب عظيم
دنيوى سزا كو عظيم نہيں كہا گيا جبكہ اس كے مقابلے ميں اخروى عذاب كو صراحت كے ساتھ عظيم قرار ديا گيا ہے، يہ اس مطلب كى طرف اشاره ہے كہ عذاب آخرت كے مقابلے ميں دنيا كى سزا بہت ناچيز اور نہ ہونے كے برابر ہے_

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ فَإِن جَآؤُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُم أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِن تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَن يَضُرُّوكَ شَيْئاً وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ .42

يہ جھوٹ كے سننے والے او رحرام كے كھا نے والے ہيں لہذا اگر آپ كے پاس مقدمہ لے كرآئيں تو آپ كواختيار ہے كہ فيصلہ كرديں يا اعراض كرليں كہ اگر اعراض بھى كرليں گے تو يہ آپ كو كوئي نقصان نہ پہنچا سكيں گے ليكن اگر فيصلہ ہى كريں تو انصاف كے ساتھ كريں كہ خدا انصاف كرنے والوں كو دوست ركھتا ہے _

1_ یہود ، حرامخوری اور جھوٹی باتیں سننے میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے تھے، حالانکہ انہیں علم تھا کہ یہ جھوٹ

ہے_
سماعون للكذب اکالون للسحت
"سماعون "اور" اکالون "مبالغے کے صیغے
ہیں اور بہت زیادہ دلچسپی پر دلالت کرتے ہیں، مذکورہ بالا مطلب میں مذکورہ دوخصلتوں کو تمام یہود( علماء اور ان کے پیروکاروں )کیلئے صفت قرار دیا گیا ہے_
2_ عہد پیغمبر(ص) میں علمائے یہود جھوٹی افواہوں پر کان دھرتے اور حرام کھانے اور رشوت لینے میں دلچسپی لیتے تھے_
سماعون لقوم آخرين ... سماعون للكذب اكا لون للسحت
مذکورہ بالا مطلب اس بناپر اخذ کیا گیا ہے کہ مذکورہ دو صفات علمائے یہود کی صفات ہوں_ اس سے پہلے والی آیت میں یہودی عوام کو "سماعون للكذب "سے متصف کرنا اس بات کی تائید کرتاہے، اور" سحت" کا معنی حرام مال ہے اور موضوع کی مناسبت سے اس کے مورد نظر مصادیق میں سے ایك رشوت ہے_
3_ عام یہودی اپنے علماء کے ہاتھوں انجام پانے والی تحریفات کو قبول کرتے تھے_
سماعون للكذب
اگر" سماعون "عام یہودیوں کی صفت ہو، تو قرینہ " یحرفون"کی بناپر کذب سے مراد وہ تحریفات ہوں گی جو علمائے یہود کے ہاتھوں انجام پاتیں اور تحریف کا سننا اسے قبول کرنے کے معني مینہے_
4_ علمائے یہود کا تورات کے حقائق اور احکام میں تحریف کرنے کا مقصد مال و متاع دنیا حاصل کرنا تھا_
یحرفون الكلم من بعد مواضعہ ... اکالون للسحت
5_ لوگوں کی جھوٹی یا من گھڑت باتوں کو قبول اور ان کی تائید کرنے کیلئے کافر علمائے یہود ان سے رشوت لیتے تھے_
لقوم آخرين ... سماعون للكذب اکالون للسحت
علمائے یہود کو جھوٹی باتیں قبول کرنے والے قرار دینے کے بعد ان کی رشوت خوری کا ذکر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ بعض یہودیوں کی من گھڑت اور جھوٹی باتیں قبول اور ان کی تائید کرنے کیلئے ان سے رشوت وصول کیا کرتے تھے_
6_ عہد پیغمبر(ص) کے علمائے یہود مال و متاع دنیا کی شدید حرص و لالچ اور طمع رکھتے تھے_
اکالون للسحت
"اکالون "مبالغے کا صیغہ ہے جو علمائے یہود کی شدید رغبت و حرص پر دلالت کرتاہے_
7_ دنیا کی حرص و طمع اور لالچ دینی احکام اور حقائق میں


تحریف کا موجب بنتی ہے_
یحرفون الكلم من بعد مواضعہ ... اکالون للسحت
8_ جھوٹی باتیں اور افواہیں سننے میں دلچسپی لینا، تحریف شدہ احکام کوقبول کرنا، حرام کھانا اور رشوت لینا انتہائي گھٹیا اور ناروا فعل ہیں_
سماعون للكذب اکالون للسحت
9_ رشوت کھاناایسا فعل حرام ہے جو انسان کو ننگ و عار میں مبتلا کردیتاہے_
اکالون للسحت
"سحت" اس حرام فعل کو کہتے ہیں جو اس کے ارتکاب کرنے والے کے ننگ و عار کا باعث ہو (مفردات راغب )اور بعد والی آیت "لا تشتروا بایتی ثمناً قلیلاً "کے قرینہ کی بناپر یہ کہا جاسکتاہے کہ اس حرام فعل سے مراد رشوت ہے_
10_ رشوت لینا، حرام کھانا اور متاع دنیا کی حرص و طمع دنیا میں ذلت و رسوائي اور آخرت مینبڑے عذاب سے دوچار ہونے کا باعث ہے_

لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الآخرة عذاب عظیم ... اکالون للسحت
11_ پیغمبر اکرم(ص) کو خدا کی جانب سے یہود کے درمیان قضاوت اور فیصلہ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار حاصل تھا_
فان جآؤك فاحکم بینهم او اعرض عنهم
12_ یہود آنحضرت(ص) کی جانب سے ان کے درمیان قضاوت نہ کرنے کی صورت میں آپ(ص) کو نقصان پہنچانے کی فکر میں تھے_
و ان تعرض عنهم فلن یضروك شیئا
13_ آنحضرت(ص) یہود کے درمیان قضاوت نہ کرنے کی صورت میں ان کی جانب سے اسلام و مسلمین کو نقصان پہنچائے جانے کے بارے میں پریشان تھے_
و ان تعرض عنهم فلن یضروك شیئا
بظاہر دکھائي دیتاہے کہ "یضروك" سے مراد اسلام اورمسلم معاشرے کو نقصان پہنچاناہے، کیونکہ رسول خدا(ص) اپنی ذات کو نقصان پہنچنے کے بارے میں فکرمند نہیں تھے_
14_ خداوند متعال نے آنحضرت(ص) کو یہود کے درمیان قضاوت نہ کرنے کی صورت میں ہر قسم کے گزند اور سازشوں سے محفوظ رہنے کی نوید سنائي _
و ان تعرض عنهم فلن یضروك شیئا
15_ یہود کے درمیان قضاوت کی ذمہ داری قبول کرنے کی صورت میں آنحضرت(ص) کو ان کے درمیان عادلانہ اور انصاف کے ساتھ قضاوت کرنے کا حکم


دیا گیا ہے_
و ان حکمت فاحکم بینهم بالقسط
16_ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل و انصاف کا خیال رکھنا ضروری ہے_
فاحکم بینهم بالقسط
17_ تمام ادیان کے پیروکاروں کے بارے میں عادلانہ طور پر قانون نافذ کرنا ضروری ہے_
و ان حکمت فاحکم بینهم بالقسط
18_ خداوند متعال عدل و انصاف سے کام لینے والوں کو پسند کرتاہے_
ان الله یحب المقسطین
19_ صرف عدل و انصاف سے کام لینے والے افراد ہی خدا کی مہر و محبت کے قابل ہیں_
ان الله یحب المقسطین
20_ عدل و انصاف کی بنیاد پر قضاوت اور فیصلہ کرنا محبت خداوندی کے حصول کا باعث ہے_
فاحکم بینهم بالقسط ان الله یحب المقسطین
21_ خداوند متعال کے عدل و انصاف سے کام لینے والوں سے خوشنود و راضی ہونے کی جانب توجہ فیصلہ کرنے والوں کوعدل و انصاف کی مراعات کرنے پر آمادہ کرتی ہے _
فاحکم بینهم بالقسط ان الله یحب المقسطین
22_ فیصلہ کرنے والے یہود رشوت کی صورت میں حرام کھاتے تھے_
اکالون للسحت
رسول خدا(ص) سے روایت منقول ہے: "رشوة الحکام حرام، و هی السحت الذی ذکر الله فی کتابه" (1) فیصلہ کرنے والوں کا رشوت لینا حرام ہے اور یہ وہی سحت ہے جس کا خدا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے_
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور یہود 11، 13، 15;آنحضرت(ص) کی پریشانی 13; آنحضرت (ص) کی حفاظت 14; آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 15;آنحضرت(ص) کی قضاوت 11، 12، 13، 14، 15 ;آنحضرت(ص) کے اختیارات 11
احکام: 9
ادیان کے پیروکار:

-------

**1) الدر المنثور ج 3 ص81_**

463

عذاب:
اخروی عذاب کے اسباب 10;عذاب کے درجات 10
قضاوت:
عادلانہ قضاوت کے اثرات 20; قضاوت میں انصاف کی اہمیت 16;منصفانہ قضاوت 21
محبت سے بہرہ مند افراد: 19
محرمات : 9

464
یہود:
صدر اسلام کے یہود 6;علمائے یہود کا تحریف کرنا 3، 4;علمائے یہود کا کفر 5;علمائے یہود کا لگاؤ 2; علمائے یہود کی حرام خوری 2;علمائے یہود کی دنیا طلبی 6; علمائے یہود کی رشوت خوری 2; علمائے یہود کي
طمع 6;یہود اور آنحضرت(ص) 12;یہود اور اسلام 13;یہود اور مسلمان 13;یہودکا لگاؤ1; یہود کی حرام خوری 1; یہود کی رشوت خوری 22;یہود کی سازش 12، 14;یہود کے درمیان قضاوت 11، 12; یہود کے قائدین کی حرام خوری 22;یہود کے مقلدین 3

وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُوْلَـئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ .43
او ریہ کس طرح آپ سے فیصلہ کرائیں گے جب کہ ان کے پاس توریت موجود ہے جس میں حکم خدا بھی ہے اور یہ اس کے بعدی بھی منہپھیر لیتے ہیں اور پھر ایمان لانے والے نہیں ہیں _
1_ اگر چہ یہود کو تورات میں موجود حکم خداوندی تك دسترسی حاصل تھی ، لیکن اس کے باوجود ان کا فیصلے کیلئے آنحضرت(ص) کی طرف بھیجنا باعث تعجب و سوال تھا_
و كيف يحكمونك و عندهم التوراة فيها حكم الله
2_ بعض یہود کا فیصلے کیلئے پیغمبر اکرم(ص) کی طرف رجوع کرنے کا مقصد احکام تورات سے گریز کرنا تھا_
وكيف يحكمونك و عندهم التوراة فيها حكم الله
3_ عام لوگ حتی یہودی بھی قضاوت اور فیصلے کیلئے پیغمبر(ص) اکرم کی طرف رجوع کرتے تھے_
و كيف يحكمونك و عندهم التوراة
4_ عہد پیغمبر اکرم(ص) کے یہودیوں کے پاس موجود تورات تحریف سے محفوظ اور اصلی صورت میں تھي_
و عندهم التوراة
عہد پیغمبر(ص) کے یہود کي، تورات سے گریز کرنے پر مذمت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ان کے پاس موجود تورات صحیح تھي_
5_ تورات ان احکام پر مشتمل تھی جو قرآن کریم کے ذریعے منسوخ نہیں کیے گئے تھے_
و عندهم التوراة فيها حكم الله
اگر یہود ایسے حکم یا احکام سے گریز اور اجتناب

465
کرتے جو قرآن کریم کے ذریعے نسخ کردیئے گئے تھے، تو پھر اس گریز کی خاطر ان کی مذمت نہ کی جاتي_
6_ تورات عہد پیغمبر(ص) کے یہودیوں کے قضائي احکام اور حدود الہی کے بارے میں ان کی ضروریات پوری کرتی تھي_
و كيف يحكمونك و عندهم التوراة فيها حكم الله
7_ عہد پیغمبر(ص) کے یہود احکام تورات تك دسترسی رکھتے تھے اور وہ ان کیلئے قابل فہم تھے_
و عندهم التوراة فيها حكم الله
8_ آنحضرت(ص) کی طرف رجوع کرنے کے بعد یہود کے ایك گروہ نے تورات میں موجود حکم خدا سے لاپروائي اور بے اعتنائي برتی اور پیغمبر اکرم(ص) کے حکم سے روگردانی کي_

و كيف يحكمونك و عندهم التورا ة فيها حكم الله ثم يتولون من بعد ذلك
9_ حكم تورات سے روگردانی کرنے والے یہود بے ایمان لوگ تھے_
ثم يتولون من بعد ذلك و ما اولئك بالمومنين
مذکورہ بالا مطلب اس بناپر ہے کہ"ذلك" تورات میں موجود حکم خداوندی کی طرف اشارہ ہو، واضح رہے کہ یوں"يتولون"کاجملہ" فيها حكم الله "پر عطف ہوگا اور" ثم "حکم کی ترتیب کیلئے نہیں بلکہ خبر کی ترتیب کیلئے ہوگا_
10_ رسول خدا(ص) کے حکم سے روگردانی کرنے والے یہودی بے ایمان لوگ تھے_
ثم يتولون من بعد ذلك و ما اولئك بالمؤمنين
مذکورہ بالا مطلب اس بناپر ہے کہ "ذلك" رسول خدا(ص) کے حکم کی طرف اشارہ ہو جو "يحكمونك" سے حاصل ہوتاہے، واضح رہے کہ اس بناپر "يتولون"کا "يحكمونك" پر عطف ہوگا_
11_ حکم خداوندی سے لاپروائي برتنا بے ایمانی کا نتیجہ ہے_
ثم يتولون ... و ما اولئك بالمؤمنين
ممکن ہے جملہ "وما اولئك بالمؤمنين" احکام الہی سے روگردانی کی اصل وجہ کی وضاحت کررہاہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ روگردانی کے نتیجے کی وضاحت کررہاہو، مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بناپر ہے_
12_ تورات میں زنائے محصنہ کی سزا سنگسار ہے_
و عندهم التورة فيها حكم الله
اس آیت کے شان نزول میں آیاہے کہ پیغمبر اکرم(ص) نے ایك یہودی عورت اور مرد کو زنائے



محصنہ کے جرم میں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور لوگوں میں سے تورات کے سب سے بڑے عالم " ابن صوریا" سے اعتراف لیا کہ یہ حکم تورات میں موجود ہے_( مجمع البیان)

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُواْ مِن كِتَابِ اللّهِ وَكَانُواْ عَلَيْهِ شُهَدَاء فَلاَ تَخْشَوُاْ النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ .44

بيشك ہم نے توريت كو نازل كيا ہے جس ميں ہدايت اور نور ہے اور اس كے ذريعہ اطاعت گذار انبيا ئيہوديوں كے لئے فيصلہ كرتے ہيں او راللہ والے اور علمائے يہود اس چيز سے فيصلہ كرتے ہيں جس كاكتاب خدا ميں ان كو محافظ بنا يا گيا ہے او رجس كے يہ گواہ بھى ہيں لہذا تم ان لوگوں سے نہ ڈرو صرف ہم سے ڈرو اور خبردار تھوڑى سى قيمت كے لئے ہمارى آيات كا كاروبار نہ كرنا اور جو بھى ہمارے نازل كئے ہوئے قانون كے مطابق فيصلہ نہ كرے گا وہ سب كا فر شمار ہوں گے _

1_ تورات ايك آسمانى كتاب ہے اور اسے خداوند متعال نے نازل فرماياہے_
انا انزلنا التوراة

2_ تورات ہدايت (احكام) اور نور (عقائد) پر مشتمل ہے_
انا انزلنا التورة فيها هدى و نور

چونكہ كلمہ "نور" نظرى اور علمى مقولات اور مسائل سے مناسبت ركھتاہے لہذا ہوسكتاہے كہ اس سے مراد عقائد ہوں جبكہ كلمہ "ہدايت" اگر چہ نظرى اور عملى دونوں قسم كے مسائل ميں يكساں طور پر استعمال ہوتاہے، ليكن چونكہ كلمہ نور كے مقابلے



ميں استعمال ہوا ہے، لہذا ہوسكتاہے اس سے مراد عملى احكام اور مسائل ہوں_

3_ يہود كے درميان انبياء (ع) كے فيصلوں كى اساس تورات تھي_
يحكم بها النبيون الذين اسلموا للذين هادوا

4_ انبيائے يہود خداوند متعال اور اس كے قوانين كے سامنے سر تسليم خم ہوتے تھے_
يحكم بها النبيون الذين اسلموا

"الذين اسلموا" ، "النبيون "كيلئے صفت توضيحى ہے_

5_ يہود كا خدا كے سامنے سر تسليم خم نہ كرنا ان كى طرف سے احكام تورات سے روگردانى كى دليل ہے_
ثم يتولون من بعد ذلك ... يحكم بها النبيون الذين اسلموا

"الذين اسلموا" ، "يحكم بها النبيون" كى علت كو بيان كررہاہے، يعنى چونكہ انبياء (ع) خدا كے سامنے سرتسليم خم كرتے تھے لہذا تورات كى اساس پر قضاوت كرتے تھے، اور" ثم يتولون من بعد ذلك " كے بعد اس حقيقت كى وضاحت اس بنيادى وجہ كى طرف اشارہ ہے جس كى بناپر عہد پيغمبر(ص) كے يہود احكام تورات سے سركشى كرتے تھے_

6_ خداوند متعال اور اس كے احكام كے سامنے سرتسليم خم كرنا ضرورى ہے_
يحكم بها النبيون الذين اسلموا

7_ يہود متعدد انبياء (ع) سے بہرہ مند ہوئے_
يحكم بها النبيون الذين اسلموا

8_ تورات قضائي اور حكومتى احكام كى حامل كتاب _
يحكم بها النبيون الذين اسلموا للذين هادوا

9_ يہود كے درميان علمائے ربانى اور احبار كى قضاوت كا محور تورات تھي_
يحكم بها ... الربانيون والاحبار

10_ علمائے ربانى اور احبارنے مسند قضاوت پر بيٹھ كر راہ انبياء (ع) كو جارى ركھا_

يحكم بها النبيون ... والربانيون والاحبار
11_ آسمانی کتب کی اساس پر قضاوت اور حکومت کرنا معاشرے میں ہدایت و نور کاپھیلانا ہے_
فيها هدى و نور يحكم بها النبيون ... والربانيون والاحبار
تورات کی نورانیت اور ہدایت سے توصیف کے بعد اس کی اساس و بنیاد پر انبیاء (ع) کی قضاوت کا ذکر اس بات کی علامت ہے کہ معاشرے میں اس کے احکام کا نفاذ لوگوں کی ہدایت اور نورانیت کا باعث ہے _


12_ تورات کو تغییر و تحریف سے محفوظ رکھنا علمائے ربانی اور احبار کی ذمہ داری _
يحكم بها ... الربانيون و الاحبار بما استحفظوا من كتاب الله
"استحفظوا "کا معنی "امروا بالحفظ"ہے اور"من کتاب"، "بما استحفظوا " میں "ما" ،کیلئے بیان ہے، یعنی علماء ربانی اور احبار اس چیز کا حکم دیتے ہیں جس کی حفاظت کا انہیں پابند بنایا گیا ہے اور وہ چیز کتاب خدا ہے_
13_ قضاوت، آسمانی کتب کا علم رکھنے والے افراد کی ذمہ داری ہے_
يحكم بها ... والربانيون والاحبار بما استخفظوا من كتاب الله
14_ آسمانی کتب کا احیاء اور انہیں تبدیلی اور تحریف سے محفوظ رکھنا اس بات پر موقوف ہے کہ ان کی اساس و بنیاد پر قضاوت و فیصلہ کیا جائے_
يحكم بها النبيون ... والربانيون والاحبار بما استحفظوا من كتاب الله
"بما استحفظوا " میں"با "سببیت کیلئے ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ چونکہ آسمانی کتب کے تحفظ کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے، لہذا انہیں ان کتب کی اساس پر قضاوت کرنا چاہیئے_ یعنی آسمانی کتب کا تحفظ اس بات پر موقوف ہے کہ ان کے احکام معاشرے میں نافذ کیے جائیں_
15_ کتب الہی کی مکمل حفاظت کیلئے ہر دور میں علمائے ربانی اور دینی دانشمندوں کا ہونا ضروری ہے_
والربانيون والاحبار بما استحفظوا من كتاب الله
16_ یہودی دانشور اور علمائے ربانی حقانیت تورات کے شاہد و گواہ ہونے کے علاوہ اس کے حقائق کو بیان کرنے والے ہیں _
يحكم بها ... والربانيون والاحبار بما استحفظوا من كتاب الله و كانوا عليه شهداء
17_ یہودی علماء نے حقانیت تورات پر شاہد ہونے کی وجہ سے اپنے احکام کی اساس و بنیاد تورات کو قرار دیا_
يحكم ... بما استحفظوا من كتاب الله و كانوا عليه شهداء
چونکہ جملہ " کانوا ..." کا "استحفظوا"پر عطف ہے اس سے معلوم ہوتاہے کہ علمائے ربانی اور احبار کے تورات کی اساس پر قضاوت کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس کتاب کی حقانیت پر عقیدہ رکھتے تھے_
18_ قضات میں آسمانی کتب کو محور قرار دینا ان کی حقانیت پر گواہیہے_
يحكم بها النبيون ... بما استحفظوا من كتاب الله و كانوا عليه شهداء


19_ علمائے ربانی اور احبار نے عہد بعثت تك تورات کے تحفظ کی ذمہ داری ادا کی ہے_
بما استحفظوا من كتاب الله و كانوا عليه شهداء
اگر " شہدائ" کا معنی محافظين ہو، تو جملہ "و كانوا عليه شهدائ" اس ذمہ داری کے وقوع پذیر ہونے پر دلالت کرے گا جو علمائے یہود کے کاندھوں پر ڈالی گئي تھی اور وہ تورات کے تحفظ کی ذمہ داری ہے_
20_ آسمانی کتب کی حفاظت اور نگہبانی اور ان کی حقانیت کی گواہی دینا انبیائے الہی کی ذمہ داری ہے_
يحكم بها النبيون ... بما استحفظوا من كتاب الله و كانوا عليه شهداء
یہ اس بناپر ہے کہ " استحفظوا " کی ضمیر "النبیون" کی طرف بھی لوٹائي جائے_
21_ خدتعالی نے پیغمبر اکرم(ص) کے ہم عصر علمائے یہود کو لوگوں سے کسی قسم کے خوف اور ڈر کے بغیر تورات کی حفاظت اور اس کی اساس پر قضاوت کرنے کا حکم دیا _
و الربانيون والاحبار بما استحفظوا من كتاب الله ... فلا تخشوا الناس

22_ عہد نبوت کے علمائے یہود تورات کی اساس پر قضاوت کرنے کے مسئلہ پر لوگوں سے ڈرتے تھے_
والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب الله ... فلا تخشوا الناس
23_ آسمانی کتب کی اساس پر قضاوت کرنے کے مسئلہ پر لوگوں سے ڈرنا ایك ناروا فعل ہے اور خدا تعالی نے اس سے منع فرمایاہے _
یحکم بہا ... فلا تخشوا الناس
24_ لوگوں سے خوف آسمانی کتب کے احکام اور قوانین پر عمل پیرا ہونے کی راہ میں رکاوٹ بنتاہے_
یحکم بہا ... فلا تخشوا الناس
25_ خداوند متعال نے علمائے یہود کو تورات کے حقائق چھپانے سے منع فرمایا_
و کانوا علیہ شہداء فلا تخشوا الناس
مذکورہ با لا مطلب اس بناپر ہے کہ " فلا تخشوا ..." کا متعلق وہ مطلب ہو جو "کانوا علیہ شہدائ" سے حاصل ہوتاہے، یعنی تورات میں موجود حقائق کا اظہار کرتے وقت لوگوں سے مت ڈرو_
26_ احکام خداوندی چھپانے والوں کا انجام بہت خوفناك ہوگا_
واخشون


27_ خداوند متعال کی طرف سےعلمائے یہود کو دھمکی کہ وہ احکام تورات کوبیان کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں_
یحکم ...واخشون
28_ خوف خدا( اس کی عظمت سے پیدا ہونے والا خوف) علماء کو آسمانی کتب کی اساس پر قضاوت کرنے اور احکام الہی کو نہ چھپانے پر آمادہ کرتاہے_
یحکم بہا ... و اخشون
29_ غیر الله کیلئے کسی قسم کی عظمت کا قائل نہ ہونا احکام الہی کے نفاذ میں لوگوں کی پروا نہ کرنے کا باعث بنتاہے_
فلا تخشوا الناس و اخشون
30_ خدا کا خوف رکھنے والے لوگ احکام و قوانین الہی کے نفاذ کے سلسلے میںلوگوں کے غیض و غضب سے بالکل نہیں ڈرتے_
فلا تخشوا الناس و اخشون
31_ خدا ترس علمائے ربانی اور احبار کے دل دنیا سے اچاٹ ہوتے ہیں اور وہ کسی قسم کی طمع و لالچ نہیں رکھتے_
الربانیون والاحبار ... فلا تخشوا الناس و اخشون
32_ خوف خدا رکھنے اور لوگوں کی پروا نہ کرنے کے سلسلےمیں علمائے یہود کا انبیاء (ع) ، احبار اور علمائے ربانی سے سبق لینا ضروری ہے_
یحکم بہا النبیون ... فلا تخشوا الناس و اخشون
جملہ" فلا تخشوا الناس" کو فاء کے ذریعے "یحکم بہا النبیون" پر متفرع کرنے سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے_
33_ احکام خداوندی کی اساس پر قضاوت کرنے کیلئے، خوف خدا رکھنے اور لوگوں سے نہ ڈرنے کے بارے میں انبیاء (ع) ، علمائے ربانی اور احبار کا کردار نمونہ ہے_
یحکم بہا النبیون ... فلا تخشوا الناس و اخشون
34_ خداوند متعال نے علمائے یہود کو دین فروشی اور آیات الہی کے ساتھ سودا بازی کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا_
و لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً
35_ آیات الہی اور احکام دین کے ساتھ سودا بازی کا حرام ہونا_
و لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً
36_ عدلیہ کے ذمہ دار افراد اور علمائے دین کودین

فروشی اور آیات خداوندی کے ساتھ سودا بازی کرنے کا خطرہ_
و لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً
37_ خوف خدا رکھنے والے علماء ،دین فروشی یا اس میں تحریف کرنے سے پاك و منزہ ہوتے ہیں_
واخشون و لا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا
38_ لوگوں کی دشمنی سے ڈرنے والے علماء دینداری اور کتاب خدا کے تحفظ پر اپنی آسائشے اور رفاہ کو ترجیح دینے کے خطرے سے دوچار ہیں_
فلا تخشوا الناس ... و لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً
39_ احکام الہی کو نظر انداز کرنے اور ان کی بنیاد پر قضاوت نہ کرنے کے اسباب میں سے ایك منفعت طلبی اور طمع و لالچ ہے_
یحکم بها ... و لا تشتروا بآیاتی ثمناً قلیلاً
40_ خدا کی آیات بہت گراں قدر اور گراں بہا ہیں، جبکہ ان کے مقابلے میں ہر چیز حقیر اور بے قدر و قیمت ہے_
و لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلاً
"قلیلًا" کی صفت قید توضیحی ہے، یعنی آیات الہی کے بدلے میں ادا کی جانے والی ہر قیمت حقیر اور ناچیز ہے_
41_ دین فروشی کے نتیجے میں حاصل ہونے والا فائدہ مال حرام کا واضح مصداق ہے_
اکالون للسحت ... و لا تشتروا بآیاتی ثمناً قلیلاً
گذشتہ آیات میں علمائے یہود کو "اکالون للسحت" " حرام مال کھانے والے" قرار دینے کے بعد خدا کا دنیاوی منافع کے بدلے میں دین بیچنے سے منع کرنا اس بات کی علامت ہے کہ یہاں پر سحت ( ایسا حرام جو ننگ آور ہو) کے مورد نظر مصادیق میں سے وہ منافع ہینجو وہ دین فروشی کے ذریعے حاصل کیا کرتے تھے_
42_ کفر اختیار کرنے اور آسمانی حقائق کو چھپانے کا ایك سبب لوگوں کا خوف اور دولت پرستی ہے_
فلاتخشوا الناس ... و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
43_ جو لوگ اپنی قضاوت اور فیصلہ خدا کے احکام و قوانین کے مطابق انجام نہیں دیتے وہ کافر ہیں_
و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
قضاوت کے بارے میں نازل ہونے والی گذشتہ آیات سے معلوم ہوتاہے کہ جملہ ' 'و من لم یحکم ..." بھی مسئلہ قضاوت کی طرف اشارہ ہے_
44_ خدا کے قوانین اور مفاہیم کے علاوہ کسی اور بنیاد


پر قانون سازی کرنا حرام اور کفر ہے_
و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
جملہ" و من لم یحکم ..." مسئلہ قضاوت کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے قانون اور دستور کو بھی شامل ہوسکتاہے_
45_ قوانین اور فیصلے اس وقت نافذ العمل اور معتبر سمجھے جائیں گے جب وہ خدا کے معین کردہ اصولوں کی بنیاد پر ہوں_
و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
احکام الہی کی اساس پر قضاوت اور قانون سازی کے واجب ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ احکام غیر معتبر ہیں جنکی بنیاد الہی احکام نہ ہوں_
46_ ان قوانین اور فیصلوں کو قبول کرنا لازمی ہے کہ جنکی بنیاد الہی احکام ہوں_
و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
احکام الہی کی اساس پر قضاوت کے واجب ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ نزاع میں طرفین کیلئے اسے قبول کرنا ضروری ہے_
47_ فیصلہ کرنے والونکی اہلیت کا معیار یہ ہے کہ وہ خدا کے احکام اور قوانین سے آگاہ ہوں_
و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
48_ احکام الہی کی اساس پر فیصلہ نہ کرنا ان احکام کے فلسفہ نزول کو لغو قرار دینے کے مترادف ہے_

و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
49_ احکام الہی کی اساس پر قضاوت کرنے سے اجتناب کرنا کفر ہے_
و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
"جملہ و من لم یحکم ... "کے دو مصداق ہیں ایك غیر الہی احکام کی اساس پر قضاوت و فیصلہ کرنا، دوسرا شرائط پائے جانے کے باوجود احکام خداوند ی کی اساس پر قضاوت سے اجتناب کرنا، مذکورہ بالامطلب دوسرے مصداق کی طرف ناظر ہے_
50_ خداوند متعال کے مقرر کردہ قوانین کی اساس پر قانون سازی سے اجتناب کرنا کفر ہے_
ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
51_ عہد پیغمبر(ص) کے بعض یہودی علماء و رؤساء تورات کی اساس پر قضاوت سے اجتناب کرنے کی وجہ سے کافر ہوگئے تھے_
ثم یتولون من بعد ذلك ... و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون


52_ یہودی پیشوا (ربانیون )انبیاء (ع) سے کم تر اور (علمائے یہود) احبار سے برتر مقام و منزلت کے مالك ہیں_
یحکم بها النبیون ... للذین هادوا والربانیون و الاحبار
حضرت امام صادق (ع) سے منقول ہے کہ آپ (ع) نے مذکورہ آیہ شریفہ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: "فهذه الائمة دون الانبیاء الذین یربون الناس بعلمهم و اما الاحبار فهم العلماء دون الربانیین ... "(1) ان پیشواؤں کا مقام و منزلت ان انبیاء سے کم ہے جو اپنے علم کے مطابق لوگوں کی تربیت کرتے ہیں، جبکہ احبار وہ علماء ہیں جو ربانیون سے کم مقام و منزلت کے مالك ہیں ..._
53_ ظلم و جور کی اساس پر فیصلہ کرنا اگر چہ انتہائي کم مال میں ہی کیوں نہ ہو اور پھر دوسروں کو یہ فیصلہ قبول کرنے پر مجبور کرنا کفر ہے_
و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون
رسول (ص) خدا سے روایت ہے:" من حکم فی درهمین بحکم جور ثم جبر علیه کان من اهل هذه الایة "و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الکافرون ..." (2) اگر کوئي دو درہم کے بارے میں بھی ظالمانہ اور غیر منصفانہ فیصلہ کرے اور پھر دوسروں کو
اسے قبول کرنے پر مجبور کرے تو وہ اس آیہ شریفہ کا مصداق ہے کہ جوقانون الہی کی بنیاد پر فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں_

------

**1) تفسير عياشى ج1 ص 323 ح 119، نور الثقلين ج1 ص 634، ح 206_**
**2) كافى ج7ص 408 ح 3; تفسير عياشى ج1 ص 323 ح 120_**

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالأَنفَ بِالأَنفِ وَالأُذُنَ بِالأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ .45

اور ہم نے توریت میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ جان کا بدلہ جان او رآنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناك کا بدلہ ناك اور كان کا بدلہ کان او ردانت کابدلہ دانت ہے اور زخموں کا بھی بدلہ لیا جائے گااب اگر کوئي شخص معاف کردے تو یہ اس کے گناہوں کا بھی کفارہ ہو جائے گا او رجو بھی خدا کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے گا وہ ظالموں میں سے شمار ہو گا _

1_ خداوند متعال نے تورات میں یہود کیلئے قصاص کے قوانین بیان فرمائے_

و کتبنا علیهم فیہا ان النفس ... والجروح قصاص

2_( تورات میں بیان کردہ )قصاص کے قوانین و احکام کو اپنے درمیان نافذ کرنا یہود کا فریضہ تھا_

و کتبنا علیهم فیہا ان النفس بالنفس ... و الجروح قصاص

3_ دوسروں کو قتل کرنا اور انہیں صدمہ پہنچانا مجرم سے

زندگی اور امن و سلامتی کا حق چھین لینے کا باعث ہے_

و کتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس والعین بالعین ... والجروح قصاص

4_ تورات میں بیان کردہ قصاص کا قانون یہ تھا :جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناك کے بدلے ناك، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت_

و کتبنا علیهم ... والعین بالعین والانف بالانف و الاذن بالاذن والسن بالسن



5_ تورات میں بیان شدہ قوانین الہی میں سے زخموں کے قصاص کا قانون ہے_

والجروح قصاص

6_ تورات میں بیان کردہ احکام قصاص، نورتھے اور ہدایت کا سبب تھے_

فیها هدی و نور ... و کتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس

تورات کی اس طرح توصیف کرنا کہ اس میں نور و ہدایت ہے اور پھر یہ بیان کرنا کہ تورات میں قصاص کے احکام موجود ہیں دلالت کرتاہے کہ یہ احکام نور اور انسانوں کی ہدایت کا سبب ہیں_

7_ تورات میں بیان کردہ قانون قصاص کے سامنے تمام یہود ایك دوسرے کے مساوی ہیں_

و کتبنا علیهم فیہا ان النفس بالنفس

"النفس "،" العین " و ... کا الف لام کل کے معنی میں ہے اور اس بات کو بیان کررہاہے کہ تورات میں تمام یہود کی قانون قصاص کے سامنے برابر کی حیثیت ہے اور اس آیہ شریفہ کے شان نزول اسی مطلب کی تائید کرتا ہے کہ جب بنی قریظہ نے پیغمبر اکرم(ص) کی خدمت میں شکایت کی کہ بنی نظیر قانون قصاص کے سامنے تمام افراد کو مساوی نہیں سمجھتے، تویہ آیہ شریفہ نازل ہوئي_

8_ بعض یہود قصاص کا قانون قبول کرنے اور اسے تمام یہودیوں کیلئے مساوی و یکساں تسلیم کرنے سے منکرتھے_

و کیف یحکمونك و عندهم التورة ... و کتبنا علیهم فیہا ان النفس بالنفس

حکم تورات سے یہود کی روگردانی کی وضاحت کرنے کے بعد قصاص کا قانون بیان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ انہوں نے قصاص کے قانون اور اس کے تمام افراد کیلئے مساوی ہونے کو قبول نہیں کیا_

9_ قصاص کا حق رکھنے والے افراد قصاص لینے یا اس سے چشم پوشی کرنے کا حق رکھتے ہیں_

فمن تصدق بہ فهو کفارة لہ

10_ مجرموں کے قصاص پر اصرار کرنے کی بجائے اس سے چشم پوشی کرنا خدا کے ہاں زیادہ پسندیدہ فعل ہے_

فمن تصدق بہ فهو کفارة لہ

حق قصاص سے چشم پوشی کرنے والوں کے گناہ بخش دینے کا وعدہ ان پرخدا کی خاص عنایت ہونے پر دلالت کرتاہے_

11_ قصاص کے بدلے میں کسی قسم کی قیمت لئے بغیر اس سے چشم پوشی کرنا صدقہ کے مصادیق میں سے ہے_

فمن تصدق بہ فہو کفارة لہ

کلمہ "تصدق" کا معنی کسی قسم کی قیمت لئے بغیر معاف کردیناہے_



12_ قصاص سے چشم پوشی کے نتیجے میں حق قصاص کے مالك کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں_

فمن تصدق بہ فہو کفارۃ لہ
13_ حق قصاص سے چشم پوشي، مجرم کے گناہ بخشے جانے اور حق قصاص کے ساقط ہونے کا باعث ہے_
فمن تصدق بہ فہو کفارۃ لہ
اگر "لہ" کی ضمیر مجرم کی طرف لوٹ رہی ہو کہ جو مضمون کلام سے حاصل ہوتاہے تو جملہ" فہو کفارۃ لہ "حق قصاص کے ساقط ہونے کے علاوہ مجرم کے گناہ بخشے جانے پر بھی دلالت کرے گا_
14_ انتقام لینے سے اجتناب کرنا اور اپنے ذاتی حقوق سے درگذر کرنا خدا کے ہاں پسندیدہ فعل ہے، اور اس نے اس کی ترغیب دلائي ہے_
فمن تصدق بہ فہو کفارۃ لہ
15_ درگذر اور چشم پوشی کرنے والے انسانوں پر تنقید سے اجتناب کرنا لازمی ہے_
فمن تصدق بہ فہو کفارۃ لہ
خداوند متعال نے حق قصاص رکھنے والے افراد کو اپنے حق سے درگذر کرنے کی صورت میں مغفرت کا وعدہ دیا ہے اور یہ لوگوں کیلئے درس ہے کہ وہ درگذر کرنے والوں کی لغزشوں اور غلطیوں سے چشم پوشی سے کام لیں_
16_ جو لوگ خدا کے احکام اور قوانین کی اساس پر فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ہم الظالمون
17_ احکام الہی کے مطابق کئے گئے فیصلوں کو قبول کرنا لازمی ہے_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون
آسمانی کتب کی اساس پر فیصلہ کرنے کا حکم دینے کا لازمہ یہ ہے کہ لوگوں کیلئے ان فیصلوں کو قبول کرنا لازمی ہے_
18_ قوانین اورفیصلوں کو اس وقت نافذ اور معتبر سمجھا جائیگاجب وہ الہی قوانین کی بنیاد پر ہوں_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون
احکام الہی کی اساس پر قضاوت اور قانون سازی کے ضروری ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ فیصلے غیر معتبر ہیں جو غیر الہی احکام کی اساس پر استوار ہوں_
19_ احکام الہی کی اساس پر فیصلہ نہ کرنا ظلم ہے_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون
20_ احکام الہی کی اساس پر قانون سازی سے گریز کرنا ظلم ہے_ *

480
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون
21_ احکام الہی کی اساس پر قضاوت سے اجتناب کرنا ان احکام کے فلسفہ نزول کو مہمل اور بے ہودہ قرار دینے کے مترادف ہے_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون
22_ قانون قصاص سے بے اعتنائي برتنا ظلم ہے_
و کتبنا علیهم فیها ... و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون
23_ عہد پیغمبر(ص) کے بعض یہودی علماء اور رؤساء تورات کی اساس پر قضاوت نہ کرنے کی وجہ سے ظالم و ستمگر قرار پائے_
و کتبنا علیهم فیها ... و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون
24_ قضائي احکام اور الہی قوانین منصفانہ، عادلانہ اور ہر قسم کے ظلم و ستم سے پاك ہیں_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون
25_ حق قصاص رکھنے والا شخص جس حد تك مجرم کے گناہ
سے چشم پوشی کرے گا اتنا ہی خداوند متعال اس کے گناہوں کو بخش دیگا_
فمن تصدق بہ فهو کفارۃ لہ
حضرت امام صادق (ع) سے" فمن تصدق بہ فهو کفارۃ لہ" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ (ع) نے فرمایا: "یکفر عنہ من ذنوبہ بقدر ما عفا ..." (1) جتنا وہ عفو و درگذر سے کام لے گا اسی قدر اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے_

-------

**1) كافي، ج 7، ص 358، ح 1، نورالثقلين ج1، ص 637، ح 226 و 227**_

قضاوت کے مبانی 16، 17، 18، 19، 21، 23
گناہ:
گناہ کی مغفرت 25;گناہ کی مغفرت کے اسباب 12، 13
لغزش:
لغزش سے درگذر کرنا 15
مجرمین:
مجرمین سے قصاص 10;مجرمین کو معاف کرنا 10، 25 ; مجرمین کی زندگی 3; مجرمین کی مغفرت 13
ہدایت:
ہدایت کے اسباب 6
یہود:
صدر اسلام کے یہود 23; علمائے یہود کا ظلم 23; قصاص یہود میں8;یہودکی ذمہ داری 2; یہود کی نافرمانی 8





وَقَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِم بِعَيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ .46

اور ہم نے ا نہیں انبیا ئکے نقش قدم پر عیسي بن مریم کو چلا دیا جو اپنے سامنے کی توریت کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے ا نہیں انجیل دیدی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ اپنے سامنے کی توریت کی تصدیق کرنے والی اور ہدایت تھی اور صاحبان تقوي کے لئے سامان نصیحت تھی _
1_ حضرت عیسي (ع) کوانبیائے یہود کے بعد خدا کی جانب سے رسول بناکر بھیجا گیا_
و قفینا علي آثارھم بعیسی ابن مریم
"قفینا" کا مصدر" تقفیة" ہے اور اس کا معنی ایك چیز کے بعد دوسری چیز لاناہے، اور "آثارھم"کی ضمیر "النبیین "کی طرف لوٹ رہی ہے_
2_ حضرت عیسي (ع) انبیائے یہود کے ہم مذہب تھے اور انہوں نے اپنی رسالت کے دوران انہی کی رسالت اور تعلیمات کو آگے بڑھایا_
و قفینا علي آثارھم بعیسی ابن مریم
اثر اس چیز کو کہا جاتاہے جو کسی اور چیز سے حاصل
ہو اور اس کے وجود پر دلالت کرے، جس طرح قدموں کے نشان وہاں سے کسی گذرنے والے پر دلالت کرتے ہیں، بنابریں جملہ" قفینا" سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسي (ع) نے وہی راہ طے کی جو حضرت موسي (ع) اور دوسرے انبیائے یہود نے طے کی تھي_
3_ حضرت عیسي (ع) کی بعثت کے زمانے تك انبیائے یہود کی نشانیاں اور دین باقی تھے_
و قفینا علي آثارھم بعیسي ابن مریم
"آثارھم "سے معلوم ہوتاہے کہ گذشتہ انبیاء کی شریعت اور ان کے بعض آثار باقی تھے_
4_ حضرت عیسي (ع) بارگاہ خداوندی میں بہت بلند و بالا


مقام و منزلت کے حامل تھے_

و قفينا علي آثارھم بعيسي ابن مريم
انبيائے بنى اسرائيل ميں سے صرف حضرت عيسي (ع) كا نام لينا آپ كے خاص مقام و عظمت پر دلالت كرتاہے_
5_ حضرت عيسي (ع) (خدا كے نہيں ) حضرت مريم (ع) كے بيٹے تھے_
و قفينا علي آثارھم بعيسى ابن مريم
6_ حضرت عيسي (ع) كى اپنے دور ميں موجود تورات كى سچائي اور صحت پر گواہي_
و قفينا ... بعيسى ابن مريم مصدقا لما بين يديہ من التوراة
7_ حضرت عيسي (ع) كى بعثت تورات كى حقانيت كى گواہ اور تائيد تھي_
و قفينا ... بعيسى ابن مريم مصدقا لما بين يديہ من التوراة
تورات ميں حضرت عيسي (ع) كى بعثت كے متعلق دى جانے والى بشارت كو مدنظر ركھنے سے معلوم ہوتاہے كہ خود
حضرت عيسي (ع) كى بعثت تورات كى سچائي اور صحت پر گواہ ہے_
8_ تورات حضرت عيسي (ع) كے زمانے تك تحريف سے محفوظ تھي_
و قفينا ... بعيسى ابن مريم مصدقا لما بين يديہ من التوراة
9_ بنى اسرائيل كے تمام انبياء (ع) كى تورات كى حقانيت پر گواہي_
و قفينا على آثارھم بعيسى ابن مريم لما بين يديہ من التورات
حضرت عيسي (ع) كى جانب سے انبيائے يہود كى پيروى كى وضاحت كے بعد انہيں تورات كى تصديق كرنے والے كے
عنوان سے يادكرنا اس بات كى علامت ہے كہ ان تمام انبياء نے بھى تورات كى تصديق كى تھي_
10_ انجيل حضرت عيسي (ع) كى آسمانى كتاب تھى جو انہيں خداوند متعال كى جانب سے عطا كى گئي_
و آتيناہ الانجيل
11_ انجيل عملى دستورات اور نظرى تعليمات پر مشتمل تھي_
و آتيناہ الانجيل فيہ ھدى و نور
كلمہ نور علمى اور نظرى مباحث كے ساتھ مناسبت ركھتاہے اور كلمہ ھدايت اگر چہ علمى اور عملى دونوں قسم كے مسائل
ميں استعمال ہوتاہے ليكن قرينہ مقابلہ كى بناپر اس سے مراد عملى منصوبے ہوسكتے ہيں_
12_ انجيل نے حضرت عيسي (ع) كے دور ميں موجود تورات كى سچائي اور صحت پر گواہى دى اور اس كى تصديق كى
_


و آتيناہ الانجيل ... مصدقا لمابين يديہ من التوراة
13_ انجيل كا وجود تورات كى سچائي اور صحت پر گواہ ہے_
و آتيناہ الانجيل ... و مصدقا لما بين يديہ من التوراة
14_ تورات و انجيل كى علمى اور عملى تعليمات (اصول، مقاصد اور احكام )ميں مكمل ہم آہنگي_
انا انزلنا التورية فيھا ھدى و نور ... و آتيناہ الانجيل فيہ ھدى و نور
باہم مربوط آيات ميں دونوں كتابوں كو ہدايت و نور قرار دينا ان كے مشتركہ اصول اور اہداف پر دلالت كرتاہے_
15_ يہوديوں اور عيسائيوں كى شريعت قصاص كے ايك جيسے احكام و قوانين كى حامل تھي_
و كتبنا عليھم فيہا ان النفس بالنفس ... مصدقا لما بين يديہ من التوراة
تورات كو نور و ہدايت قرار دينے كے بعد قصاص كے احكام بيان كرنا اس بات كى علامت ہے كہ يہ احكام نور و ہدايت كے
مصاديق ميں سے ہيں اور چونكہ اس كے فورا بعد انجيل كو بھى نور و ہدايت قرار ديا گيا ہے اس سے معلوم ہوتاہے كہ يہ
احكام اہل انجيل پر بھى نازل ہوئے تھے، جملہ" وقفينا علي آثارھم" اور كلمہ "مصدقا" اس معنى كى تائيد كرتاہے_
16_ انجيل متقيوں كيلئے ہدايت اور وعظ و نصيحت ہے_
و آتيناہ الانجيل ... ھدى و موعظة للمتقين
17_ انجيل متقى افراد كيلئے خاص ہدايت لے كر آئي تھي_
فيہ ھدى و نور ... ھدى و موعظة للمتقين
"ھدي" كو دوبارہ ذكر كرنے سے معلوم ہوتاہے كہ دوسرى ہدايت" ھدى ... للمتقين" ايك خاص ہدايت ہے_

18_ انجيل ميں تورات سے زيادہ ہدايت اور پند و نصائح موجود تھے_
فيہا ہدى و نور ... فيہ ہدى و نور و مصدقا لما بين يديہ من التوراۃ و ہديً و موعظۃ
19_ صرف تقوي كے مالك افراد ہى انجيل كى ہدايت اور پند و نصائح سے بہرہ مند ہيں_
فيہ ھدى و نور ... ھدى و موعظۃ للمتقين
جملہ" فيہ ھدي" كا تقاضايہ ہے كہ تمام انسانوں كيلئے ہدايت كو واضح طور پر بيان كر ديا گيا ہے_ لہذا" ھدى للمتقين" كا معنى يہ ہوسكتاہے كہ صرف اہل تقوى ہى اس ہدايت سے بہرہ مند ہوسكتےہيں_
20_ ہدايت اور پند و نصيحت سے بہرہ مند ہونے كى شرط تقوي ہے_
ھدى و موعظۃ للمتقين



21_ دين مسيحيت ميں اہل تقوي كا خاص مقام و احترام_
و آتيناہ الانجيل ... ھدى و موعظۃ للمتقين

486

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فِيهِ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ .47

اہل انجیل کو چاہئے کہ خدا نے جو حکم نازل کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں کہ جو بھی تنزیل خدا کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا وہ فاسقوں میں شمار ہو گا_

1_ انجیل کی اساس پر قضاوت کرنا عیسائیوں کا فریضہ ہے_
و لیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ
2_ انجیل کی تعلیمات خداوند متعال کی جانب سے نازل کی گئي تھیں_
و لیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ
3_ انجیل حکومتی اور عدالتی قوانین کی حامل تھي_
و لیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ
4_ اگر عیسائي قاضیوں کی جانب سے صادر ہونے والے فیصلے انجیل کی اساس پر جاری کیے گئے ہوں تو نافذ اور معتبر ہوں گے_
و لیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ
چونکہ اہل انجیل قرآن کے امر و نہی کی پیروی نہیں کرتے لہذا یہ کہا جاسکتاہے کہ اس امر "ولیحکم" سے مراد ان احکام کا نافذ کرناہے جو عیسائي علماء انجیل کی اساس پر صادر کریں_
5_ عیسائي قاضیوں کے احکام صرف ان کے ہم عقیدہ لوگوں کیلئے قابل قبول ہیں_
و لیحکم اہل الانجیل بما انزل اللہ فیہ
ممکن ہے "اہل الانجیل" کا عنوان ان فیصلوں کے معتبر ہونے کی حدود بیان کررہا ہو جو انجیل کی اساس پر صادر کئے گئے ہیں_
6_ جو لوگ خدا کے قوانین و احکام کو اپنے فیصلے اور قضاوت کی بنیاد نہیں بناتے وہ فاسق ہیں_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الفاسقون
7_ خدا کی تعلیمات کے علاوہ کسی اور اساس پر قانون سازی کا نتیجہ فسق ،تباہی وہلاکت ہے_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الفاسقون
جملہ" من لم یحکم ..." مسئلہ قضاوت کے علاوہ ہر قسم کے دستور و قوانین کو بھی شامل ہوسکتاہے_

487

8_ حکومتی قوانین اور فیصلے صرف اس صورت میں نافذ العمل ہیں جب احکام الہی کی اساس پر صادر ہوئے ہوں_
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الفاسقون
9_ احکام الہی کی اساس پر صادر شدہ احکام اور فیصلوں کو قبول کرنا لازمی ہے_
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الفاسقون
10_ خدا کے احکام و قوانین کی اساس پر فیصلہ کرنے سے پہلو تہی فسق ہے_
و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الفاسقون
جملہ" و من لم یحکم ... "کے دو مصداق ہیں: ایك غیر الہی احکام کی اساس پر فیصلہ کرنا اور دوسرا الہی قوانین کی اساس پر فیصلہ اور قضاوت سے پہلو تہی کرنا_ مذکورہ بالا مطلب دوسرے مصداق کی طرف ناظرہے_
11_ الہی تعلیمات کی اساس پر قانون سازی سے اجتناب کرنا فسق ہے_
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الفاسقون
12_ احکام الہی کی اساس پر قضاوت سے کنارہ کشی ان احکام کے فلسفہ نزول کو لغو و بیہودہ قرار دینے کے مترادف

ہے_
و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون
13_انجيل کے احکام کی پيروی نہ کرنے کی صورت ميں عيسائي فاسق ہونگے_
و ليحكم اہل الانجيل بما انزل الله فيہ و من لم يحكم ... هم الفاسقون





وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ عَمَّا جَاءكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً وَلَوْ شَاء اللّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَـكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُم فَاسْتَبِقُوا الخَيْرَاتِ إِلَى الله مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ .48
اور اے پيغمبر ہم نے آپ كى طرف كتاب نازل كى ہے جو اپنے پہلے كى كتب توريت اور انجيل كى مصدق او رمحافظ ہے لہٰذا آپ ان كے درميان تنزيل خدا كے مطابق فيصلہ كريں اور خدا كى طرف سے آئے ہوئے حق سے الگ ہو كر ان كے خواہشات كا اتباع نہ كريں ہم نے سب كے لئے الگ الگ شريعت اور راستہ مقرر كرديا ہے اور خداچاہتا تو سب كو ايك ہى امت بنا ديتا ليكن وہ اپنے ديئے ہوئے قانون سے تمہارى آزمائشے كرناچاہتا ہے لہذا تم سب نيكيوں كى طرف سبقت كرو كہ تم سب كى بازگشت الله ہى كى طرف ہے _ وہاں وہ تمہيں ان تمام باتونسے باخبر كرے گا جن ميں تم اختلاف كررہے تھے_
1_ قرآن كريم الله تعالى كى جانب سے پيغمبر اكرم(ص) پر نازل كى گئي كتاب ہے_
و انزل اليك الكتاب

489

2_ قرآن كريم تمام كى تمام حق اور ہر قسم كے باطل سے پاك و منزه كتاب ہے _

و انزلنا اليك الكتاب بالحق

مذكوره بالا مطلب ميں "بالحق" كو "الكتاب" كيلئے حال كے طور پر اخذ كيا ہے_

3_ قرآن كريم آنحضرت (ص) پر نازل ہونے كے دوران ہر قسم كے باطل سے محفوظ رہا_

و انزلنا اليك الكتاب بالحق

مذكوره بالا مطلب اس اساس پرہے جب" بالحق" "انزلنا" سے متعلق ہو_ يعنى قرآن كريم كا نزول حق كے ہمراه تھا اور نزول كے دوران اس ميں كسى قسم كے باطل كى آميزش نہيں ہوئي_

4_ قرآن كريم پيغمبر اكرم(ص) كے عہد ميں جمع آورى كے ذريعے كتابى شكل اختيار كرچكا تھا_

و انزلنا اليك الكتاب

قرآن كريم پر كتاب (تحرير )كا اطلاق اس بات كى علامت ہے كہ يہ رسول خدا(ص) كے زمانے ميں ہى مكتوب شكل ميں آچكا تھا_

5_ قرآن كريم نے گذشتہ آسمانى كتب (تورات اور انجيل )كى سچائي اور صحت كى گواہى دى ہے_

و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديہ من الكتاب

گذشتہ آيات كى روشنى ميں "لما بين يديہ من الكتاب" سے مراد تورات اور انجيل ہيں_

6_ قرآن كريم كا وجود گذشتہ آسمانى كتب كى سچائي اور صحت كا گواه ہے_

و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديہ من الكتاب

چونكہ آسمانى كتب ميں قرآن كريم كے بارے ميں نويد دى گئي تھي، لہذا قرآن كريم كا نزول ان كى حقانيت كى دليل ہوگا_

7_ آسمانى كتب اور الہى اديان آپس ميں ہم آہنگ ہيں_

و آتيناه الانجيل ... و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديہ من الكتاب

8_ قرآن كريم تورات اور انجيل كے حقائق و تعليمات كا محافظ و نگہبان ہے_

و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا ... و مهيمنا عليہ

"مهيمن" كا معنى محافظ و نگہبان ہے_

9_ قرآن كريم دوسرى آسمانى كتب سے زياده عظمت و منزلت كا مالك ہے_

و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا ... و مهيمنا عليہ

چونكہ آسمانى كتب كى حفاظت و نگہبانى كى ذمہ دارى قرآن كريم پر عائد كى گئي ہے لہذا يہ اس كى برترى كى علامت ہے_

10_ احكام الہى كى اساس پر اہل كتاب كے درميان قضاوت كرنا پيغمبر اكرم(ص) كا فريضہ تھا_

فاحكم بينهم بما انزل الله

مذكوره بالا مطلب اس مبنا پر اخذ كيا گيا ہے جب "بينهم"كى ضمير اہل كتاب كى طرف لوٹ رہى ہو_

490

11_ دين اسلام اور آنحضرت(ص) كى حكومت و ولايت كى وسعت اس قدر ہےكہ اس نے دوسرے آسمانى اديان كے پيروكاروں كو بھى اپنے دامن ميں سميٹ ليا ہے_

فاحكم بينهم بما انزل الله

12_ پيغمبر اكرم(ص) كا فريضہ تھا كہ آسمانى كتب ميں سے قرآن كريم كو اہل كتاب كے درميان قضاوت كيلئے منتخب كريں_

و انزلنا اليك الكتاب ... مهيمناً عليہ فاحكم بينهم بما انزل الله

قرآن كريم كيلئے" مهيمن" كى صفت ذكر كرنے كے بعد "فاحكم" كى "فائ" اس بات كى علامت ہے كہ" ما انزل الله" سے مراد قرآن كريم ہے_

13_ احكام الہى كى اساس پر فيصلہ كرنا پيغمبر اكرم(ص) كے فرائض ميں سے تھا_

فاحكم بينهم بما انزل الله

یہ اس بناپرہے کہ جب"بینھم" کی ضمیر صرف اہل کتاب کی طرف نہیں بلکہ تمام لوگوں کی طرف لوٹ رہی ہو_
14_ صرف احکام الہی کو قضاوت کی اساس اور معیار قرار دینا چاہیئے_
فاحکم بینهم بما انزل الله
15_ تمام قوانین اور احکام کو صرف قرآنی تعلیمات کی بنیاد پر تدوین و ترتیب دیا جانا چاہیئے_
و انزلنا الیك الکتاب ... فاحکم بینهم بما انزل الله
16_ تمام قوانین اور فیصلے اس وقت نافذ العمل اور معتبر ہیں، جب ان کی اساس و بنیاد قرآنی تعلیمات ہوں_
و انزلنا الیك الکتاب ... فاحکم بینهم بما انزل الله
17_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کو قضاوت کے وقت اہل کتاب کے تمایلات کی پیروی کرنے اور حق (قرآن کریم کے احکام )سے عدول کرنے سے منع کیا ہے_
فاحکم ... و لا تتبع اهوائهم عما جاء ك من الحق
"عما جاء ك" میں کلمہ" عن" سے معلوم ہوتاہے کہ عدول کا معنی "لا تتبع" میں تضمین کیا گیا ہے، یعنی "لا تعدل عن الحق متبعا اهوائهم ..." ان کے تمایلات کی پیروی کرتے ہوئے حق سے عدول نہ کرو_
18_ فیصلہ اور قضاوت کرتے وقت حق کی پابندی اور افراد کے نفسانی تمایلات سے اجتناب کرنا لازمی ہے_
فاحکم بینهم بما انزل الله و لا تتبع اهوائهم عما جاء ك من الحق
19_ احکام الہی کی اساس پر قضاوت کرنا اسی وقت ممکن ہے جب منحرفین کے تمایلات اور نفسانی خواہشات سے گریز کیا جائے_
فاحکم بینهم بما انزل الله و لا تتبع اهوائهم
"فاحکم" کے بعد" لا تتبع "کے ذریعے نہی کرنے کا مقصد یہ معنی سمجھانا ہے کہ دوسروں کی خواہشات کی پیروی کرنے کی صورت میں احکام الہی کی اساس پر قضاوت کرنا ناممکن ہے_


20_ مختلف افراد اور گروہوں کی نفسانی خواہشات اور تمایلات حاکم اور قاضی کیلئے انتہائي خطرناك لغزش گاہ ہیں _
فاحکم ... و لا تتبع اهوائهم عما جاء ك من الحق
21_ منحرفین کے تمایلات کی پیروی حق سے انحراف کا سبب بنتی ہے_
و لا تتبع اهوائهم عما جاء ك من الحق
22_ خداوند متعال نے ہر امت کو ایك خاص شریعت اور آئین سے بہرہ مند فرمایا ہے_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً
"شرعة" اس راستے کو کہا جاتاہے جو پانی پر جاکر ختم ہوتاہو اور یہاں پر اس سے مراد دین اور آئین ہے، کیونکہ وہ انسان کو کمال اور حقیقی زندگی کی ہدایت کرتاہے، واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں" منکم"سے تمام انسان مراد لئے گئے ہیں_
23_ ہر امت ایك نظام اور شریعت الہی کی محتاج ہے_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجا
چونکہ خداوند متعال نے تمام اُمتوں کیلئے آئین اور شریعت کو وضع کیا ہے، اس سے معلوم ہوتاہے کہ انسان خداوندمتعال کی جانب سے کسی طریقے اور شریعت کے بغیر ایك مطلوبہ زندگی اختیار نہیں کرسکتا اور اپنے کمال تك نہیں پہنچ سکتا_
24_ یہودي، عیسائي اور مسلمان سب ایك خاص نظام اور شریعت رکھتے ہیں_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً
یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے بارے میں آنے والی گذشتہ آیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتاہے کہ"منکم" میں تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے_
25_ خداوند متعال کی جانب سے متعدد شریعتیں بھیجنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر امت کچھ خاص شرائط و ضروریات کی حامل تھي_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً
ظاہراً" منکم"، " جعلنا" سے متعلق ہے اور متعدد شریعتوں کی اصل وجہ کی طرف اشارہ کررہاہے، یعنی تم لوگوں میں سے

ہر امت کیلئے ایك خاص شریعت کے آنے کی وجہ خود تمہاری اپنی خاص خصلتیں ہیں_
26_ خدا کے نظام اور شرائع تك دسترسی کا ایك خاص طریقہ اور روشن راستہ موجود ہے_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً
"شرعة" کا معنی شریعت اور" منهاجاً "کا مطلب اس شریعت تك پہنچنے کا راستہ ہے_
27_ خداوند متعال انسانوں کو ایك شریعت اور ایك امت کی صورت میں ڈھالنے پر قادر ہے_
و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة
28_ خداوند متعال تمام انسانوں کو اُمت واحدہ کی صورت میں نہیں ڈھالنا چاہتا_
و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة
29_ شرائع اور اُمتوں کے متعدد ہونے کا سبب خدا کی


مشیئت اور ارادہ ہے_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجا و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة
30_ اُمتوں کی وحدت ان کی شریعتوں اور نظام کے ایك ہونے پر موقوف ہے_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة
ان دو جملوں "لکل جعلنا ..." اور"لو شاء الله ..." کے آپس میں ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ اُمت واحدہ، شریعت واحدہ کے ذریعے ہی وجود میں آسکتی ہے، بنابریں انسانوں کی وحدت شریعت اور دین کے ایك ہونے پر موقوف ہے_
31_ اُمتوں کی تشکیل کی اساس اعتقادی اور دینی مسائل ہوتے ہیں_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجا و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة
چونکہ شریعت واحدہ تمام لوگوں کو اُمت واحدہ کی شکل میں ڈھال دیتی ہے جبکہ شرائع کا متعدد ہونا اُمتوں کے متعدد ہونے کا سبب بنتاہے، لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ اُمتیں دینی اعتقادات کی بنیاد پر تشکیل پاتی ہیں_
32_ خداوند متعال متعدد شرائع اور مختلف اُمتیں بناکر انسانی معاشروں کو آزماتاہے_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجا و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة و لکن لیبلوکم
33_ گوناگوں شریعتیں اور مختلف و متعدد امتیں وجود میں لانے کا فلسفہ یہ ہے کہ انسانوں کو آزمایا جائے_
لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجا ... لیبلوکم
34_ہر امت کیلئے خداوند متعال کے عطیے و مواہب اور احکام شرعی ان کے امتحان کا وسیلہ ہیں_
لیبلوکم فی ما آتاکم
" ما آتاکم" کا عنوان تمام الہی نعمتوں کو شامل کرلیتاہے اور " لکل جعلنا منکم شرعة" کے قرینے سے آسمانی شریعتیں اس کے مورد نظر مصادیق میں سے ہیں _
35_نیك کاموں کی انجام دہی میں کوشش کرنا اور ایك دوسرے سے آگے بڑھنا لازم ہے _
فاستبقوا الخیرات
36_ نیکیوں کو وجود میں لانا اور معاشروں میں رائج کرنا آسمانی ادیان کے اہداف میں سے ہے_
لکل جعلنا منکم شرعة ... فاستبقوا الخیرات
اگر چہ جملہ " فاستبقوا الخیرات" گذشتہ امتوں سے خطاب نہیں لیکن " لکل جعلنا ..." کے قرینے سے یہ کہا جاسکتاہے کہ اپنے دور میں ہر شریعت نیکیوں کی جانب بشر کی راہنمائي کرتی تھی اور اس زمانے کے لوگ مأمور تھے کہ نیکیوں کو پانے کیلئے اس وقت کی شریعت پر عمل پیرا ہونے کی خاطر آگے بڑھیں _
37_نیکیوں تك پہنچنے کیلئے خداوند متعال کی عطا کردہ نعمتوں اور قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے _
لیبلوکم فی ماء اتاکم فاستبقوا الخیرات
38_ نیك اعمال کی انجام دہی ، الہی آزمائشےوں میں


توفیق اور کامیابی کی علامت ہے _

ليبلوكم فى ماء اتاكم فاستبقوا الخيرات
39_ قرآن كريم بہترين احكام و تعليمات اور مناسب ترين شريعت كا حامل ہے _
و انزلنا اليك الكتاب ... مہيمنا عليہ ... فاستبقوا لخيرات
متعدد شريعتوں كى يادآورى اور قرآن كريم كى ان سب كيلئے نگہبانى كاذكر قرينہ ہے كہ "الخيرات" سے مراد احكام و قوانين اور قرآنى معارف ہيں يعنى چونكہ قرآن كريم نيك اعمال كى طرف انسان كى راہنمائي كرتاہے اس لئے اسے " خيرات" كے عنوان سے ذكر كيا گيا ہے _
40_ الہى شريعتوں كے پيروكار وں كى ذمہ دارى ہے كہ وہ قرآن كريم كے احكام، قوانين اور معارف كو قبول كريں_
فاستبقوا الخيرات
41_ تمام انسانوں كى بازگشت صرف خداوند متعال كى جانب ہے _
الى الله مرجعكم جميعاً
42_ قيامت كا دن ، امتوں كے دينى اختلافات ميں خداوند عالم كے فيصلہ كرنے اور ان كے تمايلات كے صحيح يا غلط ہونے كو ظاہر كرنے كا زمانہ ہے _
الى الله مرجعكم جميعاً فينبئكم بما كنتم فيہ تختلفون
43_ قيامت الہى آزمائشےوں كے نتائج كے اعلان اور لوگوں كے اپنے اعمال كے انجام سے باخبر ہونے كا دن ہے _
ليبلوكم ... الى الله مرجعكم جميعاً فينبئكم بما كنتم فيہ تختلفون
44_ نيكيوں كى جانب پيش قدمى كرنے والے قيامت كے دن الہى اجر و ثواب سے بہرہ مند ہوں گے _
فاستبقوا الخيرات الى الله مرجعكم جميعاً
45_ دينى اختلافات اور انتشار ، خداوند عالم كى جانب سے سزا كا باعث بنتے ہيں _
فينبئكم بما كنتم فيہ تختلفون
" فينبئكم" كے جملے كا مفاد آگاہ كرناہے جو سزا دينے سے كنايہ ہے _
46_آسمانى اديان كى پيروى كرنے والوں كيلئے دينى اختلافات اور انتشار سے پرہيز كرنا لازم ہے_
الى الله مرجعكم جميعاً فينبئكم بما كنتم فيہ تختلفون
47_ خداوند متعال كى بارگاہ ميں حاضر ہونے اور اعمال كے حساب كتاب كا يقين، انسان كيلئے محرك بنتاہے كہ وہ نيك اعمال انجام دے اور مذہبى اختلافات سے پرہيز كرے_
فاستبقوا الخيرات الى الله مرجعكم جميعاً فينبئكم بما كنتم فيہ تختلفون
------------------------------------------------

وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيراً مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ .49

اورپيغمبر آپ ان كے درميان تنزيل خدا كے مطابق فيصلہ كريں اور ان كے خواہشات كا اتباع نہ كريں اوراس بات سے بچتے رہيں كہ يہ بعض احكام الہى سے منحرف كرديں _ پھر اگر يہ خود منحرف ہو جائيں تو ياد ركھيں كہ خدا ان كو ان كے بعض گناہوں كى مصيبت ميں مبتلاكرنا چاہتا ہے اور انسانوں كى اكثريت فاسق اور دائرہ اطاعت سے خارج ہے _
1_ لوگوں كے در ميان احكام الہى كى اساس پر قضاوت كرنا پيغمبر اكرم(ص) كا فريضہ تھا_
و ان احكم بينهم بما انزل الله
2_ لوگوں كے درميان فيصلہ اور قضاوت كرنا پيغمبر اكرم(ص) كے مناصب ميں سے ايك منصب ہے_
و ان احكم بينهم بما انزل الله
3_ صرف احكام الہى كو حكومت و قضاوت كى اساس اور بنياد بنانا چاہيے_
و ان احكم بينهم بما انزل الله
4_ پيغمبر اكرم(ص) كى حكومت كى وسعت اور دين اسلام كى ديانت نے تمام لوگوں اور دوسرے آسمانى اديان كے پيروكاروں كو اپنے دامن ميں سميٹ ليا_
و ان احكم بينهم بما انزل الله
مذكورہ بالا مطلب اس بناپر اخذ كيا گيا ہے جب گذشتہ آيات كے قرينے كى روشنى ميں" بينهم" كى ضمير اہل كتاب (يہوديوں اور عيسائيوں) كى طرف لوٹائي جائے_
5_ خداوند متعال نے پيغمبر اكرم (ص) كو قضاوت كے دوران



اہل كتاب كے نفسانى ميلان كى پيروى سے منع كرتے ہوئے خبردار كيا ہے_
و لا تتبع اهوائهم
6_ فيصلے اور قضاوت كے دوران دوسروں كے نفسانى رجحانات كى پيروى يا ان سے متا ثر ہونا حرام ہے_
و ان احكم بينهم بما انزل الله و لا تتبع اهوائهم
7_ مختلف افراد اور گروہوں كى نفسانى خواہشات حاكم اور قاضى كيلئے خطرناك لغزش كا مقام ہيں _
و ان احكم بينهم بما انزل الله و لا تتبع اهوائهم
8_ خداوند متعال نے پيغمبر اكرم(ص) كو متنبہ كيا كہ بعض لوگ آپ(ص) كو قرآنى تعليمات كى اساس پر قضاوت كرنے سے روكنے كى سازش كررہے ہيں_
و احذرهم ان يفتنوك عن بعض ما انزل الله اليك
9_ سازشى عناصر كى طرف سے حكام اور قاضيوں كو قرآنى تعليمات كى اساس پر فيصلہ اور قضاوت كرنے سے منحرف كرنے كى خاطر ديے جانے والے مكر و فريب سے ہوشيار رہنا ضرورى ہے_
و احذرهم ان يفتنوك عن بعض ما انزل الله اليك
10_ قرآن كريم كى تھوڑى سى تعليمات سے بھى ہاتھ دھوبيٹھنا حرام اور ہوس پرستوں كے افكار كى پيروى كى علامت ہے_
و لا تتبع اهوائهم و احذرهم ان يفتنوك عن بعض ما انزل الله اليك
11_ سازشى اور دھوكہ باز عناصر كے مكر و فريب كى وجہ سے قرآنى تعليمات اور احكام سے ہاتھ دھو بيٹھنے كے نتيجے ميں انسان سختيوں اور مشكلات ميں گرفتار ہوجاتاہے_
و احذرهم ان يفتنوك عن بعض ما انزل الله اليك
"يفتنوك اى يوقعوك فى بلية و شدة ..." وہ تجھے مصائب و مشكلات ميں گرفتار كرديں گے ...( مفردات راغب ) يعنى مبادا وہ تجھے احكام الہى سے دور كركے عذاب و مشكلات ميں گرفتار كرديں_

12_ با ایمان معاشروں کی قیادت ہمیشہ دشمنوں کی سازشوں اور مکاریوں کے خطر سے دوچار رہتی ہے_
و احذرھم ان یفتنوك
"لا تتبع" اور "احذرھم" کے مخاطب اور ان "یفتنوك "کی کاف خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنان اسلام خود پیغمبر اکرم(ص) کی ذات کو اپنی سازشوں کا نشانہ بناتے تھے_ یعنی اسلامی


معاشرے کا قائدہمیشہ دشمنوں کی سازشوں کا نشانہ ہوتا ہے_
13_ اہل کتاب (یہودي) پیغمبر اکرم(ص) کو قرآن کریم کی اساس پر فیصلہ اور قضاوت کرنے سے روکنے کیلئے انتہائي اذیت ناك اور مکارانہ کوششیں کرتے تھے_
و احذرھم ان یفتنوك عن بعض ما انزل الله الیك
چونکہ" یفتنوك" کلمہ" عن" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لھذا روکنے اور گمراہ کرنے کے علاوہ مکر و فریب کا معنی بھی اس میں سمویا گیا ہے، یعنی مبادا تجھے مکر و فریب کے ذریعے احکام الہی سے روك دیں یا گمراہ کردیں_
14_ پیغمبر اکرم(ص) کے فیصلے اور قضاوت سے روگردانی کرنا عذاب دنیوی میں مبتلا ہونے کا پیش خیمہ_
فان تولوا فاعلم انما یرید الله ان یصیبهم ببعض ذنوبهم
بعض علماء کے نزدیك کلمہ " بعض "اس چیز پر قرینہ ہے کہ عذاب سے مراد دنیوی عذاب ہیں، کیونکہ اخروی عذابوں کی دھمکی صرف بعض گناہوں کے ساتھ مختص نہیں ہوسکتي_
15_ خداوند متعال کا گناہگاروں کو عذاب دینے کا ارادہ، ان کیلئے احکام الہی اور پیغمبر اکرم(ص) کے فیصلوں کو قبول کرنے کی توفیق سے مانع بنتاہے_
فان تولوا فاعلم انما یرید الله ان یصیبهم ببعض ذنوبهم
16_ بعض گناہ، احکام الہی اور آنحضرت(ص) کے فیصلے قبول کرنے سے محرومیت کا سبب بنتے ہیں_
فان تولوا فاعلم انما یرید الله ان یصیبهم ببعض ذنوبهم
مذکورہ بالا مطلب اس مبنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ان یصیبهم" سے مراد وہی گناہگاروں کو احکام قرآن سے روگردانی اور قبول نہ کرنے میں مبتلا کرنا ہو_
17_ گناہوں کی سزا سے چھٹکارا احکام الہی اور پیغمبر اکرم(ص) کے فیصلے قبول کرنے پر موقوف ہے_
فان تولوا فاعلم انما یرید الله ان یصیبهم ببعض ذنوبهم
18_ پیغمبر اکرم(ص) کے فیصلے اور قضاوت سے روگردانی نفسانی ہوا و ہوس کی پیروی کا نتیجہ ہے_
و ان احکم بینهم بما انزل الله و لا تتبع اهوائهم ... فان تولوا
19_ احکام الہی کی اساس پر فیصلہ و قضاوت کرنا لازمی ہے حتی اگر لوگوں کی جانب سے اسے قبول نہ کرنے کا احتمال موجود ہو_


و ان حکم ... فان تولوا
20_ عہد بعثت کے یہودیوں اور عیسائیوں (حتي ان میں سے بعض )کے گناہوں نے ان کے احکام الہی اور پیغمبر اکرم(ص) کے فیصلے قبول کرنے سے محروم ہونے کا پیش خیمہ فراہم کیا_
فان تولوا فاعلم انما یرید الله ان یصیبهم ببعض ذنوبهم
کلمہ" بعض" اس مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ اہل کتاب کے تمام نہیں بلکہ صرف بعض گناہ حق قبول کرنے سے محرومیت کا اقتضاء رکھتے ہیں اور اس معنی کی طرف بھی اشارہ ہوسکتاہے کہ ان کے بعض گناہ انہیں قبول حق سے محروم کرنے کیلئے کافی ہیں، اگر چہ ان کے بہت سارے گناہ اس چیز کا اقتضاء رکھتے ہیں، مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بناپر اخذ کیا گیا ہے_
21_ خداوند متعال نے عہد پیغمبر اکرم(ص) کے بہت سے یہودیوں اور عیسائیوں کو عذاب سے دوچار کرنے کا ارادہ کیا ہے_
فان تولوا ... ان یصیبهم ببعض ذنوبهم و ان کثیراً من الناس لفاسقون

22_ اہل کتاب کے بعض گناہ انہیں حتماً عذاب الہی سے دوچار کرنے کا موجب بنیں گے_
انما یرید اللہ ان یصیبہم ببعض ذنوبہم
مذکورہ بالا مطلب میں " ان یصیبہم" کو عذاب میں مبتلا کرنے کے معنی میں لیا گیا ہے، واضح رہے کہ" بعض ذنوبہم" اس طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ بعض گناہ ایسے بھی ہیں جن کا ارتکاب کرنے والوں کو خداوند حتمی عذاب سے دوچار کرے گا، لہذا ان سے قبول حق کی توفیق چھین لے گا_
23_ بہت سارے لوگ حدود الہی سے بے اعتنائي برتتے ہیں اور فاسقوں کے زمرے میں آتے ہیں_
و ان کثیراً من الناس لفاسقون
24_ گناہگار افراد فاسق ہیں_
ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیرًا من الناس لفاسقون
25_ فاسقین احکام الہی سے روگردانی کرتے اور پیغمبر اکرم(ص) کے فیصلوں سے بے اعتنائي برتتے ہیں_
فان تولوا ... و ان کثیراً من الناس لفاسقون
26_ فسق انسان کو قبول ہدایت سے محروم کرنے کا پیش خیمہ ہے_
فان تولوا ... ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیراً من الناس لفاسقون
مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "ان یصیبہم" سے مراد گناہگاروں کو حق سے


روگردانی میں مبتلا کرنا ہو_
27_ عذاب خداوندی میں مبتلا ہونا فسق اور حریم دین توڑنے کا نتیجہ ہے_
فان تولوا ... ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیرا من الناس لفاسقون
جملہ" و ان کثیرا ... "جملہ "یرید اللہ ان یصیبہم" کیلئے تعلیل کی منزل میں ہے، یعنی چونکہ بہت سارے لوگ گناہ کے نتیجے میں فاسقین کے زمرے میں آگئے ہیں، لہذا خداوند متعال انہیں عذاب میں مبتلا کریگا_
28_ فاسقوں اور حریم دین توڑنے والوں کے ہجوم کے مقابلے میں رہبران الہی کیلئےہوشیار، آمادہ اور ثابت قدم رہنا ضروری ہے_
و ان احکم بینہم بما انزل اللہ و لا تتبع اھوائہم ... و ان کثیراً من الناس لفاسقون
ہوس پرستوں کی پیروی سے منع کرنے کے بعد بہت سے لوگوں کے فسق کے تذکر کا مقصد قاضیوں اور رہبران الہی کو خبردار کرناہوسکتاہے، یعنی انہیں متوجہ رہنا چاہیئے کہ بہت سے فاسق لوگ انہیں احکام الہی کے نفاذ سے روکنے کی کوششوں میں مصروف ہیں_
29_ الہی رہبروں کا بہت سارے لوگوں کی پلیدی و ناپاکی کو ملحوظ رکھنا انہیں بعض لوگوں کی طرف سے دین اور اس کے احکام سے منہ پھیرنے پر افسردہ ہونے سے روکتاہے_
فان تولوا ... و ان کثیراً من الناس لفاسقون
اگر جملہ" فاعلم ..." کا مقصد پیغمبر اکرم(ص) کو غمگین اور افسردہ ہونے سے روکنا ہو تو پھر جملہ "ان کثیرا" کو اس کی علت قرار دیا جاسکتاہے، یعنی اے پیغمبر(ص) بہت سے لوگ فاسق ہیں، خداوند متعال نے انہیں ہدایت کرنے کا ارادہ نہیں کیا ہے، بنابریں ان کی طرف سے دین اور اس کے احکام سے روگردانی پر غمگین و افسردہ نہ ہو_
30_ عہد پیغمبر اکرم(ص) کے بہت سے اہل کتاب حدود الہی کو توڑنے والے اور فاسق لوگ تھے_
و ان کثیراً من الناس لفاسقون
31_ عہد پیغمبر(ص) کے بہت سے یہودی اور عیسائي گناہ اور معصیت سے آلودہ لوگ تھے_
یرید اللہ ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیراً من الناس لفاسقون
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) اور اہل کتاب 5;آنحضرت(ص) کا فیصلہ 1، 2،8،13،15،16; آنحضرت(ص) کا نقش و کردار 2، 8;
آنحضرت(ص) کو متنبہ کرنا 8;آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 1، 5;آنحضرت(ص) کی رسالت کا عالمگیر ہونا 4;
آنحضرت(ص) کی قضاوت سے روگردانی 14، 18، 25; آنحضرت(ص) کی قضاوت سے محروم ہونا20;

صدر اسلام کے عیسائي 20، 21، 31;عیسائیوں کا گناہ 31،20 ; عیسائیوں کی اکثریت 31; عیسائیوں کی سزا 21
فاسقین: 30،24،23
فاسقین کا عصیان 25
فسق:
فسق کے اثرات 27،26
قاضي:
قاضی کی لغزش کے اسباب 7;قاضی کی ہوس پرستی 7;قاضی کے زیرك ہونے کی اہمیت 9
قرآن کریم:
قرآن کریم کا نقش و کردار 13; قرآن کریم کی تعلیمات کا ترك کرنا 10، 11
قضاوت:
قضاوت کی شرائط 5، 6;قضاوت کے مبانی 1، 3، 8، 9، 13، 19
کامیابي:
کامیابی کے موانع 15
گمراہ:
گمراہ پر افسوس 31
گناہ:
گناہ کے اثرات 17، 21، 23
گناہگار: 32
گناہگاروں پر عذاب 15;گناہگاروں کا فسق 24
لوگ:
لوگوں کا عصیان 29; لوگوں کی اکثریت 29،23
محر مات: 6، 10
مشکل:
مشکل کے اسباب 11
مکر و فریب:
مکر و فریب کا خطرہ 9، 11
ہدایت:
ہدایت کے موانع26
ہوس پرست:
503
ہوس پرستوں کی اطاعت کرنا 10
ہوس پرستي:
ہوس پرستی سے نہی کرنا 5;ہوس پرستی کا خطرہ 7 ; ہوس پرستی کی حرمت 6; ہوس پرستی کے اثرات 19
یہود:
صدر اسلام کے یہود 20، 21، 31; یہود اور آنحضرت(ص) 13;یہود کا گناہ 20، 31; یہود کا مکر 13; یہود کی اکثریت 31;یہود کی سازش 12; یہود کی سزا 21

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّهِ حُكْماً لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ .50
کیا یہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں جب کہ صاحبان یقین کے لئے اللہ کے فیصلہ سے بہتر کس کا فیصلہ ہو سکتا ہے _
1_ عہد بعثت کے بہت سے لوگوں کی خواہش تھی کہ پیغمبر اکرم (ص) جاہلانہ قوانین کی اساس پر قضاوت کریں_
افحکم الجاھلیة یبغون

2_ بہت سے عيسائي اور يہودى الہى احكام اور قوانين كى بجائے جاہلانہ رجحانات اور قوانين لاگو كرنے كے در پے تھے_
افحكم الجاهلية يبغون
"بغي" كا معنى طلب كرنا ہے_
3_ احكام الہى سے گريز كرتے ہوئے جاہلانہ احكام كى طرف مائل ہونا ناپسنديده فعل اور روش ہے_
افحكم الجاهلية يبغون
4_ احكام الہى قبول كرنے سے انكار كرنے كا سبب جہالت و نادانى ہے_
فان تولوا ...افحكم الجاهليہ يبغون
5_ غير الہى قوانين كى اساس پر تشكيل پانے والا سياسى اور عدالتى نظام جاہليت پر مبنى نظام ہے_
افحكم الجاهلية يبغون و من احسن من الله حكما
6_ جاہليت كے احكام كى طرف رجحان كا اصلى سبب خواہشات نفسانى ہيں_
و لا تتبع اهوائهم ... افحكم الجاهلية يبغون



7_ فسق انسان كوجاہلانہ ثقافت اور قوانين كى جانب لے جاتاہے_
و ان كثيراً من الناس لفاسقون _ افحكم الجاہلية يبغون
8_ قرآن كريم كے احكام اور قوانين علم و عقل پر مبنى ہيں_
و ان احكم بينهم بما انزل الله ... افحكم الجاهلية يبغون
كلمہ جہل لغت ميں عقل اور علم دونوں كے مقابلے ميں استعمال ہوتاہے_
9_جاہلانہ ثقافت كے خلاف جنگ اور اسے جڑ سے اكھاڑنے كيلئے جدو جہد كرنا لازمى ہے_
افحكم الجاهلية يبغون
10_ الہى احكام اور قوانين كا ايك ہدف معاشروں پر مسلط جاہلانہ ثقافت اور قوانين كو ختم كرناہے_
و ان احكم بينهم بماانزل الله ... افحكم الجاهلية يبغون
11_ اہل يقين كى نظر ميں قوانين خداوندمتعال سب سے بہترين اور افضل قوانين ہيں_
و من احسن من الله حكماً لقوم يوقنون
12_ قرآن كريم كے احكام اور قوانين سب سے بہترين اور اچھے قوانين ہيں_
و من احسن من الله حكماً
13_ وحى الہى سے ماخوذ نظام بہترين حكومتى اور عدالتى نظام ہے_
و من احسن من الله حكماً
14_ صرف اہل يقين يہ تشخيص دينے پر قادر ہيں كہ قرآن كريم كے احكام دوسرے تمام قوانين سے افضل و برتر ہيں_
و من احسن من الله حكماً لقوم يوقنون
خداوند متعال كا حكم سب سے افضل اور برترہے، خواہ اہل يقين وجود ركھتے ہوں يا نہ ركھتے ہوں، بنابريں (لقوم يوقنون) كى قيد (و من احسن) ميں آنے والے سوال كى طرف لوٹ رہى ہے، يعنى اس سوال كا جواب صرف اہل يقين ہى دے سكتے ہيں، كيونكہ صرف وہى اس حقيقت سے واقف ہيں_
15_ افضل و برتر احكام (قوانين الہي) سے بہره مند ہونا صرف اہل يقين كے ساتھ مخصوص ہے_
و من احسن من الله حكما لقوم يوقنون
يہ مطلب اس احتمال كى بناپر اخذ كياگيا ہے جب (لقوم) كى (لام) منفعت كےلئے ہو، يعنى صرف اہل يقين ہى قوانين الہى سے بہره مند ہوسكتے ہيں_
16_ خداوند متعال نے اپنے احكام كے افضل و برتر ہونے كے بارے ميں يقين حاصل كرنے كيلئے لوگوں كو انہيں دوسرے تمام قوانين كے ساتھ

موازنہ کرنے کی دعوت دی ہے_
و من احسن من اللہ حکما لقوم یوقنون
17_ احکام الہی کو دوسرے تمام قوانین سے افضل و برتر نہ سمجھنے اور اس کا یقین نہ کرنے کی اصل وجہ کوتاہ فکری اور کج فہمی ہے_
و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون
(ایقان) کا معنی تدبر و تحقیق کے ذریعے سمجھنا ہے_
18_ احکام الہی سے روگردانی انسان کے صحیح تفکر اور محکم سوچ سے محروم ہونے کی علامت ہے_
فان تولوا ... و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون
--------------------------------------------------



506

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ 51.

ايمان والو يہوديوں اور عيسائيوں كو اپنا دوست او رسرپرست نہ بناؤ كہ يہ خود آپس ميں ايك دوسرے كے دوست ہيں اور تم ميں سے كوئي انہيں دوست بنائے گا تو انہيں ميں شمار ہو جائے گا بيشك اللہ ظالم قوم كى ہدايت نہيں كرتا ہے _
1_ مسلمانوں كيلئے يہود و نصاري كى ولايت و حاكميت قبول كرنے سے اجتناب كرنا لازمى ہے_



يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصاري اولياء
ولايت كے مختلف معانى ميں سے ايك امارت و سلطنت ہے، (قاموس المحيط) بنابريں "ولي" كا معنى امير اور حاكم ہوسكتاہے_
2_ يہود و نصاري سے دوستانہ روابط استوار كرنا حرا م ہے_
لا تتخذوا اليهود و النصاري اولياء
مذكورہ بالا مطلب ميں (ولي) كے متعدد معانى ميں سے ايك يعنى دوست مراد ليا گيا ہے_
3_ يہود و نصاري ناقابل اعتماد لوگ ہيں اور مسلمانوں كى طرف سے دوستانہ روابط ركھنے كے لائق نہيں ہيں_
يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصاري اولياء
كلمہ "اتخاذ" كا معنى چننا اور اعتماد كرناہے_ (مجمع البيان)
4_ ايمان اور يہود و نصارى كے ساتھ دوستى بڑھانا آپس ميں سازگار اور موافق نہيں ہيں_

يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصاري اولياء
مسلمانوں كو اہل ايمان كے عنوان سے مخاطب كرنا اور پھر انہيں يہود و نصاري كے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار كرنے سے منع فرمانا مذكورہ بالا مطلب پر دلالت كرتاہے_
5_ محبت آميز تعلقات اور روابط برقرار كرنے كا لازمى معيار ايمان اور اسلامى عقيدہ ہے_
يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود و النصاري اولياء
6_ يہود و نصاري صرف آپس ميں ايك دوسرے اور اپنے ہم عقيدہ لوگوں كے ساتھ دوستانہ روابط استوار كرتے اور اس پر پابند و وفادار رہتے ہيں_
يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود و النصارى اولياء بعضهم اولياء بعض
چونكہ جملہ "بعضهم اولياء بعض" جملہ "لا تتخذوا ..." كيلئے دليل كى حيثيت ركھتاہے اس لئے اسى سے حصر كا معنى استفادہ ہوتاہے_
7_ يہود و نصاري كبھى بھى مسلمانوں كے ساتھ كيے گئے اپنے معاہدوں اور تعلقات پر پورا نہيں اتريں گے_
بعضهم اولياء بعض
8_ يہود و نصاري كے ساتھ تعلقات استوار كرنے كى حرمت كا فلسفہ يہ ہے كہ وہ كبھى بھى مسلمانوں كے ساتھ كئے گئے اپنے معاہدوں كى پابندى نہيں كرتے_
لا تتخذوا اليهود و النصاري اولياء بعضهم اولياء بعض
9_ اسلام كامقابلہ كرنے كےلئے يہود و نصاري ايك دوسرے سے تعاون اور دوستانہ تعلقات استوار


كرتے ہيں_
يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصاري اولياء بعضهم اولياء بعض
چونكہ يہود و نصاري ايك دوسرے كے ساتھ سخت دشمنى اور كينہ ركھتے ہيں، لہذا اس سے معلوم ہوتاہے كہ ان كى آپس ميں دوستى كہ جو جملہ (بعضهم ...) سے استفادہ ہوتى ہے، كا مقصد اسلام كا مقابلہ كرنا ہے_
10_ يہود و نصارى كا ايك دوسرے كے ساتھ تعلقات اور روابط برقرار كرنا مسلمانوں كيلئے خطرے كى گھنٹى ہے_
لا تتخذوا اليهود و النصاري اولياء بعضهم اولياء بعض
چونكہ مسلمانوں كے يہود و نصارى كے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار نہ كرنے كى دليل ان كے آپس كے روابط كو قرار ديا گيا ہے، اس سے معلوم ہوتاہے ان كے آپس كے تعلقات مسلمانوں كيلئے انتہائي خطرناك ہيں_
11_ يہود و نصاري كى سرپرستى اور ولايت قبول كرنے والے مومنين حقيقى اور سچے مومنين كى صف سے خارج اور كفار كے زمرے ميں آتے ہيں_
و من يتولهم منكم فانہ منهم
12_ جو لوگ يہود و نصاري كے ساتھ دوستانہ روابط برقرار كريں ان سے قطع تعلق كرنا لازمى ہے_
لا تتخذوا اليهود والنصاري اولياء ... و من يتولهم منكم فانہ منهم
جملہ (فانہ منهم) سے معلوم ہوتاہے كہ ہر وہ مسلمان جو يہود و نصاري كى ولايت و سرپرستى قبول كرے يا ان سے دوستانہ روابط برقرار كرے اس كا شمار انہى كے زمرے ميں ہوگا اور جملہ "و لا تتخذوا ..." دلالت كرتاہے كہ ان سے دوستانہ روابط برقرار نہينكرنے چاہئيں_
13_ دشمنوں سے برائت اور بيزارى كا اظہار مومنين كا فريضہ ہے_
لا تتخذوا اليهود و النصاري اولياء ... و من يتولهم منكم فانہ منهم
14_ ظالم و ستم كار ہدايت خداوندمتعال سے محروم ہيں_
ان الله لا يهدى القوم الظالمين
15_ يہود و نصاري گمراہ اور ظالم لوگ ہيں_
ان الله لا يهدى القوم الظالمين
صدر آيت كے قرينہ كى بناپر "الظالمين" كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك مصداق يہود و نصاري ہيں_
16_ يہود و نصاري كى ولايت و سرپرستى قبول كرنے والے مسلمان گمراہ اور ظالموں كے زمر ے ميں آتے ہيں_

و من يتولهم منكم فانہ منهم ان الله لا يهدی القوم الظالمين
17_ یہود و نصاري سے دوستی اور ان کی ولایت و سرپرستی


قبول کرنا ظلم اور ہدایت خداوندی سے محروم ہونے کا موجب بنتاہے_
و من يتولهم منكم فانہ منهم ان الله لا يهدی القوم الظالمين
18_ انسانوں کی ہدایت صرف خداوند متعال کے اختیار میں ہے_
ان الله لا يهدی القوم الظالمين
19_ انسانی معاشرے ہدایت خداوندی کے محتاج ہیں_
ان الله لا يهدی القوم الظالمين
ہدایت خداوندعالم سے محرومیت کو اس وقت ظالموں کیلئے دھمکی قرار دیا جاسکتاہے جب تمام لوگ اس کے محتاج ہوں_
-------------------------------------------------

510

محر مات: 2، 8

مسلمان:

ظالم مسلمان 16 ;گمراہ مسلمان 16;مسلمانوں کو خبردار کرنا 10;مسلمانوں کی ذمہ داری 1

معاشرت:

معاشرتی آداب 12;ناپسندیدہ معاشرت 12

معاشرتی نظام :4 ، 12

معاشرہ:

معاشرے کی معنوی ضروریات 19

مؤمنین:

مؤمنین کی ذمہ داری 13

ہدایت:

ہدایت کا سرچشمہ 18;ہدایت کے موانع14

یہود:

یہود اور اسلام 9; یہود اور عیسائي 9، 10;یہود اور مسلمان 3، 7، 8; یہود سے دوستی 2، 3، 4، 8، 17 ; یہود سے دوستی ترك کرنا 12;یہود کا خطرہ 10; یہود کا ظلم 15;یہود کی دوستی 6; یہود کی عہد شکنی 7، 8; یہود کی گروہ بازی 6;یہود کی گمراہی 15; یہود کی نسل پرستی 6;یہود کی ولایت سے روگردانی 1; یہود کی ولایت قبول کرنا 11، 16، 17

فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ .52

پیغمبر آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان کی طرف جارہے ہیں اور یہ عذر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں گردش زمانہ کا خوف ہے _ پس عنقریب خدا اپنی طرف سے فتح یاکوئي دوسرا امر لے آئے گا تویہ اپنے دل کے چھپائے ہوئے راز پر پشیمان ہوجائیں گے_

1_ پیغمبر اکرم (ص) کمزور ایمان اور بیمار دل افراد کی طرف سے یہود و نصاري کے ساتھ جاملنے کی آشکار اور جلد بازی میں کی جانے والی کوششوں کا مشاہدہ کررہے تھے_

فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیھم

کلمہ "فیھم" سے معلوم ہوتاہے کہ بیمار دل افراد یہود و نصاري کے ساتھ دوستی کے منصوبے بنانے کے علاوہ ان سے جاملنے کی فکر میں تھے_

511

2_ کمزور ایمان کے مالك بیمار دل افراد اور ہدایت خداوندی سے محروم لوگ یہود وو نصاري کی ولایت و دوستی قبول کرنے میں جلد بازی کرتے ہیں_

فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیھم

گذشتہ آیات کے قرینہ کی بناپر مذکورہ بالا مطلب میں "یسارعون فیھم" کو "یسارعون فی تولیھم" کے معنی میں لیا گیا ہے_

3_ دل کی بیماری اور ایمان کی کمزوری فرامین خداوندی کی خلاف ورزی کا پیش خیمہ ہے_

لا تتخذوا الیہود والنصاري اولیاء ... فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیھم

4_ ایمان کی کمزوری یہود و نصاري کی طرف مائل ہونے اور ان سے دوستانہ روابط برقرار کرنے کا پیش خیمہ ہے_

فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیھم

بیمار دل افراد سے مراد وہ لوگ ہیں جو پیغمبر اکرم(ص) کی حقانیت یا بعض دینی معارف کے بارے میں شك و تردید رکھتے اور کمزور ایمان کے مالك ہوں_

5_ دل کی بیماری اور ایمان کی کمزوری ہدایت خداوندی سے محرومیت کا پیش خیمہ ہے_

ان الله لا یہدی القوم الظالمین _ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیھم

6_ بيمار دل اور كمزور ايمان كے مالك افراد كا يہود و نصاري كى ولايت قبول كرنے اور ان سے دوستانہ تعلقات استوار كرنے ميں جلد بازى كرنا، ہدايت الہى سے ان كى محروميت كا نتيجہ ہے_
ان الله لا يهدى القوم الظالمين_ فترى الذين فى قلوبهم مرض يسارعون فيهم
7_ ہدايت خداوندى سے محروميت انحراف اور باطل كى طرف قدم بڑھانے ميں جلد بازى كا باعث بنتى ہے_
ان الله لا يهدى القوم الظالمين _ فترى الذين فى قلوبهم مرض يسارعون فيهم
8_ بيمار دل اور كمزور ايمان كے مالك افراد ظالموں كے زمرے ميں آتے ہيں_
ان الله لا يهدى القوم الظالمين_ فترى الذين فى قلوبهم مرض يسارعون فيهم
9_ بعض بيمار دل مسلمانوں كا يہود و نصاري كى طرف بے انتہاء مائل ہونا، ظالموں كے ہدايت خداوندى سے محروم ہونے پر واضح و روشن دليل ہے_
ان الله لا يهدى القوم الظالمين_ فترى الذين فى قلوبهم مرض يسارعون فيهم
جملہ" فتري" كو جملہ " ان الله ..." پر متفرع كرنے سے معلوم ہوتاہے كہ بيمار دل افراد كا گہرا رجحان جملہ" ان الله لا يهدى ... " كے ايك مصداق كا بيان ہے_

512

10_ دل كا سالم اور ايمان كا راسخ ہونا ظلم و ستم اور عصيان و نافرمانى سے اجتناب كا باعث اور خدا كى خاص ہدايت سے بہرہ مند ہونے كا موجب بنتاہے_
ان الله لا يهدى القوم الظالمين_ فترى الذين فى قلوبهم مرض يسارعون فيهم
11_ خداوند متعال نے ان مسلمانوں كى مذمت كى ہے جو يہود و نصاري كے ساتھ محبت آميز تعلقات استوار اور ان كى ولايت قبول كرتے ہيں_
فترى الذين فى قلوبهم مرض يسارعون فيهم
12_ عہد بعثت كے كمزور ايمان اور بيمار دل مسلمان اسلام كى ناپائيدارى اور شكست كے وہم و گمان كى بناپراپنى عاقبت كے بارے ميں پريشان رہتے تھے_
يقولون نخشى ان تصيبنا دائرة
ممكن ہے "دائرة" سے مراد موجودہ حالات كى بجائے گذشتہ حالات كا واپس لوٹ آناہو، يعنى اسلام كى شكست اور كفر و شرك كى واپسي_
13_ عہد پيغمبر(ص) كے بيمار دل مسلمان صرف اس مقصد كى خاطر يہود و نصاري سے دوستى كرتے اور ان كى ولايت قبول كرتے تھے كہ اگر كہيں اسلام شكست كھاجائے تو ان كيلئے ايك پر امن پناہگاہ موجود ہو_
يقولون نخشى ان تصيبنا دائرة
14_ بيمار دل افراد مصلحت انديشى اور ممكنہ ناگوار حوادث سے خوف كو يہود و نصاري سے دوستى كا بہانہ قرار ديتے تھے_
يقولون نخشى ان تصيبنا دائرة
"دائرة " كا مصدر " دصوصرصان" يعنى گھومنا ہے، جبكہ مذكورہ مطلب ميں ناگوار حوادث كے معنى ميں ليا گيا ہے، كيونكہ زمانے كى گردش كبھى كبھار قحط، خشك سالى اور اس طرح كے دوسرے تلخ حوادث سے دوچار كرديتى ہے_
15_ ديندارى كا اظہار كرنے كے باوجود اپنى عاقبت كو اسلام و مسلمين كى عاقبت سے عليحدہ كرلينا دل كى بيمارى اور ايمان كى كمزورى كى علامت ہے_
فترى الذين فى قلوبهم مرض ... يقولون نخشى ان تصيبنا دائرة
16_ فرامين الہى كے مقابلے ميں مصلحت انديشى سے كام لينا انتہائي گھٹيا اور ناپسنديدہ فعل ہے_
لا تتخذوا ... يقولون نخشى ان تصيبنا دائرة
17_ خداوند متعال نے دشمنان دين كے مقابلے ميں مسلمانوں كى فتح و كامرانى يا غيبى امداد كے ذريعے حمايت كى خوشخبرى دى ہے_
فعسى الله ان ياتى بالفتح او امر من عنده
18_ اسلام كى ناپائيدارى اور شكست كے بارے ميں

513

بیمار دل اور کمزور ایمان افراد کے وہم و گمان کو خداوند متعال نے بالکل غلط ثابت کردیا_

فعسي الله ان یاتی بالفتح او امر من عنده

19_ یہود و نصاري کے مقابلے میں خداوند متعال نے مسلمانوں کو عزت اور شان و شوکت عطا کی ہے_

فعسی الله ان یاتی بالفتح او امر من عنده

20_ یہود و نصاري کے ساتھ دوستانہ تعلقات استورا کرنے اور ان کی ولایت قبول کرنے کا نتیجہ پشیمانی اور پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں_

یسارعون فیهم ... فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسهم نادمین

21_ دشمنان اسلام کی شکست ،کمزور ایمان مسلمانوں کیلئے یہود و نصاري سے دل بستگی پر پچھتاوے کا سبب بنے گي_

فعسي الله ان یاتی بالفتح ... فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسهم نادمین

مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "ما اسروا" کی تفسیر گذشتہ آیت میں موجود جملہ "و من یتولهم منکم" کے قرینے کی بناپر "مسلمانوں کی یہود و نصاري کے ساتھ دل بستگي" کی گئي ہے_

22_ مسلمانوں کی فتح و کامیابي، عہد بعثت کے ان بیمار دل اور کمزور ایمان مسلمانوں کیلئے پشیمانی کا باعث بنی جو اسلام کی حقانیت کے بارے میں شك و تردید کا شکار تھے_

فعسی الله ان یاتی بالفتح او ... فیصبحوا علي ما اسروا فی انفسهم نادمین

مذکورہ بالا مطلب اس مبنا پر اخذ کیا گیا ہے، جب "ما اسروا فی انفسهم" سے مراد کمزور ایمان مسلمانوں کا، حقانیت اسلام کے بارے میں پایا جانے والا شك و تردد ہو اور " فی قلوبهم مرض" اس احتمال کی تائید کرتاہے_

23_ دشمنان دین پر عذاب خداوندی کانزول ان کمزور ایمان مسلمانوں کیلئے پشیمانی اور پچھتاوے کا سبب بنا جو یہود و نصاري سے دل لگائے بیٹھے تھے_

او امر من عنده فیصبحوا علي ما اسروا فی انفسهم نادمین

مذکورہ بالا مطلب اس بناپر اخذ کیا گیا ہے جب امر سے مراد دنیوی عذاب ہو_

24_ عہد بعثت کے مشرکین اور یہود و نصاري ہمیشہ عذاب الہی میںمبتلا ہونے کے خطرے سے دوچار رہتے تھے_

او امر من عنده فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسهم نادمین

25_ اسلام کی فتح و کامیابی کو دیکھ کر ان کمزور ایمان مسلمانوں کو اپنے خفیہ منصوبوں پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جنہیں وہ اپنے خیال میںمسلمانوں کی

514

شکست کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات سے چھٹکارا پانے کیلئے تیار کرتے تھے_

فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسهم نادمین

26_ عہد بعثت کے کمزور ایمان مسلمان یہود و نصاري سے محبت و الفت رکھتے تھے_

ما اسروا فی انفسهم

اسلام:

اسلام کی حقانیت 22;اسلام کی شکست 18;صدر اسلام کی تاریخ 1

الله تعالی:

الله تعالی کا عذاب 23، 24;الله تعالی کا لطف 19; الله تعالی کی بشارت 17 ;الله تعالی کی خاص ہدایت 10; الله تعالی کی طرف سے سرزنش 11، 18;الله تعالی کی ہدایت 7; الله تعالی کی ہدایت سے محرومیت 5، 6، 9;الله تعالی کے اوامر 16

امداد:

غیبی امداد 17

انحراف:

انحراف کے علل و اسباب 7;انحراف میں جلد بازی کرنا 7

ایمان:

مسیحیت:
دین مسیحیت قبول کرنا 9
مشرکین:
صدر اسلام کے مشرکین 24;مشرکین کا عذاب 24
مصلحت اندیشي:
ناپسندیدہ مصلحت اندیشی 14، 15، 16
ہدایت:
ہدایت سے محرومیت کے اثرات 7;ہدایت کا پیش خیمہ 10;ہدایت کے موانع 5
یہود:
صدر اسلام کے یہود 24; یہود سے دوستی 13، 14، 20، 23;یہود سے دوستی کے اسباب 4;یہود سے محبت کے اسباب 4;یہود کا دین قبول کرنا 9; یہود کا عذاب 24 ; یہود کی جانب مائل ہونا 21;یہود کی ولایت قبول کرنا 2، 6، 11، 13، 20

516

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُواْ أَهَـؤُلاء الَّذِينَ أَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُواْ خَاسِرِينَ .53

اور صاحبان ایمان کہیں گے کہ کیا یہی لوگ ہیں جنہوں نے نام خدا پر سخت ترین قسمیں کھائي تھیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تو اب ان کے اعمال بربادہوگئے اور یہ خسارہ والے ہوگئے _
1_ یہود و نصاري تاکید کے ساتھ ان مسلمانوں کی مدد کرنے کی قسم کھاتے تھے، جن کے ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے_
اھولاء الذین اقسموا باﷲ جھد ایمانھم انھم لمعکم
مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ھولاء "یہود و نصاري کی طرف اشارہ ہو اور "لمعکم" میں ان بیمار دل افراد کو مخاطب کیا گیا ہو، جو یہود و نصاری کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے تھے_ کلمہ "جھد"،" اقسموا "کیلئے مفعول مطلق ہے، یعنی انہوں نے بہت بڑی قسم کھائي_
2_ یہود و نصاري اپنے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے والے مسلمانوں کی مدد کرنے سے عاجز تھے_
اھولاء الذین اقسموا باﷲ جھد ایمانھم انھم لمعکم
جملہ" اھولاء ..." کا ملامت آمیز لب و لہجہ اس چیز کی حکایت کرتاہے کہ یہود و نصاري عہد پیغمبر اکرم(ص) میں اس طرح ذلیل و رسوا ہوئے کہ کمزور ایمان مسلمانوں کے ساتھ کیے گئے وعدوں اور معاہدوں پر عمل نہ کر سکے_
3_ یہود و نصاري عہد پیغمبر(ص) میں نہ صرف اپنی شان و شوکت کھو بیٹھے، بلکہ ذلت و رسوائي سے دوچار ہوئے_
اھولاء الذین اقسموا باﷲ جھد ایمانھم انھم لمعکم
4_ فتح و کامرانی کے بعد حقیقی اور سچے مؤمنین نے ان فریب خوردہ مسلمانوں کی مذمت کی جو یہود و نصاري سے آس لگائے بیٹھے تھے_
اھولاء الذین اقسموا باﷲ جھد ایمانھم انھم

517
لمعکم
5_ اجنبی کفار کے ساتھ وابستگی بیماردل اور کمزور ایمان لوگوں کی خاصیت ہے_
اقسموا باﷲ جھد ایمانھم انھم لمعکم
6_ کمزور ایمان مسلمانوں نے تاکید کے ساتھ یہود و نصاري کی مدد کرنے کی قسمیں کھائي تھیں_
اھولاء الذین اقسموا باﷲ جھد ایمانھم انھم لمعکم
مذکورہ بالا مطلب اس مبنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "ھولائ" بیمار دل لوگوں کی طرف اشارہ ہو، جبکہ "معکم"کے خطاب سے مراد یہود و نصاري ہوں_

7_ كمزور ايمان مسلمان يہود و نصاري كے ساتھ اپنے عہد و پيمان پر پورا اترنے سے عاجز تھے_
اهولاء الذين اقسموا باللہ جهد ايمانهم انهم لمعكم
8_ فتح و كاميابى كے بعد مؤمنين نے ان يہود و نصاري كى سرزنش كى جو كمزور ايمان مسلمانوں كى مدد اور تعاون كى آس لگائے بيٹھے تھے_
و يقول الذين آمنوا اهولاء الذين اقسموا ... انهم لمعكم
9_ ضعيف الايمان مسلمان بار بار قسميں كھا كر مؤمنين كى مدد كے جھوٹے وعدے كرتے تھے_
و يقول الذين آمنوا اهولاء الذين اقسموا باللہ جهد ايمانهم انهم لمعكم
مذكورہ بالا مطلب اس مبنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "معكم" سے حقيقى مؤمنين كو مخاطب كيا گيا ہو، يعنى فتح و كامرانى كے بعد بعض مؤمنين نے بعض دوسرے مؤمنين سے يو ں كہا " اهولاء ... " اس صورت ميں" ہؤلائ" كا مشار اليہ بيمار دل لوگ ہوں گے_
10_ وعدے كى خلاف ورزى اور قسم كو توڑنا بيمار دل اور كمزور ايمان لوگوں كى خاصيت ہے_
اهولاء الذين اقسموا باللہ جهد ايمانهم
11_ خدا كى قسم كھانا ايك بہت بڑا اور ذمہ دارى عائد كرنے والافعل ہے_
اقسموا باللہ جهد ايمانهم
جملہ" اقسموا باللہ ... "سے معلوم ہوتاہے كہ مؤمنين كا بيمار دل لوگوں كى عہد شكنى پر سرزنش كرنے كا سبب يہ تھا كہ خدا كى قسم كھانے كے باوجود وہ مومنين كے ساتھ كيے گئے اپنے وعدے پر پورے نہيں اترے_
12_ عہد پيغمبر(ص) كے بعض مسلمانوں كے يہود و نصاري كے ساتھ دوستانہ تعلقات ان كے گذشتہ نيك اعمال كى تباہى كا موجب بنے_
حبطت اعمالهم فاصبحوا خاسرين
13_ اہل ايمان كى طرف سے كفار كے ساتھ دوستانہ


روابط برقرار كرنا ان كے نيك اعمال كو تباہ و برباد كرديتاہے_
حبطت اعمالهم فاصبحوا خاسرين
14_ ہدايت خداوندى سے محروم لوگ ہميشہ اپنے اعمال كى تباہى اور اپنے كردار سے نقصان اٹھانے كے خطرے سے دوچار رہتے ہيں_
ان اللہ لا يهدى القوم الظالمين ... حبطت اعمالهم فاصبحوا خاسرين
15_ انسان كے اچھے كردار كى تباہي، نقصان اور گھاٹاہے_
حبطت اعمالهم فاصبحوا خاسرين
16_ يہود و نصاري كى ولايت اور دوستى قبول كرنے والے لوگ اپنے دوستانہ روابط سے فائدہ اٹھانے ميں ناكام رہتے ہيں_
حبطت اعمالهم فاصبحوا خاسرين
اس احتمال كى بناپر كہ جب "اعمالهم" سے مراد وہ كوششيں ہوں جو بيمار دل لوگوں نے يہود و نصاري سے دوستانہ روابط برقرار كرنے كيلئے انجام ديں، اس اساس پر خسارت سے مراد يہود و نصاري كے ساتھ استوار تعلقات سے فائدہ نہ اٹھانا ہوگا_
17_ كفار كى محبت و ولايت قبول كرنے كا برا انجام ناكامى اور نقصان ہے_
حبطت اعمالهم فاصبحوا خاسرين
18_ يہود و نصاري كمزور ايمان مسلمانوں كے ساتھ استوار اپنے دوستانہ تعلقات سے فائدہ اٹھانے ميں ناكام رہتے ہيں_
حبطت اعمالهم فاصبحوا خاسرين
مذكورہ بالا مطلب ميں " ہولائ" كا بيمار دل مسلمانوں كى طرف اشارہ ہے، جبكہ" معكم" كے خطاب سے يہود و نصارى مراد لئے گئے ہيں_
-----------------------------------------------

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي

سَبِيلِ اللّهِ وَلاَ يَخَافُونَ لَوْمَةَ لآئِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ .54

ايمان والو تم ميں سے جو بھی اپنے دين سے پلٹ جائے گا _ تو عنقريب خدا ايك قوم كولے آئے گا جو اس كی محبوب او راس سے محبت كرنے والی _مو منين كے سامننے خاكسار اور كفار كے سامنے صاحب عزت ، راه خدا ميں جہاد كرنے والی اور كسی ملامت كرنے والے كی ملامت كی پرواه نہ كرنے والی ہوگی _ يہ فضل خدا ہے وه جسے چاہتا ہے عطا كرتا ہے او روه صاحب وسعت اور عليم و دانا بھی ہے _

1_ خداوند متعال نے مرتد لوگوں كی جگہ حقيقی مؤمنين كو لانے كی خوشخبری ديكر مؤمنين كو تسلی دی ہے_

يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينہ فسوف ياتی الله بقوم يحبهم و يحبونہ

اگر" من يرتد ..." كا جواب شرط "فلا تحزنوا بارتداده " جيسامحذوف جملہ ہو تو اس سے معلوم ہوتاہے كہ خدا نے انہيں تسلی دی ہے_

2_ مسلمانوں كے ارتداد يعنی انكے اسلام سے پھر جانے سے دين خدا كو كسی قسم كا نقصان نہيں پہنچے گا_

من يرتد منكم عن دينہ فسوف ياتی الله بقوم

مذكوره بالا مطلب اس مبنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ جب "من يرتد ... "كا جواب شرط" فلن يضر دين الله "جيسامحذوف جملہ ہو ، جبكہ جملہ "فسوف ياتی الله ..." حقيقی جزا كی جگہ لايا گيا ہو ، كيونكہ يہ اس جزا كی علت بيان كررہاہے_

3_ اسلام سے كفر كی طرف لوٹ جانا (ارتداد) ايك تعجب آور اور خلاف توقع فعل ہے_



و من يرتد منكم عن دينہ فسوف ياتی الله بقوم

جملہ شرطيہ كے ذريعہ وجود ميں آنے والے واقعہ كو خصوصاً اس كے وقوع كی مكمل آگاہی كے ساتھ بيان كرنا اس مطلب كی طرف اشاره ہوسكتاہے كہ اس طرح كا واقعہ وقوع پذير ہونے كے لائق نہيں ہے_

4_ يہود و نصاري كی ولايت اور دوستی قبول كرنا ارتداد اور دين سے پلٹ جانا ہے_

و من يتولهم منكم فانہ منهم ... يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينہ

گذشتہ آيات كی روشنی ميں معلوم ہوتاہے كہ مرتد كا ايك مورد نظر مصداق وه مسلمان ہيں جو خدا كی نہی كے باوجود يہود و نصاري سے ولائي اور دوستانہ روابط استوار كريں_

5_ صدر اسلام كے بعض مسلمان يہود و نصاري كی ولايت و دوستی قبول كركے مرتد ہوگئے_

فتری الذين فی قلوبهم مرض ... يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينہ

6_ بعض مسلمانوں كے ارتداد اور كفر كی جانب مائل ہونے كے باوجود دين خدا اپنی پوری آب و تاب كے ساتھ پھيلتا اور وسعت اختيار كرتا جائيگا_

يا ايها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينہ فسوف ياتی الله بقوم يحبهم و يحبونہ

7_ انسانوں كا انسانی كمالات تك دسترسی حاصل كرنا خدا كی امداد اور توفيق پر موقوف ہے_

فسوف ياتی الله بقوم

سير و سلوك كے انتخاب ميں انسان كے خود مختار ہونے كے باوجود "ياتي" كو الله كی جانب نسبت دينے سے يہ حقيقت واضح ہوتی ہے كہ اگر انسان بعض كمالات حاصل كرنے ميں كامياب ہوتے ہيں تو يہ خدا كی امداد اور توفيق كی وجہ سے ہے_

8_ خداوند متعال نے اپنے محبوب اور اس سے محبت كرنے والے ،مؤمنين كے سامنے متواضع اور كفار كے سامنے سربلند رہنے والے انتھك مجاہدين كے ظاہر ہونے كی خوشخبری دی ہے_

فسوف ياتی الله بقوم ...و لا يخافون لومة لائم

9_ خداوند متعال سے عشق، اس كا محبوب ہونا، اہل ايمان كے سامنے عجز و انكساری اور كفار كے مقابلے ميں سربلند رہنا حقيقی مومنين كی صفات ميں سے ہے_

فسوف ياتی الله بقوم ... اعزة علی الكافرين

10_ كفار كے ساتھ دوستانہ روابط برقرار كرنے كی صورت ميں مسلمان خدا كی محبت سے محروم ہوجاتے ہيں_

من يرتد منكم عن دينہ فسوف ياتى الله بقوم يحبهم
11_ كفار (يہود و نصاري) كے ساتھ دوستي، خدا كے ساتھ عشق سے ہم آہنگ نہيں ہے_


و من يتولهم منكم ... فسوف ياتى الله بقوم يحبهم و يحبونہ
مورد بحث آيت كے گذشتہ آيات كے ساتھ ارتباط كو ملحوظ ركھنے سے معلوم ہوتاہے كہ حقيقى مومنين كى مذكورہ خصوصيات كے ساتھ توصيف كرنا اس حقيقت كى طرف اشارہ ہے كہ اسلام كے دعويدار كفار كى طرف مائل ہونے (من يتولهم منكم) كى صورت ميں ان خصوصيات من جملہ خدا كى محبت اور عشق كى خصوصيت كے حامل نہيں ہوسكتے_
12_ مؤمنين كے سامنے عجز و انكسارى جبكہ كفار كے مقابلے ميں پہاڑ كى مانند ثابت قدم و سربلند رہنا ضرورى ہے_
اذلة علي المؤمنين اعزة على الكافرين
13_ مؤمنين قابل قدر و احترام جبكہ كفار توہين و تحقير كے لائق ہيں_
اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين
14_ ايمان، كفار كے مقابلے ميں عجز و انكسارى كے ساتھ سازگار نہيں ہے_
يا ايها الذين آمنوا من يرتد ... اعزة على الكافرين
15_ كفار (يہود و نصاري ...) كے ساتھ دوستى ،ان كے سامنے عجز و انكسارى اور اہل ايمان كے سامنے تكبر و غرور كا موجب بنتى ہے_
من يرتد منكم عن دينہ ... اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين
16_ محبت خدا سے دل كا خالى ہونا، اہل ايمان سے بے مروتى اور كفار كے سامنے احساس حقارت كرنا قلبى بيمارى اور كمزوري ايمان كى علامات ميں سے ہيں_
فترى الذين فى قلوبهم مرض ... اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين
مورد بحث آيت كا گذشتہ آيات كے ساتھ ارتباط اس حقيقت كى وضاحت كرتاہے كہ بيمار دل افراد "الذين فى قلوبهم مرض "مرتدوں كے زمرے ميں آتے ہيں اور چونكہ حقيقى مؤمنين كى مذكورہ صفات مرتد افراد كے بالكل مد مقابل قرار پائي ہيں، اس سے معلوم ہوتاہے كہ اسلام كا دعوى كرنے والوں ميں ان صفات كا نہ ہونا ان كى بيمارى دل كى علامت ہے_
17_ خداوند متعال نے انتهك، ثابت قدم و استوار، نڈر و بے باك اور دشمنان دين كى سرزنش كى پرواہ نہ كرنے والے مجاہدين كے ذريعے اپنے دين كے اعتلاء اور سربلندى كى خوشخبرى دى ہے_
من يرتد منكم عن دينہ فسوف ياتى الله بقوم ... لا يخافون لومة لائم
18_ خداوند متعال نے ثابت قدم اور سربلند مؤمنين كى موجودگى كے سائے ميں اسلام كى جاويدانہ حيات اور ابدى فروغ كا ارادہ كيا ہے_
فسوف ياتى الله بقوم ... اعزة على الكافرين يجاهدون فى سبيل الله


19_ راہ خدا ميں جہاد كرنا اور ملامت كرنے والے دشمنوں كى سرزنش سے نہ ڈرنا حقيقى مومنين كى خاصيت ہے_
يجاهدون فى سبيل الله و لا يخافون لومة لائم
20_ خدا وند متعال كى طرف سے عائد ذمہ داريوں اور فرائض كى انجام دہى كيلئے راہ خدا ميں جہاد كرنا اور دشمنوں كى سرزنش سے بے اعتنائي برتنا لازمى ہے_
يجاہدون فى سبيل الله و لا يخافون لومة لائم
21_ راہ خدا مؤمنين كى مسلسل جد و جہد كا محور و مركز ہے_
يجاہدون فى سبيل الله و لا يخافون لومة لائم
مذكورہ بالا مطلب ميں جہاد سے جنگ و نبرد نہيں بلكہ اس كا لغوى معنى (سعى و كوشش اور جد و جہد) مرا د ہے جبكہ فعل مضارع "يجہدون" مسلسل جد و جہد پر دلالت كرتاہے_
22_ مسلمانوں كو دين خدا كى سربلندى كيلئے جد و جہد سے روكنے كيلئے دشمنان دين سرزنش اور نفسياتى جنگ كا حربہ استعمال كرتے ہيں_

و لا يخافون لومة لائم
23_ حقيقى مؤمنين كبهى بهى ملامت كرنے والونكى سرزنش كى وجہ سے جہاد و مبارزت سے دست بردار نہيں ہوتے_
يجاہدون فى سبيل الله و لا يخافون لومة لائم
24_ حقيقى مؤمنين كبهى بهى دشمنوں كى ملامت كى وجہ سے عشق خدا سے دست بردار نہيں ہوتے اور نہ ہى مومنين كے سامنے عجز و انكسارى اور كفار كے مقابلے ميں سربلند رہنے سے دستبردار ہوتے ہيں_
يحبهم و يحبونہ ... و لا يخافون لومة لائم
يہ اس بناپر ہے جب جملہ " ولا يخافون ..." صرف "يجاہدون" سے نہيں بلكہ ان تمام صفات كے ساتھ وابستہ ہو جو آيت كے گذشتہ حصوں ميں بيان كى گئي ہيں_
25_ جہاد سے گريز كرنا اور دشمنان دين كى لعنت ملامت سے ڈرنا دل كى بيمارى اور ايمان كى كمزورى كى علامات ميں سے ہے_
فترى الذين فى قلوبهم مرض ... يجاہدون فى سبيل الله و لا يخافون لومة لائم
26_ اہل كفر كو دوست ركھنے والے راہ خدا ميں جہاد كرنے سے منہ موڑ ليتے ہيں اور دشمنوں كى سرزنش كے خوف سے ہراسان و پريشان ہوتے ہيں_
من يرتد منكم عن دينہ فسوف ياتى الله بقوم يحبهم
27_ اہل ايمان كے سامنے عجز و انكساري، كفار كے مقابلے ميں سربلند ركھنا، راہ خدا ميں جہاد كرنا اور


دشمنوں كى لعنت ملامت سے بے اعتنائي برتنا محبت خداوندى كے حصول كا سبب بنتے ہيں_
يحبهم و يحبونہ اذلة على المؤمنين ... و لا يخافون لومة لائم
بظاہر دكھائي ديتاہے كہ" يحبهم و يحبونہ" كے بعد مذكورہ صفات" يحبهم" كى علت كے طور پر بيان كى گئي ہيں، يعنى چونكہ وہ ان صفات كے حامل ہيں لہذا خداوند متعال ان سے محبت كرتاہے_
28_ خداوند متعال كے عاشق; مؤمنين كے سامنے متواضع ، كفار كے مقابلے ميں سربلند اور دشمنوں كى ملامت كى پروا نہ كرنے والے مجاہدين ہيں_
يحبونہ اذلة على المؤمنين ... يجاہدون فى سبيل الله و لا يخافون لومة لائم
29_ خدا كا عشق اور اس كا محبوب ہونا خدا كى طرف سے عطا كردہ تحفہ اور فضل ہے_
يحبهم و يحبونہ ... ذلك فضل الله
30_ مومنين كے سامنے عجز و انكسارى كى حالت اور كفار كے مقابلے ميں سربلندى خدا كا عطا كردہ تحفہ اور فضل ہے_
اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين ... ذلك فضل الله
31_ راہ خدا ميں جہاد كرنے اور دشمن كى ملامتوں سے بے اعتنائي برتنے كى توفيق بهى عطيہ اور فضل خداوندى ہے_
يجاہدون فى سبيل الله و لا يخافون لومة لائم ذلك فضل الله
32_ بيمار دل، كمزور ايمان كے مالك اور كفار كى ولايت و دوستى قبول كرنے والے افراد خداوند متعال كے خاص فضل سے محروم ہوتے ہيں_
من يرتد منكم عن دينہ فسوف ياتى الله بقوم ... ذلك فضل الله
33_ خدا كے محبوب افراد كى فضيلتوں اور خصوصيات كاسرچشمہ مشيت الہى ہے_
ذلك فضل الله يؤتيہ من يشاء
34_ انسانى فضيلتوں اور كمالات تك دسترسى خدا كى مشيت پر موقوف ہے_
ذلك فضل الله يؤتيہ من يشاء
35_ خداوند متعال انتہائي وسيع فضل و احسان كا مالك ہے_
ذلك فضل الله يؤتيہ من يشاء و الله واسع عليم
" ذلك فضل الله " كے قرينہ كى بناپر "واسع" كا متعلق فضل و احسان كو قرار ديا گيا ہے، يعنى "واسع فضلہ و احسانہ " اس كا فضل اور احسان بہت وسيع ہے_

36_ خدا کے فضل و احسانات سے محروم ہونے کی اصل وجہ خدا کے فیض و بخشش کی کمی نہیں بلکہ خود انسان کی عدم قابلیت ہے_


ذلك فضل الله يؤتيہ من يشاء و الله واسع عليم
فضل خداوندی کے وسیع ہونے کا ذکر جسے "واسع" کی صفت کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے ، اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا خاص فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تو وہ خود قصور وار ہے، کیونکہ خداوند متعال کے فضل کی کوئي انتہاء نہیں ہے_
37_ خداوند متعال اپنے خاص فضل و احسان کے اہل اور قابل بندوں سے آگاہ ہے_
ذلك فضل الله يؤتيہ من يشاء والله واسع عليم
مورد کی مناسبت سے علیم کا متعلق لوگوں کی وہ قابلیت ہے جس کی بناپر خداوند متعال کا خاص فضل و احسان انہیں عطا ہوتاہے_
38_ خداوند متعال واسع (وسعت و جودی کا مالك) اور علیم (مطلق آگاہ )ہے_
والله واسع عليم
39_ خداوند متعال کی لامحدود قدرت و غنا اور اسکا وسیع علم اس کی مشیت اور ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی ضمانت دیتاہے_
ذلك فضل الله يؤتيہ من يشاء والله واسع عليم
40_ خداوند متعال کا بندوں پر فضل و احسان ایك قانون اور نظام کے تحت انجام پاتاہے_
ذلك فضل الله يؤتيہ من يشاء والله واسع عليم
خدا کی مشیت کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کے علم و آگاہی کا تذکرہ کرنے کا مقصدیہ واضح کرناہے کہ خداوند متعال کسی دلیل کے بغیر بندوں پر فضل و احسان کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا، بلکہ ان کی لیاقت و قابلیت سے آگاہ ہونے کی وجہ سے یہ فعل انجام دیتاہے_
41_ مختلف افراد کو برتری عطا کرنے کیلئے ان کی صلاحیت و قابلیت سے دقیق آشنائي اور اچھی طرح چھان بین ضروری ہے_
ذلك فضل الله يؤتيہ من يشاء والله واسع عليم
منتخب اور برگزیدہ لوگوں پر خداوند متعال کے فضل و احسان کی وضاحت کرنے کے بعد خدا کے وسیع علم کے تذکرہ سے معلوم ہوتاہے کہ امتیاز دینے والوں کیلئے علم و آگاہی لازمی شرط ہے_
--------------------------------------------------

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ .55

ايمان والو بس تمہارا ولى الله ہے او راس كا رسول او روہ صاحبان ايمان جو نماز قائم كرتے ہيں او رحالت ركوع ميں زكوة ديتے ہيں _
1_ صرف خداوند متعال ،پيغمبر اكرم(ص) اور وہ مومنين
جومتواضع، نماز قائم كرنے والے اور زكوة ادا


كرنے والے ہيں وہى مومنين پر ولايت اور حكومت كا حق ركھتے ہيں_
انما وليكم الله و رسولہ و الذين آمنوا الذين ... و يؤتون الزكاة و هم راكعون
مذكورہ بالا مطلب ميں ركوع كو خضوع يعنى لغوى معنى ميں ليا گيا ہے_
2_ خداوند متعال نے لوگوں كى سرپرستى كيلئے نماز قائم كرنے والے اور زكوة ادا كرنے والے مؤمنين ميں سے ايك خاص شخص كا واضح علامت كے ساتھ تعارف كراياہے_
انما وليكم الله ... الذين يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة و هم راكعون

چونکہ جملہ" و ھم راکعون" جملہ حالیہ ہے اور اس کا عامل فعل "یؤتون" ہے، نیز کلمہ رکوع اپنے اصطلاحی یعنی نماز میں مخصوص انداز سے جھکنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے، لہٰذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ بیان کی گئي صفات بالخصوص آخری صفت ايك خاص اشارہ کررہی ہے، یعنی ايك معین شخص کا تعارف کرا رہی ہے_
3_ حالت رکوع میں زکوۃ ادا کرنا اس شخص کی علامت ہے جسے صدر اسلام کے مسلمانوں میں سے ان پر حکومت اور ولایت کیلئے معین کیا گیا ہے_
و یؤتون الزکاۃ و ھم راکعون
4_ حضرت علی بن ابی طالب (ع) وہ مومن انسان ہیں، جنہوں نے نماز قائم کی اور حالت رکوع میں زکوۃ ادا کي_
الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ و یؤتون الزکاۃ و ھم راکعون
مختلف اور متعدد شان نزول کے مطابق اس آیت شریفہ کی مورد نظر شخصیت حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) ہیں_
5_ صدر اسلام کے مؤمنین پر ولایت و سرپرستی کا حق صرف خدا، اس کے رسول(ص) اور امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (ع) کو حاصل ہے_
انما ولیکم الله و رسولہ والذین آمنوا ... و یؤتون الزکاۃ و ھم راکعون
6_ پیغمبر اکرم(ص) اور شرائط کے حامل مؤمنین کی ولایت و رہبری ولایت خدا کے طول میں اور اس کی حاکمیت کا ايك جلوہ ہے_
انما ولیکم الله و رسولہ والذین آمنوا
خبر کے جمع ہونے کے باوجود کلمہ ولی کو مفرد لانا اس حقیقت کی وضاحت کرتاہے کہ رسول الله(ص) اور دوسرے واجد الشرائط افراد کی ولایت، ولایت خدا کے طول میں اور اس کا ايك جلوہ ہے_
7_ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ہمیشہ قائم کرنا اور زکوۃ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرنا مومنین پر حکومت و ولایت رکھنے کی قابلیت کی شرط ہے_
انما ولیکم الله ... الذین یقیمون الصلاۃ و



یؤتون الزکاۃ و ھم راکعون
نماز قائم کرنے کا مطلب اسے تمام شرائط کے ساتھ انجام دیناہے، جبکہ فعل مضارع "یقیمون" اور "یؤتون" نماز کے قیام اور زکوۃ کی ادائیگی کے استمرار اور تداوم پر دلالت کرتے ہیں_
8_ صدقہ اورزکوۃ کی ادائیگی کے دوران خضوع اور عجز و انکسار ی کا اظہار اہل ایمان پر حکومت و ولایت کا منصب سنبھالنے کی لازمی شرائط میں سے ہے_
انما ولیکم الله ... الذین یقیمون الصلاۃ و یؤتون الزکاۃ و ھم راکعون
مذکورہ بالا مطلب میں رکوع کو اس کے لغوی یعنی خضوع کے معنی میں لیا گیا ہے_
9_ اہل ایمان پر خدا، پیغمبر (ص) اور واجد الشرائط مؤمنین کی ولایت کے علاوہ دوسری ہر قسم کی حکومت اور ولایت ايك نامشروع اور غیر قانونی ولایت و حکومت ہے_
انما ولیکم الله و رسولہ و الذین آمنوا
مذکورہ بالا مطلب کلمہ ( انما) کے معني حصر کو سامنے رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_
10_ ولایت خدا کو قبول کرنا، یہود و نصاري اور دوسرے کفار کی ولایت قبول کرنے کے ساتھ سازگار اور ہم آہنگ نہیں ہے_
و من یتولھم منکم فانہ منھم ... انما ولیکم الله و رسولہ والذین آمنوا
11_ لوگوں کو غلط اور نادرست راہوں سے روکنے کے بعد ان کے سامنے صحیح لائحہ عمل پیش کرنا ان روشوں میں سے ايك ہے جو قرآن کریم نے ہدایت کیلئے اختیار کی ہیں_
انما ولیکم الله و رسولہ و الذین آمنوا
خداوند متعال نے مؤمنین کو کفار کی ناروا ولایت اور سرپرستی قبول کرنے سے منع کرنے کے بعد جملہ" انما ولیکم ..." کے ذریعے ولایت کے لائق افراد کا تعارف کرایاہے اور ان کی ولایت کے قبول کرنے کی طرف مؤمنین کی راہنمائي کی

ہے_
12_ نماز قائم كرنا اور زكوة ادا كرنا ايمان كى علامت ہے_
الذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة
" الذين يقيمون الصلاة" ،" الذين آمنوا"كيلئے صفت ہے_
13_ خداوند متعال سے دائمى ارتباط اور محتاج لوگوں كى ضروريات كو پورا كرنا ايمان كى علامت ہے_
الذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة
يہ مطلب اس بنا پر اخذ كيا گيا ہے كہ نماز كا قيام خدا كے ساتھ ارتباط كے ايك طريقہ كا بيان ہو، جبكہ زكوة كى ادائيگى محتاج لوگوں كى ضروريات پورا كرنے كے ايك مصداق كا بيان ہو_


14_ مختلف عبادات اور دينى فرائض ميں سے نماز، زكوة اور انفاق (راہ خدا ميں مال خرچ كرنے) كو ايك خاص اہميت حاصل ہے_
الذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة
15_ زكوة اور انفاق كى نسبت نماز كو خاص اہميت حاصل ہے_
يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة
نماز كو زكوة كى ادائيگى سے پہلے ذكر كرنا اس كى بالا تراہميت پر دلالت كرتاہے_
16_ انفاق اور محتاج لوگوں كى مدد كرتے وقت تواضع اور عجز و انكسارى سے كام لينا انتہائي قابل قدر اور بلند و بالا مقام و منزلت كا حامل ہے_
و يؤتون الزكاة و هم راكعون
يہ اس بناپر ہے جب ركوع اپنے لغوى معنى يعنى خضوع ميں استعمال ہوا ہو_
17_ محبت، دوستى اور ولى و سرپرست كا انتخاب ہدايت و گمراہى ميںبنيادى اور مؤثر كردار كا حامل ہے_
انما وليكم الله و رسولہ والذين آمنوا
چونكہ مورد بحث آيہ شريفہ گذشتہ آيات كى طرف ناظر ہے اور گذشتہ آيات ميں يہود و نصاري كى ولايت قبول كرنے كو ہدايت الہى سے محروميت كا سبب قرار ديا گيا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتاہے كہ خدا، پيغمبر(ص) اور لازمى شرائط كے حامل مؤمنين كى ولايت قبول كرنا ہدايت كا موجب بنتاہے_
18_ خداوند متعال نے پيغمبر اكرم(ص) كو امت كى ولايت و سرپرستى كيلئے حضرت على (ع) كو منصوب كرنے كا حكم ديا_
انما وليكم الله و رسولہ والذين آمنوا الذين ... يؤتون الزكاة و هم راكعون
حضرت امام باقر (ع) فرماتے ہيں:" امر الله عزوجل رسولہ بولاية على و انزل عليہ انما وليكم الله و رسولہ و الذين آمنوا ..." (1) يعنى خداوند متعال نے اپنے رسول(ص) كو حضرت على (ع) كى ولايت كا حكم ديا اور يہ آيہ شريفہ نازل فرمائي كہ "انما وليكم الله و رسولہ ..."
--------------------------------------------------


--------

**1) كافي، ج1، ص 289، ح 4، نورالثقلين، ج1، ص646، ح264، الدرالمنثور، ج3، ص 105_**

532

نماز:

نماز قائم كرنا 1، 2، 12 ;نماز قائم كرنے كى اہميت 7; نماز كى اہميت 14، 15

ولايت:

ولايت كا سرچشمہ 2، 3، 5، 6; ولايت كا كردار 17;

ولايت كى شرائط 7، 8

ہدايت:

ہدايت كى روش 11;ہدايت كے اسباب 17

يہود:

يہود كى ولايت 10

وَمَن يَتَوَلَّ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ فَإِنَّ حِزْبَ اللّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ .56

او رجو بھى اللہ ، رسول اور صاحبان ايمان كو اپنا سرپرست بنائے گا تو اللہ كى ہى جماعت غالب آنے والى ہے_

1_ وہ لوگ جو خداوند متعال، پيغمبر(ص) اكرم اور لازمى شرائط كے حامل مؤمنين كى ولايت و سرپرستى قبول كرتے ہيں، حزب اللہ(خدا كے مددگاروں اور پيروكاروں) كے زمرے ميں آتے ہيں_

و من يتول اللہ و رسولہ و الذين آمنوا فان حزب اللہ هم الغالبون

"الذين آمنوا" ان مؤمنين كى طرف اشارہ ہے جن كا گذشتہ آيہ شريفہ ميں ذكر ہوا ہے_

2_ خداوند متعال، پيغمبراكرم(ص) اور مؤمنين سے محبت كرنے والے حزب اللہ كے زمرے ميں آتے ہيں_

ومن يتول اللہ و رسولہ و الذين آمنوا فان حزب اللہ هم الغالبون

يہ اس احتمال كى بناپر ہے جب تولى كا معنى محبت كرنا ہو_

3_ خداوند متعال، پيغمبراكرم(ص) اور ولايت كے قابل مؤمنين كى ولايت قبول كرناايك دوسرے سے مربوط ہيں اور جدا ہونے والے نہيں ہيں_

و من يتول اللہ و رسولہ والذين آمنوا

فعل "يتول "كے بغير "رسولہ" اور "الذين آمنوا" كو "اللہ "پر عطف كرنے سے معلوم ہوتاہے كہ ان كى ولايت باہم پيوستہ تھى اور ان ميں سے كسى كى بھى ولايت كا انكار اور اس سے روگردانى ان تمام كى ولايت سے روگردانى كے مترادف ہے، چنانچہ گذشتہ آيہ شريفہ ميں كلمہ ولى كو مفرد لانا اس مطلب كى تائيد كرتاہے_

533

4_ صرف حزب اللہ (خدا كے مددگار اور پيروكار) ہى حتمى فتح سے ہمكنار ہونگے_

فان حزب اللہ هم الغالبون

"هم" كى ضمير منفصل حصر پر دلالت كرتى ہے_

5_ اہل ايمان كى فتح و كاميابى اس پر موقوف ہے كہ وہ ولايت الہى كو اپنا محور و مركز قرار ديں_

فان حزب اللہ هم الغالبون

ان اصحاب اور ساتھيوں كو جو كسى شخص كے ہم فكر ہوں اور اس كى پيروى كريں، اس شخص كى حزب (جماعت )كہا جاتاہے_ (لسان العرب)

6_ حزب اللہ كى تشكيل كا مركز و محور خداوند متعال، رسول خدا(ص) اور لازمى شرائط كے حامل مؤمنين كى اطاعت ہے_

و من يتول اللہ و رسولہ و الذين آمنوا فان حزب اللہ هم الغالبون

7_ فتح و كاميابى تك دسترسى پيدا كرنے ميں قيادت اور منظم فعاليت انتہائي مؤثر كردار ادا كرتے ہيں_

و من يتول اللہ و رسولہ والذين آمنوا فان حزب اللہ هم الغالبون

8_ يہود و نصاري اور دوسرے كفار كى ولايت قبول كرنے والے ناكامى اور يقينى شكست سے دوچار ہونگے_

و من یتولهم منکم فانہ منهم ... والذین آمنوا فان حزب الله هم الغالبون
ممکن ہے جملہ "فان حزب الله ..." کا حصر ان لوگوں کے غلط وہم و گمان کی طرف اشارہ ہو جو مسلمانوں کی ممکنہ شکست( نخشی ان تصیبنا دائرة) سے محفوظ رہنے کیلئے کفار کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے درپے تھے_
9_ حزب الله اپنی عاقبت کے بارے میں ہر قسم کے خوف و خطر سے آزاد اور اپنے کامیاب مستقبل کے بارے میں مطمئن ہوتے ہیں_
فان حزب الله هم الغالبون
--------------------------------------------------






يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الَّذِينَ اتَّخَذُواْ دِينَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ .57
ایمان والو خبردار اہل کتاب میں جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق او رتماشہ بنالیا ہے او ردیگر کفار کو بھی اپنا ولی او رسرپرست نہ بنانا او رالله سے ڈرتے رہنا اگر تم واقعی صاحب ایمان ہو _
1_ عہد پیغمبر(ص) میں بعض اہل کتاب دین اسلام کو بچوں کا کھیل اور وقت گزارنے کا ذریعہ خیال کرتے ہوئے اس کا مذاق اڑاتے تھے_
لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزواً و لعبا من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم
2_ ان لوگوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار کرنے سے اجتناب لازمی ہے جو دین اسلام اور معارف الہی کا تمسخر اڑا

تے اور اسے لغو و بیہودہ خیال کرتے ہوں_
یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا



دینکم ہزواً و لعباً ... اولیاء
(ہزواً )کا معنی ہنسنا اور مذاق اڑانا ہے_
3_ کفار کی ولایت قبول کرنے اور ان سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے سے اجتناب لازمی ہے_
لا تتخذوا ... الکفار اولیاء
4_ اہل کتاب سے دوستانہ اور ولائي تعلقات استوار کرنے کو حرام قرار دیئے جانے کی دلیل یہ ہے کہ ان میں سے بعض، اسلامی مقدسات کی بے احترامی کرتے تھے_
لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزواً و لعبا من الذین اوتوا الکتاب ... اولیاء
جملہ" اتخذوا ..." کے ذریعے "الذین" کی وضاحت کرنے کا مقصد وہ علت بیان کرنا ہے جس کی بناپر اہل کتاب کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے_
5_ بعض اہل کتاب نے اسلام کے ساتھ کفار کی لڑائي میں کفار کا ساتھ دیا_
لا تتخذوا الذین ... من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم والکفار اولیاء
6_ اسلام کی تمسخر آمیز تصویر کھینچنا اور اسے لہو و لعب اور سرگرمی کا ایك ذریعہ قرار دینا مسلمانوں کے خلاف اہل کتاب کی پروپیگنڈا مہم کا ایك طریقہ تھا_
الذین اتخذوا دینکم هزوا و لعبا من الذین اوتوا الکتاب
7_ آسمانی کتب کے پیروکاروں کی طرف سے اسلام اور معارف الہی کا تمسخر اڑانا انتہائي گھٹیا اور خلاف توقع فعل تھا_
الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً من الذین اوتو الکتاب
یہود و نصاري کا" الذین اوتوا الکتاب" کے ذریعے تذکرہ کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ،چونکہ وہ اہل کتاب اور الہی تعلیمات سے آشنا ہیں، لہذا انہیں دین اسلام جیسے الہی تعلیمات کے مجموعے کا، مقابلہ کرتے ہوئے تمسخر نہیں اڑانا چاہیئے_
8_ اگر اہل کتاب اسلامی مقدسات اورالہی تعلیمات کا احترام کریں اور ان کی ہتك حرمت سے باز رہیں تو اس صورت میں ان سے تعلقات استوار کرنا جائز ہے_
لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزواً و لعباً
جملہ" الذین اتخذوا" اس علت کی طرف اشارہ ہے جس کی بناپر اہل کتاب سے تعلقات استوار کرنا حرام قرار دیا گیا ہے، بنابریں اگر وہ دین اسلام کو قابل احترام سمجھیں تو اس صورت میں ان سے تعلقات برقرار کرنا جائز ہے_
9_ اسلام کی عزت و احترام محفوظ رکھنا وہ لازمی اصول ہے جسے اغیار کے ساتھ تعلقات استوار کرتے



وقت ملحوظ رکھنا چاہیئے_
یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً ... اولیاء
10_ اسلام ایك حکیمانہ دین ہے جو بیہودہ و تمسخر آمیز احکام سے پاك و پاکیزہ ہے_
لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً ... اولیاء
11_ دین اور احکام الہی کا تمسخر اڑانا اور اسے ہنسی مذاق کا ذریعہ قرار دینا کبیرہ گناہوں میں سے ایك ہے_
لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزواً و لعبا ... اولیاء
چونکہ دین کا تمسخر اڑانے والوں کو اپنے سے دور رکھنا اور ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے سے گریز کرنا چاہیئے، لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ احکام خداوندی کا مذاق اڑانا کبیرہ گناہوں میں سے ایك ہے_
12_ صدر اسلام کے بعض مسلمان اہل کتاب اور دیگر کفار کی دین سے دشمنی کے باوجود ان کی ولایت اور دوستی قبول کرتے تھے_
یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الذین ... اولیاء واتقوا الله ان کنتم مؤمنین

جملہ "واتقوا الله ان كنتم مؤمنين" كے مذمت آميز لب و لہجے سے معلوم ہوتاہے كہ بعض مسلمان كفار كے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار كيے ہوئے تھے_
13_ اسلام كا تمسخر اڑانے والوں كى اور كفار كى ولايت و دوستى كو قبول كرنا ايمان و تقوي كے ساتھ ہم آہنگ نہيں ہے_
و اتقوا الله ان كنتم مؤمنين
14_ تقوي اختيار كرنا اور خوف خدا ركھنا، ايمان كا لازمہ ہے_
و اتقوا الله ان كنتم مؤمنين
15_ دشمنان دين سے برائت و بيزارى تقوي و ايمان كى علامت ہے_
لا تتخذوا الذين اتخذوا دينكم ہزوا ... اولياء واتقوا الله ان كنتم مؤمنين
--------------------------------------------------

مسلمان:
صدر اسلام كے مسلمان 12; مسلمان اوراہل كتاب 12; مسلمان اور كفار 12
مقدسات:
مقدسات كى ہتك حرمت 4
ولائي رابطہ: 4





وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ اتَّخَذُوهَا هُزُواً وَلَعِباً ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَعْقِلُونَ .58

او ر جب تم نماز كے لئے اذان ديتے ہو تو يہ اس كو مذاق او ركھيل بنا ليتے ہيں اس لئے كہ يہ بالكل بے عقل قوم ہيں _
1_ صدر اسلام كے بعض اہل كتاب اور كفار نماز كا تمسخر اڑاتے اور اسے ہنسى مذاق كا ذريعہ سمجھتے تھے_
و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوا ہزواً و لعباً
مذكورہ بالا مطلب ميں" اتخذوہا "كى ضمير فاعلى گذشتہ آيہ شريفہ ميں موجود" الذين اوتوا الكتاب "اور "الكفار" كى طرف لوٹائي گئي ہے_
2_ كفار اور بعض اہل كتاب كے خيال ميں نماز كى صدا دينا (اذان) ايك تمسخر آميز اور بيہودہ آواز تھي_
و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوا هزوا و لعباً
يہ اس احتمال كى بناپر ہے جب" اتخذوہا" كى ضمير مفعولي" ناديتم "سے حاصل ہونے والے مصدر" مناداة "كى طرف لوٹ رہى ہو_
3_ كفار اور اہل كتاب نے نماز اور اذان كا تمسخر اڑاتے ہوئے اسے ہنسى مذاق كا ذريعہ قرار ديا جو اسلام كے خلاف ان كى پروپيگنڈا مہم كا حصہ تھا_
و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزواً و لعبا
4_ ان لوگوں سے دوستانہ تعلقات استوار كرنا حرام ہے جو نماز اور اذان كو ہنسى مذاق كا ذريعہ سمجھيں اوراس كا تمسخر اڑائيں_
لا تتخذوا الذين اتخذوا دينكم هزوا و لعبا ... و اذا ناديتم الى الصلاة
5_ بعض اہل كتاب كى طرف سے نماز اور اذان كا تمسخر اڑانا ،ان كے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار كرنے كو حرام قرار دينے كى دليل ہے_
لا تتخذوا الذين ... اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها ہزواً و لعباً
6_ اذان، نماز اور دوسرے دينى شعائر كا مذاق اڑانا گناہ كبيرہ ہے_
و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها ہزواً و لعباً
چونكہ نماز ، اذان يا دوسرے دينى شعائر كا مذاق اڑانے والوں كو دھتكارتے ہوئے ان سے دوستانہ تعلقات استوار كرنے سے گريز كرنا چاہيئے ، لہذا اس سے معلوم ہوتاہے كہ نماز ، اذان



اور دوسرے دينى شعائر كا مذاق اڑانا گناہ كبيرہ كے زمرے ميں آتاہے_
7_ ان لوگوں سے بھى دوستانہ تعلقات استوار كرنا حرام ہے جو بعض دينى احكام (شعائر) كامذاق بناتے ہوئے ان كا تمسخر اڑاتے ہيں_
لا تتخذوا الذين ... و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزواً و لعباً

دین کا تمسخر اڑانے والوں کے ساتھ دوستی کی حرمت بیان کرنے کے بعد نماز کا مذاق اڑانے والوں سے دوستی کی حرمت کا تذکرہ اس نکتہ کی جانب اشارہ ہوسکتاہے کہ اسلام کے احکام میں سے کسی ایك بھی حکم کا تمسخر اڑانا دین کا مذاق اڑانے کا مصداق ہے اور اس کا حکم بھی وہی ہوگا یعنی اس سے روابط برقرار کرنا بھی حرام ہے _
8_ نماز اور اذان، دین کے مقدس شعائر اور بنیادی ارکان میں سے ہیں_
الذین اتخذوا دینکم ہزوا ... و اذا نادیتم الی الصلاة اتخذوھا ھزواً و لعباً
مورد بحث آیت نے نماز اور اذان کے تمسخر کو دین کا مذاق اڑانے کا ایك نمونہ قرار دیا ہے اور نماز و اذان پر دین کا اطلاق اس بات کی علامت ہے کہ یہ دو دین کے اساسی ارکان میں سے ہیں_
9_ دین اسلام کے احکام اور شعائر کا مذاق اڑانے کی اصل وجہ کم عقلی ہے_
اتخذوا دینکم ہزوا ... ذلك بانھم قوم لا یعقلون
10_ اہل کتاب اور دوسرے کفار دین اسلام اور اس کے احکام اور شعائر کا تمسخر اڑانے کی وجہ سے بیوقوف، نادان اور کم عقل لوگ ہیں_
اتخذوا دینکم ہزواً ... ذلك بانھم قوم لا یعقلون
مذکورہ بالا مطلب اس مبنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "لا یعقلون" فعل لازم ہو، یعنی اہل کتاب اور کفار عقل اور کافی فکر سے عاری ہیں، چنانچہ "لا یعقلون "کو "قوم" کی جانب کہ جو ان کے خاص سماجی تارو پود پر دلالت کرتا ہے اسناد دینا مذکورہ مطلب کی تائید کرتاہے_
11_ کفار کی طرف سے دین اسلام کے احکام اور شعائر کا تمسخر اڑانے کی اصل وجہ ان کا احکام و شعائر دین میں غور و فکر نہ کرنا ہے_
اتخذوھا ھزواً و لعباً ذلك بانھم قوم لا یعقلون
مذکورہ بالا مطلب میں" لا یعقلون" کو فعل متعدی لیا گیا ہے اور اس کا مفعول، محذوف فرض کیا گیا ہے یعني"لایعقلون الدین و الصلاة و ..." وہ دین اور نماز و غیرہ میں غور و فکر نہیں کرتے_
12_ دین اور اس کے احکام و شعائر کی حقانیت کے بارے میں غور و فکر اور تدبر نہ کرنے کی وجہ سے خداوند متعال نے اہل کتاب کی مذمت کی ہے_

540
ذلك بانھم قوم لا یعقلون
13_ دین اسلام اور اس کے احکام و شعائر کی اساس و بنیاد عقل اور منطق ہے_
اتخذوھا ہزوا، لعبا ذلك بانھم قوم لا یعقلون
14_ منطقی اور عقلی نگاہ سے دین اسلام کی طرف دیکھنا، اس کی حقانیت، لیاقت اور ضروری ہونے کے بارے میں اطمینان کا موجب بنتاہے_
اتخذوا ھزوا و لعبا ... ذلك بانھم قوم لا یعقلون
--------------------------------------------------
احکام: 4، 5، 7
احکام کا فلسفہ 5;احکام کا مذاق اڑانا 7، 10;احکام کے تمسخر اڑانے کا سرچشمہ 9احکام کے مبانی 13
اذان:
اذان کا مذاق اڑانا 2، 3، 4، 5;اذان کی اہمیت 8; اذان کے تمسخر اڑانے کا گناہ 6
اسلام:
اسلام کا تمسخر اڑانا 11،10;اسلام کا مقابلہ کرنا 3; اسلام کی حقانیت 14;اسلام کی خصوصیت 14;صدر اسلام کی تاریخ 1
اغیار
اغیار کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے اصول 4، 5
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی طرف سے مذمتیں 12
اہل کتاب:

اہل کتاب اور اسلام 3;اہل کتاب کی جہالت 10;اہل کتاب کی سرزنش 12; اہل کتاب کی طرف سے تمسخر 1، 2، 3، 5، 10
تمسخر اڑانے والے:
تمسخر اڑانے والوں سے دوستی 4، 7
ثقافتی نظام:4
جہالت:
جہالت کے اثرات 9
جہلاء: 10
دوستي:
حرام دوستی 4، 5، 7
دين:
دین کا مذاق اڑانے کا سبب 9;دین کی حقانیت12; دین کے ارکان 8;دین کے شعائر 8;دین کے مبانی 13;دین میں غور و فکر 11، 12، 14
شعائر:
شعائر کا مذاق اڑانا 7، 10، 11;شعائر کے مذاق اڑانے کا سرچشمہ9; شعائر کے مذاق اڑانے کا

541
گناہ 6
عقل:
عقل کا نقش و کردار 13
غور و فکر:
غور و فکر کے اثرات 14;غور و فکر نہ کرنے کی مذمت 12; غور و فکر نہ کرنے کے اثرات 11
کفار:
کفار اور اسلام 3;کفار کی جہالت 10;کفار کی طرف سے تمسخر 1، 2، 3، 10;کفار کی طرف سے تمسخر اڑانے کی اصل وجہ 11;کفار کے ساتھ دوستی 5
گناہ:
کبیرہ گناہ 6
محرمات: 4 ، 5 ، 7
معاشرت :
معاشرت کے آداب 7
معاشرہ:
معاشرتی روابط کے اصول
نماز:
نماز کا تمسخر اڑانے کا گناہ6;نماز کا مذاق اڑانا 1، 3، 4، 5; نماز کی اہمیت 8

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّا إِلاَّ أَنْ آمَنَّا بِاللّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ .59
پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب کیا تم ہم سے صرف اس بات پر ناراض ہو کہ ہم اللہ اور اس نے جو کچھ ہماری طرف یا ہم سے پہلے نازل کیا ہے ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور تمہاری اکثریت فاسق اور نافرمان ہے_
1_ اہل کتاب مسلمانوں پر بے جا تنقید کرتے اور بلاوجہ ان سے ناراض ہوتے تھے_
قل یا اهل الکتاب هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله
2_مؤمنین کے خداوند متعال ، قرآن کریم اورآسمانی کتب پرایمان کو تنقید کا نشانہ بنانے کی وجہ سے خداوند متعال نے اہل کتاب کی مذمت کی ہے_

قل یا اهل الکتاب هل تنقمون منا الا ان آمنا


بالله ... و ما انزل من قبل
3_ خداوند متعال، قرآن کریم اور تمام آسمانی کتب پر مسلمانوں کے ایمان رکھنے کی وجہ سے اہل کتاب نے نماز اور دوسرے اسلامی شعائر کا تمسخر اڑایا_
قل یا اهل الکتاب هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله ... و ما انزل من قبل
مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب، "ان آمنا "،محذوف لام کے ذریعے وہ علت بیان کررہاہو جس کی بناپر اہل کتاب مسلمانوں سے ناخوش اور ناراض ہوتے تھے، یعني" ما تنقمون منا دیننا و صلاتنا لشيء الا لایماننا بالله ... "
4_ پیغمبر اکرم(ص) کو اہل کتاب کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف اپنائي جانے والی خود غرضی پر مشتمل حکمت عملی کے خلاف مقابلہ کرنے کا حکم دیا گیا_
قل یا اهل الکتاب هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله
5_ دشمنوں کی طرف سے اسلام و مسلمین کے خلاف ہونے والی پروپیگنڈا مہم کا صحیح طریقے سے مقابلہ کرنا چاہیئے_
قل یا اهل الکتاب هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله
6_ خداوندمتعال اور قرآن کریم پر ایمان لانے والوں کا فریضہ ہے کہ تمام آسمانی کتب پر ایمان لائیں_
هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله و ما انزل الینا و ما انزل من قبل
7_ قرآن کریم دوسری آسمانی کتب سے افضل و برتر ہے_
آمنا بالله و ما انزل الینا و ما انزل من قبل
اگر چہ آسمانی کتب زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں لیکن اس کے باوجود" ما انزل الینا کو ما انزل من قبل" سے پہلے ذکر کرنا مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے_
8_ رسول خدا(ص) کے دور کے اہل کتاب اس بات کی اہلیت نہیں رکھتے تھے کہ تورات اور انجیل کو ان کی طرف منسوب کیا جائے_
و ما انزل من قبل
عبارت کے سیاق و سباق کا تقاضایہ تھا کہ "ما انزل من قبل "کے بجائے "ما انزل الیکم" کہا جاتا، لیکن بظاہر معلوم ہوتاہے کہ اس تبدیلی کا مقصد یہ حقیقت بیان کرنا تھا کہ اہل کتاب تورات اورانجیل کے مضامین و احکام کے پابند نہیں رہے، لہذا وہ اس بات کی اہلیت نہیں رکھتے کہ آسمانی کتب کو کسی بھی طرح ان کی طرف منسوب کیا جائے_
9_ چونکہ مسلمانوں کا ایمان اور عقیدہ تھا کہ اہل کتاب کی اکثریت فاسق ہے، لہذا یہ چیز باعث بنی کہ وہ اہل ایمان پر بے جا تنقید کریں اور بلاوجہ ناراض


ہوں_
هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله ... و ان اکثرکم فاسقون
یہ اس احتمال کی بناپر کہ جب، "ان اکثرکم"، "الله "پر عطف ہو، یعنی آمنا بان اکثرکم فاسقون
10_ اکثر یہودی اور عیسائي اپنی آسمانی تعلیمات سے بھٹکے اور ان سے کٹے ہوئے لوگ ہیں_
و ان اکثرکم فاسقون
عام طور پر فاسق اس شخص کو کہا جاتاہے جو اپنے دین کے بعض یا تمام احکام کی پابندی نہ کرے_ (مفردات راغب)
11_ اہل کتاب کا فسق و فجور اور گناہ ان علل و اسباب میں سے ایك ہے، جو انہیں مسلمانوں کو تنقید کا نشانہ بنانے پراکساتے تھے_
قل یا اهل الکتاب هل تنقمون منا الا ... و ان اکثرکم فاسقون
مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "ان اکثرکم ..." محذوف لام کے ذریعے "هل تنقمون" کیلئے مفعول لہ ہو_ اس صورت میں "ان اکثرکم ..." محذوف پر عطف ہوگا، یعنی "انما تنقمون منا ایماننا بالله ... لکذا و کذا و لان اکثرکم فاسقون یا پھر اسے "ان آمنا ..." پر عطف قرار دیا جائے البتہ یہ اس صورت میں ہے جب "ان آمنا" خود علت بیان کررہا ہو، یعني" ما

تنقمون منا دیننا و صلاتنا الا لایماننا و لان اکثرکم فاسقون"
12_ دین اور شعائر الہی کا تمسخر اڑانے کی اصلی وجہ فسق ، (احکام خداوندی کو پس پشت ڈالنا ) ہے_
اتخذوا دینکم هزوا و لعبا ... و ان اکثرکم فاسقون
جملہ" هل تنقمون ..." کا مصداق وہی نماز اور دینی احکام کا مذاق اڑانا ہے، لہذا فسق کہ جسے "تنقمون "کی علت قرار دیا گیا ہے، در حقیقت دین کا تمسخر اڑانے کی بھی علت ہے_
13_ اکثر اہل کتاب انتہائي خود خواہ اور بے انصاف لوگ ہیں_
هل تنقمون منا الا ان آمنا باللہ ... و ان اکثرکم فاسقون
ممکن ہے جملہ" و ان اکثرکم ..." جملہ حالیہ اور اس کا مقصد اہل کتاب کی انتہائي بے انصافی ثابت کرنا ہو، یعنی اے اہل کتاب جبکہ تم خود فاسق و فاجر ہو، اس کے باوجود برتر اقدار اور معقول ترین اعتقادات پر مشتمل ہمارے ایمان کی وجہ سے ہمیں تنقید کا نشانہ بناتے ہو؟
14_ چند گنے چنے اہل کتاب ہی اپنے دین اور شریعت کے پابند تھے_
و ان اکثرکم فاسقون



-------------------------------------------------

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللّهِ مَن لَّعَنَهُ اللّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُوْلَـئِكَ شَرٌّ مَّكَاناً وَأَضَلُّ عَن سَوَاء السَّبِيلِ .60

کہہ دیجیئے کیا ہم تم کو خدا کے نزدیك ایك منزل کے اعتبار سے اس سے بدتر عیب کی خبردیں کہ جس پر خدا نے لعنت اور غضب نازل کیا ہے اور ان میں سے بعض کو بندر اور سوربنا دیا ہے اور جس نے بھی طاغوت کی عبادت کی ہے وہ جگہ کے اعتبار سے بدترین اور سید ھے راستہ سے انتہائي بہکا ہواہے_
1_ پیغمبر اکرم(ص) کو حکم دیا گیا کہ وہ اہل کتاب کو ان کے ہم عقیدہ لوگوں کے گھٹیا ماضی کی طرف متوجہ کرکے ان کے ننگ و عار والے ماضی کو فاش کریں_
قل ھل انبئکم بشر من ذلك
2_ اہل کتاب خود اس سے بدترراستے پر گامزن تھے جسے وہ مؤمنین کیلئے ناروا خیال کرتے تھے_
قل ھل انبئکم بشر من ذلك مثوبة عند الله
ممکن ہے" ذلك" کا مشار الیہ تمام انبیاء اور آسمانی کتب پر مومنین کا ایمان ہو کہ جس کا گذشتہ آیہ شریفہ میں ذکر ہوا ہے، اس فرض کی صورت میں قرآن کریم ان کا ساتھ دینے کیلئے کہتاہے کہ اگر بالفرض مؤمنین کا قرآن کریم اور دوسري آسمانی کتب پر ایمان ناروا بھی ہو جب کہ ہرگز ایسا نہیں ہے، تو پھر بھی خود تمہارا اپنا کردار بہت زیادہ برا اور گھٹیا ہے، ذرا غور کرو تم نے کیا کیا فعل انجام نہیں دیئے؟
3_ اہل کتاب کا ماضی ان کے فسق و فجور سے کہیں زیادہ گھٹیا اور ناپسندیدہ تھا_
قل ھل انبئکم بشر: من ذلك مثوبة عند الله
مذکورہ بالا مطلب اس مبنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ذلك "اس فسق کی طرف اشارہ ہو جو" ان اکثرکم فاسقون" سے حاصل ہوتاہے_
4_ اہل کتاب کی تاریخ ان کی طرف سے اہل ایمان پر


اعتراض کرنے کے گناہ سے کہیں زیادہ پلید گناہوں سے بھری ہوئي تھي_
قل ھل انبئکم بشر من ذلك
یہ اس بناپر کہ جب "ذلك" اہل کتاب کی طرف سے مومنین پر کیے جانے والے اس اعتراض کی طرف اشارہ ہو جو جملہ" ھل تنقمون" سے استفاہ ہوتاہے، یعنی اہل کتاب کا مومنین پر اعتراض انتہائي گھٹیا فعل اور گناہ ہے اور اس سے بدتر ان کے وہ اعمال ہیں جو مذکورہ آیت میں بیان ہوئے ہیں_
5_ بعض اہل کتاب خدا کی لعنت اور غضب کا شکار ہیں_
من لعنہ الله و غضب علیہ

6_ خداوند متعال نے بعض اہل کتاب کو بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ کردیا_
و جعل منهم القردة و الخنازير
بہت سے مفسرین کا کہناہے کہ اصحاب سبت وہ یہودی ہیں جنہوں نے مختلف شرعی حیلوں بہانوں کے ذریعے ہفتے کے دن کی حرمت کو توڑا توبندر کی صورت میں مسخ ہوگئے، اور وہ عیسائي جنہوں نے حضرت عیسي (ع) پر نازل ہونے والے کھانے کا انکار کیا تو خنزیر میں تبدیل ہوگئے_
7_ بعض اہل کتاب بت پرستی اور غیر خدا کی عبات کی جانب مائل ہوگئے_
و عبد الطاغوت
طاغوت کا مصدر طغی ہے، جس کا معنی سرکشی اور تجاوز کرناہے اور اہل لغت نے اس کا شیطان، بت اور کفر و ضلالت و گمراہی کے رؤسا پر اطلاق کیا ہے_
8_ بعض اہل کتاب کفر و ضلالت کے رؤساء کے مطیع و فرمانبردار تھے_
و عبد الطاغوت
9_ اہل کتاب کا خدا کی لعنت اور غضب میں مبتلا ہونا، طاغوت کی پوجا میں گرفتار ہونا اور ان کا بندر و خنزیر کی شکل میں مسخ ہونا ان کے ناروا اور گھٹیا افعال کی سزا ہے_
هل انبئكم بشر: من ذلك مثوبة عند الله من لعنه ... و عبد الطاغوت
کلمہ " مثوبة " (جزا و سزا )سے معلوم ہوتاہے کہ غضب و ...کو ان برے نتائج اور عواقب کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو اہل کتاب کے ناروا اعمال کا تقاضاتھا_
10_ عہد بعثت کے یہودی اور عیسائي اپنے بزرگوں کے ناروا اعمال پر راضی تھے_
هل انبئكم بشر من ذلك مثوبة عند الله من لعنه الله ... و عبدالطاغوت
گذشتہ ادوار میں گذرنے والے یہودیوں اور عیسائیوں کے ناپسندیدہ اعمال کی وجہ سے عہد

547

بعثت کے یہودیوں اور عیسائیوں کی سرزنش اس بات کی علامت ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے ان اعمال پر راضی تھے_
11_ خدا کی بارگاہ میں انسان کے ناروا اعمال میں سے ہر ایك کیلئے مناسب سزا موجود ہے_
قل هل انبئكم بشر من ذلك مثوبة عند الله
12_ خدا کی سزاؤں کامختلف ہونا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ یہ گناہ مختلف درجے کے ہیں_
قل هل انبئكم بشر من ذلك مثوبة عند الله
13_ خداوند متعال کی لعنت اور غضب میں گرفتار مسخ شدہ اور طاغوت پرست اہل کتاب خود تمسخر اڑائے جانے کے لائق ہیں نہ کہ خدا اور آسمانی کتب پر ایمان لانے والے_
الذين اتخذوا دينكم هزواً ... منهم القردة والخنازير و عبدالطاغوت
14_ برے لوگوں کی بری عاقبت اور گذشتہ لوگوں کی تاریخ کو تحلیل و تجزیہ کے ساتھ بیان کرنا ان روشوں میں سے ایك ہے، جو قرآن کریم نے انسان کی ہدایت اور اسے ناپسندیدہ اور ناروا اعمال سے روکنے کیلئے اختیار کی ہیں_
قل هل انبئكم بشر: من ذلك مثوبة عند الله
15_ سرکشوں کی اطاعت و فرمانبرداری خدا اور آسمانی کتب پر ایمان کے ساتھ سازگار اور موافق نہیں ہے_
هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله ... و عبد الطاغوت
اہل کتاب کی طرف سے تمسخر اڑائے جانے کے جواب میں انہیں طاغوت کا غلام اور مطیع قرار دینا اس بات کی علامت ہے کہ خدا پر ایمان طاغوت کی اطاعت کے ساتھ سازگار اور ہم آہنگ نہیں ہے_
16_ خدا کی لعنت و غضب میں گرفتار، مسخ شدہ اور طاغوت پرست لوگ خدا کی بارگارہ میں انتہائي برے مقام کے مالك ہیں_
من لعنه الله ... و عبد الطاغوت اولئك شر مكانا و اضل عن سواء السبيل
اس آیہ شریفہ کو گذشتہ آیت کے ساتھ ملانے سے مذکورہ مطلب اخذ ہوتاہے، کہ جو اہل کتاب کے بارے میں گفتگو کررہی تھي_

17_ دوزخ كا بدترين مقام مسخ شده، طاغوت پرست اور خدا كى لعنت و غضب ميں گرفتار لوگوں كيلئے مخصوص ہے_
من لعنہ الله و غضب عليہ و جعل منهم ... اولئك شر مكانا و اضل عن سواء السبيل
بعض مفسرين نے مكاناً كو مذكورہ لوگوں كيلئے جہنم كا ٹھكانا مراد ليا ہے_

548
18_ طاغوت پرست، مسخ شده اور خدا كى لعنت اور غضب ميں گرفتار افراد راہ راست سے سب سے زيادہ بھٹكے ہوئے لوگ ہيں_
من لعنہ الله ... و عبد الطاغوت اولئك شر مكانا و اضل عن سوآء السبيل
19_ گذشتہ اہل كتاب خدا كى لعنت اور غضب ميں گرفتار ہونے،بندر اور خنزير كى شكل اختيار كرنے اور طاغوت كى پوجا كى وجہ سے بارگاه خداوندى ميں بدترين مقام و منزلت كے مالك ہيں_
من لعنہ الله و غضب عليہ ... اولئك شر مكانا و اضل عن سواء السبيل
20_ زيادہ سخت سزا اور عقوبت زيادہ ضلالت و گمراہى كا نتيجہ ہے_
قل هل انبئكم بشر من ذلك مثوبة ... اضل عن سواء السبيل
------------------------------------------------

وَإِذَا جَآؤُوكُمْ قَالُوَاْ آمَنَّا وَقَد دَّخَلُواْ بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُواْ بِهِ وَاللّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُواْ يَكْتُمُونَ .61

اور یہ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ یہ کفر ہی کے ساتھ داخل ہوئے ہیں اور اسی کو لے کر نکلے ہیں اور خدا ان سب باتوں کو خوب جانتا ہے جن کو یہ چھپائے ہوئے ہیں_

1_ بعض اہل کتاب پیغمبر اکرم(ص) اور مومنین کی موجودگی میں خدا تعالی، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لانے کا جھوٹا دعوي کرتے تھے_
و اذا جاء و کم قالوا آمنا ... واللہ اعلم بما کانوا یکتمون

چونکہ آیت 57و 58، اہل کتاب کا تعارف نماز اور اسلام کا تمسخر اڑانے والوں کے عنوان سے کراتی ہیں لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ ان میں سے چند ایك ہی اپنے آپ کو مؤمن گردانتے تھے، واضح رہے کہ آیت 59 کے قرینہ کی بناپر "آمنا" سے مراد خداوند متعال، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لاناہے_
2_ خداوند متعال نے اہل ایمان کے ساتھ منافقانہ طرز عمل کی وجہ سے اہل کتاب کی مذمت کی ہے_
و اذا جاء وکم قالوا آمنا و قد دخلوا بالکفر و هم قد خرجوا بہ
3_ اہل کتاب اپنے کفر پر بضد اور مصر تھے_
و قد دخلوا بالکفر و هم قد خرجوا بہ
جملہ" قد دخلوا بالکفر و هم قد خرجوا بہ" کا معنی یہ ہے کہ ان کے کفر میں کوئي کمی نہیں آئي اور وہ اسی کفر کے ساتھ خارج ہوئے، جس کے ساتھ پیغمبر اکرم(ص) کی خدمت میں آئے تھے_
4_ بعض اہل کتاب کا شیوہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اسلام پر کاری ضرب لگانے کیلئے اسلام لانے کا اظہار کیا کرتے تھے_
واذا جاء وکم قالوا آمنا ... واللہ اعلم بما کانوا یکتمون

551
اہل کتاب کی مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کو ملحوظ رکھنے سے معلوم ہوتاہے کہ جملہ" اللہ اعلم بما کانوا یکتمون" کا معنی یہی ہے کہ وہ اسلام لانے کا اظہار کرکے اپنے پلید اہداف و مقاصد کی تکمیل چاہتے تھے اور وہ اسلام کو نیست و نابود کرنا تھا_
5_ خداوند متعال نے منافق اہل کتاب کے پلید اسرار کو فاش کیا ہے_
و قد دخلوا بالکفر و هم قد خرجوا بہ
6_ جب اہل کتاب اسلام لانے کا اظہار کریں تو مومنین کیلئے ہوشیار رہنا لازمی ہے_
و اذا جاء وکم قالوا آمنا ... و اللہ اعلم بما کانوا یکتمون
7_ اہل کتاب اسلام لانے کا اظہار کرکے جن پلید خفیہ مقاصد کی تکمیل کرنا چاہتے تھے، خداوند متعال خود اہل کتاب سے زیادہ ان خفیہ مقاصد سے آگاہ تھا_
واللہ اعلم بما کانوا یکتمون
اعلم کا مطلب زیادہ جاننے والا ہے اور چونکہ اہل کتاب کے علاوہ کوئي بھی ان کی پلید نیتوں سے آگاہ نہ تھا، لہذا کلمہ" اعلم" کا مفضل علیہ( جن پر فضیلت دی گئي ہے)، خود اہل کتاب ہیں: یعنی "اللہ اعلم من انفسھم بما کانوا یکتمون"
8_ خداوند متعال کا ہرایك کے باطنی اسرار پر علم خود اس کے علم سے زیادہ کامل ہے_
واللہ اعلم بما کانوا یکتمون
9_ خداوند متعال نے مسلمانوں کے ساتھ منافقانہ طرز عمل اختیار کرنے کی وجہ سے اہل کتاب کو خبردار کیا ہے_
واللہ اعلم بما کانوا یکتمون
یہ بیان کرنے کا مقصد کہ بعض اہل کتاب کے پلید اسرار سے خداوند متعال مکمل آگاہی رکھتاہے، ہوسکتاہے انہیں دنیا میں رسوائي اور آخرت میں عذاب خداوند کی دھمکی دینا ہو_
------------------------------------------------
اسلام:
اسلام لانے کا اظہار کرنا 4، 6، 7;صدر اسلام کی تاریخ 1، 4
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کا خبردار کرنا 9;اللہ تعالی کا علم غیب 7، 8;اللہ تعالی کی جانب سے اسرار کا فاش کرنا 5;اللہ تعالی کی دھمکی 9;اللہ تعالی کی مذمتیں 2
انسان:
انسانوں کا راز 8
اہل کتاب:

وَتَرَى كَثِيراً مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ .62
ان ميں سے بہت سوں كو آپ ديكھيں گے كہ وہ گناہ اور ظلم اور حرام خورى ميں دوڑتے پھرتے ہيں اور يہ بدترين كام انجام دے رہے ہيں_
1_ پيغمبر اكرم(ص) كے ہم عصر اہل كتاب آشكارا طور پر اور بغير ڈھكے چھپے گناہ كے، تجاوز اور حرام خورى كے مرتكب ہوتے تھے_
و تري كثيرا منهم يسارعون فى الاثم و العدوان و اكلهم السحت
"تري" (تم ديكھ رہے ہواور مشاہدہ كر رہے ہو) اس پر دلالت كرتاہے كہ اہل كتاب آشكار اور علي الاعلان ان ناروا اعمال كے مرتكب ہوتے تھے_
2_ گناہ ، تجاوز اور حرام خورى ميں بہت سے اہل


كتاب كى جلد بازى كا پيغمبر اكرم(ص) مشاہدہ كر رہے تھے_ (ع) مشاہدہ كررہے تھے_
و ترى كثيرا منهم يسارعون فى الاثم والعدوان و اكلهم السحت
"السحت" كا لغوى معنى حرام ہے_
3_ عہد بعثت ميں بہت سے اہل كتاب كا شيوہ يہ تھا كہ گناہ، تجاوز اور حرام خورى كے ارتكاب ميں ايك دوسرے سے آگے نكلنے كى كوشش كرتے تھے_
و تري كثيرا منهم يسارعون فى الاثم والعدوان و اكلهم السحت
"يسارعون" ، "مسارعة" (1)كے مصدر سے ہو سكتا ہے كہ ايك دوسرے سے آگے نكلنے كے معنى ميں ہو(2) فعل مضارع "يسارعون" دلالت كرتاہے كہ ان اعمال كا ارتكاب ان كا شيوہ بن چكا تھا اور وہ انہيں مسلسل انجام ديتے تھے_ چنانچہ جملہ" كانوا يعملون" بھى اسى معنى پر دلالت كرتاہے_
4_ عہد بعثت كے اہل كتاب كے درميان رشوت خورى بہت زيادہ رائج تھي_
و ترى كثيرا منهم يسارعون فى ... و اكلهم السحت
راغب نے مفردات ميں لكھا ہے كہ رشوت كو سحت كہا جاتاہے_
5_ دوسروں كے حقوق پر ڈاكہ ڈالنا، حرام خورى اور رشوت لينا كبيرہ گناہوں كے زمرے ميں آتے ہيں_

يسارعون فی الاثم و العدوان و اكلهم السحت
كلمہ اثم تمام گناہوں كو شامل ہوتاہے_ پس اس كے بعد تجاوز اور حرام خورى كا ذكر( ذكر خاص بعد از عام) ان دو گناہوں كے عظيم اور كبيرہ ہونے كى طرف اشارہ ہوسكتاہے_
6_ اہل كتاب ميں دوسرے گناہوں كى نسبت تجاوز، حرام خورى اور رشوت لينا وسيع پيمانے پر رائج تھے_
و تري كثيرا منهم يسارعون فی الاثم و العدوان و اكلهم السحت
اس احتمال كى بناپر كہ جب "اثم" كے بعد تجاوز اور حرام خورى كا ذكر كرنے كا مقصد يہ سمجھانا ہو كہ يہ دو گناہ اہل كتاب ميں زيادہ رائج تھے_
7_ گناہ، تجاوز اور حرام خورى كا اہل كتاب كے درميان رائج ہونا ان كے فسق و فجور كا ايك نمونہ ہے_
و ان اكثركم فاسقون ... و تري كثيرا منهم يسارعون فی الاثم و العدوان
سورہ كے اس حصہ كى آيات كے آپس ميں ارتباط كو مد نظر ركھتے ہوئے كہا جا سكتاہے كہ مورد بحث آيت شريفہ نے اہل كتاب كے فسق كے مصاديق اور نمونے ذكر كركے "ان اكثركم فاسقون "كو ثابت كرنے كيلئے استدلال كيا ہے_
8_ بعض اہل كتاب نيك و صالح، گناہ سے گريز اور


تجاوز و حرام خورى سے اجتناب كرنے والے لوگ تھے_
و تري كثيرا منهم يسارعون فی الاثم و العدوان واكلهم السحت
9_ گناہ، تجاوز اور حرام خورى انتہائي گھٹيا اور ناروا فعل ہيں_
يسارعون فی الاثم و العدوان و اكلهم السحت لبئس ما كانوا يعملون
10_ خداوند متعال نے گناہ، ظلم و ستم اور حرام خورى ميں آلودہ ہونے كى وجہ سے اہل كتاب كى شديد مذمت كى ہے_
يسارعون فی الاثم و العدوان و اكلهم السحت لبئس ما كانوا يعملون
11_ گناہ، تجاوز، رشوت اور حرام خورى سے گريز كرنا لازمى ہے_
يسارعون فی الاثم والعدوان و اكلهم السحت لبئس ما كانوا يعملون

لَوْلاَ يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ .63

آخر انہیں اللہ والے اور علما ئان کے جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے_ یہ یقینا بہت برا کر رہے ہیں _

1_ بہت سے یہود و نصاری حرام خور اور گناہ و ناروا باتوں سے آلودہ زبان کے مالك تھے_
ولو لا ينههم ... عن قولهم الاثم و اكلهم السحت
2_ علمائے اہل کتاب پر خدا تعالی کی طرف سے یہ شرعی ذمہ داری عائد کی گئي تھی کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کو گناہ (ناروا گفتگو،حرام خوری و ... ) سے روکیں_
لو لا ينہم الربانيون و الاحبار عن قولهم الاثم و اكلهم السحت
3_ علمائے اہل کتاب اپنے لوگوں کی حرام خوری اور ان کی ناروا گفتگو پر چپ رہتے تھے_
لو لا ينههم الربانيون والاحبار عن قولهم الاثم و اكلهم السحت
4_ ربانیون اور احبار (علمائے یہود و نصاري) کے اپنے لوگوں کی حرام خوری اور ناروا گفتگو کے مقابلے میں چپ اور لا تعلق رہنے پر خداوند متعال نے ان کی مذمت کی ہے_
لو لا ينہم الربانيون و الاحبار عن قولهم الاثم واكلهم السحت
"ربانیون" علمائے نصاري جبکہ" احبار" علمائے یہود کو کہا جاتاہے_
5_ نہی عن المنکر اور معاشرے کے انحرافات کا مقابلہ لازمی ہے_
لو لا ينههم الربانيون و الاحبار عن قولهم الاثم و اكلهم السحت
6_ نہی عن المنکر اور معاشرے کوانحرافات سے روکنے کیلئے علمائے دین پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے_
لو لا ينههم الربانيون و الاحبار عن قولهم الاثم و اكلهم السحت
اس بناپر کہ نہی عن المنکر اور دوسروں کو گناہ سے روکنا سب لوگوں کی ذمہ داری ہے لیکن چونکہ خدا وند متعال نے نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام نہ دینے پر علماء کی مذمت کی ہے اور ان پر اعتراض کیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس فریضہ



کی انجام دہی میں ان پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے_
7_ نہی عن المنکر کرنے والوں کی شرائط میں سے ایك دینی احکام اور الہی معارف کی گہری شناخت و معرفت ہے_
لو لا ينههم الربانيون والاحبار
اس احتمال کی بناپر کہ علمائے دین کے ذکر کرنے کا مقصد یہ بتانا ہو کہ نہی عن المنکر صرف احکام الہی سے آشنا و آگاہ افراد کا فریضہ ہے_
8_ گناہوں کے مقابلہ میں علماء اور دانشورونکا لا تعلق اور بے پروا رہنا ;ان کے رائج ہونے اور مزید پھیلنے کی راہ ہموار کرتاہے_
لو لا ينههم الربانيون والاحبار عن قولهم الاثم و اكلهم السحت
9_ معاشرے میں گناہ کے پھیل جانے کی صورت میں بھی نہی عن المنکر کا فریضہ ضروری اور اپنی جگہ ثابت رہتاہے_
و ترى كثيرا منهم يسارعون فى الاثم ... لو لا ينههم الربانيون والاحبار
علمائے یہود و نصاري کی طرف سے نہی عن المنکر کا فریضہ ترك کرنے پر خداوند عالم نے ان کی سرزنش کی اس کے با وجود کہ اہل کتاب کے بہت سے افراد گناہوں سے آلودہ ہو چکے تھے ، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس طرح کی صورتحال میں بھی یہ فریضہ ساقط نہیں ہوتا_
10_ علمائے یہود و نصاری کا اپنے معاشرے کی برائیوں کے مقابلے میں چپ رہنا انتہائي برا اور ناپسندیدہ فعل تھا_
لبئس ما كانوا يصنعون
بظاہر کانوا اور" یصنعون" میں موجود ضمیر سے عام اہل کتاب نہیں بلکہ" ربانیون" اور" احبار" مراد ہیں_ قابل ذکر بات یہ

ہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "ما" موصولہ سے گناہوں کے مقابلے میں علمائے اہل کتاب کا سکوت مراد لیا گیا ہے_
11_ علمائے دین کی جانب سے نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام نہ دینا، معاشرہ کا بری اور ناپسندیدہ صورت میں ڈھلنے کا باعث بنتاہے_
لبئس ما کانوا یصنعون
مذکورہ بالا مطلب اس مبنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ما" موصولہ سے مراد اہل کتاب کا معاشرہ ہو یعنی علمائے یہود و نصاري نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام نہ دے کر ایك برا معاشرہ تشکیل دیتے ہیں_
12_ دینی علماء اور دانشور معاشرے کی دینی و اخلاقی بنیادیں استوار کرنے میں اساسی اور مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں_
لبئس ما یصنعون
13_ علمائے اہل کتاب ظالم و ستمگر لوگوں کی طرف سے ان کیلئے حاصل ہونے والے ذاتی مفادات کے تحفظ یا پھر ان کی دھمکیوں سے خوف کی بناپر ان کے سامنے نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام نہیں

دیتے تھے_
لو لا ینہہم الربانیون والاحبار
حضرت امام حسین (ع) سے مذکورہ آیت شریفہ کی توضیح میں روایت منقول ہے کہ" ... و انما عاب الله ذلك علیهم لانهم کانوا یرون من الظلمة الذین بین اظهرهم المنکر والفساد فلا ینهونهم عن ذلك رغبة فیما کانوا ینالون منهم و رهبة مما یحذرون ..."(1) یعنی خداوند عالم نے ان علمائے اہل کتاب کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے شرم دلائي ہے کیونکہ ظالم و ستمگر ان کی آنکھوں کے سامنے اور علی الاعلان برائي اور فحشاء و فساد کے مرتکب ہوتے تھے لیکن وہ ان کی طرف سے ملنے والے تحائف و غیرہ کی لالچ میں اور ان کی دھمکیوں کے خوف سے انہیں اس کام سے نہیں روکتے تھے_
--------------------------------------------------

عیسائیوں کی اکثریت 1;عیسائیوں میں حرام خوری 1، 2، 4;عیسائیوں میں ناروا گفتگو 1، 2، 4
گناہ:
گناہ کا پھیلنا 9; گناہ کے پھیلاؤکا پیش خیمہ 8;گناہ سے آلودہ ہونا 1، 2
مسیحیت:
علمائے مسیحیت کا سکوت 4، 10;علمائے مسیحیت کی ذمہ داری 10;علمائے مسیحیت کی سرزنش 4
1) تحف العقول، ص 237، بحارالانوار ج100، ص 79، ح37_


معاشرہ:
دینی معاشرہ کی تشکیل کے عوامل 12;معاشرہ کے زوال کا پیش خیمہ
منکرات :
منکرات کی اصلاح 10
نہی عن المنکر:
نہی عن المنکر ترك کرنا 11; نہی عن المنکر ترك
کرنے کا پیش خیمہ 13;نہی عن المنکر کا وجوب 5;نہی عن المنکر کی اہمیت 6، 9;نہی عن المنکر کی شرائط 7
یہود:
علمائے یہود کا سکوت 4، 10;علمائے یہود کی ذمہ داری 10;علمائے یہود کی سرزنش 4; یہودیوں کی اکثریت 1;یہودیوں میں حرام خوری 1، 2، 3، 4; یہودیوں میں ناروا گفتگو 1، 2، 3، 4



وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُواْ بِمَا قَالُواْ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيراً مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَاناً وَكُفْراً وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاء إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُواْ نَاراً لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَاداً وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ .64

اور یہودی کہتے ہیں کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں جب کہ اصل میں انہیں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور یہ اپنے قول کی بناپر ملعون ہیں اور خدا کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو کچھ آپ پر پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کا انکار ان میں سے بہت سوں کے کفر اور ان کی سرکشی کو اور بڑھادے گا اور ہم نے ان کے درمیان قیامت تك کے لئے عداوت اور بغض پیدا کردیا ہے کہ جب بھی جنگ کی آگ بھڑ کا نا چاہیں گے خدا بجھادے گا اور یہ زمین میں فساد کی کوشش کررہے ہیں اور خدا مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا_
1_ یہودی کائنات کی تدبیر میں خداوند متعال کی قدرت اور ارادے کے نفوذ کے منکر تھے_


و قالت الیہود ید الله مغلولة
جملہ "ید الله مغلولة" کا اطلاق اس پر دلالت کرتاہے کہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ خداوند عالم اس کائنات میں کسی قسم کی دخالت اور تصرف پر قادر نہیں ہے، لہذا" یداہ مبسوطتان" کے بعد جملہ "ینفق کیف یشاء " صرف کائنات میں خدا کی قدرت اور نفوذ کے ایك نمونے اور مصداق کی طرف اشارہ کررہاہے_
2_ یہودیوں کے باطل عقائد میں سے ایك یہ تھا کہ خداوند متعال موجودات پر انفاق اور انہیں رزق پہنچانے سے عاجز ہے_
و قالت الیہود ید الله مغلولة

جملہ" ينفق كيف يشائ"اس مطلب كيلئے قرينہ ہوسكتاہے كہ يہوديوں كے خيال ميں خدا كے ہاتھ بندھے اور اس كى قدرت كے نافذ نہ ہونے سے مراد يہ ہو كہ وہ صرف انسانوں كو رزق و روزى پہنچانے سے عاجز ہے_
3_ بہت سے يہوديوں كى ناروا اور گناہ آلود باتوں ميں سے ايك يہ تھى كہ خداوند عالم كے ہاتھ بندھے ہوئے ہيں_
عن قولهم الاثم ... و قالت اليهود يد الله مغلولة
ممكن ہے ' ' و قالت اليهود ... "گذشتہ آيہ شريفہ ميں مذكور" قولهم الاثم" كا مصداق بيان كررہاہو اور آيت 62 كے قرينے كى بناپر تمام يہودى يہ بات نہيں كرتے تھے يعنى ان ميں سے كچھ( مثلاً ربانيوں اور احبار) اس طرح كى بات نہيں كرتے تھے، لہذا مذكورہ بالا مطلب ميں اسے تمام يہوديوں كى طرف منسوب نہيں كيا گيا_
4_ يہوديوں كا دائمى عجز و ناتوانى ،خداوند متعال كى ان پر لعنت اور نفرين كاايك مصداق ہے_
غلت ايديهم
5_ يہوديوں كا بخل، دوسرونپر انفاق اور ان كى مدد نہ كرنے جيسى برائيوں ميں مبتلا ہونا، ان پر خداوندعالم كى لعنت و نفرين اور پھٹكار كا ايك مصداق ہے_
غلت ايديهم
جملہ" ينفق كيف يشاء "دلالت كرتاہے كہ يہوديوں پر خداوند عالم كى نفرين و پھٹكار "غلت ايديهم "كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك يہ ہے كہ ان كے ہاتھ انفاق سے بندھے ہوئے ہيں اور وہ بخيل و كنجوس ہوگئے ہيں_
6_ يہودى عاجز و ناتواں اور بخيل و كنجوس لوگ تھے_
غلت ايديهم
جملہ" غلت ايديهم" خواہ خبر ہو خواہ نفرين ، ہر صورت ميں يہوديوں كے عجز و ناتوانى اور بخل و كنجوسى پر دلالت كرتاہے_
7_ يہودى رحمت خداوندى سے دور اور اس كى لعنت ميں گرفتار لوگ ہيں_


و لعنوا
"لعنت "كا معنى رحمت سے دورى ہے_
8_ يہوديوں كى خداوند متعال كے بارے ميں ناروا بات (كہ اس كى قدرت نافذ نہيں ہے) انہيں رحمت خدا وندى سے دور كرنے كا باعث بني_
و لعنوا بما قالوا
9_ خداوند متعال كو كائنات كى تدبير سے عاجز و ناتواں خيال كرنا، اس كى لعنت ميں گرفتار اور اس كى رحمت سے دور ہونے كا موجب بنتاہے_
و قالت اليهود يد الله مغلولة ... و لعنوا بما قالوا
10_ خداوند عالم كى قدرت كائنات كے تمام امور كو شامل اور ان پر نافذ ہے_
بل يداه مبسوطتان
خداوند عالم كے ہاتھ كھلے ہونا اس كى قدرت كے نفوذ كيلئے كنايہ ہے اور كلمہ "يد "كو تثنيہ لانے كا مقصد يہ بيان كرنا ہے كہ خداوندعالم بے انتہا قدرت كا مالك ہے_
11_ خداوند عالم كى بخششوں اور نعمتوں كى تعداد اور موجودات كے ان سے بہرہ مند ہونے كى مقدار اس كى مشيت پر موقوف ہے_
ينفق كيف يشاء
12_ پيغمبر اكرم(ص) پر نازل ہونے والے معارف بہت سے يہوديوں كى سركشى اور كفر ميں اضافے كا موجب بنے_
و ليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفرا
13_ عہد پيغمبر اكرم(ص) كے يہوديوں كا ماضى بھى سركشى اور كفر پر مشتمل تھا_
و ليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفرا
14_ قرآن كريم كى يہوديوں پر منفى تاثير( ان كے كفر اور سركشى ميں اضافہ)كا سرچشمہ ان كا لعنت خداوندى ميں گرفتار ہونا ہے_

و لعنوا بما قالوا ... ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفراً
یہودیوں كے باطل وہم و گمان اور اس كے نتیجے میں ان كے لعنت خداوندی میں گرفتار ہونے كی وضاحت كرنے كے بعد جملہ" و لیزیدن ..." كا واقع ہونا اس پر دلالت كرتاہے كہ ان كے كفر اور سركشی میں اضافے كا اصلی سبب ان كا لعنت خداوندی میں گرفتار ہونا اور خداوند عالم كے بارے میں ناروا اعتقاد ركھنا ہے_
15_ لعنت خداوندي; تعلیمات قرآن سے محروم ہونے اور كفر و سركشی میں اضافے كا پیش خیمہ ہے_
و لعنوا بما قالوا ... ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفرا


16_ قرآن كریم اور اس كی تعلیمات قبول كرنا خداوند عالم كی جانب سے نازل ہونے والی خاص رحمت پر موقوف ہے_
و لعنوا بما قالوا ... ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفرا
17_ پیغمبر اكرم(ص) پر قرآن كریم كا نزول ربوبیت خداوندی كا ایك جلوہ ہے_
ما انزل اليك من ربك
18_ كفر اور سركشی كے متعدد مراتب ہیں_
و ليزيدن كثيرا منهم ... طغياناً و كفرا
19_ یہودی قیامت تك ایك دوسرے كے ساتھ بغض و عداوت اور كینہ و دشمنی میں گرفتار رہیں گے_
و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة
20_ یہودیوں كے درمیان بغض و عداوت اور كینہ و دشمنی خدا تعالی ایجاد كرتاہے_
و القينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة
21_ یہودیوں كا آپس میں بغض و عداوت ان كے لیے دنیوی سزا و عقوبت ہے_
و القينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة
22_ یہودیوں كاكفراور طغیان آپس كے بغض وعداوت كا پیش خیمہ ہے_
و ليزيدن كثيرا منهم ... طغياناً و كفرا و القينا بينهم العداوة والبغضاء
23_ یہودیوں كا آپس میں بغض و عداوت اور كینہ و دشمني; در حقیقت ان كے خدا كی لعنت میں گرفتار ہونے اور اس كی رحمت سے دور ہونے كا ایك لازمی نتیجہ ہے_
و لعنوا بما قالوا ... و القينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة
ممكن ہے جملہ" والقینا"، ... "لعنوا بما قالوا" كا ایك اور نتیجہ بیان كررہا ہو یعنی لعنت خداوندی میں گرفتاري; یہودیوں كے كفر اور سركشی میں اضافے كے علاوہ ان كے آپس میں بغض و عداوت میں بھی مبتلا ہونے كا موجب بنی ہے_
24_ لعنت خداوندی میں گرفتار معاشرے ہمیشہ آپس میں بغض و عداوت اور كینہ و دشمنی میں مبتلا ہونے كے خطرے سے دوچار رہتے ہیں_
و لعنوا بما قالوا ... و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة
25_ ایك معاشرے كے افراد كے درمیان محبت و الفت اور مہربانی ان كیلئے عظیم قدر اور كمال شمار ہوتاہے_
و القينا بينهم العداو ة والبغضاء الى يوم القيامة


26_ یہودی قیامت تك اپنے گمراہ عقائد پر بضد اور مصر رہیں گے_
قالت اليهود يد الله مغلولة ... القينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة
چونكہ یہودیوں كی آپس میں دشمني، ان كے عملی اور اعتقادی انحرافات كی سزا ہے اور یہ سزا قیامت تك جاری رہے گی ( ... الی یوم القیامہ) لہذا اس سے معلوم ہوتاہے كہ وہ حسب سابق اپنے منحرف عقائد اور ناپسندیدہ اعمال پر بضد رہیں گے_
27_ یہودی قوم اور ان كا دین قیامت تك باقی رہیں گے_
و القينا بينهم العداو ة والبغضاء الى يوم القيامة
28_ یہودی مسلمانوں كے خلاف جنگ كے شعلے بھڑكانے كیلئے ہمیشہ فتنہ برپاكرنے كی كوششوں میں رہتے ہیں_
كلما اوقدوا ناراً للحرب اطفاها الله

"ایقاد نار" کا معنی آگ جلانا ہے اور یہ ان کے مکر و فریب اور شیطنت کیلئے کنایہ ہوسکتاہے جس کے ذریعے یہودی اپنے لوگوں یا دوسرے قبائل کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے تھے_
29_ یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکانے میں ہمیشہ ناکامی _
کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفاھا اللہ
30_ یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف بھڑکائے جانے والے جنگ کے شعلے خداوند متعال بجھانے والا ہے _
کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفاھا اللہ
31_ یہودیوں اور دشمنان دین کی طرف سے ہونے والی سازشوں کے مقابلے میں خداوند متعال مؤمنین کی حمایت کرنے والاہے_
کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفاھا اللہ
32_ یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف بھڑکائے جانے والے جنگ کے شعلے بجھانے کیلئے خداوند عالم نے یہ تدبیر اختیار کی کہ خود ان کے درمیان بغض و عداوت اور کینہ و دشمنی ایجاد کردي_
و القینا بینھم العداوة والبغضاء ... کلما اوقدوا نار للحرب اطفاھا اللہ
اس احتمال کی بناپر کہ جب جملہ" کلما اوقدوا ... "جملہ "القینا بینھم ... "کا نتیجہ بیان کررہا ہو اور ان دو جملوں کو حرف عطف کے بغیر آپس میں متصل کرنا کہ جو ان کے مضمون کی شدت اتصال پر دلیل ہے، مذکورہ بالا مطلب کی تائید کرتاہے_
33_ یہودیوں کا مسلمانوں کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکانے میں ناکام رہنا، خدا وند متعال کی نفرین و پھٹکار کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ان کے عجز و ناتوانی کا ایك نمونہ ہے_

563

غلت ایدیھم ... کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفاھا اللہ
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ" کلما اوقدوا ..."،" غلت ایدیھم" کا نتیجہ بیان کررہا ہو_
34_ معاشرے میں دشمنی و عداوت فتح و کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے_
القینا بینھم العداوة والبغضاء الی یوم القیامة کلما اوقدوا ناراً للحرب
35_ یہودی ہمیشہ زمین پر فساد و تباہی ایجاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں_
و یسعون فی الارض فساداً
فعل مضارع "یسعون" ہمیشہ اور مسلسل کوشش کرنے پر دلالت کرتاہے_
36_ یہودیوں کے فساد پھیلانے کا سرچشمہ ان کی سرکشی اور کفر ہے_
طغیانا و کفرا ... و یسعون فی الارض فسادا
37_ مفسدین محبت خداوندی کے حصول سے محروم رہتے ہیں_
واللہ لا یحب المفسدین
38_ یہودیوں کے محبت خداوندی سے محروم ہونے کا سبب ان کا فساد پھیلانا ہے_
و یسعون فی الارض فسادا واللہ لا یحب المفسدین
39_ انسانوں اور ان کے اعمال کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار خدا کا محبوب ہونا ہے_
واللہ لا یحب المفسدین
40_ انسان کا محبت خدا کے حصول میں کامیاب یا اس سے محروم ہونا خود اس کے اپنے اعمال پر موقوف ہے_
واللہ لا یحب المفسدین
جملہ" واللہ لا یحب المفسدین "دلالت کرتاہے کہ خداوندمتعال کسی وجہ اور دلیل کے بغیر کسی کو اپنی محبت سے محروم نہیں کرتا جس طرح وہ کسی کو بغیر وجہ کے اپنی محبت سے نہیں نوازتا بلکہ اس کا اصلی سبب اور وجہ اس کے اپنے عمل کی نوعیت ہے_
41_ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ خداوند متعال نے کائنات کی خلقت سے فراغت کے بعد اس کے امور کی تدبیر سے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے_
و قالت الیھود ید اللہ مغلولة

مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت امام صادق (ع) سے روایت منقول ہے" ... قالوا قد فرغ من الامر فلا یزید و لا ینقص ..." (1) یعنی وہ کہتے ہیں کہ کائنات کی خلقت کے بعد خداوند متعال نے کنارہ کشی اختیار کرلی ہے اور وہ اس میں کمی و بیشی نہیں کرسکتا_

--------

**1) توحید صدوق ص 167 ح 1، ب 25; نور الثقلین ج1/ ص 649 ح 278_**



------------------------------------------------

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُواْ وَاتَّقَوْاْ لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلأدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ .65

اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے او رہم سے ڈرتے رہتے تو ہم ان کے گناہوں کو معاف کردیتے او ر انہیں نعمتوں کے باغات میں داخل کردیتے _

1_ خداوند عالم، پیغمبر اکرم (ص) اور تمام آسمانی کتب پر ایمان لانے اور گناہوں سے اجتناب کرنے کی صورت میں خداوند متعال نے اہل کتاب کے گذشتہ تمام گناہوں کو بخش دینے کا حتمی وعدہ کیا ہے_

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم سيئاتهم

آیت 59( هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله و ما انزل الينا و ما انزل من قبل) اور آیت 61 (و اذا جاء وكم قالوا آمنا) سے ظاہر ہوتاہے كہ" آمنوا" ميں ايمان سے مراد خدا تعالى، قرآن كريم، تمام آسمانى كتب اور پيغمبر اكرم(ص) پر ايمان لاناہے_

2_ خداوند متعال نے اہل كتاب كو تقوي كى پابندى كرنے اور خدا تعالى، قرآن كريم اور دوسرى آسمانى كتب پر ايمان لانے كى دعوت دى ہے_

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم سيئاتهم

3_ خداوند متعال، پيغمبر(ص) اور آسمانى كتب پر ايمان لانا اور گناہ سے دامن بچانا انسان كے گذشتہ گناہوں كى بخشش اور مغفرت كا باعث بنتاہے_

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم سيئاتهم

"سيئاتهم "كے قرينہ كى بناپر" اتقوا" كا متعلق گناہ ہے يعنى گناہ سے بچوجبكہ" لكفرنا عنهم سيئاتهم" ميں" سيئاتهم" سے مراد ايمان سے پہلے انجام ديے جانے والے گناہ ہيں_

4_ خداوند متعال گناہوں كو بخشنے والاہے_

لكفرنا عنهم سيئاتهم

5_ اہل كتاب; ايمان و تقوي كى پابندى كيلئے ضرورى محرك سے محروم ہيں_

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا

كلمہ" لو" كے ساتھ شرط بيان كرنا اس پر دلالت



كرتاہے كہ اہل كتاب كا ايمان لانا اور تقوي اختيار كرنا بہت بعيد ہے_

6_ عہد پيغمبر اكرم(ص) ميں اہل كتاب ايمان و تقوي سے عارى لوگ تھے_

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا

7_ خدا تعالى، پيغمبر اكرم(ص) اور تمام آسمانى كتب پر ايمان لانے اور تقوي كى پابندى كرنے كى صورت ميں خداوند متعال نے اہل كتاب كو نعمتوں سے معمور جنت ميں داخل كرنے كى تاكيد كى ہے_

و لو ان اهل الكتاب ... لادخلناهم جنات النعيم

8_ جنت كى نعمتوں سے بہرہ مند ہونا ايمان اور تقوي پر موقوف ہے_

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم سيئاتهم و لا دخلناهم جنات النعيم

9_ گناہوں كى بخشش و مغفرت جنت ميں داخل ہونے كى شرط ہے_

لكفرنا عنهم سيئاتهم و لا دخلناهم جنات النعيم

جنت ميں داخل ہونے سے پہلے بخشش اور مغفرت كا ذكر كرنا اس بات كى طرف اشارہ ہوسكتاہے كہ جب تك انسان كے گناہ بخشے نہ جائيں اس وقت تك جنت ميں داخل نہيں ہوسكے گا_

10_ رشوت، حرام خوري، تجاوز، ظلم و ستم اور كفر آميز باتوں سے اجتناب اہل كتاب كے گناہوں كى بخشش و مغفرت اور جنت ميں داخل ہونے كى شرط ہے_

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا

جيسا كہ پہلے بھى گذراہے كہ " اتقوا" كا متعلق گناہ ہے يعنى گناہوں سے بچو اور گذشتہ آيات كو ملحوظ ركھتے ہوئے اس

کے مدنظر مصاديق ميں سے وہ گناہ ہيں جن كى طرف مذكورہ بالا مطلب ميں اشارہ ہواہے_
11_ جنت متعدد باغات اور مختلف نعمتوں سے معمور ہوگي_
و لا دخلناهم جنات النعيم
نعيم كا معني فراوان ہے_ (مفردات راغب)
-------------------------------------------------





وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُواْ التَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيهِم مِّن رَّبِّهِمْ لأكَلُواْ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِم مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاء مَا يَعْمَلُونَ .66
او راگر يہ لوگ توريت و انجيل او رجو كچھ ان كى طرف پروردگار كى طرف سے نازل كيا گيا ہے سب كو قائم كرتے تو اپنے اوپر اور قدموں كے نيچے سے رزق خداحاصل كرتے ، ان ميں سے ايك قوم ميانہ رو ہے او رزيادہ تر لوگ بدترين اعمال انجام دے رہے ہيں _
1_ خداوند متعال نے اہل كتاب كو تورات، انجيل اور ديگر الہى معارف و تعليمات قائم كرنے كى دعوت دى ہے_
و لو انهم اقاموا التورة و الانجيل و ما انزل اليهم
2_ تورات اور انجيل كے معارف پر ايمان لانے اور ان

کے احکام کے ساتھ ساتھ، ان پر نازل ہونے والی دوسری تعلیمات پر عمل کرنے کی صورت میں اہل کتاب کاآسمانی اور زمینی نعمتوں سے بہرہ مند ہونا_
و لو انهم اقاموا التورية والانجيل وما انزل اليهم من ربهم لاكلوا من فوقهم
"اقامة" کا معنی ايك چيز يا فعل کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ انجام دينا ہے اور آسمانی کتب کو قائم کرنے کا مطلب ان کی تعليمات پر ايمان لانا اور ان کے تمام احکام پرعمل کرنا ہے_
3_ بہت سے اہل کتاب تورات، انجيل اور ان پر نازل شدہ دوسری تعليمات سے بے اعتنائي اور لاپروائي برتنے والے لوگ تھے_
و لو انهم اقاموا التورة والانجيل و ما انزل اليهم
4_ اہل کتاب ميں تورات، انجيل اور دوسری آسمانی کتب کو قائم کرنے کيلئے کافی محرك موجود نہيں تھا_
و لو انهم اقاموا التورية والانجيل
کلمہ" لو "کے ذريعے شرط بيان کرنا اس پر دلالت کرتاہے کہ اہل کتاب کی طرف سے تورات و انجيل کو قائم کرنا بہت بعيد دکھائي ديتاہے_
5_ اہل کتاب کا معاشی مشکلات ميں گرفتار ہونا ان کی طرف سے آسمانی کتب اور فرامين خداوندی سے بے اعتنائي برتنے کا نتيجہ تھا_
و لو انهم اقاموا التورية والانجيل ... لاكلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم
6_ معاشرے ميں آسمانی کتب اور فرامين خداوندی کو قائم کرنا اقتصادی رفاہ و آسائشے اور خدا کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کا موجب بنتاہے_
و لو انهم اقاموا التورية والانجيل ... لاكلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم
7_ بارش کے برسنے اور دوسری آسمانی نعمتوں کے نازل ہونے، سبزہ اگنے اور زمين کی دوسری نعمتوں تك رسائي حاصل کرنے ميں، آسمانی کتب پر قائم رہنا انتہائي مؤثر کردار کا حامل ہے_
و لو انهم اقاموا التوراة و الانجيل ... لاكلوامن فوقهم ومن تحت ارجلهم
8_ آسمانی کتب ايسی ہدايات پر مشتمل ہيں جو معاشرے کی ضروريات پوری کرنے اور اقتصادی مسائل کی گرہيں کھولنے ميں ممد و معاون ثابت ہوسکتی ہيں_
و لو انهم اقاموا التورية والانجيل و ما انزل اليهم من ربهم لاكلوا
اقتصادی رفاہ کو تورات و انجيل پر عمل کرنے پر مترتب کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہوسکتاہے کہ خداوند متعال اجر کے طور پر زمين و آسمان کی برکتيں، عمل کرنے والوں پر نازل فرمائے گااور


اس مطلب کی جانب بھی اشارہ ہوسکتاہے کہ خود تورات اور انجيل ميں ايسی ہدايات موجود ہيں جن پر عمل کرنا معاشرے کی اقتصادی ترقی کا باعث بن سکتاہے_ مذکورہ بالا مطلب اس دوسرے معنی کی اساس پر اخذ کيا گيا ہے_
9_ تورات اور انجيل آپس ميں ہم آہنگ اور ايك دوسرے کی تکميل کرتی ہيں_
و لو انهم اقاموا التورية و الانجيل
انجيل کو حرف "واو" کے ذريعے تورات پر عطف کرنا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ دونوں ميں سے ہر ايك عليحدہ اور جدا طور پر اہل کتاب کيلئے دنيوی سعادت فراہم نہيں کرسکتي_
10_ اديان الہی کی نظر ميں معاشرے کی اقتصادی رفاہ و آسائشے کی قدر و اہميت بہت زيادہ ہے_
لاكلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم
اگر اقتصادی رفاہ و آسائشے جو جملہ" لاكلوا ..."سے سمجھ ميں آتی ہے، اسکی کوئي اہميت نہ ہوتی تو قرآن کريم اسے آسمانی کتب کو قائم کرنے کے نتيجے کے طور پر ذکر نہ کرتا_
11_ معاشرے ميں زندگی کے تمام شعبوں ميں آسمانی کتب کو مرکز و محور قرار دينے کی کوشش کرنا لازمی ہے_
و لو انهم اقاموا التورية والانجيل و ما انزل اليهم من ربهم
آسمانی کتب کو قائم کرنے کا معنی ان کا حق مکمل طور پر ادا کرنا ہے اور يہ زندگی کے تمام شعبوں ميں ان کی تعليمات کو مرکز و محور قرار دينے کيلئے کنايہ ہے_

12_ یہود و نصاري تورات اور انجیل كے علاوه بھی آسمانی تعلیمات سے بہره مند ہوئے_
و لو انهم اقاموا التورية والانجيل و ما انزل اليهم من ربهم
"ما انزل اليهم" سے مراد زبور و غیره جیسی كتابیں ہوسكتی ہیں جو خدا وند عالم نے انبیائے (ع) بنی اسرائیل پر نازل فرمائیں_
13_ پیغمبر اكرم(ص) كے زمانے تك تورات و انجیل میں كوئي تحریف اور تبدیلی نہیں كی گئي تھي_
و لو انهم اقاموا التورة والانجيل
بظاہر یہی دكھائي دیتاہے كہ مورد بحث آیت شریفہ میں موجود تورات اور انجیل سے مراد وہی تورات اور انجیل ہوں گی جو اہل كتاب كے پاس موجود تھیں_
14_ قرآن كریم پر ایمان لانا اور اسے زندگی كے تمام شعبوں میں قائم كرنا اہل كتاب كا فریضہ ہے_
و لو انهم اقاموا ... ما انزل اليهم من ربهم
یہ كہا جاسكتاہے كہ" ما انزل اليهم" سے مراد قرآن كریم ہے جبكہ كلمہ" اليهم" یہ معنی بیان كررہاہے كہ اہل كتاب كو اپنا شمار ان لوگوں میں كرنا چاہیئے جنہیں قرآن كریم نے مخاطب كیا ہے_


15_ آسمانی كتب اور الہی تعلیمات كا نزول خداوند عالم كی اپنے بندوں پر ربوبیت كا ایك جلوه ہے_
و لو انهم اقاموا التوراة و الانجيل و ما انزل اليهم من ربهم
كلمہ" رب" كا انتخاب اس ارتباط كی وضاحت كررہاہے جو آسمانی كتب كے نازل كرنے اور ربوبیت الہی میں پایا جاتاہے_
16_ بعض اہل كتاب معتدل مزاج اور اپنی آسمانی كتب كی پابندی كرنے والے لوگ تھے_
و لو انهم اقاموا التورة ... منهم امة مقتصدة
"مقتصدة " كا مصدر اقتصاد ہے اور اس كا معنی اعمال و كردار میں اعتدال ہے_ یہاں پر "لو انهم اقاموا التورة ..." كی دلیل كی بناپر اس سے مراد تورات و انجیل كا پابند ہونا اور ان كے احكام پر عمل كرنا ہے_
17_ آسمانی كتب كی پابندی كرنے والے اہل كتاب كے بعض قبائل آپس میں ہم آہنگ اور مشتركہ ہدف ركھتے تھے_
منهم امةمقتصدة
"امة" اس گروه كو كہا جاتاہے جس سے تعلق ركھنے والے افراد مشتركہ ہدف اور مقصد ركھتے ہوں_
18_ امت ( ہم آہنگ معاشره) كی تشكیل آسمانی كتب اور احكام خداوندی كو قائم كرنے كی لازمی شرط ہے_
و لو انهم اقاموا التور ة ... منهم امة مقتصدة
آسمانی كتب پر عمل پیرا لوگوں كو كلمہ" امة" كے ذریعے یاد كرنا اس بات كی طرف اشاره ہوسكتاہے كہ ان كی كامیابی و كامرانی آپس كی ہم آہنگی كی مرہون منت ہے_
19_ زندگی میں معتدل اور افراط و تفریط سے پاك روش اختیار كرنا لازمی ہے_
منهم امة مقتصدة
اگر چہ اقتصاد سے مراد احكام خداوندی پر عمل كرنا ہے لیكن كلمہ "مقتصد" كے انتخاب كرنے كا مقصد یہ سمجھانا ہے كہ امور میں اعتدال كی روش اختیار كرنا ایك پسندیده فعل ہے اور خود خداوند متعال نے اس كی ترغیب دلائي ہے_
20_ آسمانی كتب كے فرامین اور ہدایات معتدل اور ہر قسم كے افراط و تفریط سے پاك ہیں_
و لو انهم اقاموا التورة ... منهم امة مقتصدة
21_ ایك امت كے غیر صالح افراد كی مذمت و سرزنش كے وقت اس كے نیك و صالح عناصر كا ذكر كرنا لازمی اور پسندیده فعل ہے_
و لو انهم اقاموا ... منهم امة مقتصدة و كثير منهم ساء ما يعملون
22_ عہد پیغمبراكرم (ص) كے بہت سے اہل كتاب ناپسندیده


اعمال و كردار كے مالك تھے_
و كثير منهم ساء ما يعملون

23_ اہل کتاب کا اپنی آسمانی کتب سے بے اعتنائي کرنا مذموم اور ناپسندیدہ طرز عمل تھا_
و لو انهم اقاموا التورة والانجيل ... و كثير منهم ساء ما يعملون
24_کسی راہ پر گامزن لوگوں کی کثیر تعداد اس راہ کے صحیح و سالم ہونے کی دلیل نہیں ہے_
و كثير منهم ساء ما يعملون
25_ یہود و نصاري کا خداوند عالم کی فراوان نعمتوں سے بہرہ مند ہونا حکومت و ولایت خداوندی کے قائم کرنے پر موقوف ہے_
ولو انهم اقاموا التورة و الانجيل ... لاكلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم
حضرت امام باقر(ع) اس آیہ شریفہ کی توضیح میں فرماتے ہیں: الولاية (1)
26_ یہودیوں کے اکہتر (71) فرقوں میں سے صرف ايك اور نصاري کے بہتر (72) فرقوں میں سے صرف ايك معتدل اور اپنی آسمانی کتاب کا پابند ہے_
و لو انهم اقاموا التورة والانجيل ... و كثير منهم ساء ما يعملون
حضرت رسول اکرم (ص) سے روایت ہوئي ہے: (تفرقت امة موسي على احدى و سبعين ملة (فرقة) سبعون منہما فى النار و واحدة فى الجنة و تفرقت امة عيسي على اثنين و سبعين فرقة احدى و سبعون فرقة فى النار و واحدة فى الجنة ...) حضرت موسي (ع) کی امت اکھتر فرقوں میں بٹ گئي ان میں سے ستر جہنم میں اور صرف ايك جنت میں جائیگا اور حضرت عیسي (ع) کی امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئي ان میں سے اکھتر جہنم میں اور ایك جنت میں جائیگا ... حضرت على (ع) جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ یہ آیہ شریفہ تلاوت فرماتے تھے_" و لو ان اهل الكتاب آمنوا ... و لو انهم اقاموا التورة والانجيل ... منهم ساء ما يعملون"(2)
---------------------------------------------------


----------

**1) كافى ج1 ص 413 ح 6; نورالثقلين ج1 ص 650 ح 285_**
**2) تفسير عياشى ج1 ص 331 ح 151; نورالثقلين ج1 ص 651 ح 288_**

قرآن كريم پر عمل كرنا 14
معاشره:
معاشرے كى مادى ضروريات 8
نعمت:
نعمت كے موجبات 2
ولايت:
ولايت كى اہميت 25
يہود:
ذمہ دار يہود 26;يہود اور آسمانى تعليمات 12;يہود اور انجيل 12;يہود اور تورات 12;يہود كى روزى 25;يہود كے فرقے 26

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ .67
اے پيغمبر آپ اس حكم كوپہنچا ديں جو آپ كے پروردگار كى طرف سے نازل كيا گيا ہے اور اگر آپ نے يہ نہ كيا تو گويا اس كے پيغام كو نہيں پہنچايا او رخدا آپ كو لوگوں كے شر سے محفوظ ركھے گا كہ الله كافروں كى ہدايت نہيں كرتاہے _
1_ پيغمبر اكرم (ص) كا فريضہ تھا كہ لوگوں تك وحى الہى مكمل طور سے پہنچائيں_
يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك و ان لم تفعل فما بلغت رسالته


2_ پيغمبر اكرم(ص) خداوند عالم كے بھيجے ہوئے رسول اور لوگوں تك وحى پہنچانے كا واسطہ ہيں_
يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك
3_ خداوند عالم كى طرف سے پيغمبر اكرم(ص) پر وحى كے ابلاغ كى رسالت (ذمہ داري) ربوبيت خداوندى كا ايك جلوہ ہے_
يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك
اسم" رب" كا انتخاب اس ارتباط كى دليل ہے جو رسالت و وحى اور ربوبيت الہى ميں پايا جاتاہے_
4_ پيغمبر اكرم(ص) لوگوں تك خداوندعالم كا خاص پيغام پہنچانے پر مامور تھے_
بلغ ما انزل ... و ان لم تفعل فما بلغت رسالته
"ما انزل ..." سے مراد تمام احكام اور معارف دينى نہيں ہوسكتے كيونكہ يہ كہنے كا كوئي معنى نہيں بنتا كہ وہ سب جو كچھ تم پر نازل ہوا ہے اگر اسے نہ پہنچايا تو تم نے رسالت الہى كو انجام نہيں ديا_ بنابريں "ما انزل ... "سے مراد ايك خاص پيغام تھا كہ جسے تمام رسالت كے مساوى شمار كيا گيا ہے_ آيہ شريفہ كے متعدد شان نزول اور بہت سى روايات كے مطابق وہ خاص پيغام اميرالمومنين حضرت على (ع) كى ولايت كا اعلان تھا_
5_ اہل ايمان كى امامت اور ولايت كيلئے حضرت على (ع) كو منصوب كرنا وہ حكم ہے جو رسول خدا(ص) پر آيت تبليغ ميں نازل ہوا_
بلغ ما انزل اليك
متعدد شان نزول اور بہت سى وايات كى بناپر "ما انزل اليك" سے مراد امير المومنين على بن ابى طالب (ع) كى ولايت و امامت ہے_
6_ آيت تبليغ ميں موجود خداوند عالم كا خاص اور انتہائي اہم پيغام (ولايت على (ع) ) تمام رسالت كے مساوى اور ہم پلہ قدر و قيمت كا حامل تھا_
بلغ ما انزل ... و ان لم تفعل فما بلغت رسالته
7_ پيغمبر اكرم(ص) كى جانب سے رسالت الہى كے فريضہ كى انجام دہى لوگوں تك خدا كے خاص پيغام (ولايت على (ع) كا اعلان) كے ابلاغ پر موقوف تھي_
بلغ ما انزل ... و ان لم تفعل فما بلغت رسالته

8_ پيغمبر اكرم(ص) پر نازل ہونے والے تمام معارف اور احكام كے درميان ارتباط اور ہم آہنگى پائي جاتى ہے_
و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
9_ آيت تبليغ ميں موجود خداوندعالم كے خاص پيغام كا ابلاغ، آنحضرت(ص) كى جانب سے اس فريضہ كى انجام دہى كيلئے ايك خاص عملى روش كے انتخاب پر


موقوف ہے_
بلغ ... و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
قرآن كريم ميں "و ان لم تبلغ" يا" و الا ...' ' كى جگہ" و ان لم تفعل " كا جملہ استعمال كرنے سے معلوم ہوتاہے كہ وہ ايسا پيغام تھا جسے عملى طور پر لوگوں تك پہنچانا آنحضرت(ص) كا فريضہ تھا اور صرف زبان سے كہہ دينا كافى نہيں تھا_ چنانچہ آنحضرت(ص) نے غدير خم ميں حضرت علي(ع) كا تعارف كراتے ہوئے ان كو امامت كيلئے منصوب فرمايا_
10_ پيغمبر اكرم(ص) كو اپنى الہى ذمہ دارياں انجام دينے ميں تكوينى اختيارحاصل تھا_
و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
جملہ" و ان لم تفعل" سے معلوم ہوتاہے كہ پيغمبر اكرم(ص) تكويناً ابلاغ رسالت پر مجبور نہ تھے بلكہ اسے ترك كرنے پر قادر تھے_
11_ پيغمبر اكرم(ص) اپنى خاص رسالت كى انجام دہى (ولايت علي(ع) كے اعلان) ميں بعض لوگوں كى جانب سے خطرہ محسوس كرتے تھے_
بلغ ما انزل ... و الله يعصمك من الناس
12_ خداوند متعال نے اپنے خاص پيغام (ولايت على (ع) ) كے ابلاغ كى صورت ميں آنحضرت كو پيش آنے والے ممكنہ خطرات سے حفاظت كى ضمانت دى ہے_
بلغ ما انزل ... والله يعصمك من الناس
13_ فرامين الہى كے نفاذ اور احكام دين كى تبليغ كے وقت دينى مبلغين كا لوگوں كى منحرفانہ خواہشات اور مطالبوں كى پروا نہ كرنا لازمى ہے_
بلغ ... والله يعصمك من الناس
14_ كفار ہميشہ ہدايت خداوندى سے محروم ہيں_
ان الله لا يهدى القوم الكافرين
15_ "آيت تبليغ" ميں موجود خداوند عالم كے خاص پيغام كے منكر اور مخالف ،كافر ہيں_
بلغ ما انزل اليك ... ان الله لا يهدى القوم الكافرين
صدر آيت كى روشنى ميں كفار كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك مصداق وہ لوگ ہيں جو اس خاص پيغام كے منكر ہوں جو تمام رسالت الہى كے مترادف ہے_
16_ خداوند متعال كبھى بھى اپنے خاص پيغام (ولايت و امامت علي)(ع) كى مخالفت كرنے والوں كو پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف سازش كى كھلى چھٹى نہيں دے گا_
بلغ ... ان الله لا يهدى القوم الكافرين
اس احتمال كى بناپر كہ جب" والله يعصمك من الناس" كے قرينے كى بناپر فعل "يهدى " كا حذف شدہ متعلق كفار كى سازشيں ہوں يعنى خداوند متعال كفار كو پيغمبر اكرم(ص) كے خلاف كى جانے والى سازشوں ميں كامياب نہيں ہونے دے گا_


17_ مشيت خداوندى كى مخالفت كرنے والوں كى تمام كوششيں اور منصوبے ناكام ہوں گے_
والله يعصمك من الناس ان الله لا يهدى القوم الكافرين
جملہ ان الله لا يهدى ... "،"والله يعصمك من الناس" كيلئے تعليل ہے اور يہ واضح كررہاہے كہ دشمنوں كے خطرے سے پيغمبر اكرم(ص) كے محفوظ رہنے كى وجہ يہ كلى قاعدہ ہے كہ خداوند متعال كبھى بھى كفار اور دشمنان دين كو كاميابى سے ہمكنار نہيں ہونے دے گا_

18_ انسانوں كى ہدايت فقط خداوند متعال كے اختيار ميں ہے_
ان الله لا يهدى القوم الكافرين
19_ پيغمبر اكرم(ص) نے حكم خداوندى كے مطابق غدير خم كے دن ولايت على (ع) كا اعلان كيا_
يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك
حضرت امام باقر(ع) فرماتے ہيں:( ... فاوحى الله عزوجل اليہ" يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك ..." فقام بولاية على (ع) يوم غدير خم ... )(1) يعنى خداوند متعال نے آنحضرت(ص) پر وحى نازل فرمائي كہ اے رسول جو كچھ تمہارے پروردگار كى جانب سے تم پر نازل ہوا ہے اسے لوگوں تك پہنچا دو ... چنانچہ آپ(ص) نے اس پر عمل كرتے ہوئے غدير خم كے دن حضرت على (ع) كى ولايت كا اعلان كيا_
20 _ حضرت على (ع) كى ولايت كا اعلان نہ كرنا رسول خدا (ص) كے اعمال كے ضائع ہونے كا باعث تھا_
و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ
آنحضرت(ص) سے منقول ہے كہ آپ (ص) نے مذكورہ آيت پڑھنے كے بعد حضرت على (ع) سے فرمايا: " اے علي" تيرى ولايت كے ابلاغ كا جو مجھے حكم ديا گياہے اگر اسے نہ پہنچاتا تو ميرے اعمال ضائع ہوجاتے (2)
21_ خداوند متعال كى جانب سے لوگوں كے شر سے تحفظ كى ضمانت ديئے جانے كے بعد پيغمبر اكرم (ع) نے تقيہ اختيار كرنے سے اجتناب كيا_
والله يعصمك من الناس
آنحضرت(ص) كے تقيہ اختيار كرنے كے بارے ميں حضرت امام رضا (ع) سے روايت ہے كہ:( اما بعد قول الله عزوجل" يا ايها الرسول بلغ ما انزل ... والله يعصمك من الناس" فانہ ازال كل تقية بضمان الله عزوجل و بين امر الله ...)(3) يعنى جہاں تك خدا تعالى كے اس فرمان كا تعلق ہے كہ اے رسول جو كچھ آپ پر نازل ہوا ہے اسے لوگوں تك پہنچاديں خداوندعالم آپ (ص) كو لوگوں سے محفوظ ركھے گا تو يہ خدا كى طرف سے ضمانت دى گئي تھى جس كى وجہ سے آنحضرت(ص) نے كسى قسم كا تقيہ اختيار كرنے سے گريز كيا_
--------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
-------

**1) كافى ج1 ص 289 ح 4; نور الثقلين ج1 ص 652 ح 291_**
**2) امالى صدوق ص 400 ح 13، مجلس 74; نورالثقلين ج1 ص 654 ح 296_**
**3) عيون اخبار الرضا ج 2، ص 130 ح 10، ب 35; نورالثقلين ج1 ص 653 ح 293_**

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّىَ تُقِيمُواْ التَّوْرَاةَ وَالإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيراً مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَاناً وَكُفْراً فَلاَ تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ .68

کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب تمہارا کوئي مذہب نہیں ہے جب تك توریت و انجیل او رجو کچھ پرو ردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اسے قائم نہ کرو او رجوکچھ آپ کے پاس پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ ان کی کثیر تعداد کی سرکشی او رکفر میں اضافہ کردے گا توآپ کافروں کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں _

1_ اہل کتاب دینی تشخص اور صحیح مذہبی عقائد کا مالك ہونے کا دعوي کرتے تھے_
یا اهل الکتاب لستم علي شيء حتی تقیموا التورة والانجیل

بظاہر معلوم ہوتاہے کہ" شيئ" سے مراد دين اور شريعت ہے، لہذا اس جملے" لستم على شيئ" کا معنى يہ ہوگاکہ اے اہل كتاب تم كوئي دينى يا مذہبى مقام نہيں ركھتے اور يہ ان كے اس خيال كو رد كررہاہے كہ صرف آسمانى كتاب كا مالك ہونے كى وجہ سے اپنے آپ كو اہل دين و شريعت سمجھتے تھے_
2_ اہل كتاب اپنى آسمانى كتب سے بے اعتنائي برتتے
اور ان كے احكام و معارف كو قائم (نافذ) كرنے سے روگردانى كرنے والے لوگ تھے_
لستم على شيء حتى تقيموا التورية والانجيل
3_ اہل كتاب كى اپنے منظور نظرمقام تك رسائي تورات، انجيل اور دوسرے احكام خداوندى كو قائم (نافذ) كرنے كى مرہون منت ہے_
قل يا اهل الكتاب ... حتى تقيموا التورة والانجيل و ما انزل اليكم من ربكم
4_ آسمانى كتب اور اديان الہى كى طرف صرف نسبت نہيں بلكہ ان كى مكمل پابندى معاشروں كى قدر و


قيمت معين كرتى ہے_
يا اهل الكتاب لستم علي شيء حتى تقيموا التورة والانجيل
يہود و نصارى كو اہل كتاب كے طور پر مخاطب كرنا اور پھر آسمانى كتب كى مكمل پابندى كو قدر و منزلت كا معيار قرار دينا اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ فقط خدا كے دين اور شريعت كى طرف نسبت كسى كام كى نہيں، بلكہ ان كى مكمل پابندى قدر و قيمت اور عزت كا باعث بنتى ہے_
5_ اہل كتاب آسمانى كتب سے بے توجہى كى بنا پر ايسا ٹھكانہ و مركزنہيں ركھتے تھے، جہاں سے اپنے دينى عقائد و آراء كا دفاع كرسكيں_
لستم على شيء حتى تقيموا التورة و الانجيل
مذكورہ بالا مطلب ميں كلمہ" حتي" كو"كي" تعليليہ كے معنى ميں جبكہ حرف" علي" كو ملحوظ ركھتے ہوئے" شيئ" كو ٹھكانے و مركزكے معنى ميں ليا گيا ہے اور " حتي" تقيموا التورة والانجيل "كے قرينے كى بناپر اس سے مراد ايسى قابل اعتماد فكرى بنياديں ہيں جن كے ذريعے اپنے دينى عقائد اور آراء كا دفاع كيا جاسكے_
6_ آسمانى كتب اور دوسرے فرامين الہى كو معاشروں ميں تمام جوانب سے قائم ونافذ كرنا اور انہيں مركز و محور قرار دينا لازمى ہے_
لستم علي شيء حتى تقيموا التورة والانجيل و ما انزل اليكم من ربكم
7_ پيغمبر اكرم(ص) كے زمانے تك تورات اور انجيل ميں كوئي تحريف اور تبديلى نہيں ہوئي تھي_
حتى تقيموا التورة والانجيل
اہل كتاب كو تورات اور انجيل كے قائم كرنے كى ترغيب دلانا اس بات كى علامت ہے كہ يہ آسمانى كتب تحريف اور تبديلى كے بغير ان كے پاس موجود تھيں_
8_ تورات اور انجيل آپس ميں ہم آہنگ اور ايك دوسرے كى تكميل كرتى ہيں_
حتى تقيموا التورة والانجيل
انجيل كو" واو جمع" كے ذريعے تورات پر عطف كرنا ممكن ہے يہ مطلب بيان كرنے كيلئے ہو كہ تورات اور انجيل ميں سے كسى ايك كو تنہا طور پر قائم كرنا اہل كتاب كيلئے مضبوط ٹھكانہ ومركز ايجاد نہيں كرسكتا_
9_ تورات اور انجيل كے علاوہ بھى يہود و نصاري پر خداوند عالم كے فرامين اور معارف نازل ہوئے_
حتى تقيموا التورة والانجيل و ما انزل اليكم من ربكم
10_ تورات اور انجيل كے ساتھ ساتھ اہل كتاب پر نازل شدہ دوسرے فرامين اور معارف ربوبيت خدا كا ايك جلوہ ہيں_
حتى تقيموا التوراة والانجيل و ما انزل اليكم من ربكم


11_ پيغمبر اكرم(ص) پر نازل شدہ تعليمات (آيات قرآن) بہت سارے اہل كتاب كے كفر اور سركشى ميں اضافے كا موجب بنيں_

و ليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفراً
12_ بعض لوگوں پر قرآن كريم كى منفى تاثير كا سرچشمہ خود ان كا اپنا كفر و سركشى ہے_
و ليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفراً
13_ تورات اور انجيل كى تعليمات سے بے اعتنائي برتنے كى وجہ سے اہل كتاب كے كفر و سركشى ميں روز بروز اضافہ ہوتا جاتاہے_
و ليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفراً
قرآن كريم كو تسليم نہ كرنے كى وجہ سے اہل كتاب كے كفر و سركشى ميں اضافہ اس بات كى علامت ہے كہ وہ قرآن كريم كے نزول سے پہلے بھى كفر و سركشى ميں گرفتار تھے_ صدر آيت كے قرينہ كى بناپر اس كفر و سركشى كا سبب ان كا تورات اور انجيل كو يوں ہى ترك كر ديناہے_
14_ اہل كتاب كو قرآن كريم اور پيغمبر اكرم(ص) پر نازل شدہ تعليمات كے قبول اور انہيں قائم كرنے كا پابند بنايا گيا ہے_
و ليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفراً
بظاہر اہل كتاب كے كفر و سركشى ميں اضافے كا سبب قرآن كريم كو تسليم نہ كرنا ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے كہ انہيں قرآن كريم اور اس كى تعليمات قبول كرنے كا پابند بنايا گيا ہے_
15_ اہل كتاب كا تورات اور انجيل سے بے اعنائي برتنا اور ان كى پابندى نہ كرنا ،ان كى جانب سے قرآن كريم كے انكار كا موجب بنا_
قل يا اهل الكتاب لستم على شيء حتى تقيموا التورة والانجيل ... طغياناً
اہل كتاب كى تورات اور انجيل سے بے اعتنائي كا ذكر كرنے كے بعد ان كى جانب سے قرآن كريم كو تسليم نہ كرنے كے تذكرے سے معلوم ہوتاہے كہ ان كى تورات و انجيل سے بے اعتنائي نے قرآن كريم كو تسليم نہ كرنے كے اسباب فراہم كيے_
16_ بعض اہل كتاب نے قرآن كريم كے مقابلے ميں كفر آميز اور دشمنى پر مبنى طرز عمل اختيار كرنے سے گريز كيا_
و ليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفراً
17_ پيغمبر اكرم(ص) پر نازل شدہ فرامين اور تعليمات كا سرچشمہ خداوند متعال كى ربوبيت ہے_
ما انزل اليك من ربك


18_ كفر و سركشى كے متعدد مراتب ہيں_
ليزيدن ... طغياناً و كفراً
19_ سركشي; كفر اور حق كے انكار كا سرچشمہ ہے_
طغياناً و كفراً
سركشى كو كفر سے پہلے ذكر كرناہوسكتاہے اس بات پر دليل ہوكہ سركشى كفر ايجاد كرنے ميں مؤثر ثابت ہوتى ہے_
20_ اہل كتاب بھى پيغمبر اكرم (ص) كى دعوت اور رسالت كے دائرے ميں آتے ہيں_
يا اهل الكتاب ... فلا تاس على القوم الكافرين
21_ بہت سے اہل كتاب كافر ہيں اور انتہائي برے انجام سے دوچار ہوں گے_
يا اهل الكتاب لستم علي شيء ... فلا تاس على القوم الكافرين
22_ اہل كتاب كا كفر پيغمبر اكرم (ص) كيلئے افسوسناك اور غم و اندوہ كا باعث تھا_
فلا تاس على القوم الكافرين
23_ خداوند متعال نے اپنے پيغمبر(ص) كو كفار كے كفر اور ان كے برے انجام پر غمگين ہونے يا افسوس كرنے سے اجتناب كرنے كى نصيحت كى ہے_
فلا تاس على القوم الكافرين
24_ سركش اور كافر لوگ ہمدردى كے قابل نہيں ہيں_
فلا تاس على القوم الكافرين
25_ پيغمبر اكرم(ص) پر نازل شدہ تعليمات( قرآن كريم) كا انكار كفر ہے_

ليزيدن كثيرا منهم ما انزل اليك من ربك ... فلا تاس على القوم الكافرين
26_ آسمانی کتب کو معاشرے میں قائم نہ کرنا ان کا انکار کرنے کے مترادف ہے_
حتى تقيموا التورة والانجيل و ... فلا تاس على القوم الكافرين
جملہ" فلا تاس ... " جملہ " و ليزيدن ..." سے مربوط ہونے کے علاوہ ہوسکتاہے کہ تورات، انجیل اور دوسری آسمانی کتب کو قائم (نافذ)نہ کرنے پربھی متفرع ہو_ بنابریں جو لوگ آسمانی کتب کے پابند نہیں ہیں وہ کفار کے زمرے میں آتے ہیں_

---

آسمانی کتب:
آسمانی کتب پر عمل کرنا 2، 4، 6;آسمانی کتب سے روگردانی 26;آسمانی کتب کی ہم آہنگی 8
آنحضرت (ص) :
583
آنحضرت (ص) اور اہل کتاب 20، 22; آنحضرت(ص) اور کفار 23;آنحضرت (ص) کا غم و اندوہ 23;آنحضرت(ص) کی رسالت کا عالمگیر ہونا 20;آنحضرت(ص) کے غم و اندوہ کے عوامل 22
الله تعالی:
الله تعالی کی ربوبیت 10، 17; الله تعالی کی نصیحتیں 23;الله تعالی کے اوامر پر عمل کرنا 3، 6
انجیل:
انجیل پر عمل کرنا 3;انجیل صدر اسلام میں 7;انجیل کا نزول 9، 10;انجیل کی تحریف 7
اہل کتاب:
اہل کتاب اور آسمانی کتب 2، 5;اہل کتاب اور انجیل 13، 15;اہل کتاب اور تورات 13، 15 ; اہل کتاب اور دینی تعلیمات 14; اہل کتاب اور قرآن کریم 14، 16 ;اہل کتاب کا انجام 21;اہل کتاب کا عقیدہ 1، 5;اہل کتاب کا کفر 11، 13، 15، 22; اہل کتاب کا مقام 3;اہل کتاب کی آسمانی تعلیمات 10;اہل کتاب کی اکثریت 11;اہل کتاب کی اکثریت کا کفر 21; اہل کتاب کی ذمہ داری 14;اہل کتاب کی سرکشی 11، 13;اہل کتاب کی محرومیت 5;اہل کتاب کے دعوے 1;ذمہ دار اہل کتاب 16;صالح اہل کتاب 16
ایمان:
دینی تعلیمات پر ایمان 14;قرآن کریم پر ایمان 14
ترقي:
ترقی کے عوامل3
تورات:
تورات اور انجیل 8;تورات پر عمل کرنا 3;تورات صدر اسلام میں 7; تورات کا نزول 9، 10;تورات کی تحریف 7
حق:
حق کے انکار کا پیش خیمہ 19
دین:
دین اور عینیت 6، 26 ;دینی تعلیمات پر عمل 4; دینی تعلیمات کا سرچشمہ 17
سرکش لوگ:
سرکش لوگوں کیلئے غمگین ہونا 24
سرکشي:
سرکشی کے اثرات 12، 19;سرکشی کے عوامل 13;سرکشی کے مراتب 18;سرکشی میں اضافے کے عوامل11
عیسائي:
عیسائیوں کی آسمانی تعلیمات 9
غم و اندوہ:
ناپسندیدہ غم و اندوہ 24
قدر و قیمت:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُواْ وَالَّذِينَ هَادُواْ وَالصَّابِؤُونَ وَالنَّصَارَى مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وعَمِلَ صَالِحاً فَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ .69
بيشك جو لوگ صاحب ايمان ہيں يا يہودی اور ستارہ پرست اورعيسائي ہيں ان ميں سے جو بھی الله او رآخرت پر واقعی ايمان لائے گا او رعمل صالح كرے گا اس كے لئے نہ خوف ہے او رنہ اسے حزن ہوگا_
1_ مسلمانوں، يہوديوں، صابئين اور نصاري كيلئے ہر قسم كے خوف اور غم و اندوہ سے نجات پانے كی شرط يہ ہے كہ وہ خدا وند عالم اور قيامت پر ايمان لائيں اور نيك عمل انجام ديں_
ان الذين آمنوا و الذين هادوا و الصابئون والنصاري ... ولا هم يحزنون
"صابئون" كا مفرد صابئي ہے اور يہ اس شخص كو كہا جاتاہے جو اپنا دين چھوڑ كر كوئي اور دين اختيار كرلے اس معنی كو مد نظر ركھتے ہوئے كہا جاسكتاہے كہ كلمہ" الصابئون "اس آيت ميں "الذين آمنوا و الذين هادوا "اور"و النصاري" كے درميان واقع ہوا ہے،اور اس قرينے كی بنا پر اس كا مورد نظر مصداق وہ لوگ ہيں جو اسلام يا يہوديت كو چھوڑ كر دين مسيحيت اختيار كرليں_
2_ مسلمان، يہودي، عيسائي اور صابئي وہ امتيں ہيں جو



سب سے زيادہ خداوند متعال اور قيامت پر سچا ايمان لانے اور نيك عمل انجام دينے كی لياقت ركھتی ہيں_
ان الذين آمنوا و الذين هادوا والصابئون والنصاري من آمن
اگر چہ كسی بھی امت كا سچا ايمان( من آمن ...) غم و اندوہ سے نجات كا سبب بنتاہے ليكن سب ميں سے مذكورہ ملتوں كا نام لينا اس مطلب كی طرف اشارہ ہوسكتاہے كہ ان اديان كے پيروكار دوسروں سے زيادہ حقيقی ايمان قبول كرنے كی لياقت اور صلاحيت ركھتے ہيں_
3_ يہود، نصاري اور صابئين كا دين، خداوند عالم كے باقاعدہ اديان كے زمرے ميں آتاہے_
ان الذين آمنوا والذين هادوا والصابئون والنصارى ... فلا خوف عليهم
"صابئين" كے دين كے بارے ميں مختلف آراء پائي جاتی ہيں_ علامہ طباطبائي تفسير الميزان ميں صابئين كے بارے ميں پائي جانے والی گوناگوں آراء كی طرف اشارہ كرنے كے بعد تائيد كرتے ہيں كہ دين صابئي; يہوديوں، مجوسيوں اور حرانيہ كے دين سے آميختہ ايك دين ہے_
4_ خدا تعالی، قيامت اور رسالت انبياء (ع) پر ايمان لانا آسمانی اديان كے مشتركہ اصولوں ميں سے ايك ہے_
ان الذين آمنوا والذين هادوا والصابئون ...من آمن بالله و اليوم الآخر
انبيائے (ع) خدا پر ايمان لانا اس آيہ شريفہ (الذين آمنوا ... النصاري) ميں مذكور عناوين سے اخذ ہوتاہے_
5_ تمام اديان الہی كے احكام ميں سے ايك يہ ہے كہ نيك اعمال كی انجام دہی لازمی ہے_
ان الذين آمنوا ... من آمن بالله و اليوم الآخر و عمل صالحاً

6_ سعادت اور آرام و سکون کے حصول کیلئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیك عمل انجام دینا لازمی ہے_
من آمن ... و عمل صالحاًً فلا خوف علیهم و لا هم یحزنون
7_ دوسرے ادیان الہی کے پیروکاروں کی نسبت صابئین میں حقیقی ایمان کی طرف مائل ہونے کی بہت کم آمادگی پائي جاتی ہے_
ان الذین آمنوا والذین هادوا والصابئون والنصاري
کلمہ" الصابئون "کا مرفوع ہونا اس بات کی علامت ہے کہ کلمہ "ان" سے استفادہ ہونے والی تاکید کا صابئین پر اطلاق نہیں ہوتا_
8_ خداوند عالم اور قیامت پر حقیقی ایمان لائے اور نیك عمل انجام دیئے بغیر صرف ادیان الہی کی طرف منسوب ہونا سعادت کا باعث نہیں بنے گا_



ان الذین آمنوا ..." ، " من آمن بالله والیوم الآخر و عمل صالحاً فلا خوف
چونکہ جملہ" من آمن ..." ،"الذین آمنوا" کیلئے خبر ہے لہذا ان دو حصوں میں ایمان کا مکرر ذکر کرنا اور جملہ خبریہ میں ضمیر کا نہ ہونا اس بات پر دلالت کرتاہے کہ سعادت; خداوند متعال اور قیامت پر حقیقی ایمان لانے اور نیك اعمال انجام دینے پر موقوف ہے اور اس لحاظ سے آسمانی ادیان سے منسوب لوگوں اور دوسرے لوگوں میں کوئي فرق نہیں پایا جاتا_
9_ خداوند متعال اور قیامت پر ایمان اور نیك عمل انجام دینا امتوں کی سعادت اور نجات کی بنیادیں ہیں_
ان الذین آمنوا ... و الیوم الآخر و عمل صالحاً فلا خوف علیهم و لاهم یحزنون
10_ ذہنی آرام و سکون اور مستقبل کے بارے میں خوف لاحق نہ ہونا; خداوند متعال اور قیامت پر ایمان لانے اور نیك عمل انجام دینے سے وابستہ ہے_
من آمن بالله والیوم الآخر ... فلا خوف علیهم و لا هم یحزنون
11_ خدا تعالی و قیامت کا انکار (کفر )اور نیك عمل کا انجام نہ دینا انسان پر غم و اندوہ اور خوف طاری ہونے کا باعث بنتاہے_
من آمن بالله و الیوم الآخر و عمل صالحا فلاخوف علیہم و لاہم یحزنون

عیسائي:
عیسائیوں کا ایمان 1;عیسائیوں کی ذمہ داری 2
غم و اندوہ:
غم و اندوہ سے نجات کے اسباب 1;غم و اندوہ کے اسباب 11
کفر :
خدا کے بارے میں کفر11;قیامت کے بارے میں کفر 11
مسلمان:
مسلمانوں کی ذمہ داری 2
مسیحیت:
دین مسیحیت 3
نجات:
نجات کے عوامل 9
یہود:
یہود کا ایمان 1;یہود کا دین 3;یہود کی ذمہ داری 2

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلاً كُلَّمَا جَاءهُمْ رَسُولٌ بِمَا لاَ تَهْوَى أَنْفُسُهُمْ فَرِيقاً كَذَّبُواْ وَفَرِيقاً يَقْتُلُونَ .70
ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ہے او ران کی طرف بہت سے رسول بھیجے ہیں لیکن جب ان کے پاس کوئي رسول ان کی خواہش کے خلاف حکم لے آیا تو انھوں نے ایك جماعت کی تکذیب کی او ر ایك گروہ کو قتل کردیتے ہیں _
1_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل سے اپنے انبیاء (ع) کی تصدیق اور ان کی پیروی کا عہد و پیمان لیا_
لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل و ارسلنا الیھم رسلا
جملہ "و ارسلنا الیھم رسلا" سے معلوم
ہوتاہے کہ عہد و میثاق کا مورد انبیائے خداکی تصدیق ہے_
2_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل سے اپنے اور قیامت پر ایمان لانے اور نیك عمل انجام دینے کا عہد و


پیمان لیا_
من آمن باللہ و الیوم الآخر و عمل صالحاًً ... لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل
مذکورہ آیت کے گذشتہ آیت سے پائے جانے والے ارتباط کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہا جاسکتاہے کہ خدا اور قیامت پر ایمان لانے اور نیك عمل انجام دینے کا عہد و پیمان لیا گیا_
3_ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کیلئے متعدد اور عظیم المرتبت انبیاء (ع) مبعوث فرمائے_
و ارسلنا الیھم رسلا
"رسلاً "کی تنوین ،ان انبیاء (ع) کی عظمت اور ان کے بلند مرتبہ کی جانب اشارہ ہوسکتاہے_
4_ انبیاء (ع) کی تعلیمات اور اہداف ،بنی اسرائیل کے نفسانی رجحانات کے ساتھ ہم آہنگ اور موافق نہیں تھے_
کلما جاء ھم رسول بما لا تھوی انفسھم
5_ رسالت انبیاء (ع) کا نفسانی میلان کے ساتھ منطبق ہونا یا نہ ہونا بنی اسرائیل کی جانب سے انبیاء (ع) کی تصدیق یا تکذیب کا باعث تھا_
کلما جاء ھم رسول بما لا تھوي انفسھم فریقاً کذبوا و فریقا یقتلون
6_ خداوند عالم کے احکام اور تعلیمات کو تسلیم کرنا ہوس پرستی اور نفسانی خواہشات سے اجتناب کرنے سے وابستہ ہے_
کلما جاء ھم رسول بما لا تھوي انفسھم
7_ بنی اسرائیل عہد شکن اور ہوس پرست لوگ تھے_
لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل ... کلما جائھم رسول بما لا تھوي انفسھم
8_ خداوند عالم کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کے توڑنے اور خواہشات نفسانیہ کی پیروی کی وجہ سے اہل کتاب کے

پاس تورات، انجيل اور دوسری الہی تعليمات كے قيام كيلئے كوئي مطمئن مركزنہ رہا _
لستم علی شيء ... لقد اخذ ميثاق بنی اسرائيل
اس بناپر كہ جملہ " لستم علی شيء ..." كا معنی يہ ہو كہ تمہارے پاس تو كوئي ايسا مركز نہيں ہے جس سے تورات اور انجيل كو نافذ كرسكو_ يہ معنی مد نظر ركھتے ہوئے كہا جاسكتاہے كہ يہ آيت اس مركز اور ٹھكانے كی تفسير كررہی ہے يعنی اس سے مراد خداوند متعال كے ساتھ كيے گئے عہدكا پابند رہنا اور ہوا و ہوس كی پوجا سے اجتناب كرنا ہے_
9_ انبياء (ع) كی تكذيب اور انہيں موت كے گھاٹ اتارنا بنی اسرائيل كا وہ و تيرہ تھا جو انہوں نے انبياء (ع) كے سلسلہ ميں اختيار كيا_
كلما جاء هم رسول ... فريقا كذبوا و فريقا يقتلون



10_ بنی اسرائيل، انبيائے (ع) خدا كی تكذيب اور انہيں قتل كر كے خدا وند عالم كے ساتھ كيے گئے عہد و پيمان سے بے اعتنائي برتنے كے مرتكب ہوئے_
لقد اخذنا ميثاق بنی اسرائيل ... فريقا كذبوا و فريقا يقتلون
11_ بنی اسرائيل كی ہوس پرستی نے انبياء (ع) كی تكذيب اور انہيں قتل كرنے كی راہ ہموار كي_
رسول بما لا تهوي انفسهم فريقا كذبوا و فريقا يقتلون
12_ خدا كے عہد و پيمان كو توڑنے اور انبياء (ع) كی مخالفت اور ان سے نبرد آزما ہونے كی بنياد انسانوں كی ہوس پرستی ہے_
كلما جاء هم رسول ... فريقا كذبوا و فريقا يقتلون
13_ انبيائے بنی اسرائيل نے اپنی رسالت (ذمہ داري) كی انجام دہی ميں جام شہادت نوش كرنے تك استقامت و ثابت قدمی كا مظاہرہ كيا_
فريقا كذبوا و فريقا يقتلون
14_ بنی اسرائيل مسلسل پيغمبر اسلام(ص) كو قتل كرنے كی كوشش ميں رہے_
فريقا كذبوا و فريقا يقتلون
فعل مضارع" يقتلون" مذكورہ بالا مطلب كی طرف اشارہ ہوسكتاہے_
15_ دين يہود كی طرف منسوب ہونے كے باوجود ناروا كردار دليل ہے كہ اديان الہی سے ظاہری نسبت انسان كی سعادت ميں مؤثر واقع نہيں ہوسكتي_
ان الذين آمنوا و الذين هادوا ... فريقا كذبوا و فريقا يقتلون
گذشتہ آيت ميں بيان ہوا ہے كہ" ان الذين ..." اس حقيقت كی طرف اشارہ ہے كہ صرف اديان الہی سے نسبت انسان كی سعادت ميں مؤثر نہيں ہوتي_ يہ آيت اسی حقيقت كيلئے دليل كی حيثيت ركھتی ہے يعنی يہود و نصاري كا يہوديت ونصرانيت كی جانب منسوب ہونا كيونكر ان كی سعادت كا سبب بن سكتاہے جبكہ انہوں نے انبيائ(ع) كی تكذيب كی اور بعض نے انہيں قتل كيا_
16_ خداوند متعال نے مسلمانوں كو اس خطرے سے خبردار كيا ہے كہ مبادا وہ بھی انہی لغزشوں كے مرتكب ہوں جن كے بنی اسرائيل مرتكب ہوئے: (خدا كے عہد و پيمان كو توڑنا، ہوا و ہوس كی پوجا، انبياء (ع) كی تكذيب اور انہيں قتل كرنا)_
ان الذين آمنوا ... لا تهوی انفسهم فريقا كذبوا و فريقاً يقتلون
ابتدائے كلام ميں "ان الذين آمنوا" كے ذريعے مسلمانوں كا تذكرہ اور پھر بنی اسرائيل كے برے انجام كا ذكر كرنے سے معلوم ہوتاہے كہ ان آيات كا ايك ہدف و مقصد يہ ہے كہ مسلمانوں كو اس طرح كے انجام سے دوچار ہونے سے محفوظ ركھے اور انہيں اچھی طرح



سمجھادے كہ وہ بھی اس طرح كے ناروا اعمال سے آلودہ ہونے كے خطرے سے دوچار ہيں_
اللہ تعالی:
اللہ تعالی كا بنی اسرائيل كے ساتھ عہد 1، 2; اللہ تعالی كا خبردار كرنا 16; اللہ تعالی كا عہد 12

انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کی اطاعت 1;انبیاء (ع) کی بعثت 3;انبیاء (ع) کی تعلیمات 4، 5;انبیاء (ع) کو جھٹلانا 5، 9، 16 ;انبیاء (ع) کو جھٹلانے کا پیش خیمہ 11;انبیاء (ع) کی مخالفت 12
انسان:
انسان کی سعادت 15
ایمان:
انبیاء (ع) پر ایمان 1، 5;ایمان کا متعلق 2;خدا تعالی پر ایمان 2; قیامت پر ایمان 2
بنی اسرائیل:
انبیائے بنی اسرائیل 3;انبیائے بنی اسرائیل کی ثابت قدمی 13;بنی اسرائیل اور آنحضرت (ص) کا قتل 14;بنی اسرائیل اور انبیاء (ع) 4، 5;بنی اسرائیل اور انبیاء (ع) کا قتل 9، 10، 11، 16 ;بنی اسرائیل اور انبیاء (ع) کی تکذیب 10;بنی اسرائیل اور انجیل 8;بنی اسرائیل اور تورات 8; بنی اسرائیل اور عہد خدا 10;بنی اسرائیل کا دین 15;بنی اسرائیل کا سلوك 9;بنی اسرائیل کا ناپسندیدہ عمل 15;بنی اسرائیل کی صفات 7; بنی اسرائیل کی عہد شکنی 7، 8; بنی اسرائیل کی لغزش 16;بنی اسرائیل کی ہوس پرستی 7، 8، 11، 16 ; بنی اسرائیل کے رجحانات4، 5
دین:
دینی تعلیمات پر عمل 8;دینی تعلیمات کا قبول کرنا 6
دينداري:
دینداری کے اثرات 15
سعادت:
سعادت کے عوامل 15
عمل:
ناپسندیدہ عمل کے اثرات 15;نیك عمل کی اہمیت 2
عہدشکن: 7
عہدشكني:
عہد شکنی کا پیش خمیہ 12;عہد شکنی کے اثرات 8
مسلمان:
مسلمانوں میں لغزش 16;مسلمانوں کو خبردار کرنا 16
ہوس پرست: 7، 11، 16
ہوس پرستي:
ہوس پرستی سے اجتناب 6;ہوس پرستی کے اثرات 8، 11، 12





وَحَسِبُواْ أَلاَّ تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُواْ وَصَمُّواْ ثُمَّ تَابَ اللّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُواْ وَصَمُّواْ كَثِيرٌ مِّنْهُمْ وَاللّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ .71

او ران لوگوں نے خیا ل کیا کہ اس میں کوئي خرابی نہ ہو گی اسی لئے یہ حقائق سے اندھے او ربہرے ہو گئے ہیں _ اس کے بعد خدانے ان کی تو بہ قبول کرلی لیکن پھر بھی اکثریت اندھی بہری ہو گئي او رخد ا ان کے تمام اعمال پرگہری نگاہ رکھتا ہے _

1_ بنی اسرائیل اس باطل وہم و گمان میں تھے کہ وہ خداوند عالم کی آزمائشےوں میں مبتلا نہیں ہونگے_
و حسبوا الا تکون فتنة
"فتنة"، آزمائشے اور عذاب ہر دو معنی میں استعمال ہوسکتاہے مذکورہ بالا مطلب پہلے معنی کی بناپر اخذ کیا گیا ہے_
2_ خداوند متعال کی جانب سے امتحان اور آزمائشےیں تمام لوگوں کیلئے ہیں_
و حسبوا الا تکون فتنة
الہی امتحان پر یقین نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کی سرزنش اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ تمام انسان بلا استثناء آزمائشے میں ڈالے جائیں گے_
3_ بنی اسرائیل کا دینی افکار اور آراء میں وہم و گمان
پر اعتمادکرنا_
و حسبوا الا تکون فتنة
4_ انبیاء (ع) اور ان کے دین سے نسبت کی بناپر خدا وند عالم کے امتحان اور عذاب سے محفوظ رہنا موہوم اور بے بنیاد خیال ہے_
ان الذین آمنوا والذین ھادوا ... و حسبوا الا تکون فتنة
اس آیہ شریفہ کے آیت 69 سے پائے جانے والے ارتباط سے پتہ چلتاہے کہ بنی اسرائیل کے خدا کے امتحان اور عذاب سے آسودہ خاطر ہونے کی وجہ ان کا اسرائیل اور دین یہود کی جانب منسوب ہونا تھا اور جملہ" حسبوا ..." اس خیال کے زعم باطل ہونے کی دلیل ہے_
5_ بنی اسرائیل اپنے دین اور نسل کے بارے میں

592

گھمنڈ میں مبتلا تھے_
لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل ... و حسبوا الا تکون فتنة
بہت سے مفسرین کا نظریہ ہے کہ بنی اسرائیل کے عقیدہ (خدا کے امتحان اور عذاب سے نجات) کی وجہ یہ تھی کہ وہ اسرائیل کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور یہودیت یا نصرانیت کی طرف منسوب ہیں _آیت 69جو صرف دین کی طرف نسبت کو سعادت کیلئے مؤثر و مفید نہیں سمجھتی اس نظریہ کی جانب اشارہ ہوسکتی ہے_
6_ بنی اسرائیل کا لاپروائي کے ساتھ عہد خداوندی کو توڑنا، انبیاء (ع) کو جھٹلانا اور انہیں قتل کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ ہر صورت میں عذاب سے محفوظ ہیں_
فریقا کذبوا و فریقا یقتلون_ و حسبوا الا تکون فتنة
7_ بنی اسرائیل کے بے بنیاد عقائد میں سے ایك یہ وہم و گمان تھا کہ انہیں عہد شکني، انبیاء (ع) کے جھٹلانے اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنے پر کوئي سزا نہیں ملے گي_
لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل ... و حسبوا الا تکون فتنة
مذکورہ بالا مطلب میں" فتنة " کو عذاب کے معنی میں لیا گیا ہے_
8_ بنی اسرائیل کے اس وہم و گمان نے کہ وہ خداوند عالم کے عذاب اور امتحان سے محفوظ رہیں گے ان میں حق بات سننے کی صلاحیت اور دینی بصیرت کو بالکل ختم کردیا_
فعموا و صموا
9_ بنی اسرائیل کی جانب سے انبیاء (ع) کو جھٹلانا اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنا ان کیلئے حق کی پہچان اور دینی بصیرت سے محرومیت کا سبب بنا_
فریقا کذبوا و فریقا یقتلون ... فعموا و صموا
جملہ" عموا و صموا "جملہ "حسبوا ..." پر متفرع ہونے کے علاوہ جملہ" فریقا کذبوا ..." پر بھی متفرع ہوسکتاہے_
10_ عمل اور فکر ایك دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں_
فریقا کذبوا و فریقا یقتلون _ و حسبوا الا تکون فتنة فعموا و صموا
بنی اسرائیل کا سزا نہ پانے کا عقیدہ ان کی طرف سے لاپروائي کے ساتھ انبیاء (ع) کو جھٹلانے اور انہیں قتل کرنے کا سبب بنا ( یہ فکر کے عمل میں مؤثر ہونے کا نمونہ ہے )اور یہ ناروا عمل ان کے اندھے اور بہرے پن کا سبب بنا (یہ عمل

كے فكر ميں مؤثر ہونے كا نمونہ ہے )_
11_ بنى اسرائيل ايك زمانے ميں كچھ عرصہ كيلئے پسنديده عمل اور صحيح دينى فكر كى جانب مائل ہوئے_
ثم تاب الله عليهم

593
چونكہ گذشتہ آيات بنى اسرائيل كے ناروا عمل اور ناپسنديده كردار نيز غلط دينى افكاركى وضاحت كررہى تھيں لہذا اس سے معلوم ہوتاہے كہ انہوں نے ہر دو جہات سے توبہ كي_
12_ تاريخ كے ايك حصے ميں بنى اسرائيل توبہ كرتے ہوئے خداوند عالم كى جانب لوٹ آئے_
ثم تاب الله عليهم
اہل لغت نے "بندے پر خداوند عالم كى توبہ "كا معنى توبہ كى توفيق كيا ہے_
13_ خداوند متعال نے بنى اسرائيل كى طرف سے ناروا عمل اور كردار پر پچھتاوے اور غلط دينى افكار ترك كرنے كے بعد ان كى توبہ قبول كرلي_
ثم تاب الله عليهم
بندوں كو توبہ كى توفيق دينے كا لازمہ يہ ہے كہ ان كى توبہ قبول كى جائے_
14_ بنى اسرائيل كى توبہ قبول كيے جانے كے بعد ان كى فكرو نظر ميں اصلاح ہوئي_
ثم تاب الله عليهم ثم عموا و صموا
جملہ" ثم عموا و صموا" ميں موجود كلمہ "ثم" سے معلوم ہوتاہے كہ جب بنى اسرائيل پر رحمت خداوندى نازل ہوئي اور بارگاه خداوندى ميں ان كى توبہ قبول ہوئي تو ان كى كھوئي ہوئي بصيرت واپس آگئي، اگر چہ ايك مدت كے بعد وه دوباره اپنى بصيرت كھو بيٹھے اور ناروا اعمال كى جانب مائل ہوگئے_
15_ صحيح فكر و بصيرت رحمت خداوندى كا ايك جلوه ہے_
فعموا و صموا ثم تاب الله عليهم
مذكوره بالا مطلب ميں بنى اسرائيل پر خدا وند عالم كى توبہ كا معنى ان پررحمت الہى كا نزول ليا گيا_
16_ بہت سے بنى اسرائيل توبہ كى خلاف ورزى كركے حاصل كى ہوئي بصيرت كھو بيٹھے اور ناروا اعمال كے مرتكب ہوگئے_
فعموا و صموا ثم تاب الله عليهم ثم عموا و صموا ... والله بصير بما يعملون
17_ بہت سارے بنى اسرائيل نے توبہ كى خلاف ورزى كي_
ثم تاب الله عليهم ثم عموا و صموا كثير منهم
18_ ايك راه پر گامزن لوگوں كى كثير تعداد اس راه كى حقانيت كى دليل نہيں بن سكتي_
ثم عموا و صموا كثيرا منهم
19_ بعض بنى اسرائيل اپنى توبہ پر پابند رہنے كى وجہ سے صحيح دينى بصيرت اور افكارسے بہره مند ہوئے_
ثم عموا و صموا كثير منهم
20_ خداوند متعال كى بنى اسرائيل كے اعمال و كردارپر ہمہ پہلو نظارت _
والله بصير بما يعملون

594
21_ خداوند متعال كى بنى اسرائيل كے ظالم و بد كردار لوگونكو تہديد_
ثم عموا و صموا كثير منهم والله بصير بما يعملون
ظالم و گناہگار لوگوں كے اعمال و كردار سے خداوند متعال كى آگاہى كا تذكره كرنے كا ايك مقصد انہيں عذاب و غيره كى تنبيہ و تہديد كرنا ہے_
22_ اعمال پر خداوند عالم كى نظارت اور آگاہى كو ملحوظ ركھنا جرائم اور ناپسنديده اعمال كے ارتكاب سے اجتناب كا پيش خيمہ ہے_
والله بصير بما يعملون

انسانوں کے اعمال اور کردار سے خدا وند عالم کی آگاہی کے ذکر کرنے کا ایك مقصد یہ ہے کہ انہیں خدا کی دائمی نظارت کی جانب متوجہ کیا جائے تا کہ وہ ناروا اعمال کے ارتکاب سے اجتناب کریں_
23_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کے ہم عصر بنی اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ مبادا وہ بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دوبارہ عہد شکني، انبیاء (ع) کی تکذیب اور ان کے قتل جیسے ناروا اعمال کے مرتکب ہوں_
لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل ... واللہ بصیر بما یعملون
گذشتہ افعال مینماضی (حسبوا ا،عموا و صموا)استعمال کرنے کے برخلاف یہاں پر فعل مضارع و "یعملون" لانے سے پتہ چلتاہے کہ جملہ" واللہ بصیر ..." پیغمبر اکرم(ص) کے ہم عصر بنی اسرائیل کی طرف بھی ناظر ہے_
------------------------------------------------

سننے کے موانع 8
عذاب:
عذاب سے محفوظ رہنا 4;عذاب سے نجات پانا 7
عقیدہ:
باطل عقیدہ 1، 4، 6، 7، 8;صحیح عقیدے کا سرچشمہ 15
علم:
علم اور عمل 22
عمل:
عمل کے اثرات 10;ناپسندیدہ عمل سے اجتناب 22
عہد شکنی :
عہد شکنی کی سزا 7
غور و فکر:
صحیح غور و فکر کا پیش خیمہ 19; صحیح غور و فکر کا سرچشمہ 15;غور و فکر کے اثرات 10
متکبرین: 5

596

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُواْ اللّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّهُ عَلَيهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ .72

یقینا وہ لوگ کافر ہیں جن کا کہنا ہے کہ اللہ وہی مسیح بن مریم ہیں جبکہ خود مسیح کا کہنا ہے کہ اے بنی اسرائیل اپنے اور میرے پروردگار کی عبادت کرو_ جو کوئي اس کاشریك قرار دے گا اس پر خدا نے جنت حرام کردی ہے اور اس کا انجام جہنم ہے او رظالموں کا کوئي مددگار نہ ہوگا_
1_ بعض عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ الوہیت حضرت عیسي (ع) میں منحصر ہے_
لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم
چونکہ بعد والی آیہ شریفہ حضرت عیسي (ع) اور ان کی الوہیت و خدائي کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ بیان کررہی ہے کہ خدائي حضرت عیسي (ع) میں منحصر نہیں ہے_ اس سے معلوم ہوتاہے کہ اس آیت میں بیان ہونے والا عقیدہ تمام عیسائیونکا نہیں بلکہ بعض کا عقیدہ تھا_ مجمع البیان میں آیا ہے کہ یہ فرقہ یعقوبیہ کا عقیدہ تھا_ وہ معتقد تھے کہ خداوندعالم اور حضرت مسیح (ع) ذات میں متحد ہو کر ایك چیز بن گئے ہیں_
2_ جو لوگ حضرت عیسي (ع) کو خدا خیال کرتے ہیں وہ بلاشك و شبہ کافر ہیں_
لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح
3_ حضرت عیسي (ع) کی خدائي اور الوہیت کا دعوي عیسائیوں کا خدا کے ساتھ عہد و پیمان توڑنے کا واضح اور روشن مصداق ہے_

597
لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل ... لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح
4_ حضرت عیسي (ع) نہ خداہیں نہ خدا کے بیٹے بلکہ حضرت مریم (ع) کے بیٹے ہیں_
المسیح ابن مریم
5_ عیسائیوں نے اعتراف کیا ہے کہ حضرت عیسي(ع) حضرت مریم (ع) کے بیٹے ہیں_
قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم
6_ حضرت عیسي (ع) کا حضرت مریم (ع) کے بطن سے پیدا ہونا اس بات پر واضح اور روشن گواہی ہے کہ وہ خدا نہیں ہیں_

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم
حضرت عيسي (ع) کو صراحت کے ساتھ حضرت مریم (ع) کا بیٹا قرار دینا اس حقیقت پر واضح دلیل ہے کہ اولاد (مخلوق)ہونا اور الوہیت آپس میں متصادم ہیں_
7_ بشر یا غیربشر سے پیدا ہونے والا کبھی بھی خدا نہیں ہوسکتا_
لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم
8_ حضرت عیسي (ع) خدا وند عالم کی جانب سے بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے پیغمبر تھے_
و قال المسيح يا بنى اسرائيل اعبدو الله ربى و ربكم
9_ حضرت عيسي (ع) نے بنی اسرائیل کو خدائے واحد کی عبادت اور توحید ربوبی کی دعوت دي_
و قال المسيح يا بنى اسرائيل اعبدو الله ربى و ربكم
10_ حضرت عيسي (ع) نے کبھی بھی لوگوں کو اپنی پوجا کرنے کی دعوت نہیں دی بلکہ وہ اس سے پاك و منزہ ہیں_
اعبدوا الله ربى و ربكم
11_ حضرت عيسي (ع) کا خدائے واحد و یکتا کی عبادت کی دعوت دینا ان کے خدا نہ ہونے پر واضح دلیل ہے_
قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم و قال المسيح يا بنى اسرائيل اعبدوا
"و قال المسيح" جملہ حالیہ ہے اور حضرت عیسي (ع) کی خدائي و الوہیت کی نفی پر ایك دلیل ہے_
12_ حضرت عيسي (ع) نے بنی اسرائیل کی موجودگی میں اپنے آپ کو اور تمام انسانوں کو خدا کا مملوك، اس کا بندہ اور اسی کے تحت تدبیر قرار دیا_
يا بنى اسرائيل اعبدوا الله ربى و ربكم

598

13_ حضرت عيسي (ع) کی خدائي کے قائل عیسائي در حقیقت ان کی تعلیمات سے روگردان اور منحرف لوگ تھے_
لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ... يا بنى اسرائيل اعبدوا الله
14_ حضرت عيسي (ع) کی خدائي کے معتقد عیسائي کافر اور مشرك لوگ تھے_
لقدكفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم ... انہ من يشرك بالله
15_ غیر اللہ کی الوہیت اور ربوبیت کے قائل افراد کافر اور مشرك ہیں_
لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم ... انہ من يشرك بالله
16_ خداوند عالم کے بارے میں شرك کفر کے زمرے میں آتاہے_
لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ... من يشرك بالله
17_ نصاري کا کفر و شرك کی طرف رجحان اس بات کی علامت ہے کہ ادیان الہی کی طرف ظاہری نسبت غیر مفید ہوتی ہے_
ان الذين هادوا والصابئون والنصاري ... لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح
آیت 69 میں بیان ہوا ہے کہ صرف ادیان الہی کی طرف نسبت انسان کی سعادت میں مؤثر واقع نہیں ہوتی اور یہ آیہ شریفہ اس حقیقت کیلئے دلیل و برہان کی حیثیت رکھتی ہے_
18_ حضرت عيسي (ع) نے بنی اسرائیل کو شرك کے برے انجام سے خبردار کیا تھا_
قال المسيح ... انہ من يشرك بالله فقد حرم الله عليہ الجنة
بظاہر جملہ" انہ من يشرك ..." حضرت عیسي (ع) کے کلام سے اقتباس ہے_
19_ خداوند متعال نے مشرکین پر جنت کو حرام کر دیاہے_
انہ من يشرك بالله فقد حرم الله عليہ الجنة
20_ مشرکین کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے_
انہ من يشرك بالله ... مأواه النار
21_ حضرت عيسي (ع) کی الوہیت و خدائي کے معتقد جنت سے محروم اور جہنم کی آگ میں گرفتار ہونگے_
قالوا ان الله هو المسيح ... فقد حرم الله عليہ الجنة و مأواه النار

22_ ستم كاروں كے پاس جہنم كى آگ سے چھٹكارا پانے كيلئے كوئي يار و مددگار نہيں ہوگا_
و ما للظالمين من انصار


23_ كفر اور شرك ظلم كے زمرے ميں آتے ہيں_
انہ من يشرك باللہ ... و ما للظالمين من انصار
24_ حضرت عيسي (ع) كى الوہيت اور خدائي كا عقيده ظلم ہے_
ان اللہ ھو المسيح ... و ما للظالمين من انصار
25_ حضرت عيسي (ع) ہرگز اپنى امت كے مشركين كى شفاعت نہيں كريں گے_
قالوا ان اللہ ھو المسيح ... و ما للظالمين من انصار
جملہ" و ما للظالمين من انصار" عيسائيوں كے اس عقيده كى طرف اشاره ہوسكتاہے كہ حضرت عيسي (ع) انہيں جہنم سے نجات دلانے كيلئے شفاعت كريں گے_
26_ قيامت كے دن كچھ شفاعت كرنے والے موجود ہوں گے_
و ما للظالمين من انصار
"للظالمين "كومقدم كرناجو حصر پر دلالت كرتاہے اس بات كى علامت ہے كہ قيامت ميں بعض مددگار اور شفاعت كرنے والے موجود ہوں گے اور صرف ظالمين ان كى مدد و شفاعت سے محروم رہيں گے_
27_ شرك سب سے بڑا گناه كبيره اور جہنم كے عذاب ميں گرفتارہونے كا باعث بنتاہے_
انہ من يشرك باللہ فقد حرم اللہ عليہ الجنة و مأواه النار
حضرت امام صادق (ع) سے روايت ہوئي ہے: ( ... اكبر الكبائر الشرك باللہ يقول اللہ عزوجل: "انہ من يشرك باللہ فقد حرم اللہ عليہ الجنة و مأوہ النار ...") (1) سب سے بڑا گناه كبيره خدا كے بارے مينشرك ہے_ چنانچہ ارشاد بارى تعالى ہے كہ جو بھى خدا كے بارے ميں شرك كا مرتكب ہو خدا وند عالم نے اس پر جنت حرام كردى ہے اور اس كا ٹھكانہ جہنم ہے_
----------------------------------------------------

--------

**1) عيون اخبار الرضا، ج1 ص 285 ح 33 ب 28; بحار الانوار ج79ص 6ح 7_**

مشركين جہنم ميں 20;مشركين كى شفاعت 25; مشركين كى محروميت 19

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَـهٍ إِلاَّ إِلَـهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُواْ عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ .73
يقينا وہ لوگ كافر ہيں جن كا كہنا يہ ہے كہ اللہ تين ميں كا تيسرا ہے_ حالانكہ اللہ كے علاوہ كوئي خدا نہيں ہے او راگر يہ لوگ اپنے قول سے باز نہ آئيں گے تو ان ميں سے كفر اختيار كرنے والوں پر دردناك عذاب نازل ہوجائے گا_
1_ بعض عيسائي الوہيت ميں تثليث كے معتقد _
لقد كفر الذين قالوا ان اللہ ثالث ثلاثة
كلمہ" ثالث ثلاثة" كا مطلب تين ميں سے ايك ہے اور اس سے مراد اللہ تعالى، حضرت عيسى (ع) اور روح القدس ہيں _چونكہ وہ حضرت عيسي (ع) اور روح القدس كى الوہيت كے قائل تھے لہذا "اللہ ثالث ثلاثة" كا معنى يہ ہوگا كہ خداوند متعال تين اقنوم( باپ، بيٹا، اور روح القدس )ميں سے ايك
اقنوم ہے جسے الوہيت حاصل ہے اس عقيدہ كو اصطلاح ميں عقيدہ تثليث كہا جاتاہے_
2_ بلاشك و شبہ تثليث كے معتقد لوگ كافر ہيں_
لقد كفر الذين قالوا ان اللہ ثالث ثلاثة
3_ عيسائيوں ميں الوہيت كے بارے ميں مختلف عقائد پائے جاتے تھے_



قالوا ان اللہ ہو المسيح ... لقد كفر الذين قالوا ان اللہ ثالث ثلاثة
4_ خدائے واحد و يكتا كے علاوہ كوئي خدا وجود نہيں ركھتا_
ما من الہ الا الہ واحد
5_ الوہيت اور تعدد ميں تضاد پايا جاتا ہے_
ان اللہ ثالث ثلاثة و ما من الہ الا الہ واحد
6_ خداوند متعال نے مشركين اور تثليث كے معتقد لوگوں كو توحيد اور يكتاپرستى كى دعوت دى ہے_
ما من الہ الا الہ واحد و ان لم ينتهوا عما يقولون
7_ دردناك عذاب تثليث كے معتقد افراد كے انتظار ميں ہے_
ليمسن الذين كفروا منهم عذاب اليم
8_ تثليث كو شرك آميز سمجھنے كے باوجود يہ عقيدہ اختيار كرنا قيامت ميں دردناك عذاب كا باعث بنے گا_
ان لم ينتهوا عما يقولون ليمسن الذين كفروا منهم عذاب اليم
9_ تثليث كے معتقد بعض افراد اس كے شرك آميز ہونے سے لاعلمى و ناآگاہى كى بناپر نہ كافر ہيں نہ مشرك_
ليمسن الذين كفروا منهم عذاب اليم
بظاہر" منهم" كى ضمير تثليث كے معتقد افراد كى جانب لوٹ رہى ہے_ اس مبنا كے مطابق كلمہ"منهم" كى بناپر تثليث كے قائل افراد دو حصوں ميں تقسيم ہوتے ہيں: كافر اور غير كافر_ يہ كہا جاسكتا كہ اس فرق كى اصل وجہ ان كا معني تثليث سے آگاہ يا ناآگاہ ہوناہے_ يعنى جو لوگ اس حقيقت سے ناواقف ہيں كہ عقيدہ تثليث اور الوہيت (توحيد) آپس ميں ہم آہنگ نہيں ہيں انہيں كافر نہيں كہا جاسكتا اور وہ دردناك عذاب ميں مبتلا نہيں ہوں گے_
10_ دردناك عذاب سے محفوظ رہنا،يكتاپرستى اور كفر آميز گفتگو سے اجتناب كا مرہون منت ہے_
و ما من الہ الا الہ واحد و ان لم ينتهوا عما يقولون ... عذاب اليم
11_ كسى بھى شخص كى گفتگو اس كے افكار و عقائد پر گواہى اور اسكے ايمان يا كفر كے اثبات كيلئے كافى ہوتى ہے_
لقد كفر الذين قالوا ... و ان لم ينتهوا عما يقولون
كلمہ" زعموا "اور" اعتقدوا" كى بجائے كلمہ "قالوا" اور "يقولون "كا استعمال مذكورہ بالامطلب كى وجہ ہے_


--------------------------------------------------
اللہ تعالى:

أَفَلاَ يَتُوبُونَ إِلَى اللّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ .74

یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کیوں نہیں کرتے جب کہ اللہ بہت بخشنے والااور مہربان ہے _
1_ خداوند متعال نے تثلیث اور حضرت عیسي (ع) کی الوہیت کے معتقد افراد کو استغفار کرنے اور اپنی جانب پلٹ آنے کی دعوت دی ہے_
افلا یتوبون الی اللہ و یستغفرونہ
گذشتہ آیات( قالوا ان اللہ هو المسیح ... قالوا ان اللہ ثالث ثلاثة) کے قرینہ کی بناپر" یتوبون ..." کا فاعل عیسائي ہیں اور توبہ و استغفار کا متعلق حضرت عیسي (ع) کی الوہیت اور تثلیث کا عقیدہ ہے یعنی اس عقیدہ سے توبہ و استغفار کریں_
2_ خداوند متعال نے عیسائیوں کی اپنے باطل عقیدہ (حضرت عیسي (ع) کی الوہیت اور تثلیث )پر بضد اور ڈٹے رہنے کی وجہ سے مذمت و سرزنش کی ہے_
لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المسیح ... افلا یتوبون الی اللہ
"افلا یتوبون ..." میں تو بیخی استفہام عیسائیوں کی اپنے کفر آمیز عقائد سے توبہ اور استغفار نہ کرنے کی بناپر سرزنش اور مذمت کیلئے استعمال کیا گیا ہے_
3_ گذشتہ خطاؤں کی مغفرت طلب کرنے کے ساتھ ساتھ خداوند عالم کی جانب لوٹنا لازمی ہے_
افلا یتوبون الی اللہ و یستغفرونہ
4_ مشرکین کیلئے دردناك عذاب سے چھٹکارا پانے کی راہ یہ ہے کہ وہ توحید کی جانب لوٹ آئیں اور خداوند متعال سے مغفرت طلب کریں_
لیمسن الذین کفروا منهم عذاب الیم_ افلا یتوبون الی اللہ و یستغفرونہ
5_ خداوند متعال غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (انتہائي مہربان) ہے_
واللہ غفور رحیم
6_ خداوند متعال کی رحمت و مغفرت کی وسعت کفار اور مشرکین کی توبہ اور استغفار کے قبول کیے جانے کا پیش خیمہ ہے _
افلا یتوبون ... و اللہ غفور رحیم


7_ خداوند متعال کی مغفرت اور خاص رحمت سے بہرہ مند ہونے کی شرط توبہ و استغفار ہے_
افلا یتوبون ... واللہ غفور رحیم
8_ خطاکاروں کو توبہ اور استغفار کی ترغیب دلانے کیلئے انہیں خدا وند عالم کی وسیع رحمت و مغفرت کی جانب متوجہ کرنا لازمی ہے_
افلا یتوبون ... و اللہ غفور رحیم
خطاکاروں کو لوٹ آنے اور توبہ کرنے کی دعوت دینے کے بعد خدا کیلئے اس کی مغفرت اور وسیع رحمت جیسی صفات بیان کرنے کا مقصد انہیں استغفار کی ترغیب دلاناہے اور یہ ان تمام لوگوں کیلئے درس ہے جو انسانوں کی توبہ اوران کے خدا تعالی کی جانب لوٹ آنے کے خواہاں ہیں_
------------------------------------------------
اللہ تعالی :
اللہ تعالی کا مذمت کرنا 2;اللہ تعالی کی دعوت 1; اللہ تعالی کی رحمت 6، 8;اللہ تعالی کی مغفرت 5، 6، 8; اللہ تعالی کی مغفرت کی شرائط 7; اللہ تعالی کی مہربانی 5
استغفار:
استغفار کی اہمیت 3; استغفار کی تشویق 8;ا ستغفار کی دعوت 1; استغفار کے اثرات 4، 7; استغفار کے قبول ہونے کاپیش خیمہ6; شرك سے استغفار 1
اسماء و صفات:
رحیم 5;غفور 5

بخشش خدا جن كے شامل حال ہے :7
تثليث:
عقيدہ تثليث 1، 2
تحريك:
تحريك كے اسباب 8
توبہ:
توبہ كى اہميت 3; توبہ كى تشويق 8; توبہ كى دعوت 1;توبہ كے اثرات 7; توبہ كے قبول ہونے كا پيش خيمہ 6;شرك سے توبہ 1
توحيد:
توحيد كے اثرات 4
رحمت خدا جن كے شامل حال ہے: 7
عذاب:
عذاب سے نجات كے اسباب 4;عذاب كے مراتب 4
عقيدہ:
باطل عقيدہ 2
علم:
علم اور عمل 9
عيسي (ع) :

606
حضرت عيسي (ع) كى الوہيت 1، 2
عيسائي:
عيسائيوں كا عقيدہ 2;عيسائيوں كو دعوت 1; عيسائيوں كى سرزنش 2
كفار:
كفار كا استغفار 6;كفار كى توبہ 6
مشركين:
مشركين كا استغفار 6;مشركين كى توبہ 6
مغفرت:
مغفرت كى درخواست كرنا 4

مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلاَنِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ .75
مسيح بن مريم كچھ نہيں ہيں صرف ہمارے رسول ہيں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چكے ہيں او ران كى ماں صديقہ تھيں اور وہ دونوں كھانا كھا يا كرتے تھے_ ديكھو ہم اپنى نشانيوں كو كس طرح واضح كركے بيان كرتے ہيں او رپھر ديكھو كہ يہ لوگ كس طرح بہكے جارہے ہيں _
1_ حضرت عيسي (ع) حضرت مريم (ع) كے بيٹے اور خدا كے بھيجے ہوئے رسول تھے_
ما المسيح ابن مريم الا رسول
2_ حضرت عيسي (ع) نہ تو خدا ہيں اور نہ خدا كے بيٹے_
ما المسيح ابن مريم الا رسول
جملہ" ما المسيح ..." ميں حصر اضافى ان باطل عقائد كى طرف اشارہ ہے جن كا عيسائي حضرت عيسي (ع) كے بارے ميں اظہار كرتے تھے اور ان ميں سے بعض كى جانب گذشتہ آيات ميں اشارہ ہوا ہے_
3_ حضرت عيسي (ع) سے پہلے كئي ايك رسول مبعوث

607
ہوئے_
ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
4_ حضرت عيسي (ع) كا ماں سے پيدا ہونا ان كے خدا نہ ہونے پر واضح اور روشن دليل ہے_
قالوا ان الله ہو المسيح ... ما المسيح ابن مريم الا رسول
حضرت عيسي (ع) كى الوہيت كے دعوي كے بعد انہيںحضرت مريم (ع) كا بيٹا قرار دينا ان كے اس دعوي اور عقيده كو رد كرتاہے_
5_ حضرت عيسي (ع) گذشتہ انبياء (ع) كى مانند ايك نبى اور رسول ہيں جو نہ تو خدا تھے اور نہ اس كے بيٹے_
ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
6_ دوسرے انبيائے (ع) خدا كى مانند حضرت عيسي (ع) بھى فانى انسا ن ہيں _
ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
حضرت عيسي (ع) كو رسول قرار دينے كے بعد گذشتہ تاريخ ميں انبياء (ع) كى موت اور رحلت كا تذكره اس بات كى طرف اشاره ہے كہ حضرت عيسي (ع) كيلئے بھى موت ممكن ہے_
7_ حضرت عيسي (ع) كيلئے موت كا ممكن ہونا ان كے خدا نہ ہونے كى علامت ہے_
قالوا ان الله ہو المسيح ... الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
جملہ" قد خلت من قبلہ الرسل "جو حضرت عيسي (ع) كى رحلت اور موت كے ممكن ہونے كى طرف اشاره ہے ايك برہان ہے كہ جو حضرت عيسي (ع) كى الوہيت كے عقيده كو رد كرتا ہے_
8_ عدم سے وجود ميں آنا (حدوث) اور فناپذيري، الوہيت اور خدا ہونے كے ساتھ ہم آہنگ نہيں ہيں_
قالوا ان الله ہو المسيح ... الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
يہ بتانا كہ حضرت عيسي (ع) حضرت مريم(ع) كے بيٹے ہيںان كے حادث ہونے يعنى عدم سے وجود ميں آنے كا بيان ہے اور گذشتہ انبياء (ع) كى موت كا تذكره حضرت عيسي (ع) كے فناپدير ہونے كى طرف اشاره ہے ان دو صفات (حادث و فاني) كو بيان كرنے كا مقصد حضرت عيسي (ع) كے خدا نہ ہونے پر استدلال كرناہے يعنى حضرت عيسي (ع) حادث ہيں اور كوئي بھى حادث خدا نہيں ہوسكتا نيز وه فانى ہيں اور فناپذير خدا نہيں ہوسكتا_
9_ حضرت مريم (ع) حضرت عيسي (ع) كى والده انتہائي سچى خاتون ہيں_
و امہ صديقة
"صديق "اس كو كہاجاتاہے جو بہت زياده سچا ہو (مفردات راغب)

608
10_ حضرت مريم (ع) كا كردار و گفتار (قول و فعل) ايك دوسرے كے ساتھ ہم آہنگ اور واقع كے ساتھ مطابقت ركھتاہے_
امہ صديقة
صديق اس شخص كو كہا جاتاہے جس كى بات اور عقيده واقع كے مطابق ہو اور اپنى سچائي كو اپنے كردار سے ثابت كرے (يہ معنى راغب نے بعض اہل لغت سے نقل كيا ہے)_
11_ حضرت مريم (ع) اپنے بيٹے عيسي (ع) كى رسالت پر عقيده ركھتے ہوئے ،نہ انہيں ابدى خيال كرتى تھيں نہ خدا كا بيٹا سمجھتى تھيں_
امہ صديقة
جوہرى نے الصحاح ميں لكھا ہے كہ" صديق" اس شخص كو كہا جاتاہے جو بہت زياده تصديق كرنے والا ہو اور صدر آيت كے قرينہ كى بناپر اس سے مراد حضرت عيسي (ع) كى رسالت، ان كے فانى ہونے اور خدا كا بيٹا نہ ہونے كى تصديق كرناہے_
12_ ايك عورت معنوى اقدار اور كمال كے بلندترين درجات پر فائز ہونے كى صلاحيت ركھتى ہے_
و امہ صديقة
13_ صداقت اور سچائي بلندترين اقدار ميں سے ہے_

و امہ صديقة
14_ كھانا پينا حضرت عيسي (ع) اور ان كى والده حضرت مريم (ع) كى روزمره كى ضرورت تھي_
كانا يا كلان الطعام
فعل مضارع" يا كلان" استمرار پر دلالت كرتاہے اور اس بات كى علامت ہے كہ حضرت عيسي (ع) اور حضرت مريم (ع) كو ہميشہ غذا كى ضرورت تھي_
15_ بعض عيسائي حضرت مريم (ع) "حضرت عيسي (ع) كى والده" كو خدا خيال كرتے تھے_
كانا يا كلان الطعام
صراحت كے ساتھ يہ بيان كرنا كہ حضرت مريم (ع) غذاكھانے كى محتاج ہيں يہ چيز خدائي كے ساتھ ہم آہنگ نہيں ہے، اس سے معلوم ہوتاہے كہ بعض عيسائي يہ عقيده ركھتے تھے كہ وه مقام الوہيت پرفائز ہيں_
16_ حضرت عيسي (ع) اور ان كى والده حضرت مريم (ع) كا غذا كھانے كا محتاج ہونا ان كے خدا نہ ہونے پر واضح و روشن دليل ہے_
كانا يا كلان الطعام
جملہ" كانا ياكلان الطعام" ايسى ٹھوس دليل ہے جو حضرت عيسي (ع) اور ان كى والده حضرت مريم (ع) كى الوہيت كے عقيده كو رد كرتى ہے يعنى چونكہ انہيں بھوك لگتى ہے اور وه غذا كھانے اور اس كے فضلات كو دفع كرنے كے محتاج ہيں لہذا وه خدا نہيں ہوسكتے_
17_ صرف وه ذات الله اور خدا ہوسكتى ہے جو ازلي، ابدى اور ہر قسم كى احتياج سے پاك و منزه ہو_


ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ... كانا يا كلان الطعام
18_ خدا كى وحدانيت اور تثليث كے بطلان پر قرآن كريم كے پيش كرده دلائل انتہائي واضح اور غور و فكر كے قابل ہيں_
ما المسيح ... انظر كيف نبين لهم الآيات
"الآيات "كا الف لام عہدى ہے اور آيت ميں مذكوره دلائل كى جانب اشاره ہے_
19_ يہ غور و فكر كرنا لازمى ہے كہ قرآن كريم نے كس طرح دلائل ديے ہيں_
انظر كيف نبين لهم الآيات
كلمہ"انظر" كا معنى گہرا غور و فكر كرناہے_
20_ تثليث اور حضرت عيسي (ع) كى الوہيت كے بطلان پر قرآن كريم كے پيش كرده واضح دلائل كے باوجود عيسائي اپنے عقيده پر بضد رہے_
انظر كيف نبين لهم الآيات ثم انظر انى يؤفكون
"يوفكون" كا مصدر" افك" ہے اور اس كا معنى لوٹانا ہے_ " انى "كا مطلب كہاں اور كيسے ہے، بنابريں جملہ" انظر اني يوفكون" كا معنى يہ ہوگا كہ غور كرو كہ تثليث اور حضرت عيسي (ع) كى الوہيت كے بطلان پر واضح و روشن دلائل بيان كرنے كے باوجود وه كس طرح حق سے منحرف ہوئے اور كہاں جاكر اوندھے منہ گرے_
21_ خداوند متعال نے مسلمانوں كو خبردار كيا كہ وه انبياءؑ(ع) اور اولياء الله كو خدا خيال كركے كہيں شرك كى طرف رجحان كے خطرے سے دوچار نہ ہوں_
ما المسيح ابن مريم الا رسول ... انظر انى يؤفكون
چونكہ ہر مسلمان كيلئے بنى اسرائيل كے برے اور شرك آلود انجام كو مد نظر ركھنا ضرورى ہے لہذا اس سے معلوم ہوتاہے كہ مسلمان بھى اسى طرح انبياءؑ(ع) كو خدا سمجھ كر شرك كى طرف مائل ہونے كے خطرے سے دوچار ہيں اور اس فرمان "انظر" كا مقصد يہ ہے كہ اس ناروا اور ابتر صورتحال سے دوچار ہونے سے بچنے كيلئے احتياطى تدابير اختيار كى جائيں_
22_ حق سے منہ موڑكر شرك آلود اور منحرف عقائد كى جانب مائل ہونے كے اصلى اسباب كوتلاش كرنا اور ان كا صحيح تحليل و تجزيہ كرنا ضرورى ہے_
انظر كيف نبين لهم الآيات ثم انظر انى يؤفكون
بعض اوقات كلمہ " اني"بمعني" من اين" يعنى "كہاں سے"كے معنى ميں استعمال ہوتاہے لہذا يہ جملہ" ثم انظر ... "بنى

اسرائیل کے انحراف کے اصلی اسباب میں غور و فکر کرنے کا فرمان ہوسکتاہے_
23_ ادیان الہی کی تاریخ اور ان کے پیروکاروں میں


آنے والے عقائدی تغیر و تبدل کی تاریخ غور و فکر کے قابل ہے_
لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل ... ثم انظر انی یؤفکون
-----------------------------------------------------

عورت:





قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرّاً وَلاَ نَفْعاً وَاللّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .76
پیغمبر آپ ان سے کہئے کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نفع او رنقصان کے مالك بھی نہیں ہیں او ر خدا سننے والا بھی ہے او رجاننے وا لا بھی ہے _
1_ بعض عیسائي غیر اللہ کی عبادت اور پرستش جیسی برائي میں مبتلا تھے_
اتعبدون من دون اللہ ما لا یملك
گذشتہ آیات کی روشنی میں معلوم ہوتاہے کہ جملہ



"اتعبدون "کے مخاطبین عیسائي ہیں_
2_ غیر اللہ کی عبادت کرنے کی وجہ سے خدا نے عیسائیوں کی سخت مذمت کی ہے_
قل اتعبدون من دون اللہ
3_ بعض عیسائي حضرت عيسي (ع) اور ان کی والدہ حضرت مریم (ع) کی عبادت کرتے تھے_
قالوا ان اللہ ہو المسیح ... قل اتعبدون من دون اللہ
گذشتہ آیات کی روشنی میں" من دون اللہ" کے مورد نظر مصداق حضرت عيسي (ع) اور ان کی والدہ حضرت مریم (ع) ہیں_
4_ خدا تعالی کے علاوہ کوئي بھی نفع یا نقصان پہنچانے پر قادر نہیں ہے_
اتعبدون من دون اللہ ما لا یملك لکم ضرا و لا نفعا

5_ حضرت عيسي (ع) اور ان كى والده حضرت مريم (ع) لوگوں كے كسى بھى نفع يا نقصان كے مالك نہيںہيں_
اتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرا و لا نفعا
6_ صرف وہى ذات عبادت كے لائق ہے جس كے ہاتھ ميں لوگوں كے نفع و نقصان كى باگ ڈورہو_
اتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرا و لا نفعا
7_ حضرت عيسي (ع) اور حضرت مريم (ع) كو لوگوں كے نفع و نقصان پر قادر خيال كرنا ان عوامل ميں سے ايك ہے جس كى بناپرعيسائي ان دو كى عبادت كرتے ہيں_
قل اتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرا و لا نفعاً
حضرت عيسي (ع) اور حضرت مريم (ع) كى عبادت كے ناجائز ہونے پر استدلال كرتے ہوئے يہ كہنا كہ وہ نہ تو نفع پہنچانے كى قدرت ركھتے ہيں اور نہ نقصان ، نصاري كى جانب سے حضرت عيسي (ع) اور حضرت مريم (ع) كى عبادت كرنے كى بنياد اور وجہ كى جانب اشارہ ہوسكتاہے_
8_ شرك اور غير الله كى پرستش كى اصل وجہ، نفع و نقصان كے حقيقى مالك اور كائنات ميں سرچشمہ قدرت سے ناآگاہى ہے_
اتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضراً و لا نفعاً
9_ عبادت كا اصلى محرك نقصان سے بچنا اور منفعت كا حصول ہے_
اتعبدون من دون الله ما لا يملك لكم ضرا و لا نفعاً
10_ صرف خداوند متعال سميع (سننے والا) اور عليم


(جاننے والا )ہے_
والله هو السميع العليم
11_ صرف خداوندمتعال انسانوں كى درخواستوں ، كو سننے والا اور ان كے نفع و نقصان سے آگاہ ہے_
ما لا يملك لكم ضرا ولا نفعا و الله هو السميع العليم
12_ بطور مطلق سميع اور عليم ہونا عبادت كے لائق اور شائستہ معبود كى خصوصيت ہے_
قل اتعبدون من دون الله ...والله هو السميع العليم
13_ بطور مطلق سميع اور عليم ہونا لوگوں كو نفع يا نقصان پہنچانے پر قادر ہونے كى لازمى شرط ہے_
ما لا يملك لكم ضرا و لا نفعا و الله هو السميع العليم
بظاہر معلوم ہوتاہے كہ جملہ " والله ..." آيت كے گذشتہ حصے ميں بيان ہونے والى ان دو حقيقتوں پر دليل و برہان ہے: ايك يہ كہ خداوند متعال نفع و نقصان پہنچانے پر قادر ہے اور دوسرى يہ كہ غير الله اس پر قادر نہيں ہے_
------------------------------------------------
اسماء و صفات:
سميع 10;عليم 10
الله تعالى:
الله تعالى كا سننا11;الله تعالى كا علم 11; الله تعالى كى طرف سے سرزنش 2; الله تعالى كى قدرت 4
تحريك:
تحريك كے اسباب 9
توحيد:
توحيد افعالى 4
جہالت:
جہالت كے اثرات 8
سميع ہونا:
سميع ہونے كى قدر و قيمت 12، 13
شرك:

614


قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لاَ تَغْلُواْ فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلاَ تَتَّبِعُواْ أَهْوَاء قَوْمٍ قَدْ ضَلُّواْ مِن قَبْلُ وَأَضَلُّواْ كَثِيراً وَضَلُّواْ عَن سَوَاء السَّبِيلِ .77
پيغمبر آپ كہہ ديجئے كہ اے اہل كتاب اپنے دين ميں ناحق غلو سے كام نہ لو اور اس قوم كے خواہشات كا اتباع نہ كرو جو پہلے سے گمراہ ہو چكى ہے او ربہت سے لوگوں كو گمراہ بھى كر چكى ہے اور سيدھے راستہ سے بہك چكى ہے _
1_ اہل كتاب كے دينى عقائد غلو، ياوه گوئي اور باطل امور پر مشتمل تھے_
قل يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم غير الحق
"لا تغلوا" كا مصدر" غلو "ہے اور اس كا معنى اعتدال كى حد سے خارج ہوكر افراط كى جانب مائل ہونا ہے جسے ياوه گوئي سے تعبير كيا جاتاہے_
615
2_ پيغمبر اكرم(ص) كو حكم ديا گيا كہ اہل كتاب كو اپنے دين ميں غلو كرنے اورفضول و بے سروپا باتيں كرنے سے منع كريں_
قل يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم
3_ دين ميں غلو كرنا (معارف الہى كو باطل اور فضول اموركے ساتھ ملانا) قابل مذمت اور حرام فعل ہے_
لا تغلوا فى دينكم
4_ اديان الہى كے پيروكار اپنے دين ميں غلو كرنے اور اس سے منحرف ہوجانے كے خطرے سے دوچار ہيں_
يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم

5_ تثليث اور حضرت عيسي (ع) اور ان كى والده حضرت مريم (ع) كى الوہيت و خدائي كا عقيده عيسائيوں كے اپنے دين ميں غلو اور ياوه گوئي كا واضح و روشن مصداق ہے_
يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم
گذشتہ آيات كى روشنى ميں عيسائيوں كى بے سروپا و فضول باتوں كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك ان كا تثليث اور حضرت عيسي (ع) اور ان كى والده حضرت مريم (ع) كى الوہيت و خدائي كا عقيده ہے_
6_ دين ميں ہر قسم كا افراط اور غلو; باطل اور حقيقت سے خارج ہوتاہے_
لا تغلوا فى دينكم غير الحق
"غير الحق" محذوف كلمہ" غلواً "كى صفت ہے اور بظاہر صفت توضيحى ہے يعنى حدود الہى مت پھلانگو كہ يہ ايك باطل فعل ہے_
7_ دين ميں غلو اورياوه گوئي كا سر چشمہ آسمانى كتب سے بے اعتنائي ہے_
يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم غير الحق
عيسائيوں كو اہل كتاب كے طور پر مخاطب كرنے كا مقصد اس حقيقت كى طرف اشاره كرناہے كہ دين ميں غلو كرنا آسمانى كتب كى پيروى كے ساتھ ہم آہنگ نہيں ہے_ بنابريں پيروكاران اديان الہى كے غلو سے كام لينے كى اصل وجہ ان كا اپنى آسمانى كتب كى جانب توجہ نہ كرنا ہے_
8_ اہل كتاب كے دين ميں غلو اور ياوه گوئي سے كام لينے كا سرچشمہ ان كا اپنے گمراه اور ہوس پرست اسلاف كى پيروى كرنا ہے _


يا اهل الكتاب لا تغلوا ... و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل
چونكہ "يا اهل الكتاب" كے مخاطب زمان پيغمبر اكرم(ص) كے يہود و نصاري ہيں، لہذا پتہ چلتاہے "قوم قد ضلوا من قبل "سے مراد اہل كتاب كے اسلاف ہيں جبكہ اس قوم كى ضلالت اور گمراہى كا مورد نظر مصداق ان كا دينى مسائل بيان كرتے وقت غلو اور حد سے تجاوز كرنا ہے_
9_ اہل كتاب كے ہوس پرست اور گمراه غاليوں نے بہت سے لوگوں كو بھى گمراه كيا_
و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا كثيراً
مذكوره بالا مطلب ميں" كثيرا" كو" اضلوا" كيلئے مفعول بہ قرار ديا گيا ہے يعنى "اضلواكثيرا من الناس"
10_ اہل كتاب كے ناروا اور غلو آميز عقائد كا سرچشمہ گذشتہ ادوار كے گمراه اور مشرك افراد كے باطل افكار تھے_
قل يا اهل الكتاب لا تغلوا فى دينكم ... ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا
اس احتمال كى بناپر كہ "يا اهل الكتاب" ميں صرف پيغمبر(ص) اكرم كے ہم عصر نہيںبلكہ تمام يہود و نصاري كو مخاطب كيا گيا ہو _ اس بنياد پر" قوم قد ضلوا"سے مراد خود اہل كتاب كے اسلاف نہيں بلكہ مذاہب شرك كے پيروكار ہونگے_
11_ انسان كو بہت سى اور مضبوط جڑوں والى گمراہياں، گذشتہ ادواركے ہوس پرستوں كے عقائد و افكار سے ورثہ ميں ملى ہيں_
و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا كثيراً
اس احتمال كى بناپر كہ جب كثيراً محذوف مفعول مطلق كى صفت ہو يعنى "اضلوا اضلالاً كثيراً"
12_ اديان الہى كے پيروكار اپنے اسلاف كے بے معنى و بيہوده عقائد اور ہوس پرستى پر مبنى رجحانات كى پيروى كے خطرے سے دوچار رہتے ہيں_
و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل
13_ غير مدلل اور نفسانى ميلانات پر مبنى افكار اور عقائد كى پيروى مذموم فعل ہے اور خداوند عالم نے اس سے منع كيا ہے_
و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا
14_ دين ميں غلو اور افراط كا سرچشمہ غير مدلل اور نفسانى ميلانات ہيں_
لا تغلوا فى دينكم غير الحق و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا
15_ ہوس پرستى اور نفسانى ميلانات كى بنياد پر دينى عقائد استوار كرنا اپنى اور دوسروں كى گمراہى كا باعث بنتاہے_

و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا كثيرا
16_ دينى عقائد ميں ميلانات اور نفسانى خواہشات كى پيروى حد اعتدال اور ميانہ روى سے خارج ہونے كا باعث بنتى ہے_
و لا تتبعوا اهواء قوم ... وضلوا عن سواء السبيل


17_ دين ميں غلو كرنا گمراہى ہے اور حد اعتدال اور ميانہ روى سے خارج ہوناہے_
لاتغلوا فى دينكم غير الحق و لا تتبعوا اهواء قوم ... ضلواعن سواء السبيل
18_ عہد پيغمبر(ص) كے بعض يہودى اور عيسائي ہوس پرست اور گمراہ لوگ تھے اور اپنے ہم مذہب افراد كے درميان افراط اور غلو پر مبنى عقائد كى ترويج كرتے تھے_
و لا تتبعوا اهواء قوم ... و اضلوا كثيراً و ضلوا عن سواء السبيل
كلمہ "ضلوا" كا آيہ شريفہ ميں دو مختلف جگہوں پر استعمال گمراہوں كے دو مختلف گروہوں كى طرف اشارہ ہوسكتاہے، ايك آنحضرت(ص) كى بعثت سے پہلے كا گروہ، جس پر جملہ" قد ضلوا من قبل" دلالت كررہاہے اور دوسرا پيغمبر اكرم(ص) كا ہم عصر گروہ كہ جس پر جملہ" ضلوا عن سواء السبيل" دلالت كررہاہے، واضح رہے كہ ايك حصہ ميں" من قبل "كى قيد لانا اور دوسرے ميں نہ لانا اس تفسير كى دليل ہے_
19_ معاشروں كو ضلالت سے دوچار كرنا گمراہى و ہوس پرستى كا اثر اور اس كا نتيجہ اسلام كى جانب ہدايت سے محروميت ہے_
و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا ... و اضلوا كثيرا و ضلوا عن سواء السبيل
"ضلوا" كا دوبارہ استعمال ہوس پرست گمراہوں كى ضلالت كے مراحل كى طرف اشارہ ہوسكتاہے كہ اس صورت ميں تينوں افعال "قد ضلوا، اضلوا اور ضلوا" كا فاعل ايك ہى گروہ ہوگا، بنابريں "لا تتبعوا ..." كا معنى يہ ہوگا كہ ان ہوس پرست گمراہوں كى پيروى نہ كرو جنہوں نے دوسروں كو گمراہى سے دوچار كيا اور اس كے نتيجے ميں" سواء السبيل" (اسلام)كى طرف ہدايت سے محروم رہے_
------------------------------------------------

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ .78

بنی اسرائیل میں سے کفر اختیا ر کرنے والوں پر جناب داؤد اور جناب عیسي کی زبان سے لعنت کی جا چکی ہے کہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اورہمیشہ حدسے تجاوز کیا کرتے تھے _
1_ بنی اسرائیل کے کفار حضرت داؤد (ع) اور حضرت عیسي (ع) کی نفرین کی وجہ سے لعنت خدا میں گرفتار اور اس

کی رحمت سے دور ہوگئے_
لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل علي لسان داوود و عيسي
"لعن "كا محذوف فاعل حضرت داؤد (ع) اور حضرت عيسي (ع) ہيں، بنابريں جملہ" لعن ...على لسان داوود و عيسي" كا معنى يہ ہوگا كہ بنى اسرائيل كے كفار حضرت داؤد (ع) اور حضرت عيسي (ع) كى جانب سے مورد لعنت قرار پائے، واضح رہے كہ جب كسى انسان كى زبان سے كلمہ لعنت جارى ہوتاہے تو اس كا معنى ملعون شخص سے رحمت خدا كے انقطاع كى درخواست ہوتى ہے_
2_ حضرت داؤد (ع) اور حضرت عيسي (ع) بنى اسرائيل كے كفار كيلئے خدا كى لعنت اور نفرين كاپيغام لے كر آئے_
لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل على لسان داوود و عيسى ابن مريم
اس احتمال كى بناپر كہ " لعن" كا محذوف فاعل الله ہو_ واضح رہے كہ بنى اسرائيل كے كفار پر خداوند عالم كى لعنت كا حضرت داؤد اور حضرت عيسي كى زبان سے ادا ہونے كا مطلب يہ ہے كہ خدا وند متعال كى لعنت ان انبياء (ع) كے توسط سے ان تك پہنچائي گئي_
3_ انبياء (ع) كى زبان، نطق خداوند متعال كى تجلى كا ايك مظہر ہے_
لعن الذين كفروا ... على لسان داوود و عيسي ابن مريم
4_ حضرت داؤد (ع) اور حضرت عيسي (ع) اپنى قوم كے كفار كے ايمان لانے سے مايوس ہوچكے تھے_

620

لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل على لسان داوود و عيسي ابن مريم
حضرت داؤد (ع) اور حضرت عيسي (ع) كا كفار بنى اسرائيل پر لعنت كرنا اور انہيں دھتكارنااس بات پر دلالت كرتاہے كہ وہ ان كے ہدايت پانے سے مايوس ہوچكے تھے_
5_ كفار لعنت و نفرين كے مستحق اور رحمت خداوندى سے محروم ہيں_
لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل
6_ بعض بنى اسرائيل كا كفر، ان كے دين ميں غلو كا نتيجہ تھا_
لا تغلوا فى دينكم ... لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل
اہل كتاب كى جانب سے دين ميں غلو كى طرف اشارہ كرنے كے بعد بعض بنى اسرائيل كے كفر كى طرف ميلان كو بيان كرنا اس بات كى دليل ہوسكتاہے كہ ان كا كفر ان كے غلو كا نتيجہ تھا_
7_ دين ميں غلو كفر كا باعث بنتاہے_
لا تغلوا فى دينكم ... لعن الذين كفروا
8_ حضرت داؤد (ع) اور حضرت عيسي (ع) انبيائے بنى اسرائيل ميں سے ہيں_
لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل على لسان داوود و عيسى ابن مريم
9_ حضرت داؤد (ع) حضرت عيسي (ع) سے پہلے مبعوث ہوئے تھے_
على لسان داوود و عيسى ابن مريم
حضرت داؤد (ع) كو حضرت عيسي (ع) سے پہلے ذكر كرنا اس بات كى دليل ہے كہ وہ زمانے كے لحاظ سے حضرت عيسي (ع) سے پہلے مبعوث ہوئے تھے_
10_ حضرت داؤد (ع) اور حضرت عيسي (ع) كے زمانے كے بعض بنى اسرائيل نافرمان اور متجاوز تھے_
لعن الذين كفروامن بنى اسرائيل ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون
11_ كفار بنى اسرائيل كا حضرت داؤد (ع) اور حضرت عيسي (ع) كى لعنت ميں گرفتار ہونے كا سبب ان كا عصيان اور تجاوز تھا_
لعن الذين كفروا ...ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون
مذكورہ بالا مطلب ميں "ذلك "كو لعنت كيلئے اشارہ قرار ديا گيا ہے_
12_ خداوند عالم اور انبياء (ع) كى نافرمانى ، حدود الہى سے مسلسل تجاوز اور لوگوں كے حقوق پر ڈاكہ ڈالنا، كفر اور لعنت خداوندى ميں گرفتار ہونے كا باعث بنتاہے_
لعن الذين كفروا ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون

621

13_ اہل ایلہ (بنی اسرائیل کا ایك گروہ) کی جانب سے ہفتے کے دن کے بارے میں آنے والے حکم خداوندی کی خلاف ورزی اور نافرمانی کی وجہ سے حضرت داود (ع) نے ان پر لعنت کي_

لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل على لسان داود

مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت امام باقر (ع) سے روایت ہے: (اما داؤد فلعن اهل ايلة لما اعتدوا فى سبتهم ... )(1) اہل ایلہ کی جانب سے ہفتے کے دن کے بارے میں آنے والے حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے حضرت داؤد (ع) نے ان پر لعنت کي_

14_ آسمانی کھانا نازل ہونے کے بعد بعض بنی اسرائیل کے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے وہ حضرت عیسي (ع) کی جانب سے مورد لعنت قرار پائے_

لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل ... عيسى ابن مريم

مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت امام باقر (ع) سے روایت ہے:( ... و اما عيسي فلعن الذين انزلت عليهم المائدة ثم كفروا بعد ذلك )(2) حضرت عیسي نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے اپنے اوپر آسمانی کھانا نازل ہونے کے باوجود کفر اختیار کرلیا_

15_ بعض بنی اسرائیل حضرت داؤد (ع) کی لعنت کے نتیجے میں خنزیر کی صورت میں جبکہ بعض حضرت عیسي (ع) کی لعنت کے نتیجے میں بندر کی صورت میں مسخ ہوگئے_

لعن الذين كفروا من بنى اسرائيل على لسان داؤد و عيسي

مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام صادق (ع) سے روایت ہے: (الخنازير على لسان داؤد و القردة على لسان عيسى ابن مريم) (ع) (3) حضرت داؤد نے لعنت کی تو وہ مسخ ہوکر خنزیر اور حضرت عیسي نے لعنت کی تو وہ مسخ ہوکر بندر کی شکل اختیار کرگئے_

--------------------------------------------------

اصحاب سبت:

اصحاب سبت پر لعنت 13;اصحاب سبت کا عصیان 13

الله تعالى:

الله تعالى کی حدود سے تجاوز 12;الله تعالى کی رحمت سے محروم ہونا 1، 5; الله تعالى کی لعنت کے اسباب 12;الله تعالى کی نافرمانی 12;الله تعالى کے کلام کے مظاہر 3

انبیاء (ع) :

انبیاء (ع) کی زبان 3;انبیاء (ع) کی نافرمانی کرنا 12

بنی اسرائیل:

--------

**1) تفسير تبيان ج3 ص 609; نور الثقلين ج1 ص 661 ح 315_**
**2) تفسير تبيان ج3 ص 609; نور الثقلين ج1 ص 661 ح 315_**
**3) كافى ج8ص 200 ح 240; نورالثقلين ج1 ص 660 ح 311_**

622

انبیائے بنی اسرائیل 8;بنی اسرائیل پر لعنت 13،14; بنی اسرائیل کا عصیان 13; بنی اسرائیل کا کفر 6; بنی اسرائیل کی تاریخ 10; بنی اسرائیل کے تجاوز کرنے والے لوگ 10،11;بنی اسرائیل کے کفار 1،2،11،14; بنی اسرائیل کے معصیت کار 10 ، 11; بنی اسرائیل میں مسخ 15;

زمانہ داؤد (ع) کے بنی اسرائیل 10;زمانہ عیسي (ع) کے بنی اسرائیل 10

كَانُواْ لاَ يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُواْ يَفْعَلُونَ .79

انہوں نے جوبرائي بھي كي ہے اس سے بازنہيں آتے تھے اوربدترين كام كياكرتے تھے
1_ بعض بنی اسرائیل کی نہی عن المنکر جیسے الہی فریضہ سے بے اعتنائي اور اپنے معاشرے میں پھیلے ہوئے گناہ اور فساد سے لا تعلقي_
كانوا لا يتناهون عن منكر فعلوه
"لايتناہون" کا معنی ہے کہ وہ ايك دوسرے کو نہ روکتے تھے اور نہ ہی نہی عن المنکرکیاکرتے تھے_
2_ بنی اسرائیل میںفسق وفجور اور بہت ساری برائیاں رائج تھیں_
كانوا لا يتناہون عن منكر فعلوه
جملہ" كانوا لا يتناہون" دلالت کرتاہے کہ وہ مسلسل نہی عن المنکر ترك کرتے تھے، اور یہ دلیل ہے کہ ان میں بہت ساری برائیاں بری طرح رچ بس چکی تھیں_
3_ نہی عن المنکر تمام لوگوں کالازمی فریضہ ہے_

كانوا لا يتناہون عن منكر فعلوہ
4_ نہی عن المنكركا ترك كرنا بنی اسرائيل كے تجاوز كا واضح و روشن نمونہ ہے_
و كانوا يعتدون _ كانوا لا يتناہون
جملہ " كانوا لا يتناہون" جملہ "كانوا يعتدون" كی تفسير ہے يا اس كے واضح و روشن مصداق كابيان ہے_
5_ نہی عن المنكركا ترك كرنا اور معاشرے ميں پھيلنے والے گناہ اور فسق و فجور سے بے اعتنائي برتنا خداوند عالم اور اس كے انبياء (ع) كی لعنت ميں گرفتار ہونے كا موجب بنتاہے_
لعن الذين كفروا ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون_ كانوا لا يتناہون
6_ كفر كی جانب معاشروں كے رخ كرنے كا سبب نہی عن المنكر كو ترك كرناہے_
لعن الذين كفروا ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون _ كانوا لا يتناہون
گذشتہ آيہ شريفہ ميں تجاوز اور تعدی كو كفر اور خداوند عالم كی لعنت ميں گرفتار ہونے كا سبب قرار ديا گيا ہے_ جبكہ مورد بحث آيہ شريفہ ميں نہی عن المنكر ترك كرنے كو تجاوز و تعدی كا واضح مصداق


شمار كيا گيا ہے، بنابريں نہی عن المنكر كا فريضہ انجام نہ دينا لوگوں كے كفر كی جانب رجحان اور لعنت خداوندی ميں گرفتار ہونے كا سبب بنتاہے_
7_ بنی اسرائيل برائيوں ميں گرفتار تھے اور دين كے نواہی اور محرمات كی بالكل پروا نہيں كرتے تھے_
كانوا لا يتناہون عن منكر فعلوہ
اس احتمال كی بناپر كہ "لا يتناہون" كا معنی "لا ينتھون" ہو، يعنی بنی اسرائيل برے كاموں سے باز نہيں آتے تھے اور نواہی اور تنبيہات كی بھی پروا نہيں كرتے تھے_
8_ نہی عن المنكر كا ترك كرنا بعض بنی اسرائيل كے انتہائي برے، اور ناپسنديدہ افعال ميں سے ايك ہے_
كانوا لا يتناہون ... لبئس ما كانوا يفعلون
9_ نہی عن المنكر ترك كرنا ايك برا اور ناپسنديدہ فعل ہے_
كانوا لا يتناہون ... لبئس ما كانوا يفعلون
10_ بنی اسرائيل كے دو قسم كے لوگوں پر لعنت كی گئي ہے: ايك وہ جو نہی عن المنكر كا اثر قبول نہيں كرتے تھے، دوسرے وہ جو خود تو نہی عن المنكر كا فريضہ انجام ديتے تھے ليكن گناہگاروں كے ساتھ اٹھتے بيٹھتے اور ميل جول بھی ركھتے تھے_
لعن الذين كفروامن بنی اسرائيل ... كانوا لا يتناہون عن منكر فعلوہ
حضرت علی (ع) سے روايت ہے( ... و لما وقع التقصير فی بنی اسرائيل جعل الرجل منهم يری اخاه علی الذنب فينهاه فلا ينتهی فلا يمنعہ ذلك من ان يكون اكيلہ و جليسہ و شريبہ حتی ضرب الله عزوجل قلوب بعضهم ببعض و نزل فيهم القرآن حيث يقول عزوجل لعن الذين كفروا من بنی اسرائيل ... كانوا لا يتناہون عن منكر فعلوہ ...) (1) جب بنی اسرائيل سے كوتاہی ہوئي اور ان ميں برائياں رچ بس گئيں تو ايك شخص ديكھتا كہ ميرا بھائي بھی ان برائيوں كا مرتكب ہوتاہے، لہذا وہ اسے منع كرتا، ليكن وہ باز نہ آتا تھا تويہ بھی اس كے ساتھ كھانا پينا، اٹھنا بيٹھنا اور ميل جول ترك نہيں كرتا، يہاں تك كہ خداوند متعال نے ان كے دل آپس ميں ملا ديئے، اور ان كے بارے ميں قرآن كريم ميں فرمايا: بنی اسرائيل كے ان لوگوں پر لعنت كی گئي ہے جنہوں نے كفر اختيار كيا ... جن برائيوں كا ارتكاب كرتے تھے ان سے باز نہيں آتے تھے_
------------------------------------------------
الله تعالى:
الله تعالى كی لعنت كے اسباب 5
انبياء (ع) :
انبياء (ع) كی لعنت كے اسباب 5
-------

1) ثواب الاعمال مترجصم، ص 597 ح 3; نورالثقلين ج1 ص 660 ح 312_

625
بنی اسرائیل:
بنی اسرائیل اور نہی عن المنکر ;بنی اسرائیل پر لعنت 10;بنی اسرائیل کا تجاوز 4;بنی اسرائیل کا سکوت 1; بنی اسرائیل کا ناپسندیدہ عمل 8;بنی اسرائیل کی نافرمانی 7; بنی اسرائیل میں برائیاں 2، 7;بنی اسرائیل میں گناہ و فساد 1، 2;بنی اسرائیل میں نہی عن المنکر
روایت: 10
عمل:
ناپسندیدہ عمل 9
عمومی ذمہ داري: 3
کفر:
کفر کا پیش خیمہ 6
گناہگار:
گناہگاروں کی ہم نشینی 10
گناہ و فساد:
گناہ و فساد کی جانب توجہ نہ کرنا 5
لعنت:
لعنت کے اسباب 10
نہی عن المنکر:
نہی عن المنکر ترك کرنا 4، 8، 9;;نہی عن المنکر ترك کرنے کے اثرات 5، 6;نہی عن المنکر کی اہمیت 1، 3;نہی عن المنکر کی جانب توجہ نہ کرنا 10

تَرَى كَثِيراً مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ .80

ان میں سے اکثر کو آپ دیکھیں گے کہ یہ کفار سے دوستی کرتے ہیں_ انہوں نے اپنے نفس کے لئے جو سامان پہلے سے فراہم کیاہے وہ بہت برا سامان ہے جس پر خدا ان سے ناراض ہے وہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں 1_ عہد پیغمبر(ص) کے بہت سے بنی اسرائیل مشرکین مکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے اور ان کی ولایت
قبول کرتے تھے _
تری کثیرا منهم یتولون الذین کفروا

626
بعض مفسرین کا کہناہے کہ" الذین کفروا" سے مراد مشرکین مکہ ہیں_
2_ بنی اسرائیل مسلسل اور آشکار طور پر مشرکین مکہ کے ساتھ دوستانہ اور ولائي تعلقات رکھتے تھے_
تری کثیرا منهم یتولون الذین کفروا
کلمہ" تري" سے معلوم ہوتاہے کہ بنی اسرائیل علی الاعلان مشرکین مکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرتے تھے، جبکہ فعل مضارع "یتولون " تعلقات کے استمرار اور دوام پر دلالت کرتاہے_
3_ بعض بنی اسرائیل احکام الہی کے پابند اورمشرك کفار سے محبت اور دوستانہ تعلقات سے خود کو دور رکھتے تھے _
تری کثیرا منهم یتولون
4_ خداوند متعال اس بات کا خواہاں ہے کہ ادیان الہی کے پیروکار کفار کا تسلط اور غلبہ قبول نہ کرتے ہوئے آزاد اور

مستقل رہيں_
ترى كثيرا منہم يتولون الذين كفروا
5_ كفار كے ساتھ دوستى اور ان كى ولايت قبول كرنا حرامہے_
ترى كثيرا منهم يتولون الذين كفروا لبئس ما قدمت
6_ مشركين كے ساتھ دوستى اور ان كى ولايت قبول كرنا ان ناپسنديده اعمال ميں سے ايك ہے جو عہد پيغمبر (ع) كے بہت سے يہوديوں كے ہاں رائج تھے_
لبئس ما كانوا يفعلون _ ترى كثيرا منهم يتولون الذين كفروا
جملہ" يتولون الذين كفروا" جملہ" لبئس ما كانوا يفعلون "كا ايك مصداق ہے، اور آيت (82)(و لتجدن اقربهم مودة ...) كہ جو عيسائيوں كو مسلمانوں كا دوست بتاتى ہے كے قرينے كى بنا پر ان آيات ميں بنى اسرائيل سے مراد يہودى ہيں_
7_ بنى اسرائيل اپنے ہم مسلك لوگوں كوكفار كى ولايت قبول كرنے اور ان كے ساتھ دوستى سے منع نہيں كرتے تھے_
لا يتناہون عن منكر فعلوه ... تري كثيرا منهم يتولون الذين كفروا
مورد بحث آيہ شريفہ"منكر" كا ايك مصداق بيان كررہى ہے جو گذشتہ آيت ميں گذراہے_
8_ ايمانيمعاشرے كے تمام افراد كيلئے اغيار كے ساتھ تعلقات كے قائم كرنے پر نظر ركھنا اور مؤمنين كو كفار كى ولايت قبول كرنے اور ان كے ساتھ محبت كے رشتے بڑھانے سے روكنا ضرورى ہے_
كانوا لا يتناہون عن منكر ... تري كثيرا منهم يتولون الذين كفروا
9_ بنى اسرائيل كے كفر اور خدا و انبياء كى لعنت ميں گرفتار


ہونے كا سبب ان كا كفار كے ساتھ دوستانہ تعلقات بر قرار كرناہے_
لعن الذين كفروا ... تري كثيرا منهم يتولون الذين كفروا
مورد بحث آيت كا مضمون يعنى مشركين كى ولايت قبول كرنا بنى اسرائيل كے عصيان و نافرمانى كے ايك اور مصداق كا بيان ہے لہذا مشركين كى ولايت قبول كرنا بھى كفر اور لعنت خداوندى ميں گرفتار ہونے كا ايك سبب ہے_
10_ عصيان و نافرماني،تجاوز و تعدى اور نہى عن المنكر ترك كرنا كفار كى ولايت قبول كرنے اور ان كے ساتھ دوستى قائم كرنے كا پيش خيمہہے_
ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون _ كانوا لايتناہون ... يتولون الذين كفروا
اس احتمال كى بناپر كہ مورد بحث آيہ شريفہ كا مضمون يعنى ولايت مشركين كو قبول كرنا ان ناپسنديده اعمال كا نتيجہ ہو جو گذشتہ آيات ميں بنى اسرائيل كے متعلق بيان ہوئے ہيں_
11_ بنى اسرائيل نے اپنے انحرافات كى بدولت اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے ناگوار اور برا مستقبل تيار كيا_
لبئس ما قدمت لهم انفسهم
12_ انسان خود اپنى عاقبت اور مقدر كو معين كرتاہے_
قدمت لهم انفسهم
13_ بنى اسرائيل كى برى عاقبت يہ ہے كہ وہ غضب الہى ميں گرفتار ہونگے_
لبئس ما قدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم
"ان سخط الله عليهم" اہل ادب كى اصطلاح ميں مذمت كيلئے مخصوص ہے، يعنى بنى اسرائيل كا غضب الہى ميں گرفتار ہونا وہ برا ماحصل اور توشہ ہے جو انہوں نے آخرت كيلئے بھيجا ہے_
14_ ولايت كفار كو قبول كرنا اور ان كے ساتھ دوستى كرنا بنى اسرائيل پر خداوند عالم كے غضب كا سبب بنا_
ترى كثيرا منهم يتولون ... لبئس ما قدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم
15_ عصيان و نافرماني، تعدى و تجاوز اور نہى عن المنكر ترك كرنا خدا وند عالم كے غيض و غضب كا باعث بنتاہے_
ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون _ كانوا لا يتناہون عن منكر ... سخط الله عليهم
ممكن ہے" ما قدمت لهم انفسهم "ان تمام ناروا اعمال كى جانب اشاره ہو جو اس آيت اور گذشتہ آيات ميں بيان ہوئے ہيں، قابل ذكر يہ ہے كہ اس صورت ميں" ان سخط الله" ميں موجبات جيسا مضاف محذوف ہے يعنى "موجبات سخط الله"_

16_ بنی اسرائیل ;عصیان و نافرماني، تعدی و تجاوز، نہی عن المنكر ترك كرنے اور كفار كی ولايت قبول كرنے كی وجہ سے ہميشہ عذاب ميں رہيں گے_
ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون _ كانوا لا يتناہون ... و فی العذاب هم خالدون
17_ خداوند عالم كا غضب اور دائمی عذاب ولايت كفار كے قبول كرنے اور ان سے دوستی كرنے كا نتيجہ ہے_
يتولون الذين كفروا لبئس ... ان سخط الله عليهم و فی العذاب هم خالدون
18_ ہميشہ عذاب ميں رہنا، خدا وند عالم كے غيض و غضب كا مظہر ہے_
ان سخط الله عليهم و فی العذاب هم خالدون
جملہ "و فی العذاب ..." گناہگاروں پر خداوندعالم كے غيض و غضب كا نمونہ(ان سخط الله) بيان كررہاہے_
19_ انسان كا انبياء (ع) كی لعنت ميں گرفتار ہونا ، اس پر خداوند عالم كے غيض و غضب كی علامت ہے_
لعن الذين كفروا من بنی اسرائيل علی لسان داوود ... ان سخط الله
20_ بہت سے بنی اسرائيل كا اپنے دنياوی مفادات كے حصول كی خاطر ظالم و ستمگر بادشاہوں سے دوستی اور ان كی ہوا و ہوس پر مبنی خواہشات كو مختلف پيرايوں ميں خوبصورت بناكر پيش كرنے كا نتيجہ خداوند عالم كا غضب اور دائمی عذاب ہے_
تری كثيرا منهم يتولون الذين كفروا ... و فی العذاب هم خالدون
مذكورہ آيہ شريفہ كی وضاحت ميں حضرت امام باقر (ع) سے روايت ہے:( يتولون الملوك الجبارين و يزينون لهم اهوائهم ليصيبوا من دنياهم) (1) وہ ظالم و جابر بادشاہوں سے دوستی كرتے اور ان كی خواہشات نفسانی كو مزين كركے پيش كرتے ہيں تاكہ اپنے دنياوی مفادات حاصل كرسكيں_
------------------------------------------------
اديان كے پيروكار:4
الله تعالی:
الله تعالی كا غضب 19; الله تعالی كی لعنت 9; الله تعالی كے غضب كے موجبات13، 14، 15، 17، 18، 20
انبياء (ع) :
انبياء (ع) كی لعنت 9، 19
انحراف:
انحراف كے اثرات 11
------

**1) تفسير تبيان، ج3، ص 611، نورالثقلين، ج1، ص 661، ح 315_**


انسان:
انسان كا انجام 12;انسان كی عاقبت 12
بنی اسرائيل:
بنی اسرائيل اور ظالم حكمران 20;بنی اسرائيل اور كفار 9;بنی اسرائيل اور مشركين 2، 3;بنی اسرائيل اور مشركين مكہ 1;بنی اسرائيل اور نہی عن المنكر 7;بنی اسرائيل كا انجام 13;بنی اسرائيل كا انحراف 11; بنی اسرائيل كا تجاوز16;بنی اسرائيل كا عذاب16 ; بنی اسرائيل كا عصيان 16 ;بنی اسرائيل كا كفر 9;بنی اسرائيل كا مستقبل 11;بنی اسرائيل كا مورد غضب ہونا 13، 14 ;بنی اسرائيل كے مومنين 3;صدر اسلام كے بنی اسرائيل 1
تجاوز:
تجاوز كی سزا 16;تجاوز كے اثرات 10، 15

630

تفسیر راهنماجلد 4

وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِالله والنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاء وَلَـكِنَّ كَثِيراً مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ .81

اگر يہ لوگ اللہ او رنبی پراو رجو كچھ ان پر نازل ہوا ہے سب پر ايمان ركھتے تو ہرگز كفار كو دوست نہ بناتے ليكن ان ميں سے بہت سے لوگ فاسق اور نافرمان ہيں
1_ بہت سے بنى اسرائيل پيغمبر اكرم(ص) اور قرآن كريم پر ايمان نہيں لائے تھے اور خداوند متعال پر راسخ عقيده نہيں ركھتے تھے_
و لو كانوا يؤمنون باللہ و النبى و ما ا نزل اليہ
مذكوره بالا مطلب اس احتمال كى بنا پر اخذ كيا گياہے كہ" النبي" سے مراد پيغمبر اسلام(ص) ہوں،
اس صورت ميں "ما انزل اليہ" سے مراد قرآن كريم ہوگا، قابل ذكر بات يہ ہے كہ اس بنياد پر خداوند عالم پر عدم ايمان سے مراد ايمان واقعى اور پيغمبر(ص) اكرم و قرآن كريم پر عدم ايمان سے مراد ايمان واقعى اور ظاہرى ہے، كيونكہ بنى اسرائيل خداوند متعال پر ايمان كا اظہار كيا كرتے تھے_


2_ عہد پيغمبر(ص) كے بنى اسرائيل كفار كے ساتھ دوستانہ اور ولائي تعلقات ركھتے تھے_
ما اتخذوہم اولياء
3_ بنى اسرائيل ;خداوند عالم ، پيغمبر اكرم(ص) اور قرآن كريم پر ايمان لاكر اپنے آپ كو كفار كى ولايت اور دوستى سے بچا سكتے تھے_
و لو كانوا يؤمنون باللہ و النبى و ما انزل اليہ ما اتخذوهم اولياء
4_ خداوند عالم، پيغمبر اكرم(ص) اور قرآن كريم پر ايمان لانا اور كفار كو دوستى و ولايت كيلئے انتخاب كرنا آپس ميں ہم آہنگ نہيں ہيں_
لو كانوا يؤمنون باللہ والنبى و ما انزل اليہ ما اتخذوهم اولياء
5_ خداوند متعال، پيغمبر اكرم(ص) اور آسمانى كتب پر ايمان لانا استقلال و آزادى اور كفار كى غلامى كے طوق سے نجات پانے كا راستہ ہے_
و لو كانوا يؤمنون ... ما اتخذوهم اولياء
مذكوره بالا مطلب اس بناپرہے كہ ولى بمعنى سرپرست ہو_
6_ معاشروں كى سعادت اور امن و سلامتى ،الہى قائدين كى پيروى اور دينى قوانين پر عمل سے وابستہ ہے_
و لو كانوا يؤمنون باللہ والنبى و ما انزل اليہ ما اتخذوهم اولياء
گذشتہ آيات كہ جن ميں بنى اسرائيل كے زوال پذير معاشرے كى تصوير پيش كى گئي تھي، كو ملحوظ ركھنے سے معلوم ہوتاہے كہ مورد بحث آيہ شريفہ ايسى ہدايات پر مشتمل ہے جن سے مختلف معاشرے زوال پذير ہونے سے بچ سكتے ہيں، بنابريں "ما اتخذوهم اولياء " كا جملہ الہى قائدين كى پيروى اور دينى قوانين پر عمل نہ كرنے كا صرف ايك نتيجہ بيان كررہا ہے اور دوسرے نتائج كہ جنہيں سلامت و سعادت سے تعبير كيا گيا ہے، گذشتہ آيات كو ملحوظ ركھنے سے حاصل ہوتے ہيں_
7_ كفار اور مشركين كى دوستى سے اجتناب كرنا لازمى ہے_
و لو كانوا يؤمنون باللہ والنبى و ما انزل اليہ ما اتخذوهم اولياء
مذكوره مطلب اس بنا پرہے كہ" النبى "سے مراد پيغمبر اسلام (ص) نہيں، بلكہ پيغمبر بنى اسرائيل ہو، اور نتيجةً "ما انزل اليہ "سے مراد بنى اسرائيل كے دينى احكام ہوں گے_

8_ ادیان الہی نے دوسری ملتوں کے ساتھ اجتماعی و معاشرتی روابط اور تعلقات برقرار کرنے کی حدود بیان کی ہیں_
و لو کانوا یؤمنون ... ما اتخذوھم اولیاء


9_ زمان پیغمبر(ص) میں بہت سے نبی اسرائیل فاسق اوراپنے دین کی حدود اور حریم کی خلاف ورزی کرتے تھے_
و لکن کثیرا منھم فاسقون
10_ بنی اسرائیل کے خداوند عالم، پیغمبر اکرم(ص) اور وحی الہی پر ایمان نہ لانے کا سبب ان کا فسق تھا_
و لو کانوا یؤمنون ... و لکن کثیراً منھم فاسقون
جملہ" و لکن ..." بنی اسرائیل کے ایمان نہ لانے کی علت بیان کررہاہے_
11_ کفار کی ولایت اور دوستی قبول کرنا فسق و فجور اور حدود الہی سے خارج ہونے کی علامت ہے_
ما اتخذوھم اولیاء و لکن کثیرا منھم فاسقون
12_ عہد پیغمبر(ص) کے بعض بنی اسرائیل خدا وند عالم کی حدود اور دینی قوانین کے پابند تھے_
و لکن کثیرا منھم فاسقون
-------------------------------------------------

کفر :
آنحضرت(ص) کے بارے میں کفر10;خدا کے بارے
میں کفر 10;وحی کے بارے میں کفر10
مشرکین:
مشرکین سے دوستی ترك کرنا 7
معاشرتی روابط :8
معاشرہ:
معاشرے کی ترقی کے اسباب 6
ولائي رابطہ: 2

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُواْ الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُواْ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُواْ الَّذِينَ قَالُوَاْ إِنَّا نَصَارَى ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَاناً وَأَنَّهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ .82
آپ دیکھیں گے کہ صاحبان ایمان سے سب سے زیادہ عداوت رکھنے والے یہودی او رمشرك ہیں اور ان کی محبت سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں _ یہ اس لئے ہے کہ ان میں بہت سے قسیس او رراہب پائے جاتے ہیں او ریہ متکبر اور برائي کرنے والے نہیں ہیں
1_ یہودو مشرکین مسلمانوں کے سخت ترین دشمن ہیں_
لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود و الذين اشركوا
2_ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم(ص) کو یہود اور مشرکین کی مسلمانوں کے ساتھ کینہ توزی کے بارے میں خبردار فرمایا_

634
لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود و الذين اشركوا
3_ یہود مشرکین سے بڑھ کر مسلمانوں کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں_
لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود و الذين اشركوا
یہود کو مشرکین سے پہلے ذکر کرنا مذکورہ بالا مطلب کی جانب اشارہ ہوسکتاہے_
4_ مسلمانوں کے خلاف متحدہ اور طاقتور محاذ کھولنے کیلئے یہودکا کفار کے ساتھ دوستانہ روابط استوار کرنا_
تري كثيرا منهم يتولون الذين كفروا ... لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا
یہود و مشرکین کی آپس میں دوستی کا تذکرہ کرنے کے بعد ان کی اہل ایمان کے ساتھ عداوت کی وضاحت سے معلوم ہوتاہے کہ وہ مسلمانوں سے دشمنی کی بناپر آپس میں دوستی کرتے تھے_
5_ نصاري کے مسلمانوں کے ساتھ بہت قریبی اور دوستانہ تعلقات_
و لتجدن اقربهم مودة للذين آمنوا الذين قالوا انا نصاري
6_ عیسائیوں میں خدا ترس پادریوں اور راہبوں کی موجودگی مسلمانوں کے ساتھ ان کی دوستی اور قریبی تعلقات کا باعث ہے_
اقربهم مودة للذين آمنوا الذين ... ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً
7_ لوگوں کی بہبود اور انکی آراء و افکار کی اصلاح میں علمائے دین اور خدا ترس عبادت گذار بہت مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں_
ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً
عیسائیوں کی مذہبی سرپرستی کی ذمہ داری نبھانے والے علمائے دین کو قسیسین( پادري) کہا جاتاہے، جبکہ رہبان ،راہب کی جمع ہے اور یہ ان اشخاص کو کہا جاتاہے جو خدا کے خوف سے بے انتہا عبادت کریں، اور اصطلاح میں عبادت گذار عیسائیونپر اطلاق ہوتاہے_
8_ لوگوں کی ہدایت کیلئے پادري، راہبوں سے زیادہ مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں_
ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً

قسيسين كو رھباناً پر مقدم كرنا اس بات كى طرف اشارہ ہوسكتا ہے كہ قسيسين زيادہ مؤثر كردار ادا كر سكتے ہيں _
9_ عيسائي اور ان كے علمائے دين ،حق قبول كرنے والے اورصحيح و سالم نفس كے مالك لوگ ہيں_
الذين قالوا انا نصاري ... و انهم لا يستكبرون
اس بناپر كہ "لا يستكبرون" كا حذف شدہ متعلق "عن اتباع الحق "جيسا كلمہ ہو، چنانچہ بعد والى آيہ شريفہ اس معنى كى تائيد كررہى ہے_

635

10_ نصاري كى مسلمانوں كے ساتھ محبت اور دوستى كى وجہ يہ ہے كہ ان ميں تسلط و غلبہ كى فكر اور متكبرانہ سوچ نہيں پائي جاتى تھي_
اقربهم مودة للذين آمنوا الذين قالوا انا نصاري ... و انهم لا يستكبرون
اس احتمال كى بناپر كہ فعل" لا يستكبرون" كا كوئي متعلق محذوف نہ ہو،اس صورت ميں"لا يستكبرون " كامعنى يہ ہوگا كہ وہ تسلط پسند اور مغرور نہيں ہيں_
11_ خداوند متعال نے پاك و پاكيزہ پادريوں، راہبوں اور حق قبول كرنے والے خاضع عيسائيوں كى تعريف و تمجيد كى ہے_
ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً و انهم لا يستكبرون
12_ علم، عبادت اور اخلاق كے امتزاج كا نتيجہ حقيقت تك پہنچناہے_
ذلك بان منهم قسيسين و رهبانا و انهم لا يستكبرون
13_ يہود اور ان كے علماء استكبار ى سوچ كے حامل اور حق قبول نہ كرنے والے تھے_
اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود ... و انهم لا يستكبرون
14_ يہود كا حق قبول نہ كرنے والى اور استكبارى سوچ كا مالك ہونا ان كى مسلمانوں كے ساتھ عداوت و دشمنى كا اصلى سبب ہے_
اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود ... و انهم لا يستكبرون
15_ جہالت، غرور و تكبر اور حق كو قبول نہ كرنا اسلام اور اہل ايمان كے ساتھ دشمنى اور مخالفت كى بنياد ہے_
اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود ... و انهم لا يستكبرون
16_ ايك باايمان معاشرہ كے دشمنوں اور دوستوں كى پہچان ضرورى ہے_
لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود ... الذين قالوا انا نصاري
17_ اسلامى معاشرے كے مقابلے ميں دوسرے معاشروں اور مختلف اديان كے پيرو كاروں كے موقف كے علل و اسباب تك رسائي اور ان كى چھان بين ضرورى ہے_
لتجدن اشد الناس ... ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً و انهم لا يستكبرون
18_ عيسائيوں ميں آنحضرت(ص) كى بعثت كے منتظر پادريوں اور راہبوں كى موجودگى ان كى مسلمانوں كے ساتھ محبت كا باعث بني_
و لتجدن اقربهم مودة للذين آمنوا ... ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً

636

امام جعفر صادق (ع) سے روايت ہوئي ہے كہ آپ (ع) نے مذكورہ آيہ شريفہ كى تلاوت كرنے كے بعد فرمايا: (اولئك كانوا قوما بين عيسي (ع) و محمد(ص) ينتظرون مجيء محمد)(ص) (1) يہ حضرت عيسي (ع) اورآنحضرت(ص) كى درميانى مدت ميں رہنے والے لوگ تھے جو آپ(ص) كى بعثت كے منتظر تھے_
-----------------------------------------------
اخلاق:
اخلاق كے اثرات 12
استكبار:
استكبار كے اثرات 15

-------

**1) تفسير عياشي، ج1، ص335، ح162، نور الثقلين، ج1، ص664، ح317_**

تواضع10; عیسائیوں کاحق قبول کرنا 9
مسلمانوں کے دوست: 5، 6، 10
مسیحیت:
علمائے مسیحیت8;علمائے مسیحیت کا حق قبول کرنا 9، 11;علمائے مسیحیت کاکردار6، 18
مشرکین:
مشرکین اور مسلمان، 3;مشرکین اور مؤمنین 2; مشرکین کا بغض 2;مشرکین کی دشمنی 1، 3
مؤمنین:
مؤمنین کے ساتھ دشمنی 15
ہدایت:
ہدایت کے اسباب 8
یہود:
علمائے یہود کا استکبار 13; علمائے یہود کا حق قبول نہ کرنا 13;یہود اور کفار 4; یہود اور مسلمان 1، 3، 14 ; یہود اور مؤمنین 2;یہود کا استکبار 13، 14; یہود کا بغض 2; یہودکا حق قبول نہ کرنا 13; 14; یہود کی دشمنی 1، 3، 14

وَإِذَا سَمِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُواْ مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ .83
اور جب اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے بیسا ختہ آنسو جاری ہوجاتے ہیں کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے اور کہتے ہیں کہ پروردگار ہم ایمان لے آئے ہیں لہذا ہمارا نام بھی تصدیق کرنے والوں میں درج کرلے_
1_ عہد پیغمبر(ص) کے عیسائي قرآنی آیات سن کر بہت زیادہ
اور علانیہ متاثر ہوتے تھے_


و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تري اعینهم تفیض من الدمع
فیض کا معنی جاری ہوناہے اور" من الدمع " میں "من" نشویہ ہے، جبکہ "دمع" مصدر اور اس کا معنی آنسو بہاناہے، اور فیض کو آنکھ کے ساتھ نسبت دینے کا مقصد رونے اور متأثر ہونے میں مبالغہ ہے یعنی اتنے زیادہ متأثر ہوئے کہ گویا ان کی آنکھوں سے گریہ کے سبب آنسو جاری ہوگئے_
2_ قرآنی آیات سن کر عہد پیغمبر(ص) کے بعض عیسائیوں کی آنکھوں سے اشك شوق جاری ہوجاتے_
و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینهم تفیض من الدمع
کلمہ "دمع" کا معنی آنسو ہوسکتاہے، اس صورت میں تفیض سے مراد لبریز ہونا ہوگا لہذا جملہ "تفیض من الدمع" کا مطلب ہوگا کہ ان کی آنکھیں ،آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں_
3_ عہد پیغمبر(ص) کے بعض پادری اور راہب قرآن کریم سن کر گریہ کرتے تھے_
منهم قسیسین و رهبانا ... ما انزل الی الرسول تري اعینهم تفیض من الدمع
اس بناپر کہ" سمعوا" کی ضمیر قسیسین اور رهباناً کی طرف لوٹائي جائے_
4_ قرآن کریم حقیقت سے آشنا دلوں پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتاہے_
و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینهم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق
5_ عہد پیغمبر اکرم(ص) کے عیسائیوں کی حقائق سے سابقہ آشنائي نے ان کیلئے قرآن کریم سے متأثر ہونے کی راہ فراہم کي_
تري اعینهم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق
اس احتمال کی بناپر کہ "الحق"سے مراد قرآن کریم اور رسالت پیغمبر اکرم(ص) کے علاوہ کچھ دوسرے حقائق ہوں، اس مبنا کے مطابق "مما" میں"ما" مصدریہ ہے، جبکہ "من الحق" کا "من" بیانیہ نہیں بلکہ تبعیضیہ ہے یعنی چونکہ مومن عیسائي دین کے بعض حقائق سے آگاہ تھے لہذا انہوں نے آنحضرت (ص) کی رسالت کا اقرار کرلیا_ چنانچہ "عرفوا " کا فعل ماضی ہونا اس احتمال کی تائید کرتاہے_

6_ حقانیت قرآن سے آگاہ ہونے کی وجہ سے عہد بعثت کے عیسائیوں میں اسلام کی جانب رجحان پیدا ہوا_
تري اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق
مذکورہ مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "الحق" سے مراد قرآن کریم ہو_
7_ عیسائیوں کا پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانا اور قرآن کریم سن کر شدید متأثر ہونا حق کے سامنے ان کے عجز و

639
انکسار اور خاضع ہونے کی علامت ہے_
و انهم لا يستكبرون _ و اذا سمعوا ما انزل الى الرسول ... مما عرفوا من الحق
جملہ" و اذا سمعوا ..." کہ جوان کی جانب سے قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) کی حقانیت کے اقرار پر دلالت کررہاہے ہوسکتاہے جملہ "انهم لا يستكبرون" کیلئے دلیل اور شاہدہو_
8_ یہودومشرکین کا استکبار اور ان کے دلوں کا سخت ہونا ان کی جانب سے قرآن کریم کو تسلیم نہ کرنے کا باعث بنا_
و اذا سمعوا ما انزل الى الرسول تري اعينهم تفيض من الدمع
گذشتہ آیہ شریفہ میں عیسائیوں کے عجز و انکساری کا تذکرہ کرنے کے بعد اس آیت میں ان کا قرآن کریم کے مقابلے میں خاضعانہ رد عمل اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دوسرے دو گروہوں، (یہودیوں اور مشرکین )نے حق کے سامنے غرور و تکبر کی وجہ سے قرآن کریم کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا_
9_ غرور و تکبر ، سنگدلی کا باعث اور قرآن کریم سے متاثر ہونے کی راہ میں رکاوٹ بنتاہے_
و انهم لا يستكبرون _ و اذا سمعوا ما انزل الى الرسول ... تفيض من الدمع
10_ عہد بعثت کے بعض عیسائیوں، پادریوں اور راہبوں نے قرآن کریم سننے کے بعد دین اسلام قبول کرلیا_
و اذا سمعوا ما انزل الى الرسول ... يقولون ربنا آمنا
11_ اسلام قبول کرنے کے بعد عہد بعثت کے عیسائي بارگاہ خداوندی میں مناجات کرتے ہوئے حقانیت قرآن کریم کی گواہی اور شہادت دینے والوں کی صفوں میں شامل ہونے کی دعا کرتے تھے_
ربنا آمنا فاكتبنا مع الشاهدين
12_ علم شہودی اور قرآن و رسالت پیغمبر(ص) کی حقانیت کی گواہی کا مقام ایمان سے بلند ہے_
ربنا آمنا فاكتبنا مع الشاهدين
13_ ایمان ،شاہدین کے اعلي و ارفع مقام و منزلت پر فائز ہونے کا پیش خیمہ ہے_
آمنا فاكتبنا مع الشاہدين
"فاكتبنا" کی فاء سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتاہے_
14_ ربوبیت خداوند متعال کی طرف توجہ آداب دعا میں سے ہے_
ربنا آمنا فاكتبنا

------------------------------------------------

استکبار:
استکبار کے اثرات 8،9
640
اسلام:
اسلام کی جانب رجحان6
ایمان:
آنحضرت(ص) پر ایمان 7;ایمان کی قدر و منزلت 12; ایمان کے اثرات 13
پادري:
پادری اور قرآن کریم 3، 10;پادریوں کا گریہ 3; صدر اسلام کے پادری 10
حق قبول کرنا:
حق قبول کرنے کا پیش خیمہ 5;حق قبول کرنے کے موانع 8، 9
دعا:

وَمَا لَنَا لاَ نُؤْمِنُ بِاللّهِ وَمَا جَاءنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ .84

اورہم اللہ پر اوراس حق پرکيوں نہ ايمان لائيں جوہمارےپاسآئے ہے ؟اورہم اميدرکھتے ہيں کہ ہمارارب ہميں نيک بندوں کي صف ميں شامل کريگا
1_ قرآن کريم سے آگاہی کے بعد عہد بعثت کے عيسائيوں کی نگاہ ميں تنہا منطقی اور صحيح راہ يہ تھی کہ خدائے يکتا اور حقانيت قرآن پر ايمان لے آئيں_
يقولون ... و ما لنا لا نؤمن باللہ و ما جاء نا من الحق
2_ قرآن کريم اوررسالت پيغمبر اکرم(ص) کی حقانيت سے آگاہی کے باوجود ان کا انکار کرنا خداوند متعال کا انکار ہے_
و ما لنا لا نومن باللہ و ما جاء نا من الحق
اگر خدا پر حقيقی ايمان قرآن و رسالت پيغمبر(ص) پر ايمان لانے پر موقوف نہ ہو تو پھر اس کا کوئي معنی نہيں بنتا کہ عيسائي اور ان کے علماء خدا پر ايمان رکھنے کے باوجود اسلام اختيار کرنے کے بعد يہ کہيں کہ:( ما لنا لا نؤمن باللہ) _
3_ خداوند متعال، قرآن کريم اور رسالت پيغمبر اکرم(ص)

کے بارے میں کفر اختیار کرنے کی کوئي وجہ نہیں_
و ما لنا لا نؤمن باللہ و ما جائنا من الحق
جملہ" ما لنا ..." استفہام انکاری ہے، یعنی ہمارے پاس کوئي عذر یا دلیل موجود نہیں ہے جس کی بناپر خدائے یکتا پر ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے سے گریز کریں_
4_ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانے والے عیسائي بہشت میں صالحین کے ہمراہ ہونے کی آرزو رکھتے تھے_
و نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
یہ مطلب اس بناپر ہے کہ قرینہ مقامیہ اور بعد والی آیت کی روشنی میں" یدخلنا" کا محذوف مفعول، "الجنة" ہو، یعنی "نطمع ان یدخلنا ربنا الجنة مع القوم الصالحین"
5_ صالحین کی ہم نشینی اور ہمراہی کی آرزو ایك مقدس اور قابل قدر آرزو ہے_

642
و نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
6_ صالحین بارگاہ خداوندعالم میں اعلي و ارفع مقام و منزلت کے مالك ہیں_
نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
7_ خداوند متعال، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانا صالحین کے درجہ تك پہنچنے کا پیش خیمہ ہے_
و ما لنا لا نؤمن باللہ و ما جاء نا من الحق ... یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
جملہ" و نطمع ..." سے معلوم ہوتاہے کہ خدائے واحد کا اعتراف و اقرار کرنے کے باوجود یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ صالحین کی ہم نشینی اور ہمراہی نصیب ہوگي، بلکہ مذکورہ ایمان صرف صالحین کے درجہ تك پہنچنے کا پیش خیمہہے_
8_ صرف خداوند عالم کی مشیت اور عنایت کے زیر سایہ ہی صالحین کے درجہ تك پہنچا جاسکتاہے_
نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
9_ مومنین کے معنوی درجات کا ارتقائ، ربوبیت الہی کا ایك جلوہ ہے_
نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
10_ صالحین، قرآن کریم اور رسالت پیغمبر اکرم(ص) کی حقانیت کے چشم دید گواہ ہیں_
فاکتبنا مع الشاھدین ... ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
جملہ" نطمع ان یدخلنا ..." اس آرزو اور درخواست کی طرف اشارہ ہوسکتاہے جسکا عیسائیوں نے جملہ "فاکتبنا مع الشاھدین" کے ذریعے خدا سے تقاضا کیاہے، لہذا شاہدین کی ہمراہی کی درخواست وہی صالحین کی ہم نشینی کی آرزو ہی ہوگي، اور کہا جاسکتاہے کہ شاہدین وہی صالحین ہی ہیں_
11_ مؤمن عیسائیوں کی عاجزانہ گفتگو اور دعا ان کے تکبر و غرور سے دور ہونے کی گواہ ہے_
انھم لا یستکبرون ... نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
ممکن ہے اس آیت اور گذشتہ آیت میں عیسائیوں کی زبان سے بیان ہونے والے مطالب آیت 82 میں موجود " انھم لا یستکبرون" کیلئے دلیل کی حیثیت رکھتے ہوں_
--------------------------------------------------
آرزو:
پسندیدہ آرزو 5
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کو جھٹلانا 2
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی ربوبیت کے مظاہر 9;اللہ تعالی کی مشیت 8

643
ایمان:

آنحضرت(ص) پر ايمان 7; ايمان كا متعلق 1، 7; ايمان كے اثرات 7; خداوند متعال پر ايمان 1، 7; قرآن كريم پر ايمان 1، 7
ترقي:
ترقى كے عوامل 7، 8، 9
صالحين:
صالحين اورآنحضرت(ص) 10;صالحين اور قرآن كريم 10;صالحين بہشت ميں 4; صالحين كا مقام و مرتبہ 6، 7، 8;صالحين كى ہم نشيني5
عيسائي:
صدر اسلام كے عيسائي 1;عيسائي اورآنحضرت(ص) 4; عيسائي اور قرآن كريم 1، 4 ;عيسائيوں كا ايمان 1; عيسائيوں كا عجز و انكسار 11;مؤمن عيسائيوں كى آرزو 4;مؤمن عيسائيوں كى دعا 11
قرآن كريم:
قرآن كريم كا انكار 2;قرآن كريم كى حقانيت 1
كفر :
آنحضرت(ص) كے بارے ميں كفر3; خدا وند متعال كے بارے ميں كفر 2، 3; قرآن كريم كے بارے مينكفر 3; كفر كا بے منطق ہونا 3; كفر كے موارد 2
گواه:
حقانيت آنحضرت(ص) كے گواه 10;حقانيت قرآن كريم كے گواه 10
مقربين: 6
مؤمنين:
مؤمنين كى معنوى ترقى 9

فَأَثَابَهُمُ اللّهُ بِمَا قَالُواْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاء الْمُحْسِنِينَ .85
تو اس قول كى بنا پر پروردگار نے انہيں وہ باغات دے ديئےن كے نيچے نہريں بہہ رہى ہيں اور وہ ا نہيں ميں ہميشہ رہنے والے ہيں كہ يہى نيك كردار لوگوں كى جزا ہے _
1_ عيسائيوں كا خدا پر ايمان اور قرآن كريم اور پيغمبر اكرم(ص) كى حقانيت كا اعتراف ان كيلئے دائمى بہشت سے بہره مند ہونے كا باعث ہے_
فاثابهم الله بما قالوا جنات


2_ خداوند متعال، قرآن كريم اور پيغمبر اكرم(ص) پر ايمان دائمى بہشت ميں داخل ہونے كا باعث ہے_
فاثابهم الله بما قالوا جنات
3_ مومنين اور محسنين كو پاداش ، خود خداوند متعال عطا كرتاہے_
فاثابهم الله بما قالوا ... ذلك جزاء المحسنين
4_ توحيد، رسالت پيغمبر(ص) اور حقانيت قرآن پر ايمان لانے كے بعد اس كا زبانى اقرار كرنا ضرورى ہے_
فاثابهم الله بما قالوا
5_ بہشت دائمى مقام اور بے شمار درختوں اور رواں دواں نہروں پر مشتمل ہے_
جنات تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها
6_ بہشت ميں كثرت كے ساتھ باغات اور فراوان رواں دواں نہريں ہيں_
جنات تجرى من تحتها الانهار
7_ بہشت ميں مومنين كى سكونت دائمى ہے_
خالدين فيها
8_صالحين جاويدودائمى بہشت سے بہره مند ہونگے _

و نطمع ان يدخلنا ربنا مع القوم الصالحين _ فاثابهم الله بما قالوا جنات
9_محسنين كى پاداش دائمى بہشت ہے_
جنات تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها و ذلك جزاء المحسنين
10_ خداوند متعال، قرآن كريم اور پيغمبر اكرم (ص) پر ايمان لانے والے خاضع عيسائي ، محسنين كے زمرے ميں آتے ہيں_
و انهم لا يستكبرون ... و ذلك جزاء المحسنين
11_ خداوند متعال، قرآن كريم اور پيغمبر اكرم(ص) پر ايمان ، تكبر و غرور سے اجتناب اور نيك كام انجام دينا محسنين كے مقام تك پہنچنے كا سبب ہے_
وانهم لا يستكبرون ...و ذلك جزاء المحسنين
12_ نجاشى اور اس كے ساتھى محسنين اور خداوند متعال، پيغمبر اكرم(ص) اور قرآن كريم پر ايمان لانے والوں ميں شامل تھے_
قالوا انا نصاري ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً ... ذلك جزاء المحسنين
بہت سے مفسرين كے بقول 82سے 85تك كى آيات حبشہ كے بادشاہ نجاشى اور اس كے ساتھيوں كے بارے ميں نازل ہوئي ہيں_
-------------------------------------------------

مؤمنين بہشت ميں 7;مؤمنين كى پاداش 3
نجاشي:
نجاشى اور آنحضرت(ص) 12; نجاشى اور قرآن كريم 12; نجاشى كا ايمان 12;نجاشى كا محسنين ميں سے ہونا 12; نجاشى كامؤمنين ميں سے ہونا12
نيكي:
نيكى كے موارد11

وَالَّذِينَ كَفَرُواْ وَكَذَّبُواْ بِآيَاتِنَا أُوْلَـئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ .86
اور جن لوگوں نے كفر اختيار كر ليا اور ہمارى آيات كو جھٹلاديا تو وہ لوگ جہنمى ہيں_
1_ كفر اختيار كرنے والوں اور آيات الہى كو جھٹلانے والوں كا ٹھكانہ جہنم ہے_
والذين كفروا و كذبوا بآياتنا اولئك اصحاب الجحيم
646
2_ مشركين اور يہود كفر اختيار كرنے اور آيات خداوندى كو جھٹلانے والے تھے_
والذين كفروا و كذبوا بآياتنا
گذشتہ آيات كو پيش نظر ركھتے ہوئے معلوم ہوتاہے كہ "الذين كفروا و كذبوا ..." كا واضح اور روشن مصداق قرآن و رسالت پيغمبر(ص) كا انكار كرنے والے مشركين اور يہود ہيں_
3_ غرور و تكبر ميں مبتلا اور حق قبول نہ كرنے والے مشركين اور يہود كا ٹھكانہ جہنم ہے_
والذين كفروا و كذبوا بآياتنا اولئك اصحاب الجحيم
4_ قرآن كريم اور پيغمبر اكرم(ص) آيات خداوندى كے دو بڑے مصداق ہيں_
كفروا و كذبوا بآياتنا
گذشتہ آيات كى روشنى ميں "آياتنا" كا مورد نظر مصداق قرآن كريم اور پيغمبر اكرم(ص) ہيں_
5_ غرور و تكبر ،كفر كى بنياد اور آيات خداوندى كو جھٹلانے كاسبب ہے_
و انهم لا يستكبرون ... والذين كفروا و كذبوا بآياتنا
-------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) كا نقش 4
آيات خدا: 4
آيات خداوندى كوجھٹلانے كے عوامل 5
تكبر:
تكبر كا سرچشمہ 5
جھٹلانے والے:
آيات خداوندى كے جھٹلانے والے1، 2; جھٹلانے والے جہنم ميں 1
قرآن كريم:
قرآن كريم كا كردار4
كفار: 2
كفار جہنم ميں 1
كفر:
كفر كے اثرات 5
مشركين:
مشركين دوزخ ميں 3; مشركين كا كفر 2
يہود:

647

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُحَرِّمُواْ طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّهُ لَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ .87

ایمان والو جن چیزوں کو خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے انہیں حرام نہ بناؤ اور حد سے تجاوز نہ کرو کہ خدا تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے_

1_ اہل ایمان کو خدا وند عالم کی پاك و پاکیزہ اور حلال نعمات سے بہرہ مند ہونے سے خود کونہیں روکنا چاہیئے_

یا ایھا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم

مذکورہ بالا مطلب اس بنا پرہے کہ" لا تحرموا ..." کی بیان کردہ تحریم، تحریم عملی ہو، یعنی خدا کی حلال اشیاء کو حرام سمجھے بغیر ان سے استفادہ نہ کرنا اور پرہیز کرنا_

2_ دین میں بدعت اور خدا کے حلال و حرام میں تبدیلی کرنا حرام ہے_

یا ایھا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم و لا تعتدوا

اس احتمال کی بناپر کہ تحریم حلال کا مطلب خدا کی حلال کی ہوئي اشیاء کو حرام سمجھنا ہو_

3_ صرف خداوند متعال قوانین و احکام کی تشریع اور وضع کی صلاحیت رکھتا ہے_

لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم

4_ مؤمنین کو خداوند عالم کے پاك و پاکیزہ اور حلال مواہب کو قسم یا کسی اور طریقے سے اپنے اوپر حرام نہیں کرنا چاہیئے_

یا ایھا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم

آیات کے اس حصے اور آیت 89میں بیان کردہ قسم کے احکام کے ارتباط کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتاہے کہ" لا تحرموا ..." سے مراد قسم یا اس جیسے کسی اور ذریعے سے طیبات (حلال اشیائ) کو حرام قرار دینے سے منع کرناہے، اور اس بناپر تحریم سے مراد حقیقی اور واقعی تحریم (حرام کرنا) ہوگي_

648

5_ خداوند متعال کے پاك و پاکیزہ مواہب سے بہرہ مند ہونے اور استفادہ کرنے کیلئے سب سے زیادہ موزوں انسان مؤمنین ہیں_

یا ایھا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم

تمام لوگوں کی بجائے صرف اہل ایمان کو مخاطب قرار دینا اور پھر انہیں حلال و پاکیزہ اشیاء سے استفادہ کرنے کی نصیحت و تاکید کرنا اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ مواہب خداوندی سے بہرہ مندی کے سب سے زیادہ موزوں افراد صرف مومنین ہیں_

6_ رہبانیت اوردنیاوی نعمات کو افراط کی حد تك ترك کرنا دین اسلام کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے_

لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم

7_ جو چیز خداوند متعال کی طرف سے حلال ہے وہ پاك و پاکیزہ اوراچھی ہے_

لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم

طیب اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کے دل کو بھائے، اور طیبات کا "ما احل الله" کی طرف اضافہ اضافہ بیانیہ ہے، یعنی "ما احل ... " طیبات کی تفسیر ہے، گویا سوال ہو رہاہے کہ طیبات کس کو کہاجاتاہے اور جواب دیا جارہاہے کہ جو کچھ خداوند متعال نے حلال قرار دیا ہے_

8_ خداوند متعال کے احکام اور قوانین طبع انسانی کے ساتھ سازگار ہیں_

لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم

اگر چہ مقصود (نہی از تحریم حلال) سمجھانےکیلئے کلمہ طیبات ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود اسے ذکر کرنے کا مقصد اس حقیقت کی جانب اشارہ ہے کہ خداوند عالم کی حلال کردہ اشیاء انسانی طبع کے مطابق اور ان

کی لذت کا موجب ہیں_
9_ مادیات سے استفادہ کرنے کا جواز ان کے انسانی طبیعت کے ساتھ سازگار اور متناسب ہونے پر موقوف ہے_
لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم
10_ دین اسلام کے احکام و قوانین کی بنیاد انسانوں کی مصلحت ہے_
طیبات ما احل اللہ لکم
لفظ "طیب "کا معنی وہ چیز ہے جو انسان کے دل کو بھائے جبکہ" لکم" کی لام منفعت کیلئے ہے، اس سے معلوم ہوتاہے کہ خداوند متعال نے مختلف چیزوں کو حلال کرتے وقت انسانوں کی مصلحت اور فائدے کو ملحوظ رکھاہے_
11_ مواہب اور طیبات سے استفادہ کرنے میں اعتدال و میانہ روی کی مراعات اور افراط و تفریط سے اجتناب کرنا لازمی ہے_
لا تحرموا ... و لا تعتدوا


اس احتمال کی بناپر کہ جملہ" لا تعتدوا، "لا تحرموا طیبات ما احل اللہ" کیلئے تاکید یا تفسیر نہیں، بلکہ توضیح ہو، یعنی حلال اشیاء سے استفادہ کرو، لیکن حد سے تجاوز نہ کرو_
12_ خداوند متعال کی جانب سے معین کردہ احکام اور قوانین کے دائرے میں حرکت کرنا لازمی ہے_
لا تحرموا ... و لا تعتدوا
13_ حلال کو حرام قرار دینا اور احکام خدا میں تبدیلی کرنا خدا وند عالم کی حدود اور قوانین سے تجاوز ہے_
لا تحرموا ... و لا تعتدوا
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جملہ" و لا تعتدوا" جملہ "لا تحرموا ..." کیلئے تاکید اور تفسیر ہو_
14_ انسان کا اپنے آپ کو خدا کے پاك اور حلال مواہب سے محروم کرنا خود اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہے_
و لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم و لا تعتدوا
اگر تحریم طیبات کا معنی اپنے آپ کو مواہب الہی سے محروم کرنا لیا جائے تو ممکن ہے جملہ "لاتعتدوا" ، جملہ "لا تحرموا ..." کا فلسفہ بیان کررہاہو، یعنی مبادا طیبات سے دریغ کرو کیونکہ یہ کام اپنے اوپر ظلم و تعدی اور خود اپنے حقوق کو پامال کرنا ہے_
15_ اہل ایمان کیلئے محرمات الہی سے اجتناب کرنا لازمی ہے_
یا ایھا الذین آمنوا ... لا تعتدوا
کہا جاسکتاہے کہ گذشتہ جملہ"لا تحرموا طیبات ما احل اللہ" کے قرینہ کی بناپر"لا تعتدوا" سے مراد محرمات کا ارتکاب ہے، اور چونکہ محرمات کا ارتکاب حلال اشیاء کو حرام قرار دینے سے زیادہ نقصان دہ ہے لہذا اسے تجاوز و تعدی سے تعبیر کیا گیاہے_
16_ احکام دین میں تغیر و تبدل کرنا اور خداوند عالم کی حدود و قوانین سے تجاوز کرنا ایمان کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے_
یاایہا الذین آمنوا لاتحرموا ... و لاتعتدوا
17_ دنیا میں مواہب الہی سے استفادہ کرنے میں افراط و تفریط سے کام لینا ایمان کے ساتھ سازگار نہیں ہے_
یا ایھا الذین آمنوا لا تحرموا ... و لا تعتدوا
18_ حد سے تجاوز کرنے والے محبت خداوندی سے محروم ہوتے ہیں_
ان اللہ لا یحب المعتدین
19_ خدا کے پاك و حلال مواہب سے استفادہ کرنے میں افراط و تفریط سے کام لینا محبت خداوندی سے محرومیت کا سبب بنتاہے_


لا تحرموا ... و لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین
20_ محرمات کا ارتکاب محبت خداوندی سے محروم ہونے کا سبب ہے_
لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین

مذکورہ مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ" لا تعتدوا "سے مراد ارتکاب محرمات سے منع کرنا ہو، جیسا کہ پہلے بھی اس کی وضاحت ہوچکی ہے_
21_ انسان کا عمل و کردار، محبت خداوندی کے حصول یا اس سے محرومیت کی راہ ہموار کرتاہے_
ان اللہ لا یحب المعتدین
-------------------------------------------------

وَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ حَلاَلاً طَيِّباً وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِيَ أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ .88

اور جو اس نے رزق حلال و پاکیزہ دیا ہے اس کو کھاؤ اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس پر ایمان رکھنے والے ہو _
1_ خدا کی جانب سے لوگوں کو مادی وسائل سے استفادہ کرنے کی ترغیب _
و کلوا مما رزقکم الله حلالاً طیباً
گذشتہ آیت کے قرینہ کی بناپر "اکل "سے مراد صرف کھانا نہیں بلکہ مطلق تصرفات ہیں_
2_ انسانوں کوروزی خداوند متعال دیتاہے_
و کلوا مما رزقکم الله
3_ روزی اور دیگر مادی وسائل سے استفادہ کرنے کا جواز ان کے حلال اور طیب ہونے کے ساتھ مشروط ہے_
و کلوا مما رزقکم الله حلالاً طیباً
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "مما رزقکم ... "، "کلوا" کیلئے مفعول اور" حلالا طیباً " ،"رزقکم الله" کیلئے حال ہو، یعنی خداداد وسائل سے استفادہ کر و بشرطیکہ وہ حلال اور طیب ہوں_
4_ خدا کے وسائل اور روزی سے حلال و پاکیزہ طریقے (خدا کے احکام و قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے) سے استفادہ کرنا لازمی ہے_
و کلوا مما رزقکم الله حلالاً طیباً
مذکورہ بالا مطلب اس بناپر ہے کہ جب "حلالاً طیباً"محذوف مفعول مطلق" اکلاً" کی صفت ہو، اس مبنا کے مطابق خدا کے عطا کردہ وسائل سے بہرہ مند ہونے اور استفادہ کرنے کی دو قسمیں ہوں گي: ايك حلال اور دوسرے حرام طریقے سے استفادہ کرنا، اگر چہ خود وسائل حلال و طیب ہوں_
5_ خداوند عالم کا رزق اورروزی انسان کیلئے پاك و پاکیزہ اور حلال ہے_
و کلوا مما رزقکم الله حلالاً طیباً
ممکن ہے "حلالاً طیباً" ، "کلوا" کیلئے مفعول ہواور" مما رزقکم الله" کا "من" "حلالا طیبا" کیلئے بیان ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ" ما رزقکم الله" کیلئے قید توضیحی ہو، دونوں


صورتوں میں مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتاہے_
6_ ہر وہ چیز جسے خداوند متعال نے حلال کیا ہے وہ پاك و پاکیزہ اور موافق طبع ہے_

حلالاً طيبا
اگر "طيباً" ،"حلالاً" كيلئے صفت توضيحی ہو_
7_ دينی احكام و قوانين ميں انسان كی طبيعی و فطری ضروريات كو پورا كرنے كی جانب توجہ دی گئي ہے اور اسے مد نظر ركھاگياہے_
لا تحرموا طيبات ... و كلوا مما رزقكم الله حلالاً طيباً
8_ اہل ايمان تقوي كی مراعات كرنے كے پابند ہيں_
واتقوا الله الذی انتم بہ مؤمنون
9_ خداوند عالم كی عطا كردہ روزی اور وسائل سے استفادہ كرتے وقت تقوي كی مراعات لازمی ہے_
و كلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا و اتقوا الله
10_ خداوند عالم كی عطا كردہ نعمات كو اپنے اوپر يا دوسروں پر حرام قرار دينا اور ان سے استفادہ نہ كرنا تقوي كے خلاف ہے_
و كلوا مما رزقكم الله حلالاً طيباً و اتقوا الله
خدا كی عطا كردہ نعمات كے مباح ہونے كی تصريح اور حلال چيزوں كو حرام قرار دينے سے منع كرنے كے بعد تقوي كا حكم دينا اس بات كی جانب اشارہ ہوسكتاہے كہ اگر انسان كا عقيدہ يا عمل ان احكام كے خلاف ہو تو يہ تقوي سے دوری ہے_
11_ مادی وسائل سے استفادہ كو تقوي كے برخلاف سمجھنا ايك بے بنياداور غلط تصورہے_
و كلوا مما رزقكم الله حلالا طيبا و اتقو الله
12_ تقوي اور خداوند متعال كے حلال و حرام كا پابند رہنا الله تعالى پر ايمان كا لازمہ ہے_
و كلوا ... حلالا طيبا و اتقوا الله الذی انتم بہ مؤمنون
13_ اہل ايمان كيلئے ميدان عمل ميں اپنے ايمان كی حفاظت كرنا اور اس پر پابند رہنا ضروری ہے_
و اتقوا الله الذی انتم بہ مؤمنون
جملہ" انتم بہ مؤمنون"،" اتقوا الله" كيلئے شرط كی حيثيت ركھتاہے، بنابريں ايمان كی بقاء تقوي كی مراعات كے ساتھ احكام خداوندی پر عمل كرنے كی مرہون منت ہوگي_
14_ احكام خداوندی پر عمل تقوي جبكہ حدود خداوندی سے تجاوز عدم تقوي كی علامت ہے_
و لا تعتدوا ... و اتقوا الله الذين انتم بہ مؤمنون


------------------------------------------------
الله تعالى:
الله تعالى كاتشويق كرنا 1; الله تعالى كی حدودسے تجاوز 14;الله تعالى كی حدودكی مراعات كرنا 4، 12، 14 ;الله تعالى كی رزاقيت 2 ; الله تعالى كی عطا كردہ نعمات 9، 10
انسان:
انسان كی روزی 5
ايمان:
ايمان كی حفاظت 13;ايمان كے اثرات 12
تقوي:
تقوي اور دنيوی وسائل 11;تقوي كی اہميت 8، 9; تقوي كی علامات 14;تقو ي كے اثرات 10
حلال:
حلال چيز كو حرام قرار دينا 10
دنيوی وسائل:
پاك و پاكيزہ وسائل 6;حلال دنيوی وسائل 6; دنيوی وسائل سے استفادہ كرنا 1، 3، 9، 11
دين:
دين اور عينيت 7;دين اور مادی ضروريات 7

655

لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَـكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُواْ أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ .89

خدا تم سے بے مقصد قسمیں کھانے پر مواخذہ نہیں کرتا ہے لیکن جن قسموں کی گرہ دل نے باندھ لی ہے ان کی مخالفت کا کفارہ دس مسکینوں کے لئے اوسط درجہ کا کھانا ہے جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کا کپڑا یا ایك غلام کی آزادی ہے پھر اگر یہ سب نا ممکن ہو تو تین دن روزے رکھو کہ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب بھی تم قسم کھا کر اس کی مخالفت کرو لہذا اپنی قسموں کا تحفظ کرو کہ خدا اس طرح اپنی آیات کو واضح کرکے بیان کرتا ہے کہ شاید تم اس کے شکرگذار بندے بن جاؤ_

1_ جو قسمیں بغیر کسی ہدف اور مقصد کے زبان سے جاری ہوجائیں خداوند متعال ان پر سزا نہیں دے گا_
لا يؤاخذكم الله باللغو فی ايمانكم
"ایمان" یمین( قسم) کی جمع ہے اور" فی ایمانکم"،" اللغو" سے متعلق ہے_ جبکہ
لغو قسم اس قسم کوکہا جاتاہے کہ جو عادت کی وجہ سے اور قسم کے مضمون کی طرف توجہ کیے بغیر زبان سے جاری ہوجائے_
2_ خداوند متعال نے لغو اور بلا مقصد کھائي جانے والی

656

قسموں پر سزا نہ دینے اور بازپرس نہ کرنے کا فیصلہ کرکے اہل ایمان پر فضل و کرم کیا ہے_
لا يؤاخذكم الله باللغو فی ايمانكم
جملہ"لا يؤاخذكم "کے امتنان آمیز لب و لہجے سے معلوم ہوتاہے کہ لغو اور بلا مقصد کھائي جانے والی قسموں پر سزا نہ دینے کی وجہ مومنین پر خدا کا فضل و کرم ہے_
3_ اگر قسم توڑنے والوں کی قسمیں،قسم کی طرف توجہ کرتے ہوئے قسم کے قصد کے ساتھ ہوں تو خداوند متعال انہیں سزا سے دوچار کرے گا_
و لكن يؤاخذكم بما عقدتم الايمان
امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ صرف اس صورت میں قسم پر سزا دی جائیگی اور کفارہ واجب ہوگا جب قسم کھانے والا

اس پر پابند نہ رہے(مجمع البیان)
4_ قصد اور نیت کے ساتھ کھائي جانے والی قسموں پر پابند رہنا لازمی ہے_
و لکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان
5_ کردار و گفتار کے اعتبارکا معیارقصد اور نیت ہے_
و لکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان
6_ قسم توڑنا گناہ اور کفارہ کی ادائیگی اس کی بخشش کا باعث بنتی ہے_
و لکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان فکفارتہ ... ذلك کفارة ایمانکم
قسم توڑنے والوں کو سزا دینا ان کی معصیت کاری اور نافرمانی کی دلیل ہے_ اور کلمہ کفارہ کہ جس کا معنی ڈھانپنے والا ہے، اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ کفارہ کی ادائیگی سے گناہ بخشے جاتے ہیں_
7_ قسم توڑنے کا کفارہ ،دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کے لباس کا انتظام یا ایك غلام آزاد کرناہے_
فکفارتہ اطعام عشرة مساکین ... اهلیکم او کسوتهم او تحریر رقبة
8_ قسم توڑنے والے کو کفارہ کی تین اقسام (مساکین کو کھانا کھلانایا ان کیلئے لباس کا انتظام کرنا یا ایك غلام آزاد کرنا) میں سے کسی ایك کے انتخاب کرنے کا اختیار حاصل ہے_
فکفارتہ اطعام عشرة مساکین ... او کسوتهم او تحریر رقبة
جملہ" فمن لم یجد" کو گذشتہ جملات پر متفرع کرنا اس نکتہ کی تصریح ہے کہ مکلف ان تین اقسام میں سے ایك کو انتخاب کرنے کا اختیار رکھتاہے، البتہ اگر یوں فرمایا ہوتا کہ" اوصیام ثلاثة ایام" تو پھر ان موارد کے درمیان ترتیب کے لازمی ہونے کا احتمال موجود ہوتا_
9_ کفارہ قسم کے طور پر دیا جانے والا کھانا کم از کم اس کھانے کے برابر ہونا چاہیئے جس طرح کا کھانا کفارہ دینے والے اپنے گھر میں عام طور پر کھاتے


ہیں_
فکفارتہ اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اہلیکم
مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام باقر (ع) کا یہ فرمان بھی تائید کرتاہے کہ آپ نے مذکورہ آیت میں موجود " اوسط ماتطعمون" کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا : ( ما تقوتون بہ عیالکم من اوسط ذلك ...) (1) یعنی وہی جو تم عام طور پر اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو_
10_ قسم توڑنے والا کفارے کے طور پر وہی لباس دے جو وہ عام طور پر استعمال کرتاہے_
من اوسط ما تطعمون اهلیکم او کسوتهم
اطعام کے مورد مینکھانے کی نوعیت کی وضاحت لباس کی نوعیت کیلئے بھی قرینہ ہوسکتی ہے_
11_ اسلامی قوانین اور احکام کی تشریع میں فقر و افلاس کا خاتمہ ہے_
فکفارتہ اطعام عشرة مساکین ... او کسوتهم
12_ دین اسلام نے غلاموں کو غلامی سے نجات دلانے کی جانب توجہ دی ہے_
او تحریر رقبة
13_ اسلام کے انفرادی احکام و قوانین اور معاشرے کی مصلحتوں اور وسیع تر مفادات کے درمیان بہت قریبی ہم آہنگی پائي جاتی ہے_
فکفارتہ اطعام عشرة مساکین ... او تحریر رقبة
14_ دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا ان کیلئے لباس کا انتظام یا غلام آزاد کرنے سے عاجز ہونے کی صورت میں قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ تین دن روزے رکھے جائیں_
فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام
15_ دینی احکام کی انجام دہی مکلف کی قدرت و استطاعت سے مشروط ہے_
فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام
16_ انسان اپنی قدرت و توانائي کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کی تلافی کا ذمہ دارہے_

فكفارتہ اطعام ... فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام
17_ قسم كاكفارہ ادا كرنے كيلئے مادى وسائل كا حصول لازمى ہے_
فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام
جملہ" فمن لم يجد" اس پر دلالت كرتاہے كہ قسم توڑنے والے كو كفارہ كى ادائيگى كيلئے وسائل كے حصول كى كوشش كرنا چاہيئے كيونكہ فعل" لم
------

**1) كافى ج7ص 454، ح 14; تفسير برہان ج1 ص 495، ح 4_**



يجد" يعنى اسے نہ ملے، ان موارد ميں استعمال ہوتاہے، جہاں ايك شخص سعى و كوشش كے باوجود كوئي چيز حاصل نہ كر سكے_
18_ اپنى قسموں كى وفا اور پابندى لازمى ہے_
و احفظوا ايمانكم
19_ قسم كيلئے كفارے كے تعين كو قسم توڑنے كيلئے سند نہيں بنا لينا چاہيئے_
ذلك كفارة ايمانكم اذا حلفتم و احفظوا ايمانكم
كفارہ قسم كى وضاحت كے بعد" واحفظوا ايمانكم" كے ذريعے قسم پر پابند رہنے كا حكم دينا اس بات كى طرف اشارہ ہے كہ اگر چہ كفارے كى ادائيگى بخشش گناہ كا باعث بنتى ہے ليكن مكلف كو اسے قسم توڑنے كيلئے جواز نہيں بنا لينا چاہيئے_
20_ خداوند كريم نے اپنى آيات اور احكام وضاحت كے ساتھ اہل ايمان كيلئے بيان كيے ہيں_
كذلك يبين الله لكم آياتہ
21_ خداوند متعال كے احكام اور قوانين اس كى آيات كے زمرے ميں آتے ہيں_
كذلك يبين الله لكم آياتہ
پچھلى آيات كے قرينہ سے يہاں "آيات" سے مراد الہى احكام و قوانين ہے_
22_ احكام خداوندى اور ان كى تبيين خدا كى نعمات ميں سے ہيں، اور لوگ اس پر شكر و سپاس كے ذمہ دار ہيں_
لا تحرموا ... و احفظوا ايمانكم كذلك يبين الله لكم آياتہ لعلكم تشكرون
احكام كى وضاحت كے بعد شكر و سپاس كا حكم دينے سے معلوم ہوتاہے كہ خداوند متعال كے احكام اور ان كا بيان اس كى نعمتوں كے زمرے ميں آتے ہيں، كيونكہ شكر ہميشہ نعمت كے بدلے ميں ادا كيا جاتاہے_
23_ قسم كے احكام اور اس كے كفارے خدا كى نعمتوں كے زمرے ميں آتے ہيں اور ان پر شكر و سپاس ادا كرنا ضرورى ہے _
ذلك كفارة ايمانكم ... كذلك يبين الله لكم آياتہ لعلكم تشكرون
24_ كوتاہيوں كى تلافى اور گناہوں پر پردہ ڈالنے كى راہ كا كھلا ہونا خداوند متعال كى نعمت ہے اور اس پر شكر و سپاس لازمى ہے_
ذلك كفارة ايمانكم ... كذلك يبين الله لكم آياتہ لعلكم تشكرون
كلمہ "آيات" كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك مصداق قسم توڑنے كا گناہ ختم كرنے كيلئے كفارہ كا لازمى ہونا ہے_
25_ خدا كے عطا كردہ رزق، ان سے استفادہ كا جواز اور لغو و بلا مقصد كھائي جانے والى قسموں سے درگذر



خداوند عالم كى نعمتيں ہيںاور ان پر شكر و سپاس لازمى ہے_
و كلوامما رزقكم الله حلالاً طيباً ... كذلك يبين الله لكم آياتہ لعلكم تشكرون
گذشتہ آيات كى روشنى ميں يہ كہا جاسكتاہے كہ جملہ " كذلك يبين الله لكم آياتہ" كے مورد نظر مصاديق ميں سے ايك وہ

مسائل ہیں جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں، من جملہ رزق و روزی کا خدادادی ہونا و ...
26_ احکام خداوندی پر عمل کرنا اس کے شکر و سپاس کے زمرے میں آتاہے_
كذلك يبين الله لكم آياتہ لعلكم تشكرون
جملہ" كذلك ..." یعنی خداوند متعال کا اس طرح وضاحت و صراحت کے ساتھ اپنے احکام بیان کرنے کا تقاضا یہ تھا کہ اس کے بعد "لعلكم تعملون" لایا جاتا، لیکن اس جگہ "لعلكم تشكرون" ذکر کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ احکام الہی پر عمل کرنا اس کی جانب سے نازل شدہ احکام کے مقابلے میں شکر ادا کرنے کے مترادف ہے_
27_ بلامقصد و ہدف اور غیر سنجیدہ طور پر اللہ کی قسم کھانے پر خداوند متعال سزا نہیں دے گا_
لا يؤاخذكم الله باللغو فی ايمانكم
حضرت امام جعفر صادق (ع) نے مذکورہ بالا آیت میں موجود "لغو" کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "اللغو قول الرجل "،"لا واللہ" و "بلي واللہ" ولا يعقد على شيء (1) یعنی لغو سے مراد "لا واللہ" اور "بلي واللہ" جیسی قسم کھانا ہے جب کہ یہ بلاقصد ہو_
28_ طیبات اور لذائذ کو اپنے اوپر حرام قرار دینے کی قسم لغو ہے اور اسے توڑنے پر خداوندعالم کی طرف سے مواخذہ نہیں ہوگا_
لا يؤاخذكم الله باللغو فی ايمانكم
جناب رسول خدا(ص) سے روایت ہوئي ہے کہ آپ(ص) نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد اپنے اصحاب سے فرمایا: (فما بال اقوام يحرمون على انفسهم الطيبات ... فقاموا ہولاء فقالوا: يا رسول الله فقد حلفنا على ذلك_ فانزل الله تعالى لا يؤاخذكم الله باللغو فی ايمانكم ...)(2) یعنی بعض لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ وہ اپنے لئے طیبات (پاك و حلال اشیائ) کو حرام قرار دیتے ہیں ... یہ لوگ کھڑے ہوئے اور عرض کي: یا رسول(ص) اللہ ہم تو اس کی قسم کھا چکے ہیں، تب خداوند متعال نے یہ آیہ شریفہ نازل فرمائي: خداوند متعال تمہاری لغو اور بے مقصد قسموں پر سزا نہیں دے گا ...
29_ قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے اور ہر ایك کی مقدار ایك مد( چودہ چھٹانك) کے برابر ہو_
-------

**1) کافی ج7ص443ح1 نورالثقلین ج1 ص 665 ح 323_**
**2) تفسیر قمی ج1ص 180; نورالثقلین ج1 ص 665 ح 320_**


فكفارتہ اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون اهليكم
حضرت امام صادق (ع) مذکورہ آیت شریفہ میں موجود "اوسط ما تطعمون" کی توضیح میں فرماتے ہیں:( ہو كما يكون انہ يكون فی البيت من ياكل اكثر من المد و منهم من ياكل اقل من المد فبين ذلك ...) (1) یعنی اسے اپنے گھر کے ان افراد میں سے ایك فرد سمجھو جن میں سے بعض ایك مد (چودہ چھٹانك ) سے زیادہ اور بعض اس سے کم کھاتے ہیں پس مد ان کے درمیان ہوگا ..._
30_ کفارہ قسم کے طور پر دیئے جانے والے لباس میں اس بات کا دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ لباس سال کے مختلف موسموں گرمی و سردي، اسی طرح فقیر کے مرد یا عورت ہونے کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو_
فكفارتہ ... او كسوتهم
حضرت امام باقر (ع) یا حضرت امام صادق (ع) سے مذکورہ آیت کی توضیح میں روایت ہوئي ہے:( ... و اما كسوتهم فان وافقت بہ الشتاء فكسوتہ و ان وافقت بہ الصيف فكسوتہ، لكل مسكين ازار و رداء و للمراة ما يوارى ما يحرم منها ازار و خمار و درع ... )(2) یعنی کفارے کے طور پر لباس دینے کی صورت میں اگر گرمیوں کا موسم ہو تو گرمیوں کا لباس اور اگر سردیوں کا موسم ہو تو سردیوں کا لباس دینا چاہیئے، اسی طرح اگر وہ فقیر مرد ہو تو اسے لنگی اور چادر( شلوار قمیص) پر مشتمل مردانہ لباس اور اگر عورت ہو تو اسے لنگي، اوڑھنی یا چلمن اور قمیص پر مشتمل ایسا زنانہ لباس دینا چاہیئے

جو اس کے پورے بدن کو ڈھانپ لے_
31_ اگر کفار ہ قسم کے طور پر لباس دیا جائے تو وہ مرد کیلئے شلوار و قمیص جبکہ عورت کیلئے شلوار و قمیص اور دوپٹے پر مشتمل ایسا لباس ہونا چاہیئے جو اس کے پورے بدن کو ڈھانپ لے_
فکفارتہ ... او کسوتھم
مذکورہ آیہ شریفہ کی توضیح میں حضرت امام باقر(ع) یا امام صادق (ع) سے روایت ہوئي:( ... و اما کسوتھم ... لکل مسکین ازار و رداء و للمراة ما یواری ما یحرم منھا ازار و خمار و درع ... )(3)
32_ کفارہ قسم کے طور پر دیا جانے والا کھانا کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیئے جو ان مسکینوں میں سے ہر ایك کا ایك وقت کیلئے پیٹ بھر سکے، یا اگرلباس دیا جائے تو اتنا ضرور ہونا چاہیئے کہ ان میں سے ہر ایك کا بدن ڈھانپ سکے_
فکفارتہ اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اھلیکم او کسوتھم
--------

**1) کافی ج7ص453ح 7 نورالثقلین ج1ص 667 ح 333_**
**2) تفسیر عیاشی ج1 ص 337 ح 167 تفسیر برہان ج1 ص 496 ح 12_**
**3) تفسیر عیاشی ج1 ص 337 ح 167 تفسیر برہان ج1 ص 496 ح 12_**


حضرت امام باقر (ع) مذکورہ آیت میں موجود کلمہ "اوسط" کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ( ...تشبعھم بہ مرة واحدة ، قلت: کسوتھم، قال: ثوب واحد) (1) یعنی ...اتنا دو کہ ان کا ایك وقت کیلئے پیٹ بھر سکے: راوی کہتاہے میں نے پوچھا: انہیں دیا جانے والا لباس کتنا ہونا چاہیئے؟ آپ (ع) نے فرمایا: ایك لباس_
33_ جس شخص کے پاس اپنے اہل و عیال کے خرچے کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو اس کا کفارہ قسم یہ ہے کہ تین دن روزے رکھے_
فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام
حضرت امام موسي کاظم (ع) مذکورہ آیت کی توضیح میں فرماتے ہیں: (اذا لم یکن عندہ فضل عن قوت عیالہ فھو ممن لا یجد )(2) یعنی جس شخص کے پاس اپنے اہل و عیال کے خرچے کے علاوہ کچھ نہ ہو وہ "ممن لا یجد" کا مصداق ہے_
------------------------------------------------

------

**1) کافی ج7ص 454 ح 14نورالثقلین ج1ص667ح 334_**
**2) کافی ج7ص 452 ح2 نورالثقلین ج1 ص 667 ح 236_**




يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ .90
ایمان والو شراب ، جوا ، بت، پانسہ یہ سب گندے شیطانی اعمال ہیں لہذا ان سے پرہیز کرو تا کہ کامیابی حاصل کرسکو_

1_شراب،جوا،بت اور جوے میں ہارجیت کیلئے مخصوص
لکڑی کے تیر سب کے سب پلید اور ناپاك ہیں_

663
انما الخمر و المیسر والانصاب والازلام رجس
"انصاب "کلمہ نصب کی جمع ہے، اور بعض کے نزدیك اس کا معنی بت ہے، جبکہ بعض دوسروں کے نزدیك انصاب ان پتھروں کو کہا جاتا تھا جو بتوں کی چوکھٹ پر نصب کیے جاتے تھے اور ان پر بتوں کیلئے قربانی ذبح کی جاتی تھي، اسی وجہ سے مشرکین انہیں تبرك کا باعث سمجھتے ہوئے قابل احترام شمار کرتے تھے، اور" از لام "زلم( جوئے کیلئے مخصوص تیر) کی جمع ہے، یہ بھی جوئے اور قسمت آزمائي کے وسائل میں سے شمار ہوتے تھے_
2_ شراب پینا، جوا کھیلنا، مظاہر شرك کی طرف جھکاؤ اور زمانہ جاہلیت میں رائج فال لینے کے طریقے سب شیطانی عمل ہیں_
انما الخمر ... من عمل الشیطان
3_ شراب پینا اور جوا کھیلنا کبیرہ گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں_
انما الخمر و المیسر ... رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
چونکہ خداوند متعال نے شراب اور جوے کو پلید اور شیطانی عمل قرار دیتے ہوئے فلاح و نجات کو ان کے ترك کرنے پر موقوف کیا ہے، نیز بعد والی آیہ شریفہ میں اسے دشمنی اور کینہ کا سبب اور یاد خداوندی اور نماز کو بھلا دینے کا باعث شمار کیا گیاہے، لہذا اس سے معلوم ہوتاہے کہ شراب پینے اور جوا کھیلنے کو صغیرہ گناہ میں شمار نہیں کیا جا سکتا_
4_ مظاہر شرك کی جانب جھکاؤ کبیرہ گناہوں کے زمرے میں آتاہے_
والانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون
5_ اہل ایمان شراب ، جوا اور مظاہر شرك سے اجتناب کرنے کے پابند ہیں_
یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر ... فاجتنبوہ
6_ زمانہ جاہلیت میں رائج ہونے والے فال لینے کے طریقوں(قسمت آزمائي) اور استخاروں سے اجتناب کرنا لازمی ہے_
والازلام رجس ... فاجتبوہ
ازلام سے مراد لکڑی کے وہ تیر ہیں جو قرعہ کیلئے استعمال ہوتے تھے، یعنی ان تین لکڑیوں کو کہاجاتا، جن میں سے ایك پر "افعل"، یعنی انجام دو، دوسری پر" لا تفعل"، یعنی انجام نہ دو لکھا ہوا ہوتا، جبکہ تیسرے پر کچھ بھی نہیں لکھا ہوتا تھا، زمانہ جاہلیت میں سفر پر روانہ ہونے یا کوئي بھی اہم کام انجام دینے سے پہلے ان تینوں لکڑیوں کو ایك تھیلے میں ڈال دیا جاتا اور پھر ایك لکڑی نکالی جاتی اوراس کے مطابق عمل کیا جاتا تھا_

664
7_ اہل ایمان پلید ا ور شیطانی کاموں سے دوری اختیار کرنے کے ذمہ دار ہیں_
رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
8_ شیطان ایك ایسا موجود ہے جو پلید اور ناپاك اعمال کا مالك ہے_
رجس من عمل الشیطان
9_ ادیان الہی میں اعمال کو حرام قرار دینے کا معیار ان کی پلیدی اور ناپاکی ہے_
رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
10_ عہد بعثت میں شراب پینے اور جوا کھیلنے کی لت اور مظاہر شرك کی جانب جھکاؤ رکھنے کا رواج تھا_
یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر ... رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
11_ شراب ، جوا اور مظاہر شرك سے اجتناب فلاح و نجات تك پہنچنے کا پیش خیمہ ہے_
انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام ... فاجتنبوہ لعلکم تفلحون
12_ پلیدیوں اور شیطانی اعمال سے دوری اختیار کرنا فلاح و نجات کا پیش خیمہ ہے_
رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون
13_ دینی احکام وضع کرنے کا ایك مقصد لوگوں کی فلاح و نجات ہے_

انما الخمر ... فاجتنبوہ لعلکم تفلحون
14_ ہر نشہ آور مائع شراب ہے اور حرام _
انما الخمر ... من عمل الشیطان فاجتنبوہ
مذکورہ آیہ شریفہ میں " الخمر" کے بارے میں حضرت امام باقر (ع) فرماتے ہیں:(فکل مسکر من الشراب خمر اذا اخمر فهو حرام ... )(1) یعنی ہر نشہ آور مائع خمر ہے اور جب اس سے نشہ ہوتا ہے تو وہ حرام ہے_
15_ شرط لگاکر جیتنے اور ہارنے والا کھیل (یہاں تك کہ اخروٹ یا ہڈیوں کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو) جوے کے زمرے میں آتاہے اور حرام ہے_
یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر ... رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
رسول خدا(ص) مذکورہ آیت میں کلمہ" میسر" کے بارے میں کیے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:( کلما تقومر بہ حتی الکعاب والجوز ...)(2) یعنی اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے جوا کھیلا جائے حتی ہڈیاں اور اخروٹ و غیرہ_
16_ بتوں کیلئے قربان کیے گئے حیوانات سے اجتناب لازمی ہے_
-------

**1) تفسیر قمی ج1ص180 نور الثقلین ج1ص668ح 342_**
**2) کافی ج5 ص123،ح2،نورالثقلین،ج1،ص668،ح340_**


والانصاب ... رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
رسول خدا(ص) نے "انصاب" کے معنی کے بارے میں کیے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: (ما ذبحوہ لآلهتهم ...)(1) اس سے مراد وہ جانور ہیں جنہیں وہ اپنے خداؤں کیلئے قربان کیا کرتے تھے_
17_ جوئے کے تیروں کے ذریعے اشیاء تقسیم کرنا جوزمانہجاہلیت میں رائج ایك قسم کی قرعہ اندازی تھي، حرام ہے_
والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
مذکورہ آیہ شریفہ میں کلمہ "ازلام" کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں جناب رسول خدا(ص) فرماتے ہیں:( قد احهم التی یستقسمون بها) (2) یعنی یہ ان تیروں کو کہا جاتاہے جن کے ذریعے وہ اشیاء کو تقسیم کیا کرتے تھے_
18_ شطرنج اور چوسر کا کھیل جوئے کے زمرے میں آتاہے اور حرام ہے_
والمیسر رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ
حضرت امام باقر (ع) سے روایت ہوئي ہے: الشطرنج و النرد میسر (3) یعنی شطرنج اور چوسر میسر کے زمرے میں آتے ہیں_
-------------------------------------------------

جاہليت:

زمانہ جاہليت كى رسوم 2، 6; زمانہ جاہليت ميں ازلام 17; زمانہ جاہليت ميں استخارہ 6

جوا:

جوے سے اجتناب 5،11; جوے كا گناہ 2; جوے كا ناپسنديدہ ہونا2; جوے كى پليدى 1; جوے كى حرمت 15،18;جوے كے احكام 15،17،18; جوے كے موارد 15،17، 18;صدر اسلام ميں جو ا 10

-------

**1) كافى ج5ص 123 ح 2; نورالثقلين ج1 ص 668 ح 340_**
**2) كافى ج5ص123ح2; نورالثقلين ج1 ص 668 ح 340_**
**3) تفسير عياشى ج1 ص 341 ح 186 تفسير برہان ج1 ص 498 ح 9، 10_**

666

دين:

فلسفہ دين 13

روايت: 14، 15، 16، 17، 18

شراب:

شراب پينے كا گناہ 3;شراب پينے كا ناپسنديدہ ہونا 2;شراب پينے كے موارد 14;شراب سے اجتناب 5، 11 ;شراب كى پليدى 1;شراب كى حرمت 14; شراب كے احكام 14;صدر اسلام ميں شراب 10

شرك:

شرك سے اجتناب 5، 11 ;شرك كا گناہ 4;صدر اسلام ميں شرك 10;مظاہر شرك كا ناپسنديدہ ہونا 2

شطرنج:

شطرنج كى حرمت 18

شيطان:

شيطان كا عمل 8;شيطان كى پليدى 8

عمل:

شيطانى عمل 2;شيطانى عمل سے اجتناب 7، 12

ناپسنديدہ عمل 2

فا ل لينا:

زمانہ جاہليت ميں فال لينا 6; ناپسنديدہ فال لينا 2

قرعہ اندازي:

زمانہ جاہليت ميں قرعہ اندازى 17

كاميابي:

كاميابى كا پيش خيمہ 11، 12 ; كاميابى كے اسباب 13

گناہ:

گناہ كبيرہ 3، 4

محرمات : 14، 15، 16، 17، 18

محرمات كى پليدى 9;محرمات كى تحريم كا معيار 9

مشروبات:

حرام مشروبات2، 3، 5، 11، 14 ; نشہ آور مشروبات 14

موجودات:

پليد موجودات 8
مؤمنين:
مؤمنين كى ذمہ دارى 5، 7





إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاء فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللّهِ وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ .91

شيطان تو بس يہى چاہتا ہے كہ شراب او رجوے كے بارے ميں تمہارے درميان بغض اور عداوت پيدا كردے او رتمہيں ياد خدا اور نماز سے روك دے تو كيا تم واقعاً رك جاؤگے _
1_ شيطان ہميشہ اہل ايمان كے درميان دشمنى اور كينہ ايجاد كرنے كى كوشش ميں رہتاہے_
انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء
2_ شراب اور جوا شيطان كے بغض اور دشمنى ايجاد كرنے كا ذريعہ ہيں_
انما يريد الشيطان ... فى الخمر والميسر
3_ دشمنى اور كينہ سے آلودہ معاشرہ شيطان زدہ اور بارگاہ خداوندى سے دھتكارا ہوا معاشرہ ہے_
انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء
4_ شراب خورى اور جوا كھيلنے كو حرام قرار دينے كا فلسفہ يہ ہے كہ باايمان معاشرے كى وحدت كو محفوظ اور اسے كينہ و دشمنى سے دور ركھا جائے_
انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء
5_ خدا وند عالم كامقصود اور مورد عنايت يہ ہے كہ مومنين ايك دوسرے كے ساتھ محبت و الفت اور مہربانى سے پيش آئيں اور دشمنى سے اجتناب كريں_
انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء
خداوند متعال كا تاكيد كے ساتھ شراب اور جوے سے منع كرنا اور شراب وجوے كو تفرقہ و دشمنى كے اسباب ميں سے قرار دينا اس بات پر دلالت كرتاہے كہ اہل ايمان كے درميان محبت و الفت اور مہربانى خداوند عالم كى مورد عنايت ہے_
6_ دينى احكام كى تشريع كا معيار انسانى معاشروں كى مصلحتيں اور مفاسد ہيں_



انما الخمر ... فاجتنبوه لعلكم تفلحون انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة
7_ شيطان ہميشہ مؤمنين كو ذكر خداوندى اور نماز اداكرنے سے روكنے كى كوشش ميں رہتاہے_
انما يريد الشيطان ... فى الخمر والميسر و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلاة
8_ مظاہر شرك كى طرف جھكاؤ ذكر خدا سے غفلت برتنے اور نماز ترك كرنے كا پيش خيمہہے_
انما الخمر والميسر والانصاب ... و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلاة
جملہ" ان يوقع ..." كے برخلاف جملہ "يصدكم ... "ميں "فى الخمر و الميسر"كى قيد نہ لانے كا مقصد يہ ہوسكتاہے كہ ذكر خدا سے غفلت برتنے اور نماز ادا نہ كرنے كا سرچشمہ صرف شراب اور جوا نہيں ، بلكہ انصاب و ازلام( مظاہر شرك) بھى ہيں_
9_ جوا اور شراب شيطان كيلئے لوگوں كو ذكر خدا اور نماز كى ادائيگى سے روكنے كے وسائل و ذرائع ہيں_
انما يريد الشيطان ... فى الخمر والميسرو يصدكم عن ذكر الله و عن الصلوة
10_ شراب خورى اور قمار بازى كو حرام قرار دينے كى حكمت اور فلسفہ يہ ہے كہ لوگوں كو نماز كى ادائيگى ميں كوتاہى

اور ذکر خدا سے غفلت برتنے سے روکا جاسکے_
انما يريد الشيطان ... فى الخمر والميسر و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلاة
11_ با ايمان معاشرے كا نماز اور ذكر خداسے غفلت برتنا در اصل ان كے درميان پيدا ہونے والى دشمنى اور كينہ كا نتيجہ ہے_
ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء ... و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلوة
"يصدكم عن ... "ميں كلمہ" ان "كانہ لانا اس نكتہ كى جانب اشارہ ہوسكتاہے كہ اس جملہ كا مضمون، معطوف عليہ" يوقع بينكم ..." كے مضمون كے متحقق ہونے كا نتيجہ ہے_
12_ با ايمان معاشرے ميں اتحاد اور اچھے تعلقات ،ذكر خدا اور نماز كى ادائيگى كا پيش خيمہ ہيں_
انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة ... و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلاة
13_ نماز كو اذكار الہى كے درميان ايك خاص اور ممتاز مقام حاصل ہے_
و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلاة
چونكہ نماز من جملہ اذكار الہى ہے ، لہذا " عن الصلاة" كا "عن ذكر الله" پر عطف، خاص كا عام پر عطف ہوگا اور يہ اس بات كى علامت ہے كہ ديگر اذكار الہى كى نسبت نماز كو زيادہ اہميت حاصل ہے_

669

14_ ذكر خدا، نماز كى ادائيگى اور معاشرے كے افراد كے درميان محبت اور مہربانى ايك كامياب معاشرے كى علامات ميں سے ہيں_
لعلكم تفلحون_ انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة و ... و عن الصلاة
15_ مؤمن معاشرے كے درميان دشمنى اور كينہ اور اس كا ذكر خدا سے غفلت برتنا اس معاشرے كى فلاح و كاميابيتك رسائي حاصل كرنے كى راہ ميں ركاوٹ بنتاہے_
لعلكم تفلحون _ انما يريد الشيطان ... و يصدكم عن ذكر الله
16_ دينى احكام كے وضع كيے جانے كا معيار اور فلسفہ يہ تھا كہ اہل ايمان آپس ميں موجود محبت آميز تعلقات كى حفاظت نيز خداوند متعال كے ساتھ موجود عبادى روابط كا تحفظ كريں_
انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة ... و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلاة
17_ صدر اسلام كے بعض مسلمان شراب خورى اور قمار بازى كے حرام قرار ديئے جانے كے باوجود يہ عمل انجام ديتے تھے_
فهل انتم منتهون
مورد بحث آيہ شريفہ كى شراب و قمار كى حرمت كے بارے مينبقدرے كافى وضاحت اور اس كے ذيل ميں مذمت آميز اور مسلمانوں كے اس سے اجتناب كے بارے ميں شك و ترديد پر مبنيجملہ" كياتم قمار بازى اور شراب خورى سے باز رہو گے"؟ ذكر كرنے سے معلوم ہوتا ہے كہ قمار و شراب كى حرمت كا پہلے ہى اعلان كرديا گيا تھا، ليكن بعض مسلمانوں نے شايد اس توہم كى بناپر يہ عمل جارى ركھا كہ مذكورہ آيات صراحت كے ساتھ حرمت كو بيان نہيں كررہيں _ واضح رہے كہ ان آيات كے بارے ميں بيان كيے گئے متعدد شان نزول مذكورہ مطلب كى تائيد كرتے ہيں_
18_ شراب و قمار كے احكام و نقصانات اور ان كى حرمت كا بيان بہت واضح ہے_يہ بيان ان سے اجتناب كے ضرورى ہونے كے بارے ميں ہر قسم كے شك و شبہ كو برطرف كرديتاہے_
انما الخمر و الميسر ... و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلاة فهل انتم منتهون
19_ فلسفہ احكام بيان كرنا قرآن كريم كى ان روشوں ميں سے ايك ہے جو اس نے شك و ترديد ختم كرنے اور احكام پر عمل كرنے كا محرك پيدا كرنے كيلئے اختيار كى ہيں_
رجس من عمل الشيطان ... فهل انتم منتهون
------------------------------------------------
اتحاد:
670
اتحاد كى اہميت 4، 5;اتحاد كے اثرات 12

مسلمان:
مسلمانوں میں جوا 17; مسلمانوں میں شراب خوري17
معاشرہ:
دینی معاشرے کی وحدت 4; مبغوض معاشرہ 3
مؤمنین:
مؤمنین کی آپس میں مہربانی کی اہمیت 16
مہرباني:
مہربانی کی اہمیت 5;مہربانی کے اثرات 12، 14
نماز:
نماز ترك کرنے کے اسباب 8; نماز قائم کرنے کا پیش خیمہ 12; نماز قائم کرنے کے اثرات 14; نماز کی اہمیت 13،10;
نماز کے موانع 7،9،11

وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَاحْذَرُواْ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُواْ أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلاَغُ الْمُبِينُ .92
او ردیکھو اللہ کی اطاعت کرو او ر رسول کی اطاعت کرو او رنافرمانی سے بچتے رہو ورنہ اگر تم نے رو گردانی کی تو جان لو کہ رسول کی ذمہ داری صرف واضح پیغام کا پہنچا دیناہے _
1_ اہل ایمان خدا وند عالم اور اس کے رسول کی اطاعت کے ذمہ دارہیں_
و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
2_ خدا وند متعال اور اس کے رسول(ص) کی اطاعت اور ان کی نافرمانی سے اجتناب ایمان کا لازمہ ہے_
یا ایها الذین آمنوا ... و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
مسلمانوں کو "الذین آمنوا" کے عنوان سے مخاطب قرار دینے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ خدا اور رسول(ص) پر ایمان کا لازمہ یہ ہے کہ ان کی اطاعت اور پیروی کی جائے_


3_ خدا و رسول(ص) کی نافرمانی کے برے نتائج سے ڈرنا چاہیئے_
و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و احذروا
صدر آیت کے قرینہ کی بناپر "واحذروا" کا متعلق خدا و رسول (ص) کی مخالفت ہوسکتی ہے_
4_ رسول خدا (ص) کے فرامین خداوند عالم کے فرامین کے ساتھ ہم آہنگ و سازگار ہیں_
و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
5_ شیطان سے گریز اور شیطانی اعمال سے اجتناب اہل ایمان کا فریضہ ہے_
یا ایها الذین آمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب والا زلام ... و احذروا
مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ گذشتہ آیت کے قرینہ کی بناپر "و احذروا" کا متعلق شیطان کی پیروی اور شیطانی اعمال کی انجام دہی ہو_
6_ پلیدیوں( شراب، قمار، مظاہر شرك)سے دوری اختیار کرنا خدا و رسول(ص) کی اطاعت اور پیروی کی علامت ہے_
انما الخمر و المیسر و الانصاب والازلام ... و اطیعوا اللہ و اطیعو الرسول
7_ فلاح و نجات خداوند عالم اور رسول(ص) اکرم کی اطاعت کا نتیجہ ہے_
فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ... و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
8_ لوگوں کو خداوند متعال کی اطاعت اور پیروی پر مجبور کرنا پیغمبر اکرم(ص) کی ذمہ داری نہیں ہے_
فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین
واضح اور بدیہی ہے کہ جملہ" فاعلموا ... " جواب شرط نہیں ہوسکتا، کیونکہ ابلاغ کا ضروری ہونا لوگوں کی روگردانی پر موقوف نہیں ہے، لہذا جواب شرط محذوف ہے اور جملہ" فاعلموا ..." اس کا جانشین اور قرینہ ہے، یعنی اپنی معصیت اور روگردانی کے برے نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو، کیونکہ تمہیں اطاعت پر مجبور کرنا ہمارے رسول(ص) کی ذمہ داری نہیں ہے_

9_ بعض مسلمان یہ خیال کرتے تھے کہ لوگوں کو خدا و رسول(ص) کی اطاعت اور پیروی پر مجبور کرنا انبیاء (ع) کا فریضہ ہے_
فاعلموا انما علي رسولنا البلاغ المبين
10_ خدا و رسول(ص) کی نافرمانی برے اور شیطانی نتائج (دشمني، کینہ اور نماز و یاد خدا سے دور ہونا) کی حامل ہے_
انما یرید الشیطان ... فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین
گذشتہ آیات کے قرینہ کی بناپر جملہ" فان تولیتم" میں روگردانی سے مراد شراب اور قمار کی حرمت کو پس پشت ڈالنا ہے اور اس کا معنی یہ ہوگا کہ اگر تم نے شراب اور جوے کی حرمت کو پس


پشت ڈالا اور شیطان نے تمہارے در میان بغض و عداوت ایجاد کردی تو اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہ کرنا، کیونکہ ان برے نتائج کا سبب تمہاری اپنی نافرمانی ہوگی ، پیغمبر اکرم(ص) نے اپنے فریضہ کی انجام دہی میں کوئي کوتاہی نہیں کي_
11_ پیغامات خداوندی کو واضح و روشن صورت میں پہنچانا رسول خدا (ص) کا فریضہ تھا_
انما علی رسولنا البلاغ المبین
12_ احکام خداوندی کو روشن اور واضح طور پر لوگوں تك پہنچانا دینی مبلغین کا فریضہ ہے_
انما علی رسولنا البلاغ المبین
13_ پیغمبر اکرم (ص) کی طرف سے بیان کیے جانے والے احکام الہی لوگوں کے قبول کرنے یانہ کرنے سے وابستہ نہیں ہیں_
فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین
مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "فان تولیتم ..." ان لوگوں کے بارے میں ہو جو احکام خداوندی سے بے اعتنائي اور لاپروائي کا مظاہرہ کرکے رسول خدا(ص) کو افسردہ کرنے اورانہیں لوگوں تك پہنچانے سے روکنے کے خواہاں ہوں، اس صورت میں "فلا یھملکم " وہ تمہیںنہیں چھوڑے گا جیسا ایك محذوف جملہ جواب ہوگا_
------------------------------------------------
آنحضرت(ص) :
آنحضرت(ص) کی اطاعت 1، 2، 7; آنحضرت(ص) کی اطاعت کے اثرات 6;آنحضرت(ص) کی ذمہ داری 11;
آنحضرت(ص) کی ذمہ داری کا دائرہ 8; آنحضرت(ص) کی رسالت 13;آنحضرت (ص) کی نافرمانی کے اثرات3، 10;آنحضرت(ص) کے اوامر 4
اللہ تعالی:
اللہ تعالی کی اطاعت 1، 2، 7، 8، 9 ;اللہ تعالی کی اطاعت کے اثرات 6; اللہ تعالی کی تعلیمات کا پہنچانا 11، 12;اللہ تعالی کی تعلیمات کی تبیین 13; اللہ تعالی کی نافرمانی کے نتائج3، 10; اللہ تعالی کے اوامر 4
انبیاء (ع) :
انبیاء (ع) کی اطاعت 9;انبیاء (ع) کی ذمہ داری کا دائرہ 9
ایمان:
ایمان کے اثرات 2
بغض:
بغض کا پیش خیمہ10
پليدي:
پلیدی سے اجتناب 6
ترقی و تکامل:
ترقی و تکامل کے اسباب 7
جوا:
جوے سے اجتناب 6